عمران سیریز
شوگران مشن
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''شوگران مشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل اور مسلسل لیکن انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنا پڑی ہے ورنہ دیکھا جائے تو عام طور پر عمران آدھے سے زیادہ کیس اپنے تجربات اور اپنے خصوصی تعلقات کے بنا پر دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے حل کر لیتا ہے۔ اس کے بعد باقی آدھے کیس میں وہ اپنی مخصوص کارکردگی اور بہترین صلاحیتوں کی بدولت مسلسل جدوجہد کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخر کار کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ ناولوں میں جدت اور نیا انداز آپ کو یقیناً پسند آئے گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول جاسوسی ادب میں ایک شاہکار کا درجہ حاصل کرے گا اور آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

کراچی صدر سے جلیل احمد لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ ہر ناول پڑھنے کے بعد یہی سوچتا ہوں کہ یہ سب سے منفرد اور شاہکار ناول ہے لیکن نیا ناول پڑھ کر میں پھر

سے یہی سوچنے لگتا ہوں کہ یہ ناول سابقہ ناول سے کہیں زیادہ بہترین ہے۔ آپ کا ہر ناول نئے اور خوبصورت انداز کا حامل ہوتا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

محترم جلیل احمد صاحب۔ ناولوں کی پسندیدگی اور خط لکھنے کا شکریہ۔ میری بھی ہمیشہ ایسی ہی کوشش رہی ہے کہ میں نیا جو بھی ناول لکھوں وہ سابقہ ناول سے نہ صرف مختلف ہو بلکہ انتہائی منفرد انداز کا بھی حامل ہو۔ میری یہ کوشش ہمیشہ کامیاب رہی ہے اسی لئے میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم سے آپ کے لئے نئے سے نئے اور انوکھے طرز کے ناول لکھ رہا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوئٹہ بلوچستان سے عامر اقبال اور ان کے بھائی لکھتے ہیں۔ آپ کو کئی خط لکھے لیکن آپ نے ایک خط کا بھی جواب نہیں دیا تو ہمیں بے حد افسوس ہوا۔ آپ کم از کم ایک خط کا جواب تو دے دیتے۔ آپ کا ناول ''ہاٹ ورلڈ'' لازوال ناول ہے۔ امید ہے آپ ایسے مزید ناول بھی لکھیں گے۔

محترم عامر اقبال و برادران۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ خطوط کے جواب نہ ملنے پر آپ کو افسوس ہوا۔ میں کئی بار پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ قارئین جو خطوط مجھے لکھتے ہیں ان کا میں بغور مطالعہ کرتا ہوں لیکن چند باتوں کے صفحات محدود ہوتے ہیں اس لئے تمام قارئین کے خطوط کا

جواب دینا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ لیکن باری آنے پر باقی خطوط بھی مرحلہ وار شائع کئے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ''ہاٹ ورلڈ'' کے انداز پر جلد ہی میں مزید ناول بھی لکھوں گا جو آپ کو سابقہ ناولوں کی طرح بے حد پسند آئے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے نسیم عباس لکھتے ہیں میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھے ہیں۔ آپ کا انداز تحریر انتہائی دلکش ہے۔ آپ کے ناولوں کی خاص بات اس میں مارشل آرٹس کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں جن سے پڑھنے والوں میں مارشل آرٹ سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اب آپ اپنے ناولوں میں مارشل آرٹ پر کم لکھنے لگے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے براہ کرم اس پر زیادہ سے زیادہ لکھا کریں اور کافی عرصہ سے آپ کا سپیشل نمبر بھی نہیں آ رہا ہے۔ آپ سپیشل نمبر زیادہ سے زیادہ لکھیں۔

محترم نسیم عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ نے مارشل آرٹ کے بارے میں جو لکھا ہے درست ہے۔ مارشل آرٹ سیکھنا واقعی ایک صحت مندانہ شوق ہے جس کے حصول سے انسان دوسری خرافات مثلاً منشیات کے استعمال سے بچا رہتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آئندہ ناولوں میں جہاں میں نئی جہت اور نیا انداز اپنا رہا ہوں اسی طرح مارشل آرٹ کے بارے میں بھی زیادہ سے زیادہ لکھوں اور آپ ان معلومات سے استفادہ

حاصل کر سکیں۔ رہی بات سپیشل نمبر پر لکھنے کی تو میں نے اس پر لکھنا نہیں چھوڑا ہے۔ جلد ہی آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور آپ میرا اسپیشل نمبر پڑھ سکیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

فون کی گھنٹی کی آواز سن کر ایک لمبا تڑنگا اور طاقتور جسامت کا مالک شوگرانی بے اختیار چونک پڑا۔ شوگرانی نے ہلکے بلیو کلر کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں مگر ان میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔

شوگرانی قیمتی سامان سے آراستہ آفس میں موجود تھا اور اپنی مخصوص ٹیبل سے کافی فاصلے پر ایک آرام کرسی پر نیم دراز آنکھیں بند کر کے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ فون کی گھنٹی سن کر وہ گردن گھما کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھنے لگا۔ مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا ایک بلب سپارک کر رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ اسی فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا بلب جلتے بجھتے دیکھ کر شوگرانی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے اپنی میز کی طرف بڑھا۔ وہ میز کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر

آیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس، فوشان سپیکنگ''...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا تعلق شوگران کی ریڈ ڈریگن فورس سے تھا اور وہ ریڈ ڈریگن فورس کے سپیشل سیکشن کا انچارج تھا۔

''ریڈ ڈریگن سپیکنگ''...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری اور انتہائی بھاری آواز سنائی دی۔

''یس ماسٹر۔ حکم''...... نوجوان نے کہا جس نے اپنا نام فوشان بتایا تھا۔

''لی چان کی طرف سے کوئی اطلاع آئی ہے''...... دوسری طرف سے ریڈ ڈریگن نے اسی انداز میں پوچھا۔

''نو ماسٹر۔ ابھی تک لی چان نے مجھے نہ کال کی ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے مجھے کوئی پیغام ملا ہے''...... فوشان نے کہا۔

''کیا تم نے بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی''۔ ریڈ ڈریگن نے پوچھا۔

''نو ماسٹر۔ آپ نے ہی حکم دیا تھا کہ لی چان ایک اہم مشن پر کافرستان گئی ہے۔ جب تک وہ مجھ سے خود رابطہ نہ کرے اس وقت تک میں اس سے کسی بھی صورت میں رابطہ کرنے کی کوشش نہ کروں''...... فوشان نے کہا۔

''اوہ یس۔ ٹھیک ہے۔ مجھے ابھی کچھ دیر قبل لی چان کا پیغام ملا ہے کہ اس نے کافرستان میں اپنا مشن مکمل کر لیا ہے اور وہ جلد ہی

واپس شوگران پہنچ رہی ہے۔ وہ جیسے ہی آئے گی تمہیں اپنی آمد کا بتا دے گی۔ تم اسے لینے خود ایئر پورٹ پہنچ جانا''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ جیسے ہی لی چان مجھے کال کرے گی۔ میں اسے لینے ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گا''...... فوشان نے کہا۔

''لی چان کے پاس ایک اہم پیکٹ ہے۔ وہ تم اس سے لے کر فوری طور پر مجھے پہنچا دینا''...... ریڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... فوشان نے کہا۔

''اور سنو۔ جیسے ہی لی چان تمہیں وہ پیکٹ دے اسے فوری طور پر آف کر دینا''...... ریڈ ڈریگن نے کہا تو فوشان بری طرح چونک پڑا۔

''لیکن......'' فوشان نے کچھ کہنا چاہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ تمہیں ریڈ ڈریگن کے سامنے لیکن کہنے کی جرأت کیسے ہوئی ہے۔ تم بخوبی جانتے ہو کہ ریڈ ڈریگن اگر مگر اور لیکن ویکن کہنے والوں سے کس قدر نفرت کرتا ہے۔ تمہیں جو حکم دیا جا رہا ہے اس پر عمل کرو ہر صورت میں۔ لی چان ریڈ ڈریگن ایجنسی کی ممبر نہیں ہے۔ اسے ہم نے جس کام کے لئے ہائر کیا تھا وہ اس نے پورا کر دیا ہے اور اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے زندہ چھوڑنا ہمارے لئے کئی مسائل کھڑا کر سکتا ہے''...... ریڈ ڈریگن نے دھاڑتے ہوئے کہا تو اس کی دھاڑ سن کر فوشان کا

رنگ زرد ہوتا چلا گیا۔

''یس۔ یس ماسٹر۔ سوری ماسٹر مجھ سے غلطی ہو گئی''......فوشان نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لی چان کو ہلاک کر کے اس کی لاش غائب کر دینا۔ کسی کو بھی لی چان کی لاش نہیں ملنی چاہئے''......ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ ایسا ہی ہو گا''......فوشان نے کہا۔

''اور لی چان کی دیا ہوا پیکٹ تم خود میرے پاس لاؤ گے۔ سمجھے تم''......ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر سمجھ گیا۔ میں وہ پیکٹ خود آپ کو پہنچاؤں گا''۔ فوشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب لی چان کی کال کا انتظار کرو۔ وہ جیسے ہی شوگران پہنچے گی تمہیں کال کر کے بتا دے گی''......ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ میں اس کی آمد تک اپنے آفس میں ہی رہوں گا''......فوشان نے کہا تو ریڈ ڈریگن نے اسے چند مزید ہدایات دینے کے بعد رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی فوشان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز سے رومال اٹھا کر اپنے چہرے اور پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کے قطرے صاف کرنے لگا۔ ابھی وہ اپنا پسینہ صاف کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فوشان ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا

لیا۔

''یس۔ فوشان سپیکنگ''......فوشان نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ وہ صرف سرخ رنگ کے فون سے آنے والی کال کے لئے اپنا لہجہ نرم رکھتا تھا باقی تمام رنگوں کے فون سیٹوں سے آنے والی کالوں کے لئے اس کا رویہ سخت ہی ہوتا تھا۔

''لی چان بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو فوشان بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ تم۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم شوگران پہنچ گئی ہو''......فوشان نے لڑکی کی آواز سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ابھی چند منٹ پہلے میری فلائٹ لینڈ ہوئی ہے اور اس وقت میں ایئر پورٹ کی لابی میں ہوں''...... لی چان نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم وہیں رکو۔ میں تمہیں لینے کے لئے خود آ رہا ہوں''......فوشان نے کہا۔

''کیوں۔ تم خود کیوں آ رہے ہو۔ مجھے لینے کے لئے کسی ڈرائیور کو گاڑی دے کر بھیج دو''...... لی چان نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے ماسٹر کی کال آئی تھی۔ ماسٹر کا حکم ہے کہ میں ایئر پورٹ سے تمہیں خود رسیو کرنے جاؤں اور تم جانتی ہو کہ میں کسی بھی طور پر ماسٹر کا حکم نہیں ٹال سکتا۔ اس لئے ایئر پورٹ سے میں تمہیں خود لینے آؤں گا''......فوشان نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ میں نے ماسٹر کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی

تھی شاید اسی لئے اس نے تمہیں کال کی ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ تم آ جاؤ۔ میں تمہارا یہیں انتظار کر رہی ہوں''...... لی چان نے کہا۔

''پندرہ منٹ تک میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا''...... فوشان نے کہا۔

''اوکے''...... لی چان نے کہا اور ساتھ ہی دوسری طرف سے کال منقطع ہو گئی۔ کال کے منقطع ہوتے ہی فوشان نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے فوراً سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''لیس سر''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ڈرائیور سے کہو کہ وہ کار نکالے۔ مجھے فوری طور پر ایئر پورٹ جانا ہے''...... فوشان نے کہا۔

''لیس سر۔ میں کہہ دیتا ہوں''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا تو فوشان نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔ انٹرکام آف کرتے ہی فوشان نے اپنی میز کی سائیڈ کی دراز کھول لی۔ اس کی دراز میں مشین پسٹل اور میگزین الگ الگ پڑے تھے۔ فوشان نے دونوں چیزیں نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھیں اور پھر اس نے دراز بند کر دی۔ دراز بند کرنے کے بعد اس نے مشین پسٹل اور میگزین اٹھایا اور پھر اس نے میگزین مشین پسٹل میں ایڈجسٹ کیا اور اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی

بجی تو فوشان نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''لیس''...... فوشان نے سرد لہجے میں کہا۔

''میانگ بول رہا ہوں جناب۔ ڈرائیور نے کار نکال لی ہے۔ آپ آ سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''اوکے''...... فوشان نے کہا اور اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے اسے آف کیا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ میز کے پیچھے سے نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آفس سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر وہ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ایک دیو ہیکل کمرشل بلڈنگ سے نکل کر بلڈنگ کے خارجی دروازے کے پاس آ گیا جہاں سرخ رنگ کی ایک جدید کار کھڑی تھی۔ کار کے پاس سفید رنگ کی یونیفارم میں ڈرائیور بڑے مؤدبانہ انداز میں موجود تھا۔

فوشان تیز تیز چلتا ہوا کار کے پاس آیا تو ڈرائیور نے اسے مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر اس نے فوشان کے لئے کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ فوشان کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے کار کا دروازہ بند کیا اور کار کے فرنٹ سے گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔ دوسرے لمحے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ کار کا انجن پہلے سے ہی سٹارٹ تھا۔

''چلیں سر''...... ڈرائیور نے بیک ویو مرر سے فوشان کو دیکھتے

ہوئے استفہامیہ انداز میں کہا۔

''ہاں چلو''...... فوشان نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور کار آگے بڑھا دی۔ کچھ ہی دیر میں کار شوگران کے دارالحکومت کی پررونق سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ بیس منٹ کے بعد کار دارالحکومت کے عظیم الشان ایئر پورٹ کے احاطے میں داخل ہو رہی تھی۔ کار پارکنگ ایئر پورٹ سے تین سو میٹر کے فاصلے پر بنائی گئی تھی۔

''مجھے یہیں اتار دو۔ میں ایئر پورٹ کی لابی کی طرف جا رہا ہوں۔ کچھ ہی دیر میں لوٹ آؤں گا''...... ایئر پورٹ کے احاطے میں آتے ہی فوشان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر کار روک دی اور فوشان کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا تو ڈرائیور کار لے کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

فوشان نے سامنے موجود ایئر پورٹ کی بلند و بالا عمارت کی طرف دیکھا جس کے لاؤنج اور لابی کے بڑے بڑے شیشے چمک رہے تھے۔ فوشان نے ایک طویل سانس لیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ عمارت کی طرف جا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے عمارت کے بیرونی گیٹ سے ایک شوگرانی لڑکی تیزی سے نکل کر باہر آ گئی۔ لڑکی نے سفید رنگ کا سکرٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ہینڈ بیگ تھا۔ دروازے سے نکلتے ہی اس

نے دور سے ہی فوشان کی طرف ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا تو اسے دیکھ کر فوشان وہیں رک گیا۔ لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی اس کی طرف بڑھی ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھی کہ اچانک فوشان نے اس لڑکی کو بری طرح سے اچھل کر نیچے گرتے دیکھا۔

''اسے کیا ہوا''...... فوشان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ وہاں موجود دوسرے بہت سے افراد نے بھی لڑکی کو گرتے دیکھ لیا تھا۔ وہ سب بھی لڑکی کی طرف بھاگے۔ اس سے پہلے کہ فوشان وہاں پہنچتا بے شمار لوگ لڑکی کے گرد جمع ہو گئے۔ لڑکی کے گرد لوگوں کی بھیڑ جمع ہوتے دیکھ کر فوشان کی پیشانی پر بل پڑے گئے وہ تیزی سے لوگوں کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا۔ بھیڑ سے نکل کر وہ آگے آیا تو اس کی نظر زمین پر گری ہوئی لڑکی پر پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ لڑکی کے سر کے گرد خون کا تالاب سا بن گیا تھا۔ اس کی پیشانی پر ایک سوراخ بنا ہوا تھا جہاں سے خون ابل رہا تھا۔

''یہ میری فرینڈ ہے اور میرا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہے۔ ہٹو سب پیچھے۔ ہٹو سب کے سب''...... فوشان نے لی چان کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا تو لوگ چونک چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔ فوشان نے جیب سے سرخ رنگ کا ایک کارڈ نکال کر اسے لہراتے ہوئے لوگوں کو دکھایا تھا اور پھر جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کی بات سن کر لوگ فوراً پیچھے ہٹ گئے۔ گولی لڑکی کے سر

میں لگی تھی اس لئے وہ بھلا کہاں زندہ ہوسکتی تھی۔ فوشان نے فوراً ہاتھ بڑھا کر لڑکی کا گرا ہوا ہینڈ بیگ اٹھا لیا۔

"کیا لڑکی مرچکی ہے"...... ایک شخص نے کہا۔

"ہاں"...... فوشان نے جواب دیا اور فوراً جیب سے اپنا سیل فون نکال لیا اور اس پر ایمرجنسی کے نمبر پریس کرنے لگا۔ اسی لمحے ایئر پورٹ کے احاطے میں موجود کئی سیکورٹی گارڈز دوڑتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ گارڈز کو دیکھ کر لوگ تیزی سے کائی کی طرح چھٹنا شروع ہو گئے۔

"کون ہوتم۔ پیچھے ہٹو۔ خبردار اگر تم نے لاش کی کسی چیز کو ہاتھ لگایا"...... ایک گارڈ نے فوشان کو لاش کے قریب دیکھ کر دور سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے ہولسٹر میں لگا ہوا ریوالور نکال کر اس کا رخ فوشان کی طرف کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ چار اور گارڈز تھے انہوں نے بھی فوراً اپنے ریوالور نکال لئے تھے۔

"یوشٹ اپ نانسنس۔ تمیز سے بات کرو۔ میں فوشان ہوں۔ ریڈ ڈریگن ایجنسی سے تعلق ہے میرا۔ یہ دیکھو"...... فوشان نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے جیب سے وہی سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر اس گارڈ کی طرف اچھال دیا جو اس نے لوگوں کو ہٹانے کے لئے دکھایا تھا۔

سیکورٹی گارڈ نے آگے بڑھ کر کارڈ اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں کارڈ پر پڑیں وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ

یکلخت زرد ہو گیا۔ کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ڈریگن بنا ہوا تھا جس کا منہ کسی بڑے اژدھے جیسا تھا اور اس اژدہے کے منہ سے آگ نکل رہی تھی۔ سائیڈ میں ایک نقاب پوش کا سائن بنا ہوا تھا۔

"ریڈ ڈریگن۔ آپ ڈریگن کے آفیسر ہیں"...... سیکورٹی گارڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب جلدی کرو اور فوراً ایمبولینس بلاؤ"...... فوشان نے غراتے ہوئے کہا تو سیکورٹی گارڈ نے اثبات میں سر ہلا کر فوراً اپنے کاندھے پر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کے مائیک کا بٹن پریس کیا اور ایمرجنسی کال دینا شروع ہو گیا۔

"ان لوگوں کو ہٹاؤ یہاں سے۔ مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی یہاں دکھائی نہیں دینا چاہئے"...... فوشان نے دوسرے سیکورٹی گارڈ سے کہا تو سیکورٹی گارڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے سائیڈوں میں کھڑے افراد کی طرف بڑھا اور انہیں وہاں سے ہٹ جانے کا حکم دینا شروع ہو گیا۔ سیکورٹی گارڈ کا حکم سن کر لوگ تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

فوشان نے لڑکی کے لباس کی تلاشی لی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سیل فون پر چند نمبر پریس کئے اور پھر کالنگ بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس ریڈ ڈریگن"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ریڈ ڈریگن کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"فوشان بول رہا ہوں ماسٹر"...... فوشان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"بولو۔ کس لئے فون کیا ہے"...... ریڈ ڈریگن نے اسی انداز میں کہا۔

"میں ایئر پورٹ کے باہر موجود ہوں ماسٹر۔ لی چان نے مجھے کال کر کے اپنی آمد کی اطلاع دی تھی۔ میں اس کا فون سن کر فوری طور پر اسے لینے یہاں پہنچ گیا تھا لیکن......" فوشان لیکن کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا نانسنس۔ تم نے اپنی بات ادھوری کیوں چھوڑ دی ہے۔ جلدی بولو کیا بات ہے اور کہاں ہے لی چان"...... ریڈ ڈریگن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لی چان کو کسی نے گولی مار دی ہے ماسٹر"...... فوشان نے خوف زدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کس نے ماری ہے اسے گولی اور وہ کس حال میں ہے"۔ چند لمحوں کے بعد ریڈ ڈریگن کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نہیں جانتا ماسٹر۔ میں اسے لینے ایئر پورٹ کی لابی کی طرف جا رہا تھا تو شاید اس نے مجھے دیکھ لیا اور وہ خود ہی لابی سے نکل کر میری طرف آ رہی تھی۔ ابھی وہ مجھ تک پہنچی بھی نہ تھی کہ اچانک میں نے اسے اچھل کر زمین پر گرتے دیکھا۔ اسے اس

طرح اچھل کر گرتے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا اور تیزی سے اس کی طرف لپکا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ زمین پر لی چان کی لاش پڑی ہے۔ کسی نے اس پر سائیلنسر لگی ہوئی گن سے فائر کیا تھا اور فائر کرنے والا کوئی ٹاپ شوٹر معلوم ہوتا ہے۔ اس نے ٹھیک لی چان کے ماتھے پر گولی ماری ہے جس سے لی چان موقع پر ہی ہلاک ہو گئی ہے"...... فوشان نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لی چان ہلاک ہو گئی ہے۔ بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز۔ اور وہ جو پیکٹ اپنے ساتھ لائی تھی اس کا کیا ہوا"...... ریڈ ڈریگن نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس پیکٹ کا علم نہیں ہے ماسٹر۔ میں نے اس کی تلاشی لی ہے لیکن اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ البتہ میں نے اس کا ہینڈ بیگ اپنے قبضے میں لے لیا ہے"...... فوشان نے کہا۔

"اور اس کی لاش"...... ریڈ ڈریگن نے پوچھا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں ماسٹر۔ میں نے لی چان کی تلاشی لیتے ہوئے اس کے منہ میں مانگیوم کیپسول توڑ کر ڈال دیا ہے۔ اس کیپسول میں موجود مانگیوم کا زہر کچھ ہی دیر میں لی چان کی لاش کو موم کی طرح پگھلا دے گا۔ اس کی لاش یہاں سے کوئی نہیں لے جا سکے گا"...... فوشان نے آہستہ آواز میں کہا۔

"گڈ شو۔ وہ پیکٹ یقیناً اس کے ہینڈ بیگ میں ہو گا۔ تم اس کا ہینڈ بیگ لے کر فوراً میرے پاس پہنچو"...... ریڈ ڈریگن نے اسی

انداز میں کہا۔

''لیس ماسٹر۔ میں آ رہا ہوں''...... فوشان نے کہا اور پھر وہ سیکورٹی گارڈز کی پرواہ کئے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریڈ ڈریگن کا کارڈ دیکھ کر ان سیکورٹی گارڈز میں بھی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ آگے بڑھ کر اس سے کچھ پوچھ سکتے اور نہ ہی وہ اسے روک رہے تھے۔ کار پارکنگ کی طرف آتے ہوئے فوشان نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا تو چند ہی لمحوں کے بعد اس کا ڈرائیور کار لے کر پارکنگ سے باہر آ گیا۔ اس نے کار فوشان کے قریب روکی اور پھر کار سے نکل اس نے فوشان کے لئے کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ فوشان کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تو ڈرائیور نے کار کا دروازہ بند کیا اور تیزی سے کار کے فرنٹ سے گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔

فوشان نے کار کی کھڑکی کا کھلا ہوا شیشہ چڑھا دیا۔ لی چان کا ہینڈ بیگ بدستور اس کے ہاتھ میں تھا اس نے ہینڈ بیگ سائیڈ پر رکھ دیا۔ ایئر پورٹ کے احاطے میں موجود سیکورٹی اہلکار اور بہت سے لوگ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فوشان نے سر جھٹکا اور پھر وہ سائیڈ میں پڑے ہوئے لی چان کے ہینڈ بیگ کی طرف دیکھنے لگا۔

''چلو۔ جلدی چلو''...... فوشان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لی چان کا ہینڈ بیگ اٹھا کر اپنی

گود میں رکھ لیا۔ اس کا حکم سنتے ہی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ فوشان نے لی چان کے ہینڈ بیگ کو کھولنے کے لئے اس کی زپ کو ابھی تھوڑا سا کھولا ہی تھا کہ اچانک ایک تیز چمک سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور فوشان نے لی چان کے ہینڈ بیگ سے آگ کا طوفان نکلتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے ٹکڑے ہوئے اور اس کے تمام احساسات فنا ہوتے چلے گئے۔ ہمیشہ کے لئے۔

روزی راسکل نے نوجوان کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تو آنے والا نوجوان جو دبلا پتلا سا شوگرانی تھا تیز تیز چلتا ہوا آیا اور تیزی سے کار میں بیٹھ گیا اور کار میں بیٹھتے ہی اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ بے حد بوکھلایا ہوا اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک مقامی اخبار تھا جس میں اس نے کوئی چیز لپیٹ رکھی تھی۔

''کیا بات ہے۔ تم اس قدر ڈرے ہوئے کیوں ہو'' ...... روزی راسکل نے شوگرانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

''وہ۔ وہ۔ کسی نے اس لڑکی کو گولی مار دی ہے'' ...... شوگرانی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کسی نے نہیں۔ میں نے اسے گولی مار کر ہلاک کیا ہے۔ نانسنس'' ...... روزی راسکل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو شوگرانی چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''تم نے۔ لیکن کیوں۔ تم نے تو کہا تھا کہ ایئر پورٹ کی لابی میں مجھے اس کے ہینڈ بیگ کو بدلنا ہے۔ جب میں نے تمہیں کال کر کے بتا دیا تھا کہ میں نے اس کا ہینڈ بیگ بدل دیا ہے تو پھر اسے گولی مارنے کی کیا ضرورت تھی اور تمہیں کسی نے اس پر گولی چلاتے تو نہیں دیکھ لیا'' ...... دبلے پتلے شوگرانی نے اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ مجھے کسی نے گولی چلاتے نہیں دیکھا۔ میں نے کار کے اندر سے ہی اس پر سائیلنسر لگی گن سے فائر کیا تھا۔ میرا نشانہ بے داغ ہے۔ میں نے اس کے سر کا نشانہ لیا تھا۔ جس سے اس کا زندہ بچنا ناممکن تھا'' ...... روزی راسکل نے کہا۔

''لیکن اسے ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی'' ...... شوگرانی نے اسی انداز میں کہا۔

''ضرورت تھی یا نہیں۔ اس بات کو چھوڑو۔ تم نے میرے لئے جو کام کیا ہے اس کی میں نے تمہاری ڈیمانڈ سے دگنی رقم تمہیں دی ہے۔ اب تم یہ بیگ یہاں رکھو اور میری کار سے نکل جاؤ۔ آج کے بعد نہ تم مجھے جانتے ہو اور نہ میں تمہیں'' ...... روزی راسکل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو شوگرانی حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

''لیکن ......'' شوگرانی نے کہنا چاہا۔

''کوئی لیکن ویکن نہیں۔ تم نے میرا کام کر دیا ہے اور میں تمہیں

اس کی اجرت دے چکی ہوں اس لئے تمہارا کام ختم۔ اب تم میرے لئے اجنبی ہو اور میں اجنبیوں کو اپنے ساتھ لے کر نہیں گھومتی۔ فوراً اتر جاؤ میری کار سے“...... روزی راسکل نے روکھے لہجے میں کہا تو شوگرانی کے چہرے پر تاسف اور قدرے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ چند لمحے روزی راسکل کی طرف غصے سے دیکھتا رہا پھر اس نے اخبار میں لپٹا ہوا ہینڈ بیگ سائیڈ سیٹ پر رکھا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہی ہو پرنسز۔ میں نے تمہارا کام کیا ہے اور تم......“ شوگرانی نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مفت میں نہیں کیا ہے تم نے میرا کام۔ اب جاؤ۔ ورنہ ایک اور گولی چل جائے گی اور یہ گولی سیدھی تمہارے دل میں اتر جائے گی“...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے کہا تو شوگرانی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس نے غصے سے سر جھٹکا اور پھر اس نے کار کا دروازہ زور سے بند کیا اور تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ میں موجود پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ روزی راسکل کی کار پارکنگ سے باہر تھی۔ وہ ایئر پورٹ کے ایک ایسے حصے میں تھی جہاں سے وہ آسانی سے ایئر پورٹ کے لاؤنج اور لابی پر نظر رکھ سکتی تھی۔ جیسے ہی شوگرانی اس کی کار کا دروازہ بند کر کے آگے بڑھا، روزی راسکل نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور کار وہاں سے تیزی سے نکالتی

لے گئی۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گئی ہو گی کہ اسی لمحے اسے ایئر پورٹ کے احاطے سے ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکے کی آواز سن کر روزی راسکل کے ہونٹوں پر بے اختیار زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے بیک ویو مرر سے دیکھا تو اسے احاطے میں موجود ایک کار کے ٹکڑے اُڑتے اور آگ کا بڑا الاؤ اچھلتا ہوا دکھائی دیا۔

”گڈ بائے فوشان۔ امید ہے تمہارا آخری سفر یادگار ثابت ہو گا“...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ پر پڑا ہوا سیاہ چشمہ اٹھایا اور اسے آنکھوں پر لگاتے ہوئے وہ کار تیزی سے دوڑاتی لے گئی۔ ایئر پورٹ کے ایریئے سے نکل کر وہ کار شہری حدود میں لائی اور پھر کار شہر کی مخصوص سڑکوں پر دوڑاتی ہوئی ایک ایسے علاقے میں آ گئی جہاں کئی جدید اور بڑے ہوٹل موجود تھے۔ ان میں سے ایک ہوٹل کا نام شن شان تھا۔ روزی راسکل نے اپنی کار اس ہوٹل کی طرف موڑ لی۔ اس نے کار ہوٹل کے بیرونی دروازے کے قریب لے جا کر روکی تو گیٹ پر کھڑا ایک واچ مین تیزی سے اس کی کار کی طرف بڑھا۔ روزی راسکل نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے پڑا ہوا اخبار میں لپٹا ہوا ہینڈ بیگ اٹھایا اور کار کا دروازہ کھول کر کار سے نکل کر باہر آ گئی۔

”کار پارک کر دو“...... روزی راسکل نے کار کی چابی قریب آنے والے واچ مین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو واچ مین نے

اثبات میں سر ہلایا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ روزی راسکل اخبار میں لپٹا ہوا ہینڈ بیگ لئے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

مین گیٹ پر کوئی دربان موجود نہیں تھا۔ مین گیٹ کے گلاس ڈور ہر آنے والے کے لئے آٹو میٹک انداز میں کھلتے تھے۔ روزی راسکل جیسے ہی گلاس ڈور کے قریب پہنچی اسی لمحے گلاس ڈور خود بخود کھلتا چلا گیا اور روزی راسکل بڑے اطمینان بھرے انداز میں ہوٹل کے وسیع و عریض ہال میں داخل ہو گئی۔ سامنے ایک بڑا کاؤنٹر تھا جس کے دائیں بائیں سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جو اوپر کے فلورز پر جانے کے لئے بنائی گئی تھیں سیڑھیوں کی دوسری طرف کیپسول لفٹس کام کر رہی تھیں۔ ہال میں بے شمار افراد تھے جو لفٹوں میں بھی آ جا رہے تھے اور سیڑھیاں بھی استعمال کر رہے تھے۔ روزی راسکل رکے بغیر سامنے موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کاؤنٹر پر دو شوگرانی لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے۔ کاؤنٹر پر دو افراد موجود تھے جن سے کاؤنٹر مین باتیں کر رہے تھے۔ روزی راسکل جیسے ہی کاؤنٹر کے قریب پہنچی ایک کاؤنٹر گرل تیزی سے اس کی سائیڈ پر آ گئی۔

''یس مس''...... کاؤنٹر گرل نے اس کی طرف دیکھ کر چہرے پر کاروباری مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

''روم نمبر ٹرپل فائیو کی چابی دے دیں''...... روزی راسکل نے

اپنی جیکٹ کی جیب سے بکنگ کارڈ نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے بکنگ کارڈ اٹھایا اور اسے لے کر سائیڈ میں چلی گئی۔ اس نے کاؤنٹر کا ایک دراز کھولا اور اس میں سے ایک کمرے کی چابی نکال کر لے آئی اور اس نے بکنگ کارڈ کے ساتھ کمرے کی چابی روزی راسکل کے سامنے رکھ دی۔

''شکریہ''...... روزی راسکل نے کارڈ اور چابی اٹھا کر کہا۔

''یو ویلکم مس رائے''...... کاؤنٹر گرل نے جواباً مسکرا کر کہا اور روزی راسکل مڑ کر کیپسول لفٹوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے ہوٹل میں مس رائے کے نام سے بکنگ کرائی تھی اور اس وقت وہ ایک کافرستانی لڑکی کے میک اپ میں تھی۔

کیپسول لفٹ میں سوار ہو کر وہ ففتھ فلور پر آئی اور پھر وہ لفٹ سے نکل کر وہاں موجود مختلف راہداریوں سے گزرتی ہوئی سب سے آخری راہداری میں آ گئی اور اس راہداری میں موجود ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔ اس دروازے پر ڈبل فائیو کا نمبر لگا ہوا تھا۔ روزی راسکل بڑے اطمینان بھرے انداز میں دروازے کا لاک کھول کر کمرے میں داخل ہو گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا اور جدید سامان سے آراستہ لگژری روم تھا۔ جس میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ روزی راسکل جیسے ہی کمرے میں آئی اچانک اس کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ یوں ٹھٹھک کر رک گئی جیسے اچانک فرش نے اس کے پاؤں جکڑ لئے

ہوں۔ سامنے سٹنگ روم تھا جبکہ سائیڈ میں بیڈ روم تھا جس کا دروازہ بند تھا۔

سٹنگ روم میں چند صوفے اور کرسیاں ایک خاص ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔ ایک صوفے پر روزی راسکل کو ایک آدمی کا سر دکھائی دے رہا تھا۔ جس کا رخ مخالف سمت میں تھا۔ آدمی کا سر دیکھ کر روزی راسکل کا ہاتھ بے اختیار اپنی جیکٹ کی جیب میں رینگ گیا۔ جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں لمبی نال والا ریوالور تھا جس پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔

''آؤ مس۔ رک کیوں گئی''...... اچانک کمرے میں ایک آواز ابھری اور روزی راسکل بری طرح سے اچھل پڑی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے صوفے پر بیٹھے ہوئے شخص کے سر سے ریوالور کی نال لگا دی۔

''خبردار۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گی''...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے کہا۔

''اسے اپنی جیب میں واپس رکھ لو مادام۔ اس سے تم لی چان کو تو ہلاک کر سکتی ہو لیکن مجھے نہیں''...... اس شخص نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ میں نے ٹریگر دبا دیا تو تمہاری کھوپڑی کے سینکڑوں ٹکڑے بکھر جائیں گے''...... روزی راسکل نے غرا کر کہا۔

''ایسا تو تب ہو گا مادام جب یہاں یہ ریوالور کام کرے گا''۔

اس آدمی نے بڑے ٹھہرے ہوئے اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

''مطلب پوچھنے سے پہلے میری شکل تو دیکھ لو''...... نوجوان نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ فوراً''...... روزی راسکل نے کہا تو نوجوان ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ ابھی تک دوسری طرف تھا۔

''اب میری طرف گھوم جاؤ''...... روزی راسکل نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو وہ شخص مسکراتا ہوا اس کی طرف گھوم گیا۔ اس آدمی کو دیکھ کر روزی راسکل کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ شخص اس کے لئے قطعی اجنبی تھا۔ اس کی شکل شوگرانیوں جیسی ضرور تھی لیکن وہ کم از کم شوگرانی نہیں تھا۔

''کون ہو تم''...... روزی راسکل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں کون ہوں۔ یہ مت پوچھو بلکہ یہ بتاؤ کہ جس کام کے لئے گئی تھی وہ پورا ہوا یا نہیں''...... نوجوان نے کہا۔

''کون سا کام''...... روزی راسکل نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں لی چان کی بات کر رہا ہوں جس کا تم نے ایک آدمی کے ذریعے ہینڈ بیگ بدلوایا تھا اور پھر جیسے ہی ریڈ ڈریگن کا آدمی

اسے لینے ایئر پورٹ پر پہنچا تم نے لی چان کو بھی گولی مار دی اور اس بم کو بھی بلاسٹ کر دیا جو تمہارے بدلے ہوئے ہینڈ بیگ میں موجود تھا۔ تم نے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں۔ کیوں میں نے غلط تو نہیں بتایا ہے نا''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بکواس بند کرو۔ میں نے نہ کسی کو گولی ماری ہے اور نہ ہی کسی کو بم سے اُڑایا ہے اور تم ہو کون اور میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو''...... روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''اس کمرے میں تمہاری واپسی کا انتظار کرنے کے سوا اور میں کیا کر سکتا تھا مس روزی راسکل''...... نوجوان نے کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر روزی راسکل یوں اچھلی جیسے اس کے پیروں پر بم پھٹ پڑا ہو۔

''روزی راسکل۔ کون روزی راسکل''...... روزی راسکل نے فوراً ہی خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''تم اور کون''...... نوجوان نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ میں روزی راسکل نہیں۔ مس رائے ہوں۔ مس اننت رائے''...... روزی راسکل نے غرا کر کہا۔

''یہ تو تمہارا اس چہرے کا نام ہے جس کا تم نے میک اپ کر رکھا ہے۔ میک اپ اتارو تو روزی راسکل کا چہرہ نکل آئے گا''۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میک اپ۔ کیسا میک اپ۔ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ تم کون ہو ورنہ میں ہوٹل کی سیکورٹی کو یہاں بلا لوں گی''...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سیکورٹی کو بلانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے تو میں تمہاری مدد کے لئے خود ہی کسی کو بلا لیتا ہوں۔ کرنل اشانگ''...... نوجوان نے کہا اور پھر اس نے سائیڈ میں موجود بیڈ روم کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں کرنل اشانگ کو آواز دی۔ روزی راسکل کی نظریں فوراً ہی بیڈ روم کے دروازے کی طرف گئیں۔ اسی لمحے اسے ایک جھٹکا سا لگا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

نوجوان نے اسے نفسیاتی ڈاج دیتے ہوئے اس کی توجہ بیڈ روم کے دروازے کی طرف مبذول کرائی تھی اور روزی راسکل جو اس اجنبی کو اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اس نے بے اختیار سر موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا تھا جس کا فائدہ اٹھا کر نوجوان بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا تھا اور اس نے روزی راسکل کے ہاتھ سے اس کا ریوالور چھین لیا تھا۔ اب ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا اور ظاہر ہے ریوالور کا رخ روزی راسکل کی جانب تھا۔

''تو تم نے مجھے ڈاج دیا تھا''...... روزی راسکل نے غرا کر کہا۔

"سنا ہے محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے"۔ نوجوان نے مسکرا کر کہا تو روزی راسکل غرا کر رہ گئی۔

"آخر تم ہو کون اور مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... روزی راسکل نے اس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جب تک تم مجھ سے تعاون کرو گی مجھے اپنا دوست سمجھو لیکن جیسے ہی تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر مجھے دشمن بننے میں دیر نہیں لگے گی پھر مجھے مجبوراً تمہارے ہی ریوالور بلکہ خاموش ریوالور سے تم پر فائر کرنا پڑے گا اور جتنا تمہارا نشانہ پختہ ہے اس سے کہیں زیادہ میں ماہر نشانہ باز ہوں"...... نوجوان نے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... روزی راسکل نے اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"میرا نام......" نوجوان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ وہ چونک پڑا۔ اسی لمحے روزی راسکل کو بھی تیز بو کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی اچانک اسے اپنے دماغ میں زور دار دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ روزی راسکل نے بوکھلا کر زور زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا لیکن لا حاصل۔ وہ لہرائی اور پھر الٹ کر گرتی چلی گئی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے نوجوان کے بھی گرنے کی آواز سنی تھی جس کے ہاتھ میں اس کا سائیلنسر لگا ریوالور تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ایک بار آنکھیں کھول کر سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون سیٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ابھی میں سو رہا ہوں اس لئے فون نہیں سن سکتا"۔ عمران نے خوابیدہ لہجے میں کہا لیکن اس کے کہنے سے تو فون کی گھنٹی بند نہیں ہو سکتی تھی۔ فون کی گھنٹی کی آواز سے بچنے کے لئے عمران نے سرہانہ اپنے سر کے گرد لپیٹ لیا تاکہ گھنٹی کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچ سکے لیکن گھنٹی کی آواز اسے بدستور سنائی دے رہی تھی۔ عمران چند لمحے دائیں بائیں کروٹیں بدلتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور انتہائی غصیلی نظروں سے فون سیٹ کی طرف دیکھنے لگا جیسے اگر فون کا موجد اس کے سامنے آ جائے تو وہ اس کا گلا ہی گھونٹ دے گا۔

"بجنے سے پہلے اس بات کا تو احساس کر لیا کرو کہ کوئی سو رہا

ہے اور گہری نیند کے مزے لے رہا ہے۔ ایک دم سے ٹرٹرا کر سارا مزا کرکرا کر دیتے ہو۔ نہ دن کو سکون نہ رات کو چین''۔ عمران نے ٹیلی فون سیٹ کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن بھلا ٹیلی فون اس کی بات کا کیا جواب دے سکتا تھا۔ گھنٹی بدستور بج رہی تھی۔ عمران چند لمحے کھا جانے والی نظروں سے فون سیٹ کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے غراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا جیسے اس کا فون سیٹ پر تو بس نہ چل رہا ہو لیکن وہ فون کرنے والے پر چڑھ دوڑے گا اور اسے بے بھاؤ کی سنا سنا کر بے حال کر دے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنا بند ہو گئی۔

''ہونہہ۔ تو فون کرنے والے کو پہلے سے ہی پتہ چل گیا ہے کہ میں اس کی طبیعت ہری بھری کرنا چاہتا تھا''...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا جیسے واقعی فون کرنے والا اس سے ڈر گیا ہو اور اب اسے دوبارہ فون کرنے سے اجتناب برتے گا۔

عمران چند لمحے فون کی طرف دیکھتا رہا۔ فون کی گھنٹی دوبارہ نہ بجی تو اس نے سکون کا سانس لیا اور پھر وہ دوبارہ لیٹ گیا اور اس نے سرہانہ اپنے منہ کے اوپر رکھ لیا۔ ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران یکلخت اچھل پڑا۔

''پھر سے بجنا شروع ہو گئے ہو۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ میں سو گیا ہوں۔ ابھی بتاتا ہوں تمہیں''...... عمران نے غرا کر کہا اور تیزی سے جھپٹ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا اور دوسری

طرف کی آواز سننے لگا۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ آواز سے عمران پہچان گیا کہ ٹائیگر بول رہا ہے۔ عمران نے فوراً رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔

''ہیلو۔ باس۔ کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے''۔ ٹائیگر نے کہا لیکن عمران خاموش رہا۔

''جب تک میں نہیں بولوں گا تمہارے فون کا میٹر گھومتا رہے گا اور جب بل آئے گا اور اس کال کا تمہیں لمبا چوڑا بل بھرنا پڑے گا تب تمہیں احساس ہو گا کہ رات کے وقت وہ بھی آدھی رات کے وقت کسی کو نیند سے جگانا کس قدر مہنگا پڑتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا کہا آپ نے''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے چونک کر کہا جیسے اس نے عمران کی آواز سن لی ہو۔

''کچھ نہیں۔ میں تو خاموش ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک گاڈ کہ آپ لائن پر ہیں''...... ٹائیگر نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں کوئی سٹیم انجن ہوں جو تمہیں لائن پر دکھائی دے رہا ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری باس۔ رات کے اس وقت مجھے آپ کو کال کرنی پڑی۔ امید ہے آپ مائنڈ نہیں کریں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیوں نہیں کروں گا مائنڈ۔ میں نے تو بہت مائنڈ کیا ہے۔ بندۂ خدا سارا دن کافی نہیں ہوتا جو تم نے آدھی رات کو میرے فون کی گھنٹی بجانا شروع کر دی ہے۔ نیند کے عالم میں فون کی گھنٹی سن کر ایسا لگتا ہے جیسے کوئی سر پر ہتھوڑے برسا رہا ہو''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''سوری باس''...... ٹائیگر نے پشیمان لہجے میں کہا۔

''سوری کیا ہوتا ہے۔ ہونہہ۔ فرنگی چلے گئے مگر جاتے جاتے ایک سوری کا لفظ چھوڑ گئے ہیں۔ کسی راہ چلتے کو تھپڑ مار دو تو سوری، جوتا مار دو تو سوری۔ کسی کا پرس اڑا لیا پکڑے گئے تو سوری اور تو اور اب تو کسی راہ گیر کو گولی لگ جائے تو گولی چلانے والا بھی سوری کر کے نکل جاتا ہے میں تو لوگوں سے سوری سن سن کر تنگ آ گیا ہوں اور تم نے رات کو دو بجے فون کیا ہے پھر بھی سوری کہہ رہے ہو۔ کیا سوری کرنے کے لئے ہی فون کیا تھا تم نے''۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

''نہیں باس۔ میں نے رات کے وقت آپ کو ڈسٹرب کیا ہے اس کے لئے آپ سے سوری کہہ رہا ہوں''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو فون کس لئے کیا ہے''...... عمران نے جھلا کر کہا۔

''مجھے روزی راسکل کا میسج آیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''روزی راسکل کا میسج۔ کیا اس نے تمہیں پرپوز کرنے کے لئے

میسج کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ وہ مشکل میں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''روزی راسکل اور مشکل میں۔ کیا بات کر رہے ہو۔ وہ پرنسز راسکل ہے اور اس جیسی لڑکی دس آدمیوں پر بھی بھاری پڑ سکتی ہے۔ اس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ بڑی سے بڑی مشکل کا بھی اکیلی مقابلہ کر لے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ وہ اپنے معاملے میں کسی کو بھی شامل نہیں کرتی نہ ہی اسے کسی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ تمہیں پسند کرتی ہے لیکن اس کے باوجود اس کا رویہ تم سے ٹھیک نہیں رہتا پھر وہ بھلا تمہیں میسج کیسے کر سکتی ہے''...... عمران ایک بار پھر نان سٹاپ بولتا چلا گیا۔

''وہ کسی بڑی مشکل میں ہے باس ورنہ شاید وہ مجھے میسج نہ کرتی اور اس کا میسج بھی حیران کن ہے۔ وہ مجھ سے مدد مانگ رہی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیسی مدد''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''مدد کے بارے میں اس نے کچھ نہیں لکھا۔ اس کا یہ میسج ہے کہ وہ انڈر گراؤنڈ ٹنل میں قید ہے۔ میں کسی طرح سے اس کی مدد کے لئے پہنچوں، اور آخر میں اس نے اپنا پورا نام یعنی روزی راسکل لکھا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا اس نے تمہیں اپنے سیل فون سے میسج کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ اس کا پیغام فارن نمبر سے آیا ہے اور فارن نمبر کا کوڈ دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ وہ اس وقت شوگران میں موجود ہے''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

''شوگران۔ تو کیا روزی راسکل شوگران گئی ہوئی ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے میسج کے نمبر سے تو ایسا ہی لگتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جس نمبر سے اس نے تمہیں میسج کیا ہے کیا تم نے اس پر کال کی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ لیکن وہ نمبر آف مل رہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اور روزی راسکل کا پرسنل نمبر۔ کیا وہ بھی بند ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ اس کا پرسنل نمبر بھی آف ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اس کے کلب کال کرو اور کسی متعلقہ شخص سے پوچھو کہ وہ شوگران کب اور کس کام سے گئی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے پہلے آپ کو کال کرنا مناسب سمجھا تھا۔ آپ کہتے ہیں تو میں روزی راسکل کی اسسٹنٹ سے بات کر لیتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''وہ تو تم معلوم کر لو گے لیکن اس بات پر بھی غور کرو کہ روزی

راسکل آخر ایسی کس مشکل میں مبتلا ہے کہ اسے مجبور ہو کر تمہیں اپنی مدد کے لئے میسج کرنا پڑا۔ اس معاملے میں وہ انتہائی حساس ہے وہ کم از کم تم سے ایسا مذاق نہیں کر سکتی''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اسی لئے میں اس کے میسج کو مذاق میں نہیں لے رہا۔ وہ ہلاکو خان قسم کی خاتون ہے۔ وہ بھلا کسی سے کیا مذاق کرے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر پتہ لگاؤ کہ جس نمبر سے تمہیں میسج کیا گیا ہے وہ شوگران کے کس علاقے کا ہے اور کس کی ملکیت ہے۔ یہ کام تم انٹرنیشنل سپیشل برانچ سے لے سکتے ہو جو ٹیلی کام کی انٹرنیشنل معلومات فراہم کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں دیکھتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم اس کے میسج سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہو۔ کہیں تمہیں اس سے......'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو باس۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ایسی باتوں کو نہ مانتا ہوں اور نہ میری ایسی سوچ ہے۔ میں صرف اس کے پیغام سے پریشان ہوں اور کچھ نہیں''...... ٹائیگر نے فوراً کہا۔

''سچ کہہ رہے ہو نا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''یس باس۔ بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''او کے پھر نمبر کی لوکیشن کا پتہ کرو اور پھر مجھے بتاؤ''...... عمران

نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد آپ کو کال کرتا ہوں۔ آپ جاگ رہے ہیں نا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں تم سے نیند کے عالم میں بات کر رہا ہوں۔ تم دوبارہ فون کی گھنٹیوں کی میرے سر پر ضربیں لگا کر جگا لینا۔ مجھے غصہ نہ آیا تو میں تم سے بات کر لوں گا ورنہ فون اٹھا کر پھینک دوں گا''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوکے باس۔ میں کچھ دیر تک آپ کو کال کرتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''ٹائیگر جنگل کا ہو یا چڑیا گھر کا۔ ٹائیگر، ٹائیگر ہی ہوتا ہے اور اس کی دھاڑ سن کر اچھے اچھوں کو پسینہ آ جاتا ہے۔ اگر کال کسی اور کی ہوتی تو میں اس کا ناطقہ بند کر دیتا لیکن ٹائیگر کی آواز سن کر خود میرا ہی ناطقہ بند ہو گیا تھا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''حیرت ہے۔ بڑی جلدی اس نے فون کی لوکیشن کا پتہ کر لیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

''میں تو سمجھا تھا کہ معلومات حاصل کرنے میں تمہیں دو چار ہفتے تو لگ ہی جائیں گے اور تب تک میں آرام سے اپنی نیند

پوری کر لوں گا''...... عمران نے دوسری طرف کی آواز سنے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کس کی بات کر رہے ہیں عمران صاحب۔ میں طاہر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''حیرت ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ رات کو صرف الو ہی جاگتے ہیں لیکن یہاں تو پورا شہر ہی جاگ رہا ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جاگ تو آپ بھی رہے ہیں۔ آپ خود کو کس کیٹگری میں شامل کریں گے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''میں اپنی مرضی سے نہیں جاگ رہا ہوں۔ مجھے باقاعدہ جگایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کس نے جگایا ہے آپ کو اور کیوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب سلیمان کی وجہ سے ہوا ہے۔ اپنی نیند پوری کرنے کے لئے اس نے ٹیلی فون کا ہتھوڑا میرے سرہانے رکھ دیا تھا تاکہ یہ جب بھی بجے تو میرے سر پر ہی بجے اور ایسا ہی ہوا ہے۔ ابھی چند لمحے پہلے ٹائیگر کی کال آئی تھی اور اب تم نے بھی وہی کام کیا ہے۔ میں نے رسیور رکھا تو ساتھ ہی ہتھوڑا تمہارے ہاتھ میں آ گیا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''میں نے تو آپ کو یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ کافرستان

سے ناٹران کی کال آئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ناٹران کی کال۔ کیا کہا ہے اس نے''...... عمران نے ناٹران کا سن کو چونکتے ہوئے کہا۔

''اس نے بتایا ہے کہ کافرستان کا ایک اہم راز چوری ہو گیا ہے جس کے لئے کافرستان کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور ہر آنے جانے والے کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس راز کی وجہ سے پورے ملک کی مشینری حرکت میں آ گئی ہے اور فورسز جگہ جگہ چھاپے مارنا شروع ہو گئی ہیں اس لئے وہ اور اس کے ساتھی کچھ وقت کے لئے روپوش ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ کافرستان میں جس شدت سے چھاپے مارے جا رہے ہیں وہ گرفت میں آ سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کافرستان کا ایسا کون سا راز چوری ہوا ہے جس کے لئے وہاں کی ساری مشینری حرکت میں آ گئی ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے اس کے بارے میں ناٹران سے پوچھا تھا لیکن اس نے جواب دیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن وہ انڈر گراؤنڈ رہ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اب آپ ہی کوشش کریں اور اپنے سورسز استعمال کریں۔ آپ کے پاس ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو بیرون ملک ہونے کے باوجود آپ کا ہر کام کر سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کون ہماری مدد کر سکتا ہے''......عمران نے کہا۔

''کچھ معلوم ہو تو مجھے بھی ضرور بتائیں''...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہیں بعد میں فون کرتا ہوں۔ نیند کے خمار کا اثر ابھی تک میرے دماغ پر ہے۔ اسے بھگا کر کسی ایسے شخص کو یاد کرنا پڑے گا جو ہمیں کافرستان کا احوال بتا سکے''......عمران نے کہا۔

''اوکے۔ تب میں فون بند کر دیتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اسے کسی الماری میں بند کر کے تالا لگا دینا اور اس تالے کی چابی لے جا کر ایسی جگہ پھینک دینا جہاں سے تمہیں آسانی سے نہ مل سکے تاکہ تم مجھے فون کرنے کی کوشش بھی نہ کر سکو''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''کیا ہوا ہو گا کافرستان میں۔ ایسی کون سی چیز ہو سکتی ہے جس کے چوری ہونے سے کافرستانیوں کو رات کے وقت عذاب پڑ گیا ہے''......عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ رسیور میں ٹون کی آواز آتے ہی اس نے فون

کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ابھی اس نے آدھے نمبر ہی ملائے تھے کہ اس نے ہاتھ روک لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''نہیں۔ اس وقت اگر کافرستان میں ہلچل مچی ہوئی ہے تو مجھے فون کال سے گریز کرنا چاہئے۔ اس وقت ان کے کال ٹریس سنٹر بھی ایکٹیو ہوں گے اور خاص طور پر ان کالز کی چیکنگ کی جا رہی ہوں گی جو پاکیشیا یا ان کے حریف ممالک سے آ رہی ہوں گی۔ یہ کام ٹرانسمیٹر سے ہوسکتا ہے مگر سپیشل لانگ رینج ٹرانسمیٹر اس وقت دانش منزل میں ہے۔ اس لئے مجھے اپنی نیند کو خیر باد کہہ کر دانش منزل میں ہی چلے جانا پڑے گا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بستر سے اتر کر نیچے آ گیا اور پھر اس نے بیڈ کے پاس پڑے ہوئے جوتے پہنے اور واش روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ تیار ہوکر اپنی سپورٹس کار میں نہایت تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ فلیٹ سے نکلتے ہوئے اس نے سیل فون پر ٹائیگر کو میسج کر دیا تھا کہ وہ اس کے فلیٹ کے نمبر کی بجائے اس کے سیل فون پر کال کرے تا کہ اسے بات کرنے میں دقت نہ ہو۔

''شائی لاگ آ گیا ہے چیف''...... ایک لڑکی نے کمرے کا دروازہ کھول کر سامنے میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لمبے تڑنگے اور طاقتور جسم کے مالک ادھیڑ عمر شخص کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا جو سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ ادھیڑ عمر کے سر اور چہرے پر پرانی چوٹوں کے نشانات واضح دکھائی دے رہے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔ اس کی گردن کی سائیڈ پر سیاہ رنگ کے ایک بچھو کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ نشان شوگران کے سب سے بڑے اور طاقتور سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین کا تھا جو اس سینڈیکیٹ کے ہر آدمی کی گردن پر بنا ہوتا تھا اور یہی نشان اس سینڈیکیٹ کی مخصوص نشانی تھی۔ جسے دیکھ کر شوگران کے کرمنلز سمیت بہت سی ایجنسیوں کے ایجنٹ بھی خوف کھاتے تھے۔ سینڈیکیٹ کے ہر رکن کی گردن پر چھوٹا بلیک اسکارپین بنا ہوتا تھا جبکہ اس ادھیڑ عمر کی گردن پر بنا

ہوا بلیک اسکارپین کا نشان بڑا اور واضح تھا۔ ادھیڑ عمر بلیک اسکارپین کا چیف تھا۔ اس کا اصل نام شاید ہی کوئی جانتا ہو۔ وہ خود کو بلیک اسکارپین ہی کہلوانا پسند کرتا تھا۔ لڑکی کی بات سن کر اس نے کان سے سیل فون ہٹا لیا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے اندر بھیج دو''...... بلیک اسکارپین نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے نکل گئی۔ چند لمحوں کے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد کا نوجوان دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اس نوجوان نے سفید رنگ کی پتلون اور سفید کوٹ پہن رکھا تھا جبکہ کوٹ کے نیچے اس نے سیاہ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ نوجوان کے چہرے پر بھی زخموں کے پرانے نشان تھے اور وہ شکل وصورت سے ہی پرلے درجے کا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی گردن پر بھی ایک چھوٹے سیاہ بچھو کا نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی کرختگی اور سفاکیت کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

''آؤ۔ اندر آ جاؤ شائی لاگ''...... بلیک اسکارپین نے اسے دیکھ کر کہا تو نوجوان سر ہلا کر اندر آ گیا۔

''بیٹھو۔ میں یہ کال ختم کر لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں''۔ بلیک اسکارپین نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ بلیک اسکارپین چند لمحوں تک سیل فون پر بات کرتا رہا پھر اس نے اپنی بات ختم کی اور سیل فون اپنے سامنے

میز پر رکھ دیا۔

''لائے ہو وہ پیکٹ''...... بلیک اسکارپین نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

''یس چیف''...... نوجوان نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا جس کا نام شائی لاگ تھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک لمبے سائز کا پیکٹ نکال کر بلیک اسکارپین کے سامنے رکھ دیا۔ بلیک اسکارپین نے پیکٹ پر لگا ہوا پیپر اتار دیا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مگر لمبی ڈبیہ تھی ایک ایسی ڈبیہ جس میں محض ایک پنسل ہی رکھی جا سکتی تھی۔ اس ڈبیہ کو دیکھ کر بلیک اسکارپین کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''کیا ریڈ نوٹ اسی میں ہے''...... بلیک اسکارپین نے شائی لاگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس چیف۔ آپ چیک کر سکتے ہیں''...... شائی لاگ نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ اگر تم مطمئن ہو تو میں بھی مطمئن ہوں۔ یہ بتاؤ تمہیں کہاں سے ملا یہ پیکٹ اور کسی کو پتہ تو نہیں چلا کہ ریڈ نوٹ تمہارے پاس ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''نو چیف۔ میں کسی کے سامنے ہی نہیں آیا تھا اس لئے کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا کہ ریڈ نوٹ میں نے حاصل کر لیا ہے یہ مختلف مرحلوں سے گزرتا ہوا کافرستان سے شوگران پہنچا تھا۔ میں

نے اسے حاصل کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے“...... شائی لاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔ مجھے اس کی تفصیل بتاؤ“...... بلیک اسکارپین نے اشتیاق بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ریڈ نوٹ کی اطلاع مجھے میرے بھائی چیانگ نے دی تھی جو ریڈ ڈریگن فورس میں کام کرتا ہے۔ چیانگ نے اپنی محنت اور صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے چونکہ ریڈ ڈریگن تک رسائی حاصل کر لی تھی اور اس کے بہت نزدیک آ گیا تھا اس لئے وہ ریڈ ڈریگن کی ہر بات پر نظر رکھتا تھا۔ ریڈ ڈریگن نے شوگران کی ایک پرائیویٹ ایجنسی کی سیکرٹ گرل کو ہائر کیا تھا جس کا نام لی چان تھا۔ ریڈ ڈریگن نے لی چان سے ایک خفیہ ملاقات کی تھی۔ چونکہ ان کی ملاقات طے تھی اور چیانگ کو معلوم تھا کہ ان کی میٹنگ کہاں ہونے والی ہے اس لئے اس نے پہلے ہی میٹنگ روم میں ایسے انتظامات کر دیئے تھے تاکہ ان دونوں کی باتوں کی ریکارڈنگ کی جا سکے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ریڈ ڈریگن نے لی چان سے بات کی اور اسے کافرستان میں ایک خفیہ مشن کے لئے ہائر کر لیا۔ اس نے لی چان کے ذریعے کافرستان سے ریڈ نوٹ چوری کرنے کا پلان بنایا تھا۔ ریڈ نوٹ کہاں تھا اور اسے لی چان کیسے چوری کر سکتی تھی اس کی ساری پلاننگ ریڈ ڈریگن نے ہی کی تھی۔ اس نے اپنی پلاننگ سے لی چان کو آگاہ کیا تو لی چان بھاری معاوضے پر

ریڈ ڈریگن کا کام کرنے پر آمادہ ہو گئی اور پھر وہ فوری طور پر کافرستان روانہ ہو گئی۔

لی چان میک اپ کرنے میں ماہر تھی اور وہ ہر طرح کا آسانی سے میک اپ کر لیتی تھی۔ اس نے ایک یہودی لڑکی کا میک اپ کیا تھا کیونکہ ریڈ ڈریگن نے اس کے لئے جو کاغذات بنوائے تھے ان کے مطابق لی چان کا تعلق اسرائیل سے تھا۔ چونکہ اسرائیل اور کافرستان کا آپس میں گہرا تعلق ہے اس لئے دونوں ممالک سے سفارتی اور غیر سفارتی افراد آتے جاتے رہتے ہیں۔ لی چان نے کافرستان میں اپنا نام بدل کر کلوشیا رکھ لیا تھا۔ اس نے ریڈ ڈریگن کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس شخص تک رسائی حاصل کر لی تھی جس کے پاس ریڈ نوٹ محفوظ تھا۔ اس آدمی کا نام پروفیسر ساگر تھا جو عیاش فطرت انسان تھا۔ لی چان نے اس سے فرینڈ شپ کی اور اسے مکمل طور پر اپنے جال میں پھنسا لیا۔ پروفیسر ساگر اس کی زلفوں کا ایسا اسیر ہو گیا تھا کہ وہ لی چان کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ لی چان نے چند ہی دنوں میں پروفیسر ساگر کو اپنی مٹھی میں کر لیا اور آہستہ آہستہ اس سے راز اگلوانے شروع کر دیئے اور آخر کار وہ اس سے ریڈ نوٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ریڈ نوٹ کا پتہ چلتے ہی لی چان نے پروفیسر ساگر کو استعمال کیا اور پھر اس نے ریڈ نوٹ حاصل کیا اور پروفیسر ساگر کو ہلاک کر کے کافرستان سے نکل گئی۔ اس نے اپنے پیچھے ایسے

نشان چھوڑے تھے کہ اس کا تعلق اسرائیل سے ثابت ہوتا تھا۔ وہ میک اپ بدل بدل کر کئی ممالک میں گئی اور پھر آخر میں وہ لی چان کے روپ میں شوگران کے لئے روانہ ہوگئی۔ چونکہ اس کا مسلسل ریڈ ڈریگن سے رابطہ تھا اس لئے چیانگ مسلسل ریڈ ڈریگن کی مانیٹرنگ کر رہا تھا۔

ریڈ ڈریگن کے ساتھ ساتھ چیانگ کو انڈر ورلڈ پر بھی نظر رکھنی پڑ رہی تھی کیونکہ اس نے سنا تھا کہ شوگران میں کچھ ایسے افراد ہیں جنہیں ریڈ ڈریگن کی پلاننگ کا علم ہو چکا تھا اور ان کے علم میں یہ بات بھی آ گئی تھی کہ ریڈ ڈریگن کے لئے لی چان نے کافرستان سے ریڈ نوٹ حاصل کر لیا ہے اس لئے کئی کرمنلز گروپس ریڈ نوٹ کے حصول کے لئے متحرک ہو گئے تھے۔ جن میں ایک نام روزی راسکل کا بھی ہے جس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ریڈ نوٹ شوگران پہنچنے والا تھا اس کے بارے میں خبر ملتے ہی روزی راسکل فوری طور پر شوگران پہنچ گئی اور اس نے اپنے طور پر لی چان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ یہ بات ماننی پڑے گی کہ روزی راسکل کا نیٹ ورک بے حد فعال ہے جو اسے لی چان کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر رہا تھا۔ روزی راسکل نے لی چان کو شوگران میں ہی ٹارگٹ کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ لی چان نے ریڈ نوٹ اپنے ہینڈ بیگ میں چھپا رکھا ہے۔ اسے اس بات کی بھی خبر تھی کہ ریڈ نوٹ کے لئے

شوگران کی ایک طاقتور ایجنسی ریڈ ڈریگن کام کر رہی ہے۔ اس سے بچنے اور لی چان سے ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے روزی راسکل نے ایک پلان بنایا اور اس پلان کے تحت اس نے شوگران کے چند مقامی افراد کو اپنے ساتھ ملا کر لی چان کا ایئر پورٹ پر ہی شکار کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ چونکہ لی چان نے ریڈ نوٹ ریڈ ڈریگن کے لئے حاصل کیا تھا اس لئے ان کا ایئر پورٹ پر اکٹھے ہونا طے تھا۔ روزی راسکل نے ریڈ نوٹ کے لئے ریڈ ڈریگن سے بھی ٹکر لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے ایئر پورٹ پر پکٹنگ کی اور پھر جیسے ہی اس نے لی چان کو ایئر پورٹ سے نکلتے دیکھا اس نے اسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ روزی راسکل نے وہاں ریڈ ڈریگن کے سپیشل ایجنٹ فوشان کو بھی دیکھ لیا تھا۔ فوشان اس کے پیچھے لگ سکتا تھا اس لئے روزی راسکل نے اسے بھی ہلاک کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ جیسے ہی روزی راسکل نے لی چان کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ لی چان کی لاش کے پاس اس کی توقع کے مطابق خاصی بھیڑ اکٹھی ہوگئی تھی۔ اس بھیڑ میں روزی راسکل کے آدمی بھی تھے جنہوں نے لی چان کی لاش کے پاس پڑا ہوا اس کا ہینڈ بیگ بدل دیا تھا۔ روزی راسکل نے لی چان کی لاش کے پاس جو ہینڈ بیگ چھوڑا تھا اس میں ایک بلاسٹنگ ڈیوائس لگی ہوئی تھی۔ اسے شاید یقین تھا کہ لی چان کو گولی لگتے دیکھ کر فوشان فوری طور پر اس کی لاش کے پاس آئے گا اور وہ اس کا ہینڈ بیگ

ضرور اٹھائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا فوشان نے لاش کے پاس سے ہینڈ بیگ اٹھایا اور اپنی کار میں چلا گیا۔ کار میں شاید اس نے ہینڈ بیگ کھولنے کی کوشش کی تھی جس کے نتیجے میں ہینڈ بیگ میں موجود بلاسٹنگ ڈیوائس ایکٹیو ہوگئی اور کار کے ساتھ فوشان کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے تھے۔ فوشان کو ہلاک اور لی چان کا ہینڈ بیگ حاصل کرتے ہی روزی راسکل وہاں سے نکل گئی تھی۔ چونکہ میرے پاس روزی راسکل کے بارے میں مکمل معلومات تھیں اس لئے میں نے اسے نہیں روکا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ کس ہوٹل میں اور کس نام سے ٹھہری ہوئی ہے۔ اس لئے میں اس کے پیچھے روانہ ہو گیا اور پھر میں نے اس کے روم میں ایکرل گیس فائر کی اور اسے بے ہوش کر دیا۔ جب میں اس کمرے میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ روزی راسکل وہاں اکیلی نہیں تھی۔ وہاں ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ اس آدمی کا نام زوانگ تھا اور میں اس کے بارے میں بھی جانتا تھا۔ اس کا تعلق شوگران کے ایک سینڈیکیٹ سے تھا اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ بھی ریڈ نوٹ کے پیچھے ہے۔ شاید زوانگ کو بھی اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ روزی راسکل نے لی چان سے ریڈ نوٹ حاصل کر لیا ہے اس لئے وہ روزی راسکل سے پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔ اسے روزی راسکل اور ریڈ نوٹ کے بارے میں کیسے پتہ چلا تھا یہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن زوانگ ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا اس لئے میں نے اسے وہیں گولی مار

دی اور روزی راسکل کے پاس موجود پیکٹ حاصل کیا اور روزی راسکل کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر میں اس ہوٹل کے خفیہ راستے سے نکل گیا۔ روزی راسکل اس وقت میری قید میں ہے اور میں پیکٹ لے کر آپ کے پاس آ گیا ہوں''...... شائی لاگ نے بلیک اسکارپین کو مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اسی لئے میں نے تمہیں آگے کیا تھا کہ تم اور تمہارا بھائی نہ صرف ریڈ ڈریگن پر نظر رکھ سکتے ہو بلکہ تمہاری نظریں اپنے اردگرد بھی رہتی ہیں تاکہ کوئی تمہیں ڈاج نہ دے سکے یا تمہارے راستے کی دیوار نہ بن سکے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہیں جو ٹاسک دیا تھا تم نے اسے پورا کر دیا ہے اور ریڈ نوٹ میرے ہاتھوں میں ہے جس میں کافرستان کا ایک ایسا راز ہے جسے اگر میں دنیا میں کسی بھی ملک کو فروخت کر دوں تو کھربوں ڈالرز منٹوں میں کما سکتا ہوں''...... بلیک اسکارپین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے چیف''...... شائی لاگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے جہاں زوانگ کو ہلاک کر دیا تھا اس کے ساتھ ہی پاکیشیائی لڑکی روزی راسکل کو بھی ہلاک کر دیتے۔ اسے تم نے کیوں زندہ چھوڑ دیا اور تم بتا رہے ہو کہ وہ اس وقت تمہارے قبضے میں ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اس لڑکی کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے چیف اور وہ پاکیشیا کی

زیر زمین دنیا کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ مستقبل میں وہ لڑکی ہمارے کام آ سکتی ہے۔ شوگران کے ساتھ ساتھ اگر پاکیشیا کے انڈر ورلڈ پر بھی ہم کنٹرول حاصل کر لیں تو اس سے ہم مزید طاقتور ہو جائیں گے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ اس کے بارے میں، میں نے سنا ہے کہ وہ بے حد ہتھ چھٹ اور تیز لڑکی ہے۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی اور نہ ہی کسی سے سیدھے منہ بات کرتی ہے۔ اس کے مقابلے پر اگر دس فائٹر بھی آ جائیں تو وہ ان کا تنہا مقابلہ کر سکتی ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے جہاں اسے قید کر رکھا ہے وہاں سے نکلنے کے لئے اس کی تیز طراری اور طاقت کسی کام نہیں آئے گی۔ وہ لاکھ سر پٹخ لے لیکن وہاں سے آزاد ہونا اس کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہے''...... شائی لاگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل بھروسہ ہے۔ اب تم جا سکتے ہو''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف''...... شائی لاگ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بلیک اسکارپین کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اسے باہر جاتے دیکھ کر بلیک اسکارپین نے ایک بار پھر وہ ڈبیہ اٹھا لی جو اسے شائی لاگ

نے دی تھی۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنا سیل فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ شی چی سپیکنگ''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''بلیک اسکارپین''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم''...... اس کی آواز سن کر لڑکی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''آر این میرے پاس پہنچ گیا ہے۔ اسے آ کر مجھ سے لے جاؤ اور جلد سے جلد اسے ڈی کوڈ کرو اور کنفرم کرو کہ اس پر اصل فارمولا درج ہے یا نہیں''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''ریڈ نوٹ آپ کے پاس پہنچ گیا ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ یہ تو آپ نے مجھے خوشخبری سنائی ہے چیف۔ بہت بڑی خوش خبری''...... دوسری طرف سے شی چی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے لئے تمہاری طرف سے خوشخبری یہ ہو گی کہ تم جلد از جلد ریڈ نوٹ کو ڈی کوڈ کر لو پھر میں کرنل ٹران کو اس کے بارے میں بتاؤں گا اور پھر ہم اس پر اپنا کام شروع کر سکیں گے''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ یہ کام میں فوراً کر لوں گی۔ آپ جانتے ہیں کہ میں پیچیدہ سے پیچیدہ کوڈز بھی ڈی کوڈ کرنے میں ماہر

ہوں‘‘......شی چی نے کہا۔

’’ہاں جانتا ہوں۔ اب تم جلد سے جلد یہاں پہنچ جاؤ‘‘۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

’’یس چیف۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں‘‘......شی چی نے کہا تو بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ ابھی رابطہ ختم ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی ایک بار پھر بیل بج اٹھی۔ بلیک اسکارپین نے ڈسپلے دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

’’شائی لاگ۔ اب اس نے کیوں کال کی ہے۔ ابھی تو یہ یہاں سے اٹھ کر گیا ہے‘‘...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

’’یس۔ شائی لاگ۔ کیا کوئی بات بھول گئے تھے‘‘۔ بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

’’چچ چچ۔ چیف۔ وہ ڈبیہ کھول کر دیکھیں‘‘...... شائی لاگ کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

’’ڈبیہ۔ کون سی ڈبیہ‘‘...... بلیک اسکارپین نے چونک کر کہا۔

’’جس میں ریڈ نوٹ ہے‘‘......شائی لاگ نے کہا۔

’’کیوں کیا ہوا‘‘...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔ اس کی نظریں فوراً اپنے سامنے پڑی ڈبیہ پر جم گئیں۔

’’پلیز چیف۔ ایک بار اسے کھول کر دیکھ لیں اور مجھے اس بات کی تسلی دلا دیں کہ ڈبیہ میں ریڈ نوٹ موجود ہے‘‘...... شائی لاگ نے اسی انداز میں کہا۔ اس کی بات سن کر بلیک اسکارپین کی پیشانی پر بھی بل آ گئے۔ اس نے فوراً ڈبیہ اٹھا لی۔

’’رکو۔ میں چیک کرتا ہوں‘‘...... بلیک اسکارپین نے کہا اور اس نے سیل فون اپنے کاندھے اور گردن میں پھنسایا اور پھر وہ ڈبیہ کھولنے لگا۔ ایک بٹن کے پریس ہوتے ہی ڈبیہ کھٹک کی آواز کے ساتھ کھل گئی۔ جیسے ہی ڈبیہ کھلی بلیک اسکارپین کو اس میں سرخ رنگ کا ایک رول پیپر دکھائی دیا۔ پیپر بے حد پتلا تھا۔ پیپر رول دیکھ کر بلیک اسکارپین کے چہرے پر قدرے اطمینان ابھر آیا۔

’’یس۔ اس میں ریڈ نوٹ موجود ہے‘‘...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

’’اوہ۔ تھینک گاڈ۔ ورنہ میں ڈر گیا تھا کہ کہیں ڈبیہ سے ریڈ نوٹ تو غائب نہیں کر دیا گیا‘‘...... بلیک اسکارپین کی بات سن کر شائی لاگ کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔

’’ہوا کیا ہے۔ تمہیں اس بات کا خدشہ کیوں ہو گیا تھا کہ ریڈ نوٹ ڈبیہ میں نہیں ہے‘‘...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ بلائنڈ ٹنل سے روزی راسکل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس کے فرار ہونے کا سنتے ہی

میرے ہوش اُڑ گئے تھے اور مجھے پہلا خیال یہی آیا تھا کہ کہیں اس نے ڈبیہ سے ریڈ نوٹ پہلے ہی نہ نکال لیا ہو۔ میں نے چونکہ اس ڈبیہ کو کھول کر نہیں دیکھا تھا اس لئے میری پریشانی بڑھ گئی تھی اسی لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''لیکن روزی راسکل تمہاری قید سے کیسے نکل گئی۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ کسی بھی صورت میں تمہاری قید سے نہیں نکل سکتی''۔ بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بات پر تو مجھے بھی حیرانی ہے چیف۔ اسی لئے اب میں بلائنڈ ٹنل کی طرف جا رہا ہوں۔ میں خود جا کر اس جگہ کا جائزہ لوں گا کہ وہ آخر ٹنل سے کیسے نکلی''...... شائی لاگ نے کہا۔

''اسے ڈھونڈو شائی لاگ۔ ہر حال میں ڈھونڈو اسے۔ اگر وہ نکل گئی تو یہ بات لیک آؤٹ ہو جائے گی کہ ریڈ نوٹ شوگران میں ہمارے پاس ہے''...... بلیک اسکارپین نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ وہ کہیں بھی چلی جائے لیکن وہ میری نظروں سے نہیں چھپ سکے گی۔ وہ اگر مجھ سے بچنے کے لئے انڈر ورلڈ میں بھی چلی گئی ہو گی تو میں اسے وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا''...... شائی لاگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر جلدی کرو اور اب اسے دیکھتے ہی گولی مار دینا۔ اب تم لڑکی کو ہر حال میں ختم کر دینا۔ اٹس مائی آرڈر''...... بلیک

اسکارپین نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ مجھے بھی اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا ہے۔ واقعی اس لڑکی کو زندہ چھوڑنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا اور اسے فوراً ہلاک کر دوں گا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''او کے''...... بلیک اسکارپین نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون میز پر رکھ کر کھلی ہوئی ڈبیہ میں موجود رولڈ ریڈ پیپر نکال لیا۔ اس نے پیپر کھولا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا رنگ اُڑتا چلا گیا کہ پیپر بلینک تھا۔ اس پر ایک معمولی سا نشان بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا جیسے سرے سے اس پر کچھ لکھا ہی نہ گیا ہو۔ بلینک پیپر دیکھ کر بلیک اسکارپین کو اپنا دماغ بھی بلینک ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے جھپٹ کر ایک بار پھر سیل فون اٹھایا اور پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے شائی لاگ کو کال کرنی شروع کر دی کہ اس کا خدشہ درست تھا۔ اس کے پاس ریڈ پیپر ضرور پہنچا تھا لیکن وہ سوائے ایک بلینک ریڈ پیپر کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

میٹنگ ہال میں پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر سمیت تمام خفیہ ایجنسیوں کے سربراہ موجود تھے۔ وہ سب دم سادھے اور خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی، پریشانی اور خوف کے سائے منڈلاتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ دیر پہلے میٹنگ ہال میں سب اپنا اپنا راگ الاپ رہے تھے لیکن جیسے ہی وہاں کافرستان کے صدر مملکت تشریف لائے ان سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا اور وہاں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ صدر مملکت کے سامنے وہ سب سر جھکا کر بیٹھ گئے تھے جیسے وہ مجرم ہوں اور ان میں صدر مملکت سے آنکھیں ملانے کی ہمت ہی نہ ہو رہی ہو۔

''آپ سب خاموش ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک ریڈ نوٹ کی تلاش میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی ہے''...... اچانک میٹنگ ہال میں کافرستان کے صدر کی گمبھیر اور باوقار آواز گونج

اٹھی۔ ان کے لہجے میں شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''لیں سر۔ ہم پوری کوشش کر چکے ہیں لیکن ریڈ نوٹ کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے''...... ایک خفیہ ایجنسی کے چیف نے اٹھ کر انتہائی مؤدبانہ مگر افسردہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا اس بات کا بھی پتہ نہیں چلا ہے کہ آخر پروفیسر ساگر کا ریڈ نوٹ چوری کس نے کیا ہے اور انہیں قتل کس نے کیا ہے۔ کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس معاملے میں معمولی سا کلیو بھی حاصل نہیں کیا ہے''...... صدر مملکت نے انتہائی برہم لہجے میں کہا۔

''ہم ابھی تک تحقیقات کر رہے ہیں جناب۔ چند ثبوت ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ ان پر تفتیش کی جا رہی ہے''...... سول انٹیلی جنس کے چیف آندرے نے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا پروفیسر ساگر کے سپیشل سیف روم میں سیکورٹی کیمرے نصب نہیں تھے۔ ان کیمروں سے بننے والی فوٹیج سے بھی آپ میں سے کسی کو پتہ نہیں چلا ہے کہ وہاں کون داخل ہوا تھا اور کس نے سپیشل سیف کھول کر اس میں سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا''۔ صدر مملکت نے اسی انداز میں کہا۔ ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ وہاں بیٹھے تمام خفیہ اداروں کے چیفس کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دیں۔

’’چور انتہائی چالاک ثابت ہوا ہے جناب۔ اس نے جاتے جاتے پروفیسر ساگر کی رہائش گاہ کے تہہ خانے میں بنے ہوئے کنٹرول روم میں موجود وہ تمام فوٹیج ضائع کر دی تھیں جن سے اس کی موجودگی کا پتہ چل سکتا تھا‘‘...... آر اے ایجنسی کے سربراہ جے پانڈے نے کہا۔

’’کیا وہاں سے آپ کو فنگر پرنٹس اور ایسے دوسرے کوئی نشان نہیں ملے کہ جن سے معلوم ہوسکتا ہو کہ چور مرد تھا یا وہ کوئی عورت تھی‘‘...... صدر مملکت نے پوچھا۔

’’نو سر۔ ہمیں نہ تو کہیں فنگر پرنٹس ملے ہیں اور نہ فٹ پرنٹس لیکن اس کے باوجود ہم مکمل چھان بین کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہمیں اس چور کا ضرور پتہ چل جائے گا‘‘...... جے پانڈے نے کہا۔

’’ہونہہ۔ جب تک آپ تحقیقات کریں گے تب تک تو چور ریڈ نوٹ لے کر اس ملک سے نکل جائے گا‘‘...... پرائم منسٹر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’نہیں جناب۔ ہم نے مجرم کے نکلنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ پچھلے دو روز سے ہم نے کافرستان کی تمام سرحدیں سیل کر رکھی ہیں۔ کافرستان آنے والے ہر فرد کو انتہائی ماہرانہ انداز میں چیک کیا جا رہا ہے اور اس کی مکمل چھان بین کر کے اس کی مکمل تلاشی لی جا رہی ہے۔ ہم ایسی جدید مشینری استعمال کر رہے

ہیں کہ اگر ریڈ نوٹ کسی انسان نے نگل کر اپنے پیٹ میں بھی چھپا لیا ہو گا تو ہماری مشینری اسے فوراً ٹریس کر لے گی‘‘...... سپیشل فورس کے انچارج کرنل ہریش نے کہا۔

’’تو کیا آپ کے خیال میں چور ریڈ نوٹ لے کر ابھی تک کافرستان میں ہی چھپا ہوا ہے‘‘...... صدر مملکت نے کرنل ہریش کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’یس سر۔ ہمارا تو یہی انداز ہے‘‘...... کرنل ہریش نے کہا۔

’’ہونہہ۔ آپ صرف اندازوں سے کام چلا رہے ہیں۔ اس کے سوا شاید آپ کے پاس اور کوئی آپشن باقی نہیں رہ گیا ہے۔ دو روز بہت ہوتے ہیں کرنل ہریش۔ ان دو روز میں چور ریڈ نوٹ لے کر نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہو گا‘‘...... پرائم منسٹر نے غرا کر کہا تو کرنل ہریش نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا پھر کچھ سوچ کر وہ خاموش ہو گیا۔

’’اب بتائیں۔ ہمارے ملک میں اس قدر پاورفل اور باوسائل ایجنسیاں ہونے کے باوجود ہم ایک چور تک کو نہیں پکڑ سکے جو قاتل بھی ہے تو پھر اس ملک کی حفاظت یہ ایجنسیاں کیسے کر سکتی ہیں۔ مجرم یہاں دندناتے ہوئے اپنا کام کر جاتے ہیں اور یہاں کی ایجنسیوں کا یہ حال ہے کہ یا تو انوسٹی گیشن کرتی رہتی ہیں یا پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی۔ کسی بھی ایجنسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اپنی ناکامیوں کا اعتراف کر سکے‘‘...... صدر نے انتہائی

سخت لہجے میں کہا۔ ان کی بات سن کر وہاں موجود تمام افراد کے سر ایک بار پھر جھک گئے۔

''مجھے تو لگ رہا ہے کہ یہ کام کسی غیر ملکی ایجنٹ کا ہے اور اسی نے پروفیسر ساگر تک رسائی حاصل کی تھی اور اس کے سپیشل سیف روم میں داخل ہوا تھا اور وہاں سے ریڈ نوٹ نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیکن جس ریڈ نوٹ کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا اس کے بارے میں غیر ملکی ایجنٹ کو پتہ کیسے چلا اور یہ راز لیک آؤٹ کیسے ہوا کہ کافرستان میں ریڈ نوٹ موجود ہے جس پر کافرستان کا ایک اہم اور بہت بڑا راز پرنٹ ہے''...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ کہیں نہ کہیں سے تو بات لیک آؤٹ ہوئی ہے ورنہ غیر ملکی ایجنٹوں کو ریڈ نوٹ کی موجودگی کا کیسے علم ہوتا''۔ پرائم منسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

''ہم سب صرف اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کام غیر ملکی ایجنٹوں کا ہے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ یہ کام اندر کے ہی کسی آدمی کا ہو اور اسے ریڈ نوٹ کی اہمیت کا علم ہو''...... جے پانڈے نے کہا۔

''نہیں۔ ریڈ نوٹ کی چوری میں اندر کے کسی آدمی کا کوئی ہاتھ نہیں ہے''...... اچانک شاگل نے کہا جو اب تک خاموشی سے بیٹھا ان سب کی باتیں سن رہا تھا۔

''آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام کسی اندر کے آدمی کا نہیں ہے''...... پرائم منسٹر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''شاید مسٹر شاگل یہ الزام پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ڈالنا چاہتے ہیں کہ یہ کام انہی کا ہے۔ کیوں مسٹر شاگل''...... صدر مملکت نے شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو شاگل ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''نو سر۔ میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ریڈ نوٹ کی چوری میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے''...... شاگل نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف پریذیڈنٹ بلکہ پرائم منسٹر اور دیگر تمام افراد کے چہروں پر بھی حیرت ابھر آئی کیونکہ شاگل ایسا انسان تھا جو کافرستان میں ہونے والے ہر جرم کا مورد الزام پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹھہراتا تھا۔ چونکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران سے خدا واسطے کا بیر تھا اس لئے وہ ان سے شدید نفرت کرتا تھا لیکن اب وہی شاگل تھا جو کافرستان میں ہونے والی اتنی بڑی واردات کا الزام پاکیشیا سیکرٹ سروس پر لگانے کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حمایت میں بول رہا تھا۔

''آپ یہ بات اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں مسٹر شاگل کہ ریڈ نوٹ کی چوری میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ ریڈ نوٹ کی اہمیت جس قدر کافرستان کے لئے ہے اس سے کہیں زیادہ فائدہ پاکیشیا اس سے حاصل کر سکتا ہے اور اگر ریڈ نوٹ

پاکیشیا کے پاس پہنچ گیا تو پھر کافرستان کو پاکیشیا کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر بھی مجبور ہونا پڑ سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے شاگل کو بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

''لیس سر۔ میں جانتا ہوں کہ ریڈ نوٹ کا جتنا فائدہ پاکیشیا اٹھا سکتا ہے اتنا فائدہ شاید ہی کوئی اور ملک اٹھا سکتا ہو لیکن اس کے باوجود میں اپنی بات پر قائم ہوں کہ ریڈ نوٹ کے حصول میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کی کوئی ایجنسی ملوث نہیں ہے''...... شاگل نے اسی انداز میں کہا تو ان سب کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

''اپنی بات ثابت کرنے کے لئے آپ کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت تو ہو گا''...... پریذیڈنٹ صاحب نے بھی اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''لیس سر۔ میں اپنی اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں اور میں آپ کو یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ کافرستان سے ریڈ نوٹ چوری کرنے میں کس کا ہاتھ ہے اور اس وقت ریڈ نوٹ کہاں ہے''...... شاگل نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

''گڈ شو۔ تو پھر بتائیں کہاں ہے ریڈ نوٹ اور اسے کس نے چوری کیا تھا۔ آپ بغیر کسی تکلف، بغیر پروٹوکول اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بول سکتے ہیں''...... صدر صاحب نے کہا۔

''لیس سر۔ تھینک یو سر۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ

کافرستان کا ایک بہت بڑا راز چوری کر لیا گیا تھا۔ راز ایک ریڈ نوٹ کی شکل میں تھا جس کے موجد پروفیسر ساگر تھے اور نوٹ انہی کے پاس محفوظ تھا۔ ان کی ہلاکت کے ساتھ ان کے ریڈ نوٹ کے چوری ہونے کی خبر نے کافرستان میں ماتم برپا کر دیا تھا اور کافرستان کی پوری مشنری حرکت میں آ گئی تا کہ پروفیسر ساگر کے قاتل کا پتہ چلایا جا سکے اور چوری ہونے والا ریڈ نوٹ تلاش کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حکام نے کئی میٹنگز کیں اور کافرستان کی تمام ایجنسیوں بشمول کافرستان سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس کو ریڈ نوٹ کی تلاش کے لئے مامور کر دیا۔ چونکہ تمام سروسز کو فری ہینڈ دیا گیا تھا اس لئے ہر کوئی اپنے اپنے طور پر انوسٹی گیشن کر رہا تھا اور قتل کے محرکات کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی جائزہ لیا جا رہا تھا کہ چور آخر پروفیسر ساگر کے سپیشل سیکرٹ روم تک کیسے پہنچا اور اس نے سیکرٹ روم کے سیکرٹ سیف سے ریڈ نوٹ کیسے حاصل کیا۔ مزید کچھ بتانے سے پہلے میں یہ بتاتا چلوں کہ پروفیسر ساگر کے سپیشل سیکرٹ روم اور سیکرٹ سیف کے حفاظتی اقدامات کیا تھے''...... شاگل نے کہا اور سانس لینے کے لئے وہ ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا اور پھر وہ گویا ہوا۔

''چونکہ ریڈ نوٹ پر ایک انتہائی حساس اور خطرناک ترین بم کا فارمولا درج تھا اس لئے اس کی حفاظت کے لئے پروفیسر ساگر نے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے۔ انہوں نے سپیشل سیکرٹ روم اپنی

رہائش گاہ کے تہہ خانے میں بنایا تھا جو تہہ خانے کے نیچے ایک اور تہہ خانے میں تھا۔ اس تہہ خانے تک جانے کا راستہ سوائے پروفیسر ساگر کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ سیکرٹ روم کے ڈور پر تین سیکورٹی لاک لگے ہوئے ہیں۔ سیکرٹ روم کا دروازہ اوپن کرنے کے لئے سب سے پہلے پروفیسر ساگر کو ایک مخصوص ڈیوائس پر اپنے خون کا ایک قطرہ گرانا ہوتا ہے۔ خون کے اس قطرے کو ڈیوائس کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے چیک کرتی ہے اور خون کے گروپ کے ساتھ ڈی این اے میچ ہوتا ہے۔ جیسے ہی پروفیسر ساگر کا خون میچ ہوتا ہے سیکرٹ روم کا ایک لاک اوپن ہو جاتا ہے۔ دوسرا لاک کھولنے کے لئے پروفیسر ساگر کو کمپیوٹر کو اپنی وائس میں ایک سپیشل کوڈ بتانا پڑتا ہے۔ کوڈ میچ ہوتے ہی دوسرا لاک کھل جاتا ہے اور تیسرا لاک کھولنے کے لئے پروفیسر ساگر کو اپنے فنگر پرنٹس کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تینوں لاک کھولنے کے بعد جب پروفیسر ساگر سیکرٹ روم میں داخل ہوتے تھے تو روم میں ان کے جسم کی مکمل سکیننگ ہوتی تھی۔ سکیننگ ٹیسٹ اوکے ہونے کے بعد پروفیسر ساگر روم کے سیکرٹ سیف تک جاتے تھے اور اس سیف کو کھولنے کے لئے بھی پروفیسر ساگر کو ایسے ہی پروسس سے گزرنا پڑتا تھا اور یہ سب تب ہی ممکن تھا جب پروفیسر ساگر زندہ حالت میں ہوں۔ ان کی جگہ کوئی اور نہ تو سیکرٹ روم میں داخل ہو سکتا تھا اور نہ سیکرٹ سیف کھول سکتا تھا“...... شاگل نے کہا۔

”تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ سیکرٹ روم میں کوئی اور نہیں خود پروفیسر ساگر گئے تھے اور انہوں نے سیکرٹ سیف کھول کر وہاں سے ریڈ نوٹ خود نکالا تھا“...... پرائم منسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

”یس سر۔ یہ کام پروفیسر ساگر نے خود کیا تھا“...... شاگل نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ انہیں بھلا وہاں سے ریڈ نوٹ نکال کر باہر لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر انہیں ضرورت ہوتی تو وہ سیکرٹ روم میں جا کر اس نوٹ کو دیکھتے تھے اور ضروری پوائنٹس نوٹ کر کے ریڈ نوٹ وہیں رکھ کر واپس آ جاتے تھے پھر اس بار ایسی کیا ایمرجنسی تھی کہ انہیں ریڈ نوٹ لے کر باہر آنا پڑا تھا“...... ملٹری انٹیلی جنس کے چیف جنرل سر سہگل نے شاگل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس بار انہوں نے اپنے پراجیکٹ کو مکمل کرنے کے لئے نہیں بلکہ کسی کو دکھانے کے لئے ریڈ نوٹ سیف سے نکالا تھا“۔ شاگل نے کہا تو وہاں موجود سب افراد چونک پڑے۔

”کسی کو دکھانے کے لئے۔ کیا مطلب۔ پروفیسر صاحب ریڈ نوٹ کسے دینا چاہتے تھے“...... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اپنی نئی وائف کو“...... شاگل نے کہا تو پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ سمیت وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے چونک

پڑے۔

''اپنی نئی وائف کو۔ کیا مطلب۔ مسٹر شاگل آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ میں نے آپ کو اجازت دی ہے کہ آپ جو کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں۔ کوئی بات نہ چھپائیں۔ یہ معاملہ کافرستان کی سلامتی اور وقار کا ہے۔ ریڈ نوٹ اگر ہمارے کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو ہمیں لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں''...... پریذیڈنٹ صاحب نے شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''ولیس سر۔ میں ہر بات کھل کر بتا رہا ہوں۔ سب نے اپنے اپنے طور پر تحقیقات کی ہیں۔ میری تحقیقات ان سب سے الگ ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ پروفیسر ساگر نے پچھلے دنوں ایک نئی شادی کی تھی اور انہوں نے جس لڑکی سے شادی کی تھی ایک تو اس کی عمر پروفیسر صاحب سے بہت کم تھی اور دوسرا یہ کہ اس لڑکی کا تعلق اسرائیل سے تھا''...... شاگل نے کہا۔

''حیرت ہے پروفیسر صاحب نے اسرائیلی لڑکی سے شادی کی اور اس کا ہمیں علم ہی نہیں''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پروفیسر ساگر نے اس بات کو سب سے چھپا رکھا تھا۔ وہ ان کے گھر میں ان کے ساتھ ہی رہتی تھی اور آپ سب کو یہ سن کر اور زیادہ حیرانی ہو گی کہ پروفیسر صاحب نے نئی وائف کو اپنے گھر میں ایک ملازمہ کی حیثیت سے رکھا ہوا تھا تاکہ کسی کو اس پر شک نہ ہو

سکے۔ اس بات کا پروفیسر صاحب کی پہلی بیوی اور بچوں کو بھی علم نہیں تھا''...... شاگل نے کہا۔

''اوہ۔ بڑی حیرت کی بات ہے''...... صدر نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ پروفیسر صاحب اپنی نئی بیوی جس کا نام شکنتلا تھا، کی ہر بات مانتے تھے۔ مجھے تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر صاحب اسے نہ صرف اپنی لیبارٹری میں لے جاتے تھے بلکہ وہ انہیں لیبارٹری کے اس حصے میں بھی لے گئے تھے جہاں ریڈ نوٹ کے فارمولے کے تحت پروفیسر ساگر کام کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ میرے پاس کچھ ایسے پروف بھی ہیں جن سے میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ پروفیسر صاحب نے اپنے سپیشل سیکرٹ روم کی بھی شکنتلا کو سیر کرائی ہے اور انہیں وہ سیف بھی کھول کر دکھایا تھا جس میں ریڈ نوٹ موجود تھا۔ ان کی وائف نے ریڈ نوٹ کو اپنے ہاتھ میں بھی لے کر دیکھا تھا۔ جب ریڈ نوٹ اس کے ہاتھ میں آیا تھا تو اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں جیسے وہ اس نوٹ کو ہر حال میں وہاں سے اُڑا لے جانا چاہتی ہو''...... شاگل نے کہا۔

''آپ تو ایسے بتا رہے ہیں جیسے یہ سب آپ کے سامنے ہی ہوا ہو''...... پرائم منسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

''جی ہاں۔ یہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے''۔

شاگل نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ اس بات کی آپ وضاحت کریں گے کہ یہ سب کچھ آپ نے کب اور کیسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ جیسا کہ میں نے آپ سب کو بتایا کہ فری ہینڈ ملنے کی وجہ سے سب اپنے اپنے طور پر تحقیقات کر رہے تھے اور میں اپنے طور پر۔ تحقیقات کے دوران مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ پروفیسر ساگر کے سپیشل سیکرٹ روم اور اس کی لیبارٹری میں کوئی سیکورٹی کیمرہ نصب نہیں ہے البتہ اس کی رہائش گاہ کے ہر حصے میں سیکورٹی کیمرے نصب ہیں۔ اس بات نے مجھے چونکا دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ پروفیسر ساگر نے سیکرٹ روم اور لیبارٹری میں نصب کیمرے خود ہٹوا دیئے تھے۔ ان کا موقف تھا کہ ان کیمروں کی موجودگی میں انہیں الجھن ہوتی ہے اور وہ یکسوئی سے کام نہیں کر سکتے۔ جبکہ ایسا انہوں نے اپنی دوسری شادی کی وجہ سے کیا تھا تاکہ ان کا یہ راز اوپن نہ ہو سکے مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کی لیبارٹری یا سیکرٹ روم میں کوئی واردات ہو اور اس کا انہیں علم نہ ہو اس لئے انہوں نے خفیہ طور پر لیبارٹری اور سیکرٹ روم میں ایک ایک کیمرہ اس انداز میں نصب کرایا تھا کہ کسی کو نظر نہ آ سکے۔ ان دونوں کیمروں کا ریکارڈنگ سسٹم سرونٹ کوارٹر کے نیچے بنے ہوئے ایک اور تہہ خانے میں تھا۔ اس طرف کسی کی توجہ نہیں

گئی تھی۔ جب میں نے سرچنگ کی تو میں اس ریکارڈنگ روم میں پہنچ گیا اور وہاں سے مجھے وہ تمام فوٹیج مل گئے جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ پروفیسر ساگر کی رہائش گاہ میں کیا ہوا تھا اور کس نے انہیں قتل کیا تھا اور ریڈ نوٹ کیسے چوری کیا گیا تھا''...... شاگل نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر بتائیں کہ پروفیسر ساگر کا قاتل کون ہے اور ریڈ نوٹ کس کے پاس ہے''...... پرائم منسٹر نے خوش ہو کر کہا۔

'' شکنتلا نے پروفیسر صاحب پر زور ڈالا تھا کہ وہ سیکرٹ روم کے سیکرٹ سیف سے ریڈ نوٹ نکال کر لے آئے۔ پروفیسر ساگر نے کچھ ہچکچاہٹ کے بعد اس کی بات مان لی تھی اور وہ ریڈ نوٹ لے آئے تھے۔ جیسے ہی پروفیسر صاحب ریڈ نوٹ لائے شکنتلا نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی شہ رگ ایک خنجر سے کاٹ دی اور ریڈ نوٹ لے کر وہاں سے نکل گئی۔ یہ سب میں نے وہاں موجود ریکارڈنگ میں دیکھا ہے''...... شاگل نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن اس لڑکی کا ریڈ نوٹ سے کیا تعلق اور اس نے یہ سب کیوں کیا تھا''...... صدر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہاں موجود کلپس سے پتہ چلا کہ شکنتلا کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیل کی بلیک پاور ایجنسی کی سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ کلپس میں وہ پروفیسر ساگر سے چھپ کر ٹرانسمیٹر پر اسرائیل کالز بھی کرتی

تھی اور اپنے چیف کو یہ رپورٹ بھی دیتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کہاں تک پہنچی ہے۔ اس کی باتوں سے پتہ چلا ہے کہ وہ اسرائیل سے خصوصی طور پر یہاں آئی تھی اور اس نے نہایت چالاکی سے پروفیسر ساگر کو اپنے دام میں پھنسایا تھا اور ریڈ نوٹ کے لئے اسے مجبوراً پروفیسر ساگر سے شادی بھی کرنی پڑی تھی۔ چونکہ وہ وہاں ایک ملازمہ کے میک اپ میں رہ رہی تھی اس لئے کسی نے اس پر شک نہیں کیا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تھی''...... شاگل نے کہا۔

''آپ نے ابھی تک اس کا اصل نام نہیں بتایا''...... ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ نے کہا۔

''اس کا نام کلوشیا تھا جو ظاہر ہے فیک ہی ہو گا لیکن یہ کنفرم ہے کہ اس کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیلی ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ تھی''...... شاگل نے کہا۔

''لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ اسرائیل تو ہمارا دوست ملک ہے وہ ہر معاملے میں ہمارا بھرپور انداز میں ساتھ دیتا ہے اور ہمیں ہر معاملے میں سپورٹ کرتا ہے وہ بھلا ہمیں اس طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے''...... صدر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاگل کے چہرے پر ایک خاص انداز کی مسکراہٹ آ گئی۔

''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں جناب۔ اسرائیل میں یہودی رہتے

ہیں اور یہودی کبھی کسی کے دوست نہیں ہوتے۔ وہ اپنے مفاد کے لئے دوستی کا دکھاوا کرتے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''یہ بات درست ہے۔ یہودیوں پر بھروسہ کرنا واقعی حماقت ہے''...... جے پانڈے نے شاگل کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمارا فارمولا اسرائیل پہنچ چکا ہے''۔ صدر مملکت نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور انتہائی بے بسی سے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا لیا۔

''یس سر۔ مجھے جیسے ہی کلوشیا کا پتہ چلا میں نے فوری طور پر اس کی تلاش شروع کرا دی تھی لیکن پتہ چلا کہ جس رات اس نے پروفیسر ساگر کو قتل کیا تھا اسی رات وہ یہاں سے ڈائریکٹ پرواز کے ذریعے اسرائیل کے لئے روانہ ہو گئی تھی اور اس نے پہلے سے ہی سیٹ کنفرم کرا رکھی تھی اس لئے اسے یہاں سے نکلنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا''...... شاگل نے کہا تو صدر مملکت کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر اور وہاں موجود دیگر افراد کے چہروں پر بھی افسردگی چھا گئی۔

''مطلب یہ کہ ریڈ نوٹ ہمارے ہاتھوں سے ہمیشہ کے لئے نکل چکا ہے''...... پرائم منسٹر نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو ایسا ہی ہوا ہے جناب۔ میرے پاس کلوشیا کے بارے میں مکمل تفصیلات ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ان ثبوتوں کی بناء پر آپ اسرائیل سے احتجاج بھی کر سکتے ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''احتجاج کرنے سے کیا ہو گا کیا وہ اپنا جرم تسلیم کر لیں گے''۔ صدر صاحب نے تلخ لہجے میں کہا۔

''وہ دوست ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو انہیں ہماری بات پر یقین کر کے ہماری مدد کرنی چاہئے''...... جے پانڈے نے سخت لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کے پاس کلوشیا کی اصل تصویر بھی ہے بغیر کسی میک اپ کے''...... پرائم منسٹر نے شاگل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نو سر۔ میرے پاس تمام تصاویر سیکورٹی کیمروں سے حاصل کردہ ہیں۔ اگر وہ ہمارے قابو آ جاتی تو میں اس کا چہرہ صاف کر کے اس کی اصل فوٹو بھی بنا لیتا۔ لیکن وہ پہلے ہی فرار ہو چکی تھی''......شاگل نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ پھر ہم کیسے ثابت کر سکتے ہیں کہ کلوشیا کا تعلق اسرائیل کی بلیک پاور ایجنسی سے ہے۔ وہ تو ہمارے اس الزام کی دھجیاں اُڑا دیں گے اور اگر ہم نے ان سے احتجاج کیا تو وہ الٹا ہمیں موردِ الزام ٹھہرائیں گے کہ ہم نے ان پر اور ان کی بے لوث دوستی پر شک کیا ہے''......صدر صاحب نے کہا۔

''لیس سر۔ یہ سب تو ہو گا۔ وہ ایسے ہی ہیں چوری بھی کرتے ہیں اور سینہ زوری بھی''......شاگل نے تلخ لہجے میں کہا۔

''اس فارمولے کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اب

پروفیسر ساگر کا پراجیکٹ بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا جس پر ہمارے کھربوں ڈالرز کا سرمایہ لگ چکا ہے۔ پروفیسر ساگر بھی اب زندہ نہیں رہے۔ اس لئے اس پراجیکٹ کا مکمل ہونا بھی اب ممکن نظر نہیں آ رہا ہے''...... پرائم منسٹر نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''پروفیسر ساگر کی حماقت نے کافرستان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اور ہمارا یہ نقصان ایسا ہے جسے ہم دنیا کے سامنے بھی نہیں لا سکتے۔ اب ہمیں اس نقصان کو برداشت کرنا پڑے گا''...... صدر صاحب نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا اور ان کی بات سن کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر تاسف اور پژمردگی کے تاثرات چھا گئے تھے۔

فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے فوراً جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون پر ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''ایک منٹ ٹائیگر کی کال ہے۔ شاید اسے کوئی خبر مل گئی ہے''...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سے دانش منزل میں تھا اور اپنے طور پر کافرستان میں ایسے لوگوں سے رابطہ کر رہا تھا جو کسی بھی طریقے سے اسے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ یا اعلیٰ حکام کے درمیان ہونے والی میٹنگز کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتا ہو۔ اس معاملے میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ تو یہ ٹائیگر کی کال تھی اسی لئے میرا سائلنٹ پر لگا ہوا

موبائل کانپ رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں نا کہ یہ کس ٹائیگر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''شعر میں ٹائیگر نہیں شیر کا ذکر ہے باس۔ شیر کی آمد سے رن کانپتا ہے''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ٹائیگر بھی تو شیر کا بھائی ہوتا ہے۔ بھائی نہیں تو اس کا کزن تو ضرور ہو گا۔ اب شیر کی آمد ہو یا ٹائیگر کی رن نے تو کانپنا ہی ہوتا ہے۔ چاہے وہ جنگل کی زمین ہو یا شہر کی''...... عمران کی زبان چل پڑی تو بلیک زیرو عمران کے اس عجیب و غریب اختراع پر بے اختیار مسکرانا شروع ہو گیا۔

''مجھے روزی راسکل کے بارے میں چند معلومات ملی ہیں باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ظاہر ہے مستقبل میں وہ لیڈی ٹائیگر بننے والی ہے اس لئے اس کے بارے میں تمہارے پاس معلومات نہیں ہوں گی تو اور کس کے پاس ہوں گی''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ایسا کبھی نہیں ہو گا باس''...... ٹائیگر نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''اگر تم اسے پسند نہیں کرتے ہو تو پھر اس کی جدائی میں کیوں دبلے ہوئے جا رہے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اس نے مجھ سے مدد مانگی ہے باس۔ اس کی جگہ کوئی بھی مدد

مانگتا میں اس کے لئے اسی طرح کوشش کرتا''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا۔ کچھ پتہ چلا اس کا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ روزی راسکل شوگران کے جنوبی شہر ہاچنگ میں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیسے پتہ چلا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اس نمبر کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ وہ نمبر ہاچنگ کے ایک کلب کا ہے۔ اس کلب کا نام ہوشان کلب ہے۔ جو شوگران میں انتہائی بدنام زمانہ کلب سمجھا جاتا ہے۔ اس کلب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کلب کا مالک جس کا نام شائی لاگ ہے انتہائی ہتھ چھٹ، لڑاکا اور انتہائی خونخوار انسان ہے جس کا تعلق شوگران کے ایک بڑے سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین سے ہے اور اس وقت بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا نیٹ ورک شوگران کے ہر حصے میں پھیلا ہوا ہے۔ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ نے اپنی دہشت کی وجہ سے شوگران میں اعلیٰ سرکاری ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حکام کا بھی ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ شوگرانی ایجنسیاں بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے خلاف کارروائیاں کرتی رہتی ہیں لیکن آج تک ایجنسیاں سوائے چند چھوٹے موٹے افراد کے کسی اہم اور بڑے آدمی پر ہاتھ نہیں ڈال سکی ہیں۔ اس سینڈیکیٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا ایک چیف اور ایک گرینڈ ماسٹر ہے۔ سینڈیکیٹ

کے مخصوص افراد چیف کے بارے میں تو جانتے ہیں لیکن گرینڈ ماسٹر کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ آج تک چیف نے بھی گرینڈ ماسٹر کو نہیں دیکھا۔ اس کا حکم صرف فونز اور ٹرانسمیٹر سے ملتا ہے اور اس کی مخصوص کرخت اور بھاری آواز ہی اس کی پہچان ہے۔ روزی راسکل اسی کلب کے کسی حصے میں قید تھی اور اس نے وہیں سے مجھے براہ راست میسج کیا تھا۔ اس کے بعد سے لے کر اب تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے اس نمبر پر رابطہ کیا تھا جس سے روزی راسکل نے تمہیں میسج بھیجا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ لیکن اب وہ نمبر بند ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا یہ سیل فون کا نمبر ہے یا لوکل نمبر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''لوکل نمبر ہے جس پر ٹیکسٹ میسج کی سہولت موجود تھی اور نمبر کلب کے نام پر ہی لگا ہوا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''او کے۔ تم مجھے وہ نمبر بتاؤ۔ میں اپنے طور پر بھی حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں ہو سکتا ہے کہ روزی راسکل کو سینڈیکیٹ کی قید سے نکلنے کا موقع مل گیا ہو اور اس نے کلب سے تمہیں میسج کیا ہو اور خود کہیں روپوش ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ روزی راسکل روپوش ہونے والوں میں سے نہیں

ہے۔ اگر وہ وہاں سے نکل گئی ہوتی تو پھر وہ مجھے اس طرح میسج نہ کرتی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاں وہ قید ہے وہیں اسے کسی طرح فون کی سہولت میسر آ گئی ہو گی اور اس نے تمہیں میسج کر دیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس ایسا ہی ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم اپنے طور پر اس کے سیل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔ مجھے یقین ہے کہ روزی راسکل وہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھی ہو گی۔ وہ بھی قید سے نکلنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کر رہی ہو گی۔ اگر وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئی تو پھر وہ اپنا سیل فون ضرور آن کرے گی یا پھر تمہیں دوبارہ میسج یا کال کر کے بتا دے گی کہ وہ قید سے نکل آئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں اس سے رابطے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''روزی راسکل کے کلب سے کیا پتہ چلا ہے وہ کس سلسلے میں شوگران گئی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ اس نے اپنی اسسٹنٹ کو فون کر کے بتایا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے فارن ٹور پر جا رہی ہے۔ اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ شوگران جا رہی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم وہ نمبر نوٹ کراؤ مجھے''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا تو ٹائیگر نے عمران کو وہ نمبر بتا دیا جس سے روزی راسکل نے اسے ٹیکسٹ میسج بھیجا تھا۔

''اوکے۔ میں تم سے بعد میں رابطہ کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

''واقعی سوچنے کی بات ہے کہ اگر روزی راسکل کسی کی قید میں ہے تو اسے ٹائیگر کو ٹیکسٹ میسج بھیجنے کا موقع کیسے مل گیا اور اگر وہ اتنے بڑے سینڈیکیٹ کی قید میں ہے تو پھر وہ واقعی کسی مشکل میں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں لیکن مجھے اس سے زیادہ کافرستان کے معاملے میں دلچسپی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو امید ہے کہ جن لوگوں سے آپ نے بات کی ہے وہ اس معاملے کی آپ کو اطلاع دے دیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''امید تو ہے''...... عمران نے کہا۔

''اور امید پر ہی دنیا قائم ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی جواباً مسکرا دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر ایک خیال آنے پر اس نے سامنے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ یہ لانگ رینج کا جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا جس کی نہ تو کال کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ ہی اس سے کی جانے والی کال ٹریس ہو سکتی تھی۔ عمران نے اسی ٹرانسمیٹر سے

کافرستان کے حالات جاننے کے لئے وہاں کالز کی تھیں۔

''اب کسے کال کرنے لگے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور وہ ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اکاشی مور اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک عمر رسیدہ شوگرانی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے شوگران کال کی ہے۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ کیسے کال کی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے اکاشی نے کہا۔

''تمہارے گنجے سر پر چپتیں لگانے کے لئے۔ اوور''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''میرے سر پر چپتیں لگانے کے لئے۔ لیکن کیوں۔ میں نے کیا کیا ہے۔ اوور''...... اکاشی نے عمران کی بات سن کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا کروں۔ جب بھی تمہارا چمکتا ہوا گنجا سر میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو نجانے کیوں میری طبعیت تمہارے سر پر چپتیں لگانے کے لئے مچلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اب تم سامنے تو ہو نہیں

اس لئے میں خیالوں ہی خیالوں میں ایسا کر رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف اکاشی بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ کام خیالوں میں ہی ہوتا رہے تو اچھا ہے۔ اس سے تم اکیلے ہی لطف حاصل کر سکتے ہو۔ کوئی دوسرا دیکھنے والا نہیں اور جس کے سر پر چپتیں پڑیں اسے نہ تو کوئی احساس ہوتا ہے اور نہ کوئی الجھن۔ اوور''...... اکاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''مطلب۔ تم خیالوں میں مجھ سے چپتیں کھانے کے لئے تیار ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اب تم جیسا دوست جو اپنے دوستوں کے سروں پر چپتیں مار کر خوش ہوتا ہے تو اس کی خوشی کے لئے اتنا تو کیا جا ہی سکتا ہے لیکن ضروری تو نہیں کہ تم میرا چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے لا کر ایسا کرو۔ کسی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کام کرو اور وہ بھی روزانہ تو تمہارا سر بھی میرے سر جیسا ہو جائے گا۔ اوور''۔ اکاشی نے جواب دیا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم مجھے بھی فارغ البال کرنا چاہتے ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے فون کس لئے کیا ہے۔ یہ بات تو خیر میں جانتا ہوں کہ تم بغیر کسی

مطلب کے فون کر ہی نہیں سکتے۔ اوور''...... اکاشی نے کہا۔

''تم کسی زمانے میں شوگران کی سب سے بڑی ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹوں میں شمار ہوتے تھے۔ تمہیں چونکہ ہر وقت کام اور صرف کام کرنے کی عادت ہے اس لئے مجھے پتہ چلا تھا کہ تم نے اس عمر میں بھی ایک پرائیویٹ ایجنسی کھول رکھی ہے اور تم شوگران میں ہونے والے کرمنلز کے بارے میں معلومات اکٹھی بھی کرتے ہو اور ضرورت پڑنے پر معلومات فروخت بھی کرتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ یہ کام تو میں انتہائی خفیہ طریقے سے کرتا ہوں۔ اگر کسی کرمنل کو پتہ چل گیا کہ میں یہ کام کرتا ہوں تو وہ اسی وقت آ کر میرے سر میں گولی اتار دے۔ اوور''...... اکاشی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بس اُڑتے اُڑتے سنی تھی یہ خبر۔ ویسے کیا یہ سچ ہے یا یونہی ہوا میں اُڑی ہوئی بات ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو خیر میں نہیں مان سکتا کہ تمہیں اُڑتی اُڑتی خبر ملی تھی۔ اگر تمہیں میرے سائیڈ بزنس کا پتہ ہے تو پھر یقیناً تم اس بارے میں مکمل معلومات رکھتے ہو گے۔ اس لئے تم سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوور''...... اکاشی نے کہا۔

''گڈ شو۔ یہ بتاؤ کہ صرف چھوٹی موٹی مچھلیوں کے بارے میں جانتے ہو یا بڑے مگرمچھوں کے بارے میں بھی کچھ علم ہے۔

اوور''...... عمران نے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ تم کس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بس اس کرمنل کا نام بتا دو تو میں اس کا سارا کچا چھٹا تمہارے سامنے کھول کر رکھ دوں گا۔ اوور''...... اکاشی نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ مطلب اس عمر میں بھی تمہاری مائنڈ میموری تیز ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں اور یہ ساری معلومات میرے مائنڈ میں ہی رہتی ہیں۔ اوور''...... اکاشی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''سنا ہے کہ آج کر شوگران میں بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا بے حد چرچا ہے۔ اس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے پوچھا۔

''ارے باپ رے۔ یہ تم نے کس سینڈیکیٹ کا نام لے دیا۔ اوور''...... بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا سن کر اکاشی نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا۔ میں نے تو ایک عام سے سینڈیکیٹ کا نام لیا ہے۔ اوور''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ موت کا دوسرا نام ہے پرنس۔ تم نہیں جانتے کہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کس طرح شوگران میں اپنے پنجے گاڑتا جا رہا ہے۔ اس سینڈیکیٹ کا نام سن کر میں تو کیا

شوگران کے اعلیٰ حکام کے بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ اوور“۔ اکاشی نے کہا۔

”کیوں۔ کیا یہ سینڈیکیٹ شوگرانی حکومت سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس سینڈیکیٹ نے پورے شوگران میں اپنی طاقت کا سکہ جما رکھا ہے۔ اس وقت یہ عالم ہے کہ شوگران میں شاید ہی ایسا کوئی کرائم ہو جس کے پیچھے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں ہونے والے ہر چھوٹے بڑے کرائم کے پیچھے یقینی طور پر انہی کا ہاتھ ہوتا ہے اور بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے کارکن انتہائی ظالم، بے رحم اور سفاک ہیں جو انسانوں کو کیڑے مکوڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اوور“...... اکاشی نے کہا۔

”اچھا مجھے تم شائی لاگ کے بارے میں بتاؤ۔ کسی اور کو معلوم ہو یا نہ ہو لیکن تم اس کے بارے میں ضرور جانتے ہو گے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں اس کے بارے میں واقعی جانتا ہوں لیکن چونکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور مجھے اب بھی مرنے سے ڈر لگتا ہے اس لئے میں اس کے بارے میں کسی کو کوئی معلومات نہیں دیتا تاکہ میری جان سلامت رہے۔ اوور“...... اکاشی نے جواب دیا۔

”مجھے تو اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو یا نہیں۔ اوور“۔ عمران نے کہا۔

”کیا جاننا چاہتے ہو تم اس کے بارے میں۔ اوور“...... اکاشی نے پوچھا۔

”سب کچھ۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم روزی راسکل کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”روزی راسکل جس کا تعلق پاکیشیا کی انڈر ورلڈ سے ہے اور پاکیشیا میں اس کا ایک کلب بھی ہے۔ اوور“...... اکاشی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ اوور“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب سمجھا۔ روزی راسکل کو ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے تم نے یہاں بھیجا تھا۔ اوور“...... اکاشی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ریڈ نوٹ۔ کیسا ریڈ نوٹ۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”اب بنو مت۔ میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ تمہاری روزی راسکل کئی روز سے یہاں تھی اور اس نے انڈر ورلڈ کے ساتھ ساتھ کئی سرکاری اور پرائیویٹ ایجنسیوں کے ایجنٹس بھی ہائر کئے ہوئے تھے تاکہ وہ اس بات پر نظر رکھ سکیں کہ لی چان کافرستان سے ریڈ نوٹ لے کر کب شوگران آتی ہے۔ جب وہ یہاں آئی تو روزی راسکل نے اس کے ساتھ ساتھ ریڈ ڈریگن کے ایک اہم ایجنٹ کو بھی ہلاک کر دیا اور لی چان سے ریڈ نوٹ لے کر نکل گئی لیکن اس

کی بدقسمتی کہ لی چان کے پیچھے شائی لاگ بھی لگا ہوا تھا اور اس
کے پاس بھی روزی راسکل کے شوگران آنے کی اطلاع تھی۔ اسے
یہ بھی معلوم تھا کہ روزی راسکل، لی چان سے ریڈ نوٹ حاصل
کرنے کے لئے آئی ہے۔ اس لئے جیسے ہی روزی راسکل لی چان
اور ریڈ ڈریگن کے ایجنٹ فوشان کو ہلاک کر کے اپنے ہوٹل پہنچی اسی
وقت شائی لاگ بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور اس نے روزی
راسکل کے روم میں بے ہوشی کی گیس فائر کر دی اور پھر وہ اسے
بے ہوشی کی ہی حالت میں اٹھا کر لے گیا تھا۔ جب روزی راسکل
اس کے ہاتھ لگ گئی تھی تو ظاہر ہے ریڈ نوٹ بھی اسے مل گیا ہو گا
اگر اسے ریڈ نوٹ مل گیا ہو گا تو پھر سمجھو کہ روزی راسکل اب اس
دنیا میں نہیں ہے اور اگر شائی لاگ کو روزی راسکل سے ریڈ نوٹ
نہیں ملا ہے تو پھر شائی لاگ نے اسے یقینی طور پر اپنے کلب کے
نیچے موجود بلیک سرنگ میں قید کر دیا ہو گا جہاں موت تو آ سکتی ہے
لیکن وہاں سے روزی راسکل کا نکل بھاگنا ناممکن ہے۔ اوور"۔
اکاشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور یہ تفصیل سن کر عمران اور
بلیک زیرو کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے
تھے۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ لی چان جو ریڈ نوٹ لائی تھی۔ اس کی کیا
اہمیت تھی جس کے لئے روزی راسکل نے لی چان اور شوگران کی
ایجنسی کے ایک بڑے ایجنٹ کو ہلاک کیا تھا۔ اوور"...... عمران نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یا تو تم مجھ سے کچھ اگلوانے کی کوشش کر رہے ہو یا پھر تم واقعی
کچھ نہیں جانتے۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ یہ وہی ریڈ نوٹ
ہے جو لی چان شوگران کی سرکاری ایجنسی ریڈ ڈریگن کے لئے
کافرستان سے چوری کر کے لائی تھی اور جس کے چوری ہونے کی
وجہ سے کافرستان میں ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اوور"...... اکاشی نے کہا تو
عمران کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں آ گئیں۔ اسے شاید گمان بھی نہیں
تھا کہ روزی راسکل کا تعلق کافرستان میں ہونے والی ہلچل سے ہو
سکتا ہے۔

"لیکن ریڈ نوٹ میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کی وجہ سے
کافرستان میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اوور"...... عمران نے اسی انداز
میں کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ لی چان کو
سپیشل طور پر ریڈ ڈریگن نے ہائر کیا تھا اور....." اکاشی نے کہا اور
پھر اس نے عمران کو لی چان کی کافرستان روانگی اور اس کی پروفیسر
ساگر تک رسائی اور اس سے شادی کرنے سے لے کر وہ تمام باتیں
بتانا شروع کر دیں جو شاگل نے میٹنگ میں صدر مملکت، پرائم منسٹر
اور دوسرے اعلیٰ حکام کو بتائی تھیں۔ لیکن وہ یہ نہیں بتا سکا تھا کہ ریڈ
نوٹ پر آخر لکھا کیا گیا تھا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ مسئلہ جس کی وجہ سے کافرستان میں ہنگامہ

برپا ہے۔ اوور''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ساری باتیں میں نے کافرستان کی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ریکارڈ کرائی تھیں۔ تب ہی مجھے ساری حقیقت کا انکشاف ہوا تھا۔ کافرستانیوں کی نظر میں لی چان کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیلی ایجنٹ تھی جس نے پروفیسر ساگر سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا اور اسے ہلاک کر کے فرار ہوگئی تھی اور اس نے ڈائریکٹ اسرائیل کی طرف ہی فلائی کیا تھا اس لئے کافرستانی اسے اسرائیلی ایجنٹ سمجھتے ہیں اور ریڈ نوٹ کی چوری کا الزام اسرائیل پر عائد کیا جا رہا ہے جبکہ وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ لی چان کا تعلق شوگران سے ہے اور اسے شوگران کی ایک طاقتور ایجنسی نے ہائر کیا تھا۔ ریڈ ڈریگن چونکہ لی چان کی معاونت کر رہا تھا اس لئے لی چان نے کافرستان میں جان بوجھ کر ایسے نشان چھوڑے تھے جن سے وہ اسرائیلی لیڈی ایجنٹ ہی ثابت ہوتی تھی۔ اوور''...... اکاشی نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو لی چان سے ریڈ نوٹ روزی راسکل نے حاصل کر لیا تھا اور روزی راسکل کو شائی لاگ اٹھا کر لے گیا تھا تاکہ وہ اس سے ریڈ نوٹ حاصل کر سکے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ورنہ اسے روزی راسکل کو اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ میری معلومات کے مطابق بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ بھی ریڈ نوٹ کے حصول کے لئے پاگل ہو رہا تھا۔ ریڈ نوٹ سے یہ

سینڈیکیٹ بے حد فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ اوور''...... اکاشی نے جواب دیا۔

''کیا مطلب کیسے فوائد۔ اوور''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ریڈ نوٹ اگر کافرستان مخالف ملک کو بیچ دیا جائے تو اس سے سینڈیکیٹ کو بے حد مالی فائدہ ہوسکتا ہے اور جس قدر ریڈ نوٹ کی چوری سے کافرستان میں طوفان مچا ہوا ہے اس سے ریڈ نوٹ کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کافرستان مخالف ممالک سے بھاری معاوضے کی ڈیمانڈ کر سکتا ہے۔ اوور''...... اکاشی نے کہا۔

''کیا تم مجھے شوگران میں کسی ایسے گروپ کی ٹپ دے سکتے ہو جو بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا مخالف ہو اور اس کے پاس اس سینڈیکیٹ کے بارے میں مؤثر معلومات بھی ہوں۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور''...... اکاشی نے پوچھا۔

''روزی راسکل اگر شائی لاگ کے قبضے میں ہے تو اس کا مطلب صاف ہے کہ وہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے قبضے میں ہے۔ مجھے اسے ہر حال میں آزاد کرانا ہے۔ اس کام کے لئے مجھے خود بھی اگر شوگران آنا پڑا تو میں آؤں گا لیکن چونکہ میرا مقابلہ ایک طاقتور سینڈیکیٹ سے ہوسکتا ہے تو ظاہر ہے مجھے اپنی حفاظت کے لئے کوئی نہ کوئی تو انتظام کرنا ہی پڑے گا اور مجھے ایسے مخبر کی

بھی ضرورت ہو گی جو مجھے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات مہیا کر سکے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ تم روزی راسکل کو آزاد کرانے کے ساتھ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے ریڈ نوٹ بھی حاصل کرنا چاہتے ہو جس کے لئے تم نے روزی راسکل کو یہاں بھیجا تھا۔ اوور''۔ اکاشی نے کہا۔

''چلو ایسا ہی سمجھ لو۔ اب بتاؤ۔ شوگران میں میری معاونت کون کرسکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''یہاں ایک ایسا گروپ ہے جو اس معاملے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ اوور''...... اکاشی نے کہا۔

''کون سا گروپ۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں تمہیں میں اس وقت بتاؤں گا جب تم شوگران آؤ گے۔ اوور''...... اکاشی نے مسکرا کر کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ اگر مجھے وہاں نہ آنا ہوا تو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا ہے کہ تم شوگران ضرور آؤ گے۔ روزی راسکل اور ریڈ نوٹ کے لئے۔ اوور''...... اکاشی نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اگر تم مجھے یہ بات اس لئے نہیں بتا رہے کہ میں تم سے مفت میں معلومات حاصل کر رہا ہوں تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیسی معلومات کا کتنا معاوضہ وصول کرتے ہو۔ بے فکر رہو۔ میرے پہنچنے سے پہلے معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جائے گا۔ اوور''....عمران نے کہا۔

''معاوضے کی کس کو پرواہ ہے۔ اگر میں نے تمہیں یہ معلومات معاوضے پر فراہم کرنی ہوتیں تو کچھ بتانے سے پہلے تم سے معاوضہ وصول کر لیتا۔ اوور''...... اکاشی نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر اور کیا چاہتے ہو تم مجھ سے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ بھی جب تم شوگران آؤ گے تو بتاؤں گا۔ اوور''...... اکاشی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تو تم مجھے وائٹ میل کر رہے ہو۔ اوور''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''فی الحال میں تمہیں واقعی وائٹ میل ہی کر رہا ہوں۔ جب یہاں آؤ گے تو باقاعدہ بلیک میل کروں گا۔ اوور''...... اکاشی نے ہنس کر کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ آنے سے پہلے میں تمہیں اطلاع دے دوں گا۔ اوور''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''گڈ شو۔ پھر سمجھو میں اب تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں۔ اوور''...... اکاشی نے کہا۔

”دیکھ لینا۔ میرا پروگرام بدل گیا تو انتظار کرتے کرتے کہیں تم قبر میں ہی نہ پہنچ جاؤ۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ جب تک تمہیں ایک نظر دیکھ نہیں لوں گا اس وقت تک میں اپنی سانس نہیں رکنے دوں گا۔ اس معاملے میں تم سے زیادہ میں ڈھیٹ واقع ہوا ہوں۔ اوور“...... اکاشی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس دیا۔

”اوکے پھر جلد ہی ملاقات ہوگی۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یہ ہوئی نا بات۔ اوکے گڈ لک۔ اوور“...... اکاشی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا۔

”کیا چکر ہے“...... بلیک زیرو نے عمران کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا جو خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

”بڑا عجیب سا چکر ہے پیارے۔ کافرستان میں ہونے والی گڑبڑ اور روزی راسکل کا اغوا ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن یہ ریڈ نوٹ کیا ہے اور اس پر ایسا کیا درج ہے جس کی وجہ سے کافرستانی حکام کے پیروں تلے سے زمین نکلی ہوئی ہے“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”کسی اہم ایجاد کا فارمولا ہوسکتا ہے کیونکہ ریڈ نوٹ کے ساتھ

کافرستانی سائنس دان پروفیسر ساگر کا نام بھی لیا جا رہا ہے اور ریڈ نوٹ اسی کی حفاظت میں تھا تو ظاہر ہے اس ریڈ پیپر جسے ریڈ نوٹ کہا جا رہا ہے پر اس نے اپنی ایجاد کا فارمولا درج کر رکھا ہوگا اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”شوگرانی ریڈ ڈریگن ایجنسی نے کافرستان سے ریڈ نوٹ اُڑانے کے لئے بڑی جامع منصوبہ بندی کی تھی۔ ریڈ نوٹ شوگران پہنچ چکا ہے اور کافرستانی اب تک یہی سمجھتے پھر رہے ہیں کہ یہ کام اسرائیلی ایجنٹوں کا ہے اور ریڈ نوٹ اسرائیل پہنچ چکا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اچھا ہے۔ اس طرح انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ جن یہودیوں کا دم بھرتے ہیں وہ ان سے کس قدر مخلص ہیں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے“...... بلیک زیرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میرا کیا پروگرام ہوسکتا ہے۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ اس بار جیسے ہی موسم بہار آئے میں شادی کر ہی ڈالوں تاکہ یہ روز روز کا قصہ ہی ختم ہو جائے“...... عمران نے کہا۔

”کیسا قصہ“...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

”یہی تنویر کو منانے والا اور صفدر کو خطبہ نکاح یاد کرانے کے لئے منتیں کرنے والا قصہ اور کیا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

بے اختیار ہنس پڑا۔

''لگتا ہے کہ آپ کو ریڈ نوٹ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیسی دلچسپی''...... عمران نے پوچھا۔

''کافرستان کی حالت سے پتہ چلتا ہے کہ فارمولا انتہائی اہمیت کا حامل اور یونیک ہے۔ اگر ان کا یہ فارمولا ہمیں مل جائے تو''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''پہلے فارمولے کی ماہیت کا تو پتہ چلے کہ وہ ہے کیا پھر ہی کچھ سوچا جا سکتا ہے اور پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ فارمولا کافرستان میں نہیں شوگران میں ہے اور شوگران ہمارا دوست ملک ہے جہاں کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس یورش نہیں کر سکتی اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی اقدام کر سکتی ہے۔ اگر شوگران کو علم ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن پر شوگران آئی ہے تو اس سے پاکیشیا اور شوگران کے سفارتی اور دوستانہ تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''تو آپ کون سا شوگرانی ایجنسیوں کے خلاف کام کرنے جائیں گے۔ فارمولا شوگرانی ایجنسیوں کے پاس نہیں شوگران کی کرائم سینڈیکیٹ کے پاس ہے جس کے خلاف کام کر کے آپ شوگران کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ نے اکاشی کی باتیں غور سے سنی ہیں کہ شوگران کی اعلیٰ حکام بھی بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے

نالاں ہے۔ اگر آپ اس سینڈیکیٹ کو ختم کرنے میں ان کی مدد کریں گے تو اس سے آپ کے اور پاکیشیا کے وقار میں اضافہ ہی ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن اس طرح تو شوگران کی ایجنسیوں کو بھی اس فارمولے کا علم ہو جائے گا ایسی صورت میں وہ بھلا مجھے فارمولا یہاں کیسے لانے دیں گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ اس فارمولے کے لئے شوگرانی ریڈ ڈریگن ایجنسی پہلے ہی کام کر رہی ہے اور ان کی کاوشوں سے ہی فارمولا کافرستان سے شوگران آیا تھا۔ اگر آپ کسی طرح سے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کو ختم بھی کر دیں تو شوگرانی ایجنسیاں خاص طور پر ریڈ ڈریگن ایجنسی آپ کو کسی صورت میں فارمولا حاصل نہیں کرنے دے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر اس فارمولے سے پاکیشیا کی طاقت یا دفاع میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر ہمارے لئے اس فارمولے کا حصول بے حد ضروری ہے۔ شوگران تو ویسے ہی انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہوتا ہے جبکہ پاکیشیا ابھی ترقی کے دور سے گزر رہا ہے۔ اگر وہ فارمولا یونیک ہے اور اس سے پاکیشیا کو فائدہ ہو سکتا ہے تو پھر میں اس فارمولے کے لئے ضرور کوشش کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر آپ کے راستے میں شوگرانی ایجنسیاں آ گئیں تو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو مجھے ان کو بائی پاس کر کے اپنا کام کرنا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وقت آنے پر سمجھ جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا اس کے لئے ہم آفیشل طور پر سیکرٹ سروس کو شوگران بھیجیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سیکرٹ سروس کا کیس نہیں ہے اور ہوتا بھی تو اس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس شوگران جا کر ان کے خلاف کام نہیں کرسکتی۔ اس مشن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کام ضرور کرے گی لیکن نئے انداز سے''...... عمران نے کہا۔

''نئے انداز سے۔ وہ کیسے''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

''شوگران مشن میں اگر ہم نے کامیابی حاصل کرنی ہے تو پھر ہمیں جرائم پیشہ افراد کے روپ میں وہاں جانا پڑے گا اور جرائم پیشہ افراد ہر ملک میں موجود ہوتے ہیں اور ان کے کام کرنے سے سفارتی اور دوستانہ تعلقات میں کوئی خلل نہیں پڑتا جب تک ان کی شناخت نہ ہو جائے اس وقت تک کسی ملک پر الزام نہیں لگایا جا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ تو آپ شوگران مشن جرائم پیشہ افراد کے روپ میں پورا کرنے کا سوچ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے سمجھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن یہ جرائم پیشہ افراد پاکیشیا کے نہیں ہوں گے۔ ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو سکتا ہے اور چونکہ ریڈ نوٹ کافرستان سے اُڑایا گیا ہے اس لئے کافرستانی ایجنٹ بھی تو اپنا فارمولا واپس لینے کے لئے اپنے ایجنٹ شوگران بھیج سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھ گیا۔ آپ کافرستانی ایجنٹ بننے کا سوچ رہے ہیں تاکہ شوگران کو ہم پر شک نہ ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس طرح ہمارا کام بھی ہو جائے گا اور شوگران اور پاکیشیا کی دوستی میں بھی کوئی دراڑ نہیں آئے گی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اگر آپ کافرستانیوں کے میک اپ میں شوگران گئے اور اس کی خبر شوگرانی ایجنسیوں کو ہو گئی تو پھر وہ ہاتھ دھو کر آپ کے پیچھے پڑ جائیں گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسا تو یقینی طور پر ہو گا۔ چوروں کے پیچھے پولیس نہیں بھاگے گی تو کیا پولیس کے پیچھے چور بھاگیں گے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہمارے لئے یہ غلط بھی نہیں ہو گا۔ ہم نے کون سا شوگرانی ایجنسیوں سے محاذ آرائی کرنی ہے یا شوگران کا کوئی فارمولا اُڑانا ہے۔ فارمولا کافرستان سے چوری کیا گیا ہے اور شوگران کے کرمنلز کے پاس ہے اور چوروں کے گھر چوری کرنے میں کوئی حرج نہیں

ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھے چیف ہو۔ ایک نیک اور شریف آدمی کو مزید سدھارنے کی بجائے چوری کرنے پر اکسا رہے ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''چلیں میں آپ کو چور نہیں کہوں گا''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چور نہیں کہو گے تو اور کیا کہو گے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چور کو پڑ گئے مور۔ یہ محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہو گا''۔ بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

روزی راسکل کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو ایک تاریک جگہ پر پایا۔ وہ فرش پر اوندھی پڑی ہوئی تھی۔

ہوش میں آتے ہی روزی راسکل کی آنکھوں کے سامنے سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنا شروع ہو گیا جب اس نے شوگران کی ایک لیڈی ایجنٹ کو ایئر پورٹ پر گولی مار کر ہلاک کیا تھا اور اپنے ایک ساتھی کی مدد سے اس کا ہینڈ بیگ بدل کر ایئر پورٹ سے نکل کر شان ہوٹل پہنچی تھی جہاں اس نے اپنے لئے ایک کمرہ بک کرا رکھا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے وہاں ایک اجنبی شخص دکھائی دیا تھا جو بڑے اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ روزی راسکل اور اس اجنبی کے درمیان ابھی بات چیت چل ہی رہی تھی کہ اچانک روزی راسکل کو کمرے میں تیز بو کا احساس ہوا تھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہیں جانتی

تھی۔ اسے اب ہوش آ رہا تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے"...... روزی راسکل نے فرش سے اٹھتے ہوئے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ لیکن وہاں اتنی تاریکی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ روزی راسکل اٹھی اور پھر وہ ہاتھ پھیلا کر دائیں بائیں کا جائزہ لینے لگی۔ کچھ ہی دیر میں اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ کسی تاریک اور زمین دوز سرنگ میں موجود ہے۔ یہ سرنگ ایسی تھی جیسے عام طور پر سیوریج کے لئے بڑے بڑے پائپ زمین کے نیچے بچھانے لئے بنائی جاتی ہیں۔ سرنگ میں کسی قسم کی بو نہیں تھی اور سرنگ خاصی صاف ستھری تھی لیکن وہاں تاریکی اور خاموشی کا راج تھا۔ روزی راسکل نے دائیں طرف چلتے ہوئے اس سرنگ کو چیک کیا تو سرنگ چند قدم آگے بند تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد روزی راسکل ایک دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی مخالف سمت میں بڑھنا شروع ہو گئی لیکن تھوڑی دیر چلنے کے بعد اس کے سامنے ایک اور دیوار آ گئی جس سے روزی راسکل کو معلوم ہو گیا کہ یہ سرنگ زیادہ لمبی نہیں تھی اور دونوں طرف سے بند کر دی گئی تھی۔ وہ سرنگ پائپ نما تھی جو تقریباً دو سو فٹ لمبی تھی اور اس کی چوڑائی پندرہ سے بیس فٹ تھی۔ روزی راسکل کو اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ سرنگ بند ہونے کے باوجود اس کا دم نہیں گھٹ رہا تھا۔ وہاں خاصی آکسیجن موجود تھی اور اسے سانس لینے میں کوئی دقت نہیں ہو

رہی تھی۔

"آخر وہ شخص تھا کون"...... روزی راسکل نے چونکتے ہوئے کہا اسی لمحے اسے ایک کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑی۔ کھٹکے کی آواز اسی طرف سے آئی تھی جہاں وہ پہلے موجود تھی۔

"کون ہے۔ کوئی ہے یہاں"...... روزی راسکل نے اونچی آواز میں پوچھا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ روزی راسکل نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ دیوار کے ساتھ چلتی ہوئی اس طرف پہنچ گئی جہاں سے اسے کھٹکے کی آواز سنائی دی تھی۔ اسی لمحے ایک بار پھر کھٹکا ہوا تو روزی راسکل سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھنے لگی۔ کھٹکے کی آواز اس بار اسے اوپر سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

جیسے ہی اس نے اوپر نظر اٹھائی اسی لمحے اسے اوپر ایک چوکھٹا سا الگ ہوتا دکھائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے پانی کی ٹینکی کے اوپر سے بڑا سا ڈھکن اٹھا دیا ہو۔ اس ڈھکن کے ہٹتے ہی وہاں روشنی پھیل گئی تھی۔ روزی راسکل کو اوپر کسی کمرے کی چھت دکھائی دی۔ اسی لمحے اسے کھلے ہوئے حصے پر ایک شوگرانی دکھائی دیا۔ یہ شوگرانی کافی دبلا پتلا تھا مگر اس کا چہرہ لمبوترا تھا اور اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ شوگرانی نے روزی راسکل کو دیکھ کر دانت نکالے اور پھر اس نے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ایک بڑا سا پیکٹ اندر پھینک دیا۔ روزی راسکل فوراً سائیڈ میں

ہوگئی ورنہ شوگرانی کا پھینکا ہوا پیکٹ اس کے سر پر پڑتا۔

''تمہارے لئے کھانے پینے کا سامان ہے''...... شوگرانی نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا تو روزی راسکل نے پیکٹ کی طرف دیکھا تو اس میں واقعی پانی کی ایک بوتل اور خشک کھانوں کے چند ڈبے موجود تھے۔

''تم کون ہو''...... روزی راسکل نے شوگرانی کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

''یہ بتانا ضروری نہیں ہے''...... شوگرانی نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ روزی راسکل اس سے کچھ اور پوچھتی وہ سائیڈ میں ہو گیا اور پھر اس نے کھلا ہوا ڈھکن بند کر دیا۔ ڈھکن بند ہوتے ہی سرنگ میں ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا تھا۔ روزی راسکل ڈھکن بند ہوتے دیکھ کر تلملا کر رہ گئی۔ ڈھکن اس سے کم از کم بارہ فٹ کی بلندی پر تھا ورنہ وہ چھلانگ لگا کر اوپر پہنچ جاتی اور اس شوگرانی کی گردن ہی دبا دیتی۔ روشنی میں اس نے دیکھ لیا تھا وہ یہ سرنگ کنکریٹ کا بنا ہوا بڑا سا پائپ تھا جو دونوں اطراف سے بند تھا۔

روزی راسکل چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے اپنی جیکٹ کی جیبیں ٹٹولیں تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی اس کی جیبوں سے سب کچھ نکال لیا گیا تھا۔

''آخر یہ کون تھا''...... روزی راسکل نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ و

زمین پر بیٹھ گئی اور اس نے فوراً اپنے دائیں پیر کی سینڈل اتاری اور پھر وہ اس کی ایڑی کے ساتھ کچھ کرنا شروع ہو گئی۔ کچھ ہی دیر میں ایڑی سینڈل سے الگ ہو گئی۔ جیسے ہی سینڈل سے ایڑی الگ ہوئی روزی راسکل نے ایڑی کے اندر بنے ہوئے ایک خانے میں دو انگلیاں ڈال دیں اور اس نے انگلیوں کی مدد سے ایک چھوٹی سی مشین باہر کھینچ لی۔

اس نے سینڈل اور ایڑی ایک طرف رکھی اور اندھیرے میں اندازے سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد اچانک مشین کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ سکرین سے نکلنے والی روشنی ہلکے نیلے رنگ کی تھی۔ روشنی تیز تو نہیں تھی لیکن اس روشنی میں روزی راسکل اپنے اردگرد کا ماحول چیک کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ اٹھی اور اس نے ہلکی روشنی میں کنکریٹ کے پائپ کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی کہ کنکریٹ کا پائپ بے حد مضبوط تھا اور وہاں کہیں بھی کوئی سوراخ یا رخنہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

روزی راسکل نے مشین اٹھا کر اس کا رخ چھت کی طرف کیا اور چھت کے اس حصے کو غور سے دیکھنے لگی جہاں کچھ دیر پہلے چوکھٹا بنا تھا۔ اسے وہاں چوکور کٹاؤ دکھائی دیا لیکن سرنگ کی چھت کافی اونچی تھی اور وہاں ایسی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی جس پر چڑھ کر روزی راسکل چھت تک پہنچ سکتی ہو۔

روزی راسکل کچھ دیر تک کنکریٹ کے پائپ کا جائزہ لیتی رہی پھر وہ دوبارہ نیچے بیٹھ گئی اور اس پائپ سے نکلنے کے بارے میں سوچنے لگی۔ اسی لمحے مشین سے ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی تو روزی راسکل چونک پڑی۔ اس نے سکرین کی طرف دیکھا تو سکرین پر چند سگنل آ رہے تھے جو سیل فون کے سگنلز جیسے تھے۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پائپ کے دائیں بائیں کوئی روم موجود ہے جہاں پر فون سیٹ رکھا ہوا ہے۔ یہ سگنل اسی فون سیٹ سے موصول ہو رہے ہیں۔ شاید فون سیٹ پر کسی کی کال آ رہی ہے یا یہاں سے کوئی کال کی جا رہی ہے''...... روزی راسکل نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مشین کے چھوٹے چھوٹے بٹن پریس کرنا شروع ہو گئی۔ یہ مشین سیل فون کی طرح میسج سینڈ کرنے والی ڈیوائس پیجر کی طرح کام کر سکتی تھی۔ روزی راسکل نے بٹنوں کے ذریعے اس پر ایک پیغام لکھنا شروع کر دیا۔ جب پیغام مکمل ہو گیا تو روزی راسکل نے اس پیغام کو پاکیشیا میں موجود ٹائیگر کے سیل فون پر سینڈ کر دیا۔ وہ جانتی تھی کہ جب تک دیواروں کے قریب کوئی فون سیٹ آن رہے گا اس دوران وہ کہیں بھی کوئی میسج سینڈ کر سکتی تھی۔ جیسے ہی اس نے میسج سینڈ ہونے کا آپشن دیکھا اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''ہونہہ۔ یہ میں نے کیا کیا ہے۔ جو کام مجھے خود کرنا چاہئے اس کے لئے میں ٹائیگر سے مدد مانگ رہی ہوں۔ اس نانسنس نے

تو یہی سمجھنا ہے کہ روزی راسکل اس قدر بے بس ہو گئی ہے کہ وہ اب اس سے مدد مانگنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ مدد کے الفاظ دیکھ کر وہ یقیناً میرا مذاق اُڑائے گا اور پھر وہ شوگران میں نہیں پاکیشیا میں ہے۔ اسے بھلا کیا ضرورت ہے کہ وہ پاکیشیا سے خصوصی طور پر سفر کرتا ہوا یہاں میری مدد کرنے کے لئے آئے اور پھر وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ میں کہاں قید ہوں''...... روزی راسکل نے میسج بھیجنے کے بعد تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے اسے روکنا ہو گا۔ میں اسے میسج کرتی ہوں کہ مجھے اس کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں جہاں بھی ہوں اور جس کی بھی قید میں ہوں وہاں سے میں خود نکل جاؤں گی''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر ٹائیگر کے لئے میسج ٹائپ کرنا شروع کر دیا لیکن ابھی اس نے دو چار الفاظ ہی پریس کئے ہوں گے کہ اسی لمحے فون کے سگنلز آنا بند ہو گئے۔

''اوہ۔ شاید فون ڈسکنکٹ کر دیا گیا ہے۔ جب تک فون پر دوبارہ کال نہیں آتی یا کی جاتی اس وقت تک میں ٹائیگر کو دوسرا کوئی میسج سینڈ نہیں کر سکوں گی''...... روزی راسکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے انتظار کرتی رہی لیکن سائیڈ میں موجود فون پر نہ تو کوئی کال آئی اور نہ ہی وہاں سے کسی کو کال کی گئی کیونکہ مشین پر فون کا کوئی سگنل موصول نہیں ہو رہا تھا۔ روزی راسکل نے غصے سے مشین سائیڈ پر رکھ دی۔

''مجھ جیسی نانسنس بھی شاید اس دنیا میں کوئی نہیں ہو گی۔ پہلے میسج کر دیا اور اب میں اسے اپنی مدد کرنے سے روکنا چاہتی ہوں۔ ہونہہ۔ اس نانسنس نے کون سا یہاں میری مدد کرنے کے لئے آ جانا ہے۔ جو بھی کرنا ہو گا مجھے خود ہی کرنا ہو گا''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مشین کی سکرین سے اب بھی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اس روشنی میں روزی راسکل نے سامنے پڑے ہوئے پیکٹ کی طرف دیکھا۔ چند لمحے وہ پیکٹ کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے پانی کی بوتل نکال لی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کو منہ سے لگا لیا۔ بوتل اس نے تب منہ سے ہٹائی جب وہ آدھی بوتل پانی پی چکی تھی۔ اس نے بوتل پر ڈھکن لگایا اور پھر اس نے بوتل سائیڈ میں رکھ دی۔

اسے بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اوپر سے پھینکا گیا کھانا وہ نہیں کھانا چاہتی تھی لیکن کھانا دیکھ کر اس کے پیٹ میں موجود چوہے بے چین ہو گئے تھے اور انہوں نے بری طرح سے ناچنا شروع کر دیا تھا۔ جب بھوک اس سے ناقابل برداشت ہو گئی تو اس نے پیکنگ سے خشک کھانے کا ایک ڈبہ نکالا اور اسے کھولنا شروع ہو گئی۔ اسی لمحے اس کی نظریں پیکٹ کے اندر ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر پڑیں۔ روزی راسکل نے کھانے کا ڈبہ سائیڈ پر رکھا اور پیکنگ سے کاغذ کا ٹکڑا نکال لیا۔ کاغذ ایک لمبی پٹی جیسا

تھا جسے لپیٹ کر رکھا گیا تھا۔ روزی راسکل نے اسے کھولا تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑی کہ کاغذ پر انگریزی حروف میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ روزی راسکل نے فوراً سائیڈ میں پڑی ہوئی مشین اٹھائی اور اس کی سکرین کی روشنی میں پیپر پر لکھی ہوئی تحریر پڑھنے لگی جو ہاتھ سے لکھی گئی تھی۔

تحریر میں اس کے لئے ایک پیغام تھا۔ جسے پڑھ کر روزی راسکل چونک پڑی۔ لکھا تھا کہ وہ اس وقت شوگران کے سب سے بڑے اور طاقتور بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کی قید میں ہے۔ اگر اس نے خود کو اس سینڈیکیٹ سے آزاد نہ کرایا تو سینڈیکیٹ اسے انتہائی بھیانک موت مار دے گا۔ اس سرنگ سے نکلنے کا ایک راستہ ہے اور وہ راستہ سرنگ کی رائٹ سائیڈ پر موجود دیوار میں ہے۔ جسے کھول کر وہ اس سرنگ سے نکل سکتی ہے۔ اس راستے کو کیسے کھولنا ہے یہ سوچنا اس کا کام ہے۔ نیچے گمنام ہمدرد لکھا ہوا تھا۔

''ہونہہ۔ کون ہے یہ گمنام ہمدرد اور یہ میری مدد کیوں کرنا چاہتا ہے''...... روزی راسکل نے پیغام پڑھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے پائپ کی رائٹ سائیڈ کی دیوار کی طرف دیکھا جو کنکریٹ کی ہی بنی ہوئی تھی۔ وہ چند لمحے اس دیوار کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس دیوار کے پاس آ گئی اور مشین کی سکرین کی روشنی میں دیوار کو چیک کرنے لگی لیکن دیوار میں کسی راستے کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ روزی راسکل چند لمحے

دیوار کو دیکھتی رہی پھر اس نے کچھ سوچ کر دیوار کے ساتھ کان لگا دیا اور دوسری طرف کی آواز سننے کی کوشش کرنے لگی۔ کان لگانے پر دوسری طرف سے اسے پانی چلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''شاید اس طرف کوئی اور سرنگ موجود ہے جس میں سے پانی گزر رہا ہے اور یہ گٹر لائن بھی ہوسکتی ہے''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے پیچھے ہٹ کر دیوار پر زور زور سے پاؤں مارے لیکن کنکریٹ کی دیوار بھلا اس کے پاؤں مارنے سے کیسے ٹوٹ سکتی تھی۔

''ہونہہ۔ اگر نانسنس گمنام ہمدرد میری مدد کرنا چاہتا ہے اور مجھے یہاں سے نکالنا چاہتا ہے تو اسے اس پیغام کے ساتھ مجھے کوئی ایسی چیز بھی دینی چاہئے تھی جس سے میں اس دیوار کو توڑ سکتی۔ اب میں اس ٹھوس دیوار کو کیسے توڑوں گی۔ نانسنس''...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا اور وہ چونک کر ہاتھ میں موجود اس مشین کی طرف دیکھنے لگی جس کی سکرین روشن تھی۔

''نانسنس۔ اس سرنگ میں قید ہو کر شاید میرا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔ یہاں سے نکلنے کا ذریعہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں خواہ مخواہ گمنام ہمدرد کو کوس رہی ہوں۔ نانسنس''...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے سائیڈ میں ہٹتی چلی گئی۔ اس نے

ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

اس نے ایک بٹن پریس کیا تو اچانک مشین کی سائیڈ سے ایک باریک سی سوئی نکل کر باہر آ گئی۔ سوئی دیکھ کر روزی راسکل نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سوئی کسی ڈرل مشین کے برمے کی طرح تیزی سے گھومنا شروع ہو گئی اور اس کے سرے پر بجلی کی لہریں سی لپکنے لگیں۔

سوئی پر سپارکنگ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی اس نے فوراً مشین کی سوئی دیوار سے لگا دی۔ گھومتی ہوئی سوئی دیوار میں باریک سا سوراخ کرتے ہوئے اندر گھستی چلی گئی۔ اسی لمحے دیوار کے اندر سے کڑکڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں بجلی کی سپارکنگ سے پیدا ہو رہی تھیں۔ روزی راسکل کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں اس نے دیوار پر بالوں جیسا باریک جال بنتے دیکھا۔ باریک لکیروں کا جال بنتے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں کنکریٹ کی دیوار پر لکیروں کا جال بن کر پھیل گیا اور پھر ان لکیروں نے خود بخود تڑخنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی روزی راسکل نے لکیروں کو تڑختے دیکھا اس نے فوراً مشین کی سوئی دیوار سے نکال لی اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔

مشین آف ہوئی تو سوئی پر چمکنے والی سپارکنگ ختم ہو گئی اور سوئی واپس مشین کے اندر چلی گئی۔ روزی راسکل پیچھے ہٹی اور پھر

اس نے پوری قوت سے دیوار پر پاؤں مار دیا۔ جیسے ہی اس نے دیوار پر پاؤں مارا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دیوار ٹوٹ کر گرتی چلی گئی جیسے دیوار کنکریٹ کی بجائے ریت کی بنی ہوئی ہو۔ روزی راسکل نے مشین میں موجود انتہائی طاقتور سپارکنگ کے عمل سے دیوار کے اندر ایسی توڑ پھوڑ کی تھی کہ دیوار کے اندر کا حصہ کٹ پھٹ گیا تھا اور دیوار اس پاپڑ کی طرح خستہ ہوگئی تھی جس کے لئے روزی راسکل کی ایک ہی ٹھوکر کافی ثابت ہوئی تھی اور دیوار مکمل طور پر ٹوٹ کر نیچے آ گری تھی۔ جیسے ہی دیوار ٹوٹی دوسری طرف سے تیز بدبو کا بھبھکا اندر آیا اور روزی راسکل نے بوکھلا کر فوراً اپنی ناک پکڑ لی۔ دوسری طرف ایسا ہی ایک بڑا پائپ تھا جو اس پائپ کے مخالف سمت میں جا رہا تھا اور یہ پائپ لائن واقعی گٹڑ کے لئے بنی ہوئی تھی جہاں گندہ پانی بہتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تیز بدبو نے ایک لمحے کے لئے روزی راسکل کا دماغ ہلا کر رکھ دیا تھا۔

روزی راسکل نے دونوں اطراف دیکھا اور پھر اس نے واپس آ کر اپنی سینڈل کی کھلی ہوئی ایڑی جوڑی اور پھر سینڈل پہن کر وہ تیز تیز چلتی ہوئی گٹڑ لائن میں آ گئی۔ تیز بو کی وجہ سے اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا لیکن اب جبکہ اسے باہر نکلنے کا راستہ مل گیا تھا تو وہ بھلا وہاں کیسے رک سکتی تھی۔ اس نے کھانے کے ڈبے وہیں چھوڑ کر پانی کی بوتل اٹھا لی تھی۔ گٹڑ لائن میں داخل ہو کر وہ سکرین کی ہلکی سی روشنی میں راستہ دیکھتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

اس نے دائیں طرف جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ گندہ پانی اس کے ٹخنوں تک آ رہا تھا۔ وہ پانی میں قدم رکھتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ گٹڑ لائن پہلے سیدھی جا رہی تھی پھر آگے جا کر دائیں طرف مڑ گئی۔ پھر اس گٹڑ لائن میں جگہ جگہ موڑ آنا شروع ہو گئے۔ گٹڑ لائن کی کئی لائنیں دائیں اور بائیں جا رہی تھیں۔ روزی راسکل اندازے سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے ایک دو جگہ اوپر مین ہول بھی دکھائی دیئے تھے جن کے ساتھ سیڑھیاں لگی ہوئی تھیں لیکن روزی راسکل اس جگہ سے دور جا کر کسی ایسی جگہ نکلنا چاہتی تھی جہاں اسے آسانی سے چیک نہ کیا جا سکے۔

مسلسل اور کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد جب گٹڑ کی بدبو اس کی برداشت سے باہر ہوگئی تو اس نے ایک جگہ مین ہول دیکھ کر وہاں سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ ویسے بھی وہ جس جگہ قید تھی وہاں سے کافی دور نکل آئی تھی۔

مین ہول دیکھ کر اس نے مشین اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالی اور پھر وہ سیڑھیوں کے ذریعے اوپر چڑھنے لگی۔ مین ہول پر ڈھکن لگا ہوا تھا جس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ان سوراخوں سے ہوا اندر آ رہی تھی۔ ہوا محسوس کرتے ہی روزی راسکل کو اپنا بند ہوتا ہوا دماغ دوبارہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ اوپر آئی اور اس نے ڈھکن کے سوراخوں سے باہر کا جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن اسے اوپر صرف کھلا آسمان دکھائی دے رہا تھا۔ سوراخ چونکہ

سیدھے رخ پر تھے اس لئے وہ سائیڈوں پر نہیں دیکھ سکتی تھی۔ روزی راسکل نے کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے کی کوشش کی لیکن باہر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ روزی راسکل نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے ڈھکن کے ایک سائیڈ پر ہاتھ رکھا اور اسے آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا ڈھکن اوپر اٹھا کر اس نے سر اٹھایا اور پھر وہ باہر دیکھنے لگی۔ اس کے سامنے کسی عمارت کا وسیع لان تھا جہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ روزی راسکل نے ڈھکن نیچے رکھا اور پھر وہ ڈھکن مختلف سائیڈوں سے اٹھا اٹھا کر باہر چاروں اطراف کا جائزہ لینے لگی۔ جس سائیڈ پر لان تھا اس کی مخالف سمت میں ایک رہائشی عمارت تھی جس کے آگے ایک بڑا سا آہنی گیٹ دکھائی دے رہا تھا۔ اتفاق کی بات تھی کہ وہاں اس وقت کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جب روزی راسکل کو یقین ہو گیا کہ وہاں کوئی نہیں ہے تو اس نے دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر ڈھکن سائیڈ کی طرف دھکیلا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی باہر آ گئی۔ اس نے ایک بار پھر ارد گرد کا جائزہ لیا اور پھر اس نے جس احتیاط سے مین ہول کا ڈھکن اٹھایا تھا اسی احتیاط کے ساتھ ڈھکن واپس ہول پر ایڈجسٹ کر دیا اور پھر وہ اٹھی اور پنجوں کے بل تیزی سے عمارت کی سائیڈ کی دیوار کی طرف دوڑتی چلی گئی۔
سائیڈ میں ایک پتلی سی گلی بنی ہوئی تھی جو رہائشی عمارت کے عقب کی طرف جا رہی تھی۔ روزی راسکل اس گلی میں داخل ہوئی اور پھر

تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

گلی کے اختتام پر اسے بڑا سا ایک اور لان دکھائی دیا۔ اس طرف سے اسے چند افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ روزی راسکل نے دیوار کے ساتھ لگ کر احتیاط سے دوسری طرف جھانکا تو اسے وہاں آٹھ دس افراد دکھائی دیئے۔ ان افراد نے گرے کلر کے لباس پہن رکھے تھے اور ان کے سروں پر گول ٹوپیاں تھیں۔ ان سب کے پاس جدید مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں۔ عمارت کے اس حصے کی طرف بھی ایک بڑا گیٹ تھا جہاں دو مسلح گارڈز بھی کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب شوگرانی تھے اور وہ سب آپس میں گپ شپ کرنے میں مصروف تھے۔ اس وقت شام ہو رہی تھی اس وقت اگر روزی راسکل آگے بڑھتی تو مسلح افراد اسے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

روزی راسکل نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے گلی کی دیوار کے ساتھ ایک پائپ چھت کی طرف جاتا دکھائی دیا۔ پائپ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے فوراً پائپ پکڑا اور تیزی سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ چھت کے نزدیک پہنچ کر اس نے احتیاط سے سر اٹھا کر چھت پر جھانکا۔ چھت خالی تھی۔ خالی چھت دیکھتے ہی روزی راسکل سائیڈ کی دیوار پکڑ کر اوپر آ گئی۔

چھت سپاٹ تھی جس کے کناروں پر دیواریں نہیں تھیں۔ سائیڈ میں پانی کی دو بڑی بڑی ٹینکیاں نصب تھیں جبکہ چھت کے سنٹر میں

ایک ہول دکھائی دے رہا تھا جہاں زینے بنے ہوئے تھے۔ روزی راسکل جھکے جھکے انداز میں دوڑتی ہوئی زینوں کی طرف آ گئی اور پھر وہ احتیاط سے نیچے جھانکنے لگی۔ نیچے سے بھی اسے کئی افراد کے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ نیچے مسلح افراد بھی موجود ہو سکتے تھے اس لئے روزی راسکل فوری طور پر نیچے جانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ روزی راسکل کے پیر چونکہ گندگی سے بھرے ہوئے تھے اور اس کے پیروں سے تیز تعفن پیدا ہو رہا تھا جس سے روزی راسکل کو بھی مشکل ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے پانی کی ٹینکی کی طرف بڑھی اور اس نے پانی کی ٹینکی سے لگی ہوئی ٹونٹی کھول کر اس سے اپنے پیر دھونے شروع کر دیئے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اسے نیچے ہر طرف دوڑنے بھاگنے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ روزی راسکل نے ٹینکی کی آڑ سے سر نکال کر نیچے دیکھا تو اسے ہر طرف مسلح افراد دوڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''وہ گٹر کے راستے غائب ہوئی ہے۔ دھیان رکھو کہیں وہ اس عمارت کے کسی مین ہول سے نکل کر اس طرف نہ آ جائے''۔ روزی راسکل نے ایک آدمی کی چیختی ہوئی آواز سنی تو وہ سمجھ گئی کہ یہاں ہونے والی دوڑ بھاگ اس کی تلاش کے لئے ہو رہی ہے۔ اس آدمی کی بات پریشان کر دینے والی تھی کیونکہ روزی راسکل جس مین ہول سے نکل کر آئی تھی اس کے ارد گرد یقینی طور پر اس کے

قدموں کے نشانات موجود ہوں گے جن کو دیکھتے ہوئے مسلح افراد چھت تک آ سکتے تھے۔ چھت پر سوائے پانی کی ٹینکیوں کے اور کچھ نہیں تھا جہاں روزی راسکل چھپ سکتی ہو اور اب اس نے ایک ٹینکی کا نل کھول کر اس سے پاؤں دھوئے تھے جو اس کی یہاں موجودگی کا پختہ ثبوت بن گیا تھا۔ ابھی روزی راسکل ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی وقت اسے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز عمارت کے اس حصے کی طرف سے آئی تھی جہاں سے روزی راسکل پائپ سے چڑھ کر چھت پر آئی تھی۔

''اس کے پیروں کے نشان یہاں تک آ رہے ہیں۔ وہ اس پائپ کے ذریعے چھت پر گئی ہے۔ چھت پر جاؤ جلدی''...... چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے اسے زینے کی طرف سے بے شمار افراد کے اوپر چڑھنے کی آوازیں سنائی دیں۔ روزی راسکل بے چین ہو گئی۔ اس نے ایک بار پھر نیچے کی طرف دیکھا تو اسے نیچے بھی کئی مسلح افراد دکھائی دیئے۔ روزی راسکل کے پاس اب فرار کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ چھت سے نیچے بھی چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی اور نہ ہی خود کو پانی کی کسی ٹینکی میں چھپا سکتی تھی۔ اگر وہ ٹینکی میں چھپنے کی کوشش کرتی تو نیچے موجود افراد سے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ وہ ٹینکی کے پیچھے بھی نہیں جا سکتی تھی کیونکہ نیچے موجود افراد وہاں سے اسے آسانی سے چیک کر کے گولی کا نشانہ بنا سکتے تھے اور

سامنے زینہ تھا جہاں سے اگر مسلح افراد اوپر آ جاتے تو روزی راسکل آسانی سے ان کی بھی نظروں میں آ جاتی۔ روزی راسکل بے چین ہو کر رہ گئی اور پھر اسے کچھ نہ سوجھا تو اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی مشین نکال لی جس سے اس نے سرنگ کی دیوار گرائی تھی۔ اس نے مشین والا ہاتھ پشت کی طرف کیا اور ٹینکی سے ٹیک لگا کر بڑے مطمئن انداز میں کھڑی ہو گئی۔ اب اس کی ساری توجہ چھت کے سنٹر میں موجود زینوں کی طرف تھی۔ اسی لمحے زینے سے ایک سر ابھرا اور ایک مشین گن بردار نے اسے دیکھتے ہی مشین گن کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

”خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گا“...... گن بردار نے چیختے ہوئے کہا لیکن روزی راسکل نے اپنی جگہ پر کوئی حرکت نہ کی۔ مشین گن بردار مشین گن کا رخ اس کی جانب کئے آہستہ آہستہ اوپر آ گیا۔ اس کے اوپر آنے کی دیر تھی پھر تو جیسے زینے نے مسلح افراد اگلنے شروع کر دیئے۔ آٹھ دس مشین گن بردار تیزی سے اوپر آ گئے تھے اور انہوں نے خاصے فاصلے پر رک کر روزی راسکل کو اپنے نشانے پر لے لیا۔

”اپنے ہاتھ سامنے کرو“...... اسی مشین گن بردار نے چیختے ہوئے کہا جو سب سے پہلے اوپر آیا تھا۔ روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین والا ہاتھ آگے کیا اور مشین ان کی جانب پھینک دی۔ اس سے پہلے کہ مسلح

افراد کچھ سمجھتے مشین ان کے قریب گری اور ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے سے چھت پر موجود افراد کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ مشین پھینکتے ہی روزی راسکل فوراً چھت پر لیٹ گئی تھی۔

مشین سے ہونے والا دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ نہ صرف مسلح افراد کے پرخچے اُڑ گئے تھے بلکہ جس جگہ مشین گری تھی وہاں چھت میں ایک بڑا ہول بن گیا تھا۔ مشین گن برداروں کے پرخچے اُڑتے دیکھ کر روزی راسکل بجلی کی سی تیزی سے سیدھی ہو کر اس طرف بڑھی جہاں ہلاک ہونے والے مسلح افراد کی مشین گنیں گری تھیں۔ اس نے دو مشین گنیں اٹھائیں اور پھر چھت پر تیزی سے کروٹیں بدلتی ہوئی زینے کی طرف آ گئی۔ نیچے سے بھی اسے کئی افراد کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ روزی راسکل زینوں کے لئے بنے ہوئے ہول کے قریب آئی اور پھر اس نے لیٹے لیٹے ایک مشین گن کا رخ زینوں کی طرف کیا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ نیچے سے تیز انسانی چیخیں ابھریں اور پھر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

روزی راسکل نے سیڑھیوں پر ایک اور برسٹ مارا اور پھر وہ تیزی سے مڑی اور پیٹ کے بل رینگتی ہوئی چھت کے سامنے والے رخ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے سر اٹھا کر نیچے دیکھا تو وہاں کئی افراد چھت کی طرف مشین گنیں اٹھائے پوزیشنیں سنبھالے

ہوئے تھے۔ ان افراد کو دیکھ کر روزی راسکل کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی اس نے اپنا سر پیچھے کیا اور پھر دونوں ہاتھوں میں موجود مشین گنیں چھت کے کنارے سے لگا کر قدرے نیچے کرتے ہوئے اس نے دونوں گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔ مشین گنوں سے تڑتڑاہٹوں کی تیز آوازوں کے ساتھ نیچے بے شمار انسانی چیخیں سنائی دیں اور پھر مختلف اطراف سے چھت کی طرف فائرنگ کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چونکہ روزی راسکل چھت پر لیٹی ہوئی تھی اور اس نے چھت کے کنارے سے صرف مشین گنوں کی نالیوں کا رخ نیچے کی طرف کر رکھا تھا اس لئے نیچے سے ہونے والی فائرنگ کا بھلا اس پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ روزی راسکل مشین گنوں کی نالیاں دائیں بائیں کرتے ہوئے فائرنگ کر رہی تھی تاکہ اس طرف جو بھی افراد ہوں وہ اس کی گولیوں کا شکار ہو جائیں۔ ابھی روزی راسکل نیچے فائرنگ کر ہی رہی تھی کہ اسے عقب میں موجود زینوں کی طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دوڑتا ہوا اوپر آ رہا ہو۔ روزی راسکل تیزی سے پلٹی اور اس نے مشین گنوں کا رخ زینوں کی طرف کرتے ہوئے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ نیچے سے بھاگ کر آنے والی آوازیں وہیں رک گئیں۔ روزی راسکل اس وقت تک زینوں کی طرف فائرنگ کرتی رہی جب تک اس کی مشین گنوں کے میگزین خالی نہ ہو گئے۔ جیسے ہی اس کی مشین گنوں کے میگزین خالی ہوئے روزی راسکل نے دونوں مشین گنیں ایک طرف

پھینکیں اور سائیڈ میں پڑی ہوئی دو اور مشین گنیں اٹھا لیں اور پھر مشین گنیں لے کر تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ مشین گنیں ہاتھ میں لئے وہ تیزی سے دوڑی اور اس نے دوڑتے دوڑتے پوری قوت سے چھت پر سے اس طرف چھلانگ لگا دی جس طرف وہ پہلے فائرنگ کر رہی تھی۔ چھت سے نیچے جاتے ہوئے اس نے اپنے جسم کو انتہائی برق رفتار سے پھرکی کی طرح گھماتے ہوئے اپنے چاروں طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ نیچے موجود افراد جو مختلف کونوں میں چھپے ہوئے تھے انہیں اس بات کی ایک فیصد بھی امید نہیں تھی کہ کوئی لڑکی اتنی بلندی سے فائرنگ کے دوران اس انداز میں چھلانگ لگا دے گی۔ اسے نیچے آتا دیکھ کر نیچے موجود افراد دنگ رہ گئے اور ان کی انگلیاں ایک لمحے کے لئے ٹریگروں سے ہٹ گئیں اور فائرنگ رک گئی لیکن گھوم کر نیچے جاتی ہوئی روزی راسکل کی گنیں مسلسل شعلے اگل رہی تھیں اور وہاں موجود کئی افراد گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ زمین کے قریب جاتے ہی روزی راسکل نے الٹی قلابازی کھائی اور پھر پیروں کے بل زمین پر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ کوئی اس پر فائرنگ کرتا روزی راسکل ہاتھوں اور پیروں کے بل تیزی سے الٹی قلابازیاں کھاتی چلی گئی۔ سامنے مین گیٹ تھا۔ روزی راسکل کا جسم جیسے ہی الٹی قلابازی کھانے کے لئے ہوا میں اٹھتا اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں گرجنے لگتیں اور وہ ان اطراف میں فائرنگ کرنا شروع کر

دیتی جس سے طرف سے اس کی طرف فائرنگ کی جا رہی ہوتی
تھی۔ گیٹ کے نزدیک آتے ہی روزی راسکل نے سائیڈ میں
موجود دونوں گارڈز کو نشانہ بنایا اور تیزی سے سائیڈ میں بنے ہوئے
ایک کیبن کے پیچھے چلی گئی۔

کیبن کے عقب سے نکل کر وہ باؤنڈری وال کی طرف بڑھی تو
اچانک دائیں طرف سے ایک مشین گن بردار نکلا۔ روزی راسکل
نے پلٹ کر اس پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی مشین
گن سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں۔ اس کی دونوں مشین گنوں
کے میگزین خالی ہو گئے تھے۔ اس کی مشین گنوں سے فائرنگ نہ
ہوتے دیکھ کر مشین گن بردار نے فوراً اپنی مشین گن کا رخ روزی
راسکل کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اسے ٹریگر دباتے دیکھ کر روزی
راسکل بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور اس نے ہوا میں بلند ہوتے
ہی قلابازی کھائی اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک مشین گن، مشین گن
بردار کی طرف پھینک دی۔ مشین گن بجلی کی سی تیزی سے مشین گن
بردار کی طرف بڑھی۔ مشین گن بردار نے اچھل کر خود کو مشین گن
سے بچانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے روزی راسکل کی پھینکی ہوئی
دوسری مشین گن ٹھیک اس کے سر پر پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر
پیچھے جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا روزی راسکل نے ہوا میں
ایک اور قلابازی کھائی اور نیچے آتے ہی وہ تیزی سے اس آدمی پر
جھپٹی اور اس نے انتہائی برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشین

گن بردار سے اس کی مشین گن چھین لی۔ مشین گن ہاتھ میں
آتے ہی روزی راسکل کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مشین گن
کا دستہ پوری قوت سے اس آدمی کے سر پر مار دیا۔ اس آدمی کے
حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر گرا اور چند لمحے تڑپ
کر ساکت ہو گیا۔

اس آدمی کے ساکت ہوتے ہی روزی راسکل پلٹی اور ساتھ ہی
اس نے دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی اس نے چھلانگ
لگائی اسی لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ بے شمار گولیاں ٹھیک اس جگہ
پڑیں جہاں ایک لمحہ قبل وہ موجود تھی۔ روزی راسکل نے پلٹتے ہی
اپنے پیچھے آنے والے دو مسلح افراد کو دیکھ لیا تھا اور انہیں دیکھتے ہی
اس نے فوراً دائیں طرف چھلانگ لگا دی تھی ورنہ ان کی مشین گنوں
سے نکلنے والی گولیاں اس کے جسم میں شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا
دیتیں۔ سائیڈ میں ہوتے ہی روزی راسکل نے اپنا جسم گھمایا اور
ساتھ ہی اس نے ان دونوں افراد پر فائرنگ کر دی۔ دونوں افراد
لٹو کی طرح گھومتے اور چیختے ہوئے گرے اور ساکت ہوتے چلے
گئے۔ ان دونوں کو گولیاں مار کر روزی راسکل سیدھی ہوئی ہی تھی کہ
اسی لمحے ایک دیوار کی سائیڈ سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور روزی راسکل کو
اپنے جسم میں لوہے کی گرم سلاخیں گرتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ
اچھل کر پہلو کے بل زمین پر گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی۔
اسی لمحے اس دیوار کے پیچھے سے دو مشین گن بردار نکلے اور بجلی کی

سی تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کی طرف لپکے۔ روزی راسکل کو اپنی آنکھوں کے سامنے دھندسی آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر اپنی آنکھوں کے سامنے سے دھند ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لاحاصل۔ اس کے دماغ پر یکلخت موت کا مہیب سایہ پھیلتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

انٹر کام کی گھنٹی بجی تو سفید بالوں والا ایک شوگرانی جو ریڈ ڈریگن ایجنسی کا چیف تھا چونک پڑا۔ اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل سے نگاہیں ہٹائیں اور پھر وہ انٹر کام کی طرف دیکھنے لگا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... ریڈ ڈریگن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میجر شانگ ہو آیا ہے چیف''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ بھیج دو اسے''...... ریڈ ڈریگن نے اسی انداز میں کہا اور پھر اس نے بٹن پریس کر کے انٹر کام آف کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر آ گیا۔ یہ بھی شوگرانی تھا اور اس کا چہرہ لمبوترا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں مگر ان میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔

"میجر شانگ ہو حاضر ہے ماسٹر"...... آنے والے نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ریڈ ڈریگن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ریڈ ایجنسی کے بے شمار سیکشن تھے جن کے الگ الگ انچارج تھے اور ان سیکشنوں کے انچارج ریڈ ڈریگن کو ماسٹر کہتے تھے۔ آنے والے شخص کا تعلق بھی ریڈ ڈریگن کے سپیشل سیکشن سے تھا اس لئے اس نے بھی ریڈ ڈریگن کو ماسٹر کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

"آؤ بیٹھو"...... ریڈ ڈریگن نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ آگے بڑھ کر انتہائی مؤدب انداز میں ریڈ ڈریگن کے سامنے بیٹھ گیا۔ ریڈ ڈریگن چند لمحے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل دیکھتا رہا پھر اس نے فائل بند کی اور اسے اٹھا کر سائیڈ میں پڑی ایک فائل باسکٹ میں رکھ دیا۔

"میجر شانگ ہو"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... میجر شانگ ہو نے مؤدبانہ اور مستعد لہجے میں جواب دیا۔

"تمہیں اس بات کا تو پتہ چل گیا ہو گا کہ ریڈ ڈریگن کی ڈریگن فورس کا انچارج فوشان ہلاک ہو چکا ہے"...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے فوشان کی ہلاکت کا بے حد افسوس ہے۔ وہ میرا اچھا دوست بھی تھا"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"فوشان کی ناگہانی ہلاکت نے ریڈ ڈریگن ایجنسی میں ایک بڑا خلاء پیدا کر دیا ہے جسے پر کرنا مشکل ہے۔ وہ ڈریگن فورس کا ایک طاقتور اور انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ تھا جس کا نام سنتے ہی شوگران کے کرمنلز گروپس میں ہلچل مچ جاتی تھی اور فوشان ایک بار جس کے خلاف کارروائی کرنے نکلتا تھا اس وقت تک واپس نہیں آتا تھا جب تک وہ اپنا ٹاسک پورا نہ کر لے۔ میں نے ریڈ ڈریگن ایجنسی کے تمام سیکشن چیک کئے ہیں اور میری نظر میں ان تمام سیکشنوں میں واحد تم ہی ایسے شخص ہو جسے ڈریگن فورس کی کمانڈ دی جا سکتی ہے کیونکہ تم میں بھی وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو فوشان میں تھیں"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ فوشان میرا آئیڈیل تھا۔ اس سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے"...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

"تو پھر ریڈ ڈریگن فورس کی کمانڈ آج سے تمہیں دی جاتی ہے"...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ریڈ ڈریگن ایجنسی کے وقار پر کبھی کوئی حرف نہیں آنے دوں گا میں ریڈ ڈریگن ایجنسی کے مفادات کے لئے اپنی جان کی بازی تک لگا دوں گا اور میں آپ سے یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں فوشان کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک دن شوگران سے کرائم ورلڈ کا نام و نشان تک مٹا دوں گا"...... میجر شانگ ہو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ ایسا ہی ہونا چاہئے''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''بالکل ایسا ہی ہوگا ماسٹر''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ فوشان کی ہلاکت کیسے اور کن حالات میں ہوئی تھی''...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس ماسٹر۔ میں نے اپنے طور پر تحقیقات کی تھیں۔ میری معلومات کے مطابق فوشان آپ کے حکم پر کسی لی چان نامی لڑکی کو ایئر پورٹ پر رسیو کرنے گیا تھا۔ وہ چونکہ ڈائریکٹ لی چان کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے وہ ایئر پورٹ کے اندر نہیں گیا تھا اور باہر رک کر لی چان کے ایئر پورٹ سے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ لی چان نے اسے دیکھا تو وہ ایئر پورٹ سے باہر آ گئی۔ اس کے ہاتھوں میں سفید رنگ کا ایک ہینڈ بیگ تھا۔ وہ ایئر پورٹ سے نکل کر فوشان کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے کار میں بیٹھی ہوئی ایک لڑکی نے لی چان پر سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی چلا دی۔ لی چان موقع پر ہی ہلاک ہو گئی تھی۔ اسے گولی لگتے دیکھ کر ایئر پورٹ پر موجود بہت سے افراد اس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص کے پاس ویسا ہی ہینڈ بیگ تھا جیسا لی چان کے پاس تھا۔ بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر اس آدمی نے لی چان کا ہینڈ بیگ بدل دیا اور فوراً وہاں سے نکل گیا۔ جب فوشان وہاں پہنچا تو اس نے لی چان کا ہینڈ بیگ اٹھا لیا۔ وہ اس بات سے بے

خبر تھا کہ اس نے جو ہینڈ بیگ اٹھایا ہے وہ لی چان کا نہیں ہے۔ ہینڈ بیگ لے کر وہ جیسے ہی اپنی کار میں گیا اسی لمحے دھماکہ ہوا اور بدلے ہوئے ہینڈ بیگ میں رکھا ہوا بم بلاسٹ ہو گیا جس کے نتیجے میں فوشان اور اس کا ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''گڈ شو۔ تمہیں اس بات کا پتہ کیسے چلا کہ لی چان پر کسی لڑکی نے گولی چلائی ہے اور لی چان کا ہینڈ بیگ بدلا گیا ہے''...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے ایئر پورٹ کے احاطے کی سی سی کیمروں کی فوٹیج حاصل کی تھیں ماسٹر۔ چونکہ ایئر پورٹ کے باہر پارکنگ میں بھی سی سی کیمرے لگے ہوئے ہیں اس لئے میں نے ان کی بھی فوٹیج حاصل کر لی تھی۔ ان سب فوٹیج کو دیکھنے کے بعد مجھے اس لڑکی کا پتہ چلا تھا جس نے لی چان پر گولی چلائی تھی اور اس شخص کو بھی میں نے پہچان لیا تھا جس نے لی چان کا ہینڈ بیگ تبدیل کیا تھا اور کار میں بیٹھی اس لڑکی کو دے دیا تھا جس نے لی چان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''تو اس لڑکی اور اس آدمی کے خلاف کیا کارروائی کی تم نے''...... ریڈ ڈریگن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس آدمی کو تو ہم نے ایئر پورٹ پر ہی گرفتار کر لیا تھا لیکن لڑکی چونکہ وہاں سے نکل چکی تھی اس لئے میرے آدمی اسے شہر

میں تلاش کر رہے ہیں۔ اس نے ایک ڈیلر سے کار رینٹ پر حاصل کی تھی۔ کار کے لئے اس نے کسی خفیہ اکاؤنٹ کا گارنٹیڈ چیک دیا تھا اور اس نے ڈیلر کو جو کاغذات دیئے تھے ہم نے ان کی بھی کاپیاں حاصل کر لی ہیں اور ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان کاغذات سے پتہ چلایا جا سکے کہ وہ لڑکی کون تھی اور اس نے لی چان پر گولی کیوں چلائی تھی۔ وہ لڑکی کار میں شن شان ہوٹل گئی تھی۔ ہوٹل سے جب ہم نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس کا کمرہ اسی ہوٹل میں بک تھا۔ وہاں سے بھی ہم نے کاغذات حاصل کئے تھے۔ ان کاغذات کی رو سے اس لڑکی کا نام اننت رائے ہے اور اس کا تعلق کافرستان سے ہے۔ اسے ہوٹل میں آتے اور اپنے کمرے میں جاتے دیکھا گیا تھا۔ ہم نے اس کمرے کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ لڑکی تو وہاں نہیں ہے البتہ اس کے کمرے میں ایک اور شخص کی لاش پائی گئی تھی جس کا نام زوانگ تھا اور وہ شوگرانی ہی تھا جو ایک کرائم گروپ کا لیڈر تھا۔ زوانگ کا لڑکی کے کمرے میں ہونے کا مطلب تھا کہ وہ اور لڑکی ایک دوسرے کے لئے کام کر رہے تھے لیکن کمرے میں اس کی لاش موجود تھی جبکہ لڑکی اور سفید رنگ کا وہ ہینڈ بیگ ہمیں کہیں نہیں ملا جو اس نے لی چان کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا۔ اس سلسلے میں میرے آدمی مزید تحقیقات کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی اس لڑکی کا ہمیں کوئی نہ کوئی سراغ مل جائے گا اور پھر وہ ہماری

گرفت میں ہوگی''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''لڑکی کو دیکھتے ہی اسے گولی مار کر ہلاک کر دینا اور اس کے پاس لی چان کا جو ہینڈ بیگ ہے وہ یہاں لے آنا۔ اس بات کو اپنے دماغ میں بٹھا لو''...... ریڈ ڈریگن نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس ماسٹر۔ جیسا آپ کا حکم''...... میجر شانگ ہو نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لڑکی سے زیادہ لی چان کا ہینڈ بیگ اہمیت کا حامل ہے۔ اس ہینڈ بیگ کو تلاش کرنے کے لئے تم اپنی پوری طاقت استعمال کرو اور جیسے بھی ہو اس ہینڈ بیگ کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ''۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ لیکن کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس ہینڈ بیگ میں کیا تھا جس کے لئے اس قدر قتل و غارت ہو رہی ہے''...... میجر شانگ ہو نے قدرے جھجکتے ہوئے انداز میں ریڈ ڈریگن سے پوچھا۔

''نہیں۔ فی الحال اس کے بارے میں تمہیں میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ بس تم اتنا یاد رکھو کہ اس ہینڈ بیگ کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔ لی چان کے پاس ایک ایسا راز تھا جو اگر کسی اور کے ہاتھ لگ گیا تو ریڈ ڈریگن ایجنسی کا نام پوری دنیا میں بدنام ہو جائے گا اور اگر اعلیٰ حکام کو علم ہوا کہ وہ راز ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ پرائم منسٹر ریڈ ڈریگن ایجنسی کو ہی تحلیل کر دیں اور ہمارا

کورٹ مارشل کر دیں اس لئے میں تم پر پھر زور دے رہا ہوں کہ لی چان کے ہینڈ بیگ کو ہر حال میں ملنا چاہئے“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس ہینڈ بیگ کے لئے سرچ آپریشن شروع کر دیتا ہوں۔ لی چان کو گولی مارنے والی لڑکی کا پتہ چل جائے تو پھر ہم اس سے ہر حال میں وائٹ ہینڈ بیگ حاصل کر لیں گے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اس بات کو دھیان میں رکھنا کہ اس لڑکی کو کسی بھی صورت ہینڈ بیگ لے کر شوگران سے نہیں نکلنا چاہئے۔ اس لڑکی کا تعلق کافرستان سے ہو یا کسی بھی ملک سے اسے ہر حال میں تمہیں شوگران سے فرار ہونے سے روکنا ہے“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں ماسٹر۔ میں نے اس لڑکی کی تصاویر حاصل کر لی ہیں اور ان تصاویر کی چیکنگ کے لئے میں نے گرافک ایکسپرٹس کی بھی خدمات حاصل کی ہیں تاکہ وہ پتہ لگا سکیں کہ لڑکی کسی میک اپ میں تو نہیں تھی۔ اگر وہ لڑکی کسی میک اپ میں ہوئی تو گرافک ایکسپرٹس جلد ہی اس کی اصل تصویر بنا کر مجھے دے دیں گے۔ اس کے علاوہ گرافک ایکسپرٹس کو میں نے یہ بھی ہدایات دے دی ہیں کہ وہ اس لڑکی کے خدوخال کو ملحوظ خاطر رکھ کر ایسی تمام تصاویر بنا دیں جس کا لڑکی آسانی سے میک اپ کر سکتی ہو۔ اس طرح وہ لڑکی جو بھی میک اپ کرے گی اس کی تصویر دیکھ کر ہمیں اس کے

بارے میں پتہ چل جائے گا۔ میں ان تصاویر کو دارالحکومت کے ہر داخلی اور خارجی راستوں کے سرچنگ سنٹرز کے کمپیوٹرز میں فیڈ کرا دوں گا تاکہ شہر میں لگے ہوئے کیمرے جیسے ہی اس لڑکی کو چیک کریں تو ہمیں پتہ چل جائے کہ وہ کہاں اور کس میک اپ میں ہے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”گڈ شو۔ ایسی صورت میں تو لڑکی زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکے گی جیسے ہی وہ شہر میں آئے گی سرچنگ سنٹرز سے اسے آسانی سے ٹریس کر لیا جائے گا“...... ریڈ ڈریگن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر۔ میں اسے لی چان اور فوشان کے قاتل کی حیثیت سے تلاش کر رہا ہوں اور میری خواہش ہے کہ میں جلد سے جلد سے ٹریس کر کے اس سے انتقام لے سکوں تاکہ لی چان اور فوشان کی روحوں کو سکون مل سکے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس لڑکی کے بارے میں جیسے ہی کچھ پتہ چلے مجھے فوری رپورٹ کرنا اور تم آج ہی سے ڈریگن فورس کی کمان سنبھال لو“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”یس ماسٹر۔ تھینک یو ماسٹر“...... میجر شانگ ہو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ریڈ ڈریگن کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

درمیانے سائز کا انتہائی جدید طیارہ انتہائی برق رفتاری سے شوگران کے علاقے واشاؤ کے اوپر انتہائی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ طیارے کی پائلٹ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جبکہ نیوی گیٹر کے فرائض صفدر انجام دے رہا تھا۔

باقی سیٹوں پر جولیا، تنویر، کیپٹن شکیل، صفدر، جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ اس طیارے پر بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے کے شعبے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا اور طیارے میں ایسے آلات لگے ہوئے تھے کہ اگر طیارے کو کسی بھی ملک کا راڈار سیکشن چیک کرتا تو وہ آلات ان راڈارز کو ایسے کاشن دیتا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ ٹیم واقعی بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے کر رہی ہے۔

ایکسٹو نے ممبران کو بلا کر شوگران مشن کے بارے میں بریف کر دیا تھا اور ان کے پاس چونکہ شوگران داخل ہونے کے سرکاری ذرائع نہیں تھے اس لئے ایکسٹو کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے وہ

شوگران میں کافرستانی ایجنٹوں کی حیثیت سے جا رہے تھے۔ عمران نے ٹیم کو ماسٹر پاور کا نام دیا تھا۔ ان سب نے چونکہ شوگرانی کرمنل سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرنا تھا اور ان کے راستے میں شوگرانی ایجنسیاں بھی آ سکتی تھیں اس لئے انہیں ہر حال میں اس بات کا دھیان رکھنا تھا کہ ان کی شناخت کسی بھی طور پر پاکیشیائیوں کی حیثیت سے نہ ہو اور وہ چونکہ کافرستانی ایجنٹوں کی حیثیت سے ڈائریکٹ شوگران نہیں جا سکتے تھے اس لئے انہوں نے تابات کے راستے شوگران جانے کا پروگرام بنایا تھا اور چیف نے حسب معمول عمران کو ہی ان کا لیڈر بنایا تھا۔

عمران انہیں لے کر ساؤتھ ناریا پہنچا تھا اور پھر وہاں سے پرائیویٹ طیارہ حاصل کر کے وہ شوگران روانہ ہو گیا۔ انہیں طیارے میں سفر کرتے ہوئے آٹھ گھنٹوں سے زائد وقت ہو چکا تھا اور ابھی ان کا دو گھنٹوں کا مزید سفر باقی تھا۔

صفدر کے سامنے سکرین پر تابات اور شوگرانی علاقے کا نقشہ پھیلا ہوا تھا اور وہ اس نقشے کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

"خیر تو ہے۔ تم کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو"...... عمران نے صفدر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم پچھلے آٹھ گھنٹوں سے نارتھ پول کی طرف پرواز کر رہے ہیں اور میں نے اس سارے راستے کے نقشے کو غور سے دیکھا ہے۔

آپ جن روٹس سے جہاز اُڑائے لئے جا رہے ہیں ان راستوں میں کسی ایک جگہ بھی کوئی ایئر پورٹ نہیں آیا تھا اور نقشے کے مطابق نہ ہی اگلے چار سو کلو میٹر کے دائرے میں کوئی ایئر پورٹ موجود ہے“...... صفدر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

”تو کیا ہوا“...... اس کی بات سن کر عمران نے مسکرا کر کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا آپ کا کہیں طیارہ لینڈ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے“...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے کب کہا کہ میں طیارہ لینڈ نہیں کروں گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن کہاں۔ طیارے میں اتنا فیول نہیں ہے کہ ہم چار سو کلو میٹر سے زیادہ کا سفر کر سکیں۔ ہمیں ہر حال میں چار سو کلو میٹر سے پہلے ہی طیارہ کہیں نہ کہیں لینڈ کرنا پڑے گا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں تو کر لیں گے۔ اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ ہم طیارہ کہاں لینڈ کریں گے جبکہ یہاں دور دور تک کوئی ایئر پورٹ نہیں ہے“...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

”لینڈنگ کے لئے ہمیں کسی ایئر پورٹ کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں دل چاہا ہم لینڈ کر جائیں گے۔ اگر ہمیں کوئی لینڈنگ پورٹ

نہ ملا تو ہم طیارہ تابات کے جنگلوں میں لے جائیں گے اور جہاں دل کرے گا وہاں لینڈ کر جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”جنگلوں میں اترنے کے لئے تو ہمیں کریش لینڈنگ کرنی ہو گی“...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”لینڈنگ تو لینڈنگ ہوتی ہے پیارے اب وہ نارمل لینڈنگ ہو یا کریش لینڈنگ۔ مطلب تو ہمارا زمین پر جانے کا ہے تو ہم وہاں پہنچ ہی جائیں گے“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”ہم تابات کے جنگلوں سے چالیس کلو میٹر دور ہیں“...... کچھ دیر بعد صفدر نے نقشہ دیکھ کر کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”اوہ تو پھر ہمیں فوراً پیرا شوٹس باندھ لینے چاہئیں۔ ظاہر ہے ان جنگلوں میں تو جہاز اترے گا نہیں۔ نیچے جانے کے لئے ہمیں پیرا ٹروپنگ ہی کرنی پڑے گی“...... جولیا نے کہا۔

”طیارے میں پیرا شوٹس نام کی کوئی چیز نہیں ہے مائی ڈیئر جولیانا فٹز واٹر“...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

”پیرا شوٹس نہیں ہیں۔ کیا مطلب۔ اگر جہاز میں پیرا شوٹس نہیں ہیں تو پھر ہم لینڈ کیسے کریں گے“...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم طیارے سمیت ہی لینڈ کریں گے“...... عمران نے کہا۔

''طیارے سمیت۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی طیارے کو کریش لینڈ کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ بس دعا کرو کہ ہم سب بچ جائیں۔ ورنہ میرے ساتھ ساتھ تم سب کو بھی کنوارا ہی مرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''اس سے تو بہتر تھا کہ ہم طیارے کی بجائے کوئی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر لے لیتے جس سے ہم جنگلوں میں آسانی سے اتر تو سکتے تھے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہم طویل فاصلہ طے کر کے آئے ہیں۔ اتنا فاصلہ کسی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر سے طے نہیں کیا جا سکتا مسٹر صفدر سعید صاحب''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا جنگلوں میں طیارہ اتارنے کی واقعی کوئی جگہ نہیں ہے''۔ جولیا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہے۔ بہت جگہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سی جگہ ہے اور کہاں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''درخت اور پہاڑی چٹانیں۔ اگر تم کہو تو میں جہاز کسی درخت کی چوٹی یا پھر کسی چٹان پر اتار سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ تم سے تو واقعی بات کرنا ہی فضول ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''ان جنگلوں میں قبائل بھی موجود ہیں شاید''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''شاید نہیں۔ یہاں واقعی بہت سے قبائل موجود ہیں۔ ان میں سب سے بڑا قبیلہ ہوشوؤں کا ہے جسے ہوشو قبیلہ کہا جاتا ہے اور سنا ہے اس قبیلے کے لوگ بے حد سخت گیر اور ظالم ہیں جو کسی بھی اجنبی انسانوں کو اپنے قبیلوں میں نہیں آنے دیتے اور اگر کوئی غلطی سے ان کے قبیلے میں داخل ہو جائے تو وہ اسے فوراً پکڑ لیتے ہیں اور پھر اپنے رسم و رواج کے مطابق انہیں موت کی سزا دیتے ہیں جو بے حد بھیانک اور اذیت ناک ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمیں اس قبیلے سے بچ کر رہنا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''اس بات کا مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے کہ ہوشو قبیلہ جنگل کے س حصے میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں جہاں طیارہ لینڈ کروں وہ علاقہ ہوشو قبیلے کا ہی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو سمجھ لو کہ ہمارا آخری وقت قریب ہے''...... عمران نے کہا۔

''کریش لینڈنگ بھی تو صریحاً خودکشی ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ دونوں بلکہ تینوں ہی صورتوں میں ہماری موت طے ہے''...... عمران نے کہا۔

''تینوں صورتوں سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کریش لینڈنگ سے ہم زندہ بچ گئے تو جنگل میں ہوشو قبیلہ

ہماری موت کا باعث بن سکتا ہے اور اگر ہم کسی طرح ان سے بھی بچ گئے تو پھر ہمیں اس جنگل کے درندوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ان جنگلوں میں دو قسم کے درندے ہیں جو خونخوار اور آدم خور ہیں۔ سیاہ ریچھ اور سرخ بھیڑیئے۔ زیادہ خطرہ سرخ بھیڑیوں سے ہے جو اگر کسی انسان کو اپنے گھیرے میں لے لیں تو پھر وہ اس وقت تک انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک وہ اسے ہلاک نہ کر دیں''...... عمران نے کہا۔

''تو تم ہم سب کو یہاں بے موت مارنے کے لئے لائے ہو''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''تو کیا ہوا۔ اس طرح مرنے والوں کو شہید کہا جاتا ہے اور......'' عمران نے کہا۔

''خودکشی کو شہادت نہیں کہا جاتا''...... جولیا نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں مس جولیا۔ آپ کو پتہ تو ہے کہ عمران صاحب ایسی ہی باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ یہ اگر اس طرف آئے ہیں تو سوچ سمجھ کر ہی آئے ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے تو اس کی حماقتوں پر غصہ آ رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اپنی اپنی بیلٹیں باندھ لو۔ اب کریش لینڈنگ کا وقت آ گ ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب فوراً سیدھے ا

چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے تیزی سے اپنی سیٹ بیلٹیں باندھنی شروع کر دیں۔ عمران نے اچانک طیارے کو نیچے کی طرف جھکا دیا۔ طیارہ نوک کے بل نیچے جانا شروع ہو گیا۔ عمران کے ارادے خطرناک معلوم ہو رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ طیارہ نوک کے بل نیچے لے جائے گا اور جنگل کے درختوں یا پھر پہاڑی چٹانوں سے ٹکرا دے گا۔ طیارے کو نوک کے بل تیزی سے نیچے جاتے دیکھ کر ان سب کے سانس رک گئے تھے اور ان کے چہروں پر سختی آ گئی تھی۔

عمران کی نظریں ونڈ سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور طیارہ تیزی سے جنگل کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ اس نے طیارے کی رفتار کم کرنے کی بجائے اور بڑھا دی تھی۔ طیارے کی رفتار بڑھتے ہی تیز گونج سی پیدا ہونا شروع ہو گئی تھی جس سے ان سب کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اور طیارہ چونکہ نوک کے بل نیچے جا رہا تھا اس لئے ان سب کو اپنے دل اچھل کر حلق میں پھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

عمران طیارے کو گھنے درختوں کی طرف لے جا رہا تھا۔ تیز رفتار جہاز جیسے جیسے درختوں کے نزدیک جا رہا تھا ان سب کو اپنے سانس سینے میں اٹکتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اور پھر جیسے ہی درختوں کی چوٹیاں قریب آئیں اور سب پتھر کے مجسموں کی طرح ساکت ہو گئے۔

درختوں کی چوٹیاں قریب آتے ہی عمران نے پوری قوت
لیور کھینچ کر طیارے کا اگلا سرا اوپر کی طرف اٹھا لیا۔ طیار
نوک نیچے جاتے جاتے اوپر کی طرف ہوئی اور طیارے کا پچھلا
بیٹھتا چلا گیا۔ اسی لمحے طیارے میں زور دار گونج پیدا
طیارے کا نچلا حصہ نیچے موجود درختوں سے رگڑ کھا رہا تھا۔ د
کی چوٹیوں سے رگڑ کھاتا ہوا طیارہ اس بری طرح سے ہل
جیسے طیارے میں زبردست زلزلہ آ رہا ہو اور اس زلزلے کے
میں طیارہ زور دار دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

عمران نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے اور وہ لیور کو مخصوص اندا
حرکت دیتا ہوا طیارے کو درختوں کی چوٹیوں سے ٹکراتا ہوا نیچے
جا رہا تھا۔ ایک کھلا میدان دیکھ کر عمران نے فوراً لیور ڈاؤن کر
لیور ڈاؤن ہوتے ہی طیارے کا اگلا حصہ جھکا اور پھر اچانک
ہر طرف سے زور دار اور انتہائی خوفناک دھماکے ہونا شرو
گئے۔ طیارے کے نچلے حصے کے ساتھ اس کے ونگز بھی ار
موجود درختوں سے ٹکرانا شروع ہو گئے تھے۔ پھر طیارہ کا نچلا
پوری قوت سے زمین سے ٹکرایا۔ یہ ٹکر اس قدر تیز اور خوفناک
کہ یکبارگی وہ سیٹوں پر بری طرح سے اچھل پڑے اور انہیں
محسوس ہوا جیسے طیارہ پھٹ گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی ان
کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ زمین
ٹکراتے ہی طیارہ اچھلا اور پھر زمین سے ٹکرایا اور پھر وہ اسی

اچھلتا اور بار بار زمین سے ٹکراتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔
سائیڈ پر موجود درختوں سے ٹکرا کر طیارے کے دونوں ونگز اور انجن
ٹوٹ چکے تھے اور اب طیارہ سامنے آنے والے درختوں سے ٹکراتا
اور ان کے درمیان راستہ بناتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔
جنگل کی زمین ٹھوس نہیں تھی۔ طیارہ زمین سے رگڑ کھاتا ہوا بھربھری
مٹی میں دھنستا جا رہا تھا۔ عمران کی نظریں بدستور ونڈ سکرین پر جمی
ہوئی تھیں۔ یہ اس کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ابھی تک درخت کا کوئی
حصہ ونڈ سکرین سے نہیں ٹکرایا تھا۔ عمران کی نظریں سامنے موجود
ایک برگد کے بڑے درخت پر پڑیں۔ برگد کے درخت کا تنا اور
اس کی جڑیں اور شاخیں بے حد پھیلی ہوئی تھیں۔ زمین سے رگڑ
کھاتا ہوا طیارہ اب اسی درخت کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔

بلیک اسکارپین کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے دفتر میں انتہائی غصے کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ ٹہلتے ٹہلتے اس کی نظریں بار بار میز پر رکھے فون سیٹوں کی طرف جا رہی تھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کی فون کال کا شدت سے منتظر ہو اور فون نہ آنے کی وجہ سے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

”شائی لاگ۔ میں تمہارے فون کا منتظر ہوں نانسنس۔ کہاں ہو تم اور فون کیوں نہیں کر رہے“...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے نیلے رنگ کی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک اسکارپین کے چہرے پر موجود تناؤ قدرے کم ہو گیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”بلیک اسکارپین“...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”شائی لاگ بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے شائی لاگ کی آواز سنائی دی۔

”اتنی دیر کیوں کی ہے فون کرنے میں۔ میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا نانسنس“...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوری چیف۔ میں اس لڑکی کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا“...... دوسری طرف سے شائی لاگ نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ کیا وہ زندہ بچ گئی ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف۔ اب اس کی حالت قدرے بہتر ہے۔ لیکن ابھی وہ بے ہوش ہے اس لئے ابھی اس سے پوچھ گچھ نہیں کی جا سکتی۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں ایک کاندھے پر ایک اس کے بائیں پہلو میں اور ایک گولی اس کی گردن کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ اس کا بہت خون ضائع ہو گیا تھا اور اس کی حالت بہت خراب تھی۔ ڈاکٹروں نے اس کا آپریشن کر کے اس کے جسم سے دونوں گولیاں نکال لی ہیں اور اسے خون کی بوتلیں بھی لگائی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ ڈاکٹروں نے اسے وینٹی لیٹر پر رکھا ہوا ہے اور اس کی زندگی کے لئے اگلے چوبیس گھنٹے اہم قرار دے رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اگر اسے چوبیس گھنٹوں تک ہوش آ گیا تو اس کی زندگی بچ جائے گی

ورنہ اس کا زندہ بچنا ناممکن ہے''...... شائی لاگ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ مرگئی تو پھر ہمیں ریڈ نوٹ کا کیسے پتہ چلے گا نانسنس''...... بلیک اسکارپین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے اس کی باڈی کی اسکیننگ کی ہے چیف لیکن اس کے پاس کسی شکل میں ریڈ نوٹ نہیں ہے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''اگر ریڈ نوٹ اس کے پاس نہیں ہے تو پھر کہاں ہے''۔ بلیک اسکارپین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا چیف۔ جس ہوٹل میں یہ ٹھہری ہوئی تھی میں نے وہاں جا کر بھی سرچنگ کی ہے لیکن وہاں بھی مجھے کچھ نہیں ملا ہے۔ ویسے بھی جب یہ ہوٹل جا کر اپنے کمرے میں پہنچی تھی تو اس کے کمرے میں پہلے سے ہی کرائم گروپ کا لیڈ زوانگ موجود تھا۔ اس کی موجودگی میں اس لڑکی کے لئے ریڈ نوٹ کمرے میں چھپانا ناممکن تھا''۔ شائی لاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی کار کی تلاشی لینی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے ریڈ نوٹ کار میں کہیں چھپا دیا ہو اور اس کی جگہ ڈبیہ میں بلینک ریڈ پیپر رکھ دیا ہو''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے اس کی کار کو بھی چیک کیا ہے لیکن اس میں بھی ریڈ نوٹ نہیں ہے''...... شائی لاگ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اگر اس کی کار میں، کمرے میں اور اس کے پاس ریڈ نوٹ نہیں ہے تو پھر اصلی ریڈ نوٹ گیا کہاں''...... بلیک اسکارپین

نے غراتے ہوئے کہا۔

''اس کا پتہ تو لڑکی کے ہوش میں آنے کے بعد چلے گا چیف۔ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک یہ بتانا مشکل ہے کہ اس نے ریڈ نوٹ کہاں چھپایا ہے''...... شائی لاگ نے بے بسی سے کہا۔

''اس لڑکی کو اگر ہوش نہیں آیا ہے تو اس کا مائنڈ اسکین کرو۔ بے ہوشی کی حالت میں اس کے لاشعور سے آسانی سے اس بات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ اس نے ریڈ نوٹ کہاں چھپایا ہے''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''میں نے بھی یہی سوچا تھا چیف کہ اس لڑکی کا مائنڈ اسکین کیا جائے لیکن ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک اگر ہم نے اس کے مائنڈ کی اسکیننگ کی تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے گی اس لئے میں نے ابھی تک اس کا مائنڈ اسکین نہیں کیا تھا۔ ایک بار اسے ہوش آ جائے تو میں اس کا فوری طور پر مائنڈ اسکین کرا لوں گا اور ہمیں فوراً پتہ چل جائے گا کہ اس نے ریڈ نوٹ کہاں چھپایا تھا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو اب مجھے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا نانسنس''...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور غصے سے رسیور پٹخ دیا۔

''اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔

نانسنس''...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک اسکارپین نے چونک کر دیکھا تو اسے میز پر پڑے سفید رنگ کے فون سیٹ کا بلب جلتا بجھتا دکھائی دیا۔

''بلیک اسکارپین''...... اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تومو ہاما بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی تو بلیک اسکارپین بے اختیار چونک پڑا۔ تومو ہاما کا تعلق بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کے سپیشل سیکشن سے تھا جو منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ کرتا تھا۔ سرکاری ایجنسیوں سے بچنے کے لئے بلیک اسکارپین نے بلیک شارلنگ نامی جنگل میں ایسا سیٹ اپ بنایا ہوا تھا جہاں انہیں منشیات اور اسلحہ ذخیرہ کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔ اس جنگل میں ہوشوؤں کا ایک بڑا قبیلہ آباد تھا جو ہوشو قبیلہ کہلاتا تھا۔ قبیلے کا ایک سردار تھا اور سردار سمیت قبیلے کے تمام افراد کا ایک بڑا سردار تھا جو وہاں کا لاما کہلاتا تھا اور سردار سمیت قبیلے کے تمام افراد لاما کو اوتار کا درجہ دیتے تھے اور اس کے کسی بھی حکم سے منحرف نہیں ہوتے تھے اور یہ لاما بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا خاص ایجنٹ تومو ہاما تھا جس نے ہوشو قبیلے اور جنگل میں موجود دوسرے تمام قبیلوں پر قبضہ کر رکھا تھا اور تمام قبیلے لاما کے حکم پر اپنی جان تک نچھاور کر دیتے تھے۔ تابات کے جنگلوں

میں لاماؤں کو بے حد فوقیت دی جاتی تھی۔ لاماؤں کی حیثیت وہاں دیوتاؤں کے اوتاروں سے کم نہیں تھی۔ نہ صرف جنگل کے قبائل بلکہ تابات کے تمام شہری اور دیہی علاقوں کے رہنے والے لوگ بھی ان کی قدر کرتے تھے اور اس کے ہر حکم کو مقدم سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ شوگران کی سرکاری ایجنسیاں لاماؤں اور ان کے قبیلوں کے خلاف کسی بھی قسم کا آپریشن کرنے سے کتراتی تھیں۔ ان کے پاس لاماؤں اور ان کے حواریوں کے خلاف ٹھوس ثبوت بھی ہوتے تب بھی وہ ان کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی سے گریز کرتے تھے کیونکہ لاماؤں کے خلاف ہونے والے کسی بھی ناپسندیدہ عمل پر ان کے قبیلے اٹھ کھڑے ہوتے تھے جس سے ملک کا سکون درہم برہم ہو جاتا تھا اور پورے ملک میں لاماؤں کو ماننے والوں کی تحریکیں شروع ہو جاتی تھیں۔

تومو ہاما کا تعلق چونکہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے تھا اس لئے وہ بھی بلیک اسکارپین کو اپنا چیف مانتا تھا اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا تھا۔

''یس تومو ہاما۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو ایک اطلاع دینی ہے چیف''...... تومو ہاما نے کہا۔

''کیسی اطلاع''...... بلیک اسکارپین نے چونک کر پوچھا۔

''جنگل میں ایک چھوٹا طیارہ گرا ہے چیف''...... تومو ہاما نے کہا

تو بلیک اسکارپین چونک پڑا۔

''طیارہ۔ کیا مطلب۔ بلیک شارلنگ جنگل کی طرف طیارہ کیسے پہنچ گیا'' ...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا چیف۔ طیارہ کافی دیر سے جنگل پر پرواز کر رہا تھا پھر اچانک اس کا رخ نیچے کی طرف ہوا اور وہ نوک کے بل نیچے آنے لگا۔ طیارہ شاید پائلٹ کے ہاتھوں سے آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا۔ پائلٹ اسے سنبھالنے کی بے حد کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور طیارہ جنگل کے سنٹر میں درختوں سے ٹکراتا ہوا زمین پر گر کر تباہ ہو گیا''۔ تو موہاما نے کہا۔

''کس ملک کا طیارہ تھا اور کہاں سے آیا تھا'' ...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''طیارہ ساؤتھ ناریا سے آتا ہوا دکھائی دیا تھا چیف۔ اس طیارے پر جیوگرافیکل سروے کرنے والے شعبے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا'' ...... تو موہاما نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ جیوگرافیکل سروے کرنے والا طیارہ تھا تو پھر تم نے مجھے کال کیوں کی ہے۔ ہو سکتا ہے جیوگرافیکل سروے کرنے والی ٹیم اس طرف آ نکلی ہو اور پائلٹ سے طیارہ آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا ہو اور جنگل میں آ گرا ہو'' ...... بلیک اسکارپین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ پہلے میں بھی یہی سمجھا تھا۔ طیارہ جس انداز میں ہوا میں اُڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس میں کسی بھی قسم کی کوئی خرابی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر اچانک ہی طیارے کا رخ نیچے کی طرف ہو گیا اور پھر جب طیارہ درختوں کی چوٹیوں سے ٹکرا رہا تھا تو میں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ پائلٹ طیارے کو بار بار اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن طیارے کو بلندی پر لے جانے کی کوشش نہیں کی گئی تھی'' ...... تو موہاما نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ پائلٹ جان بوجھ کر طیارہ نیچے لایا تھا'' ...... بلیک اسکارپین نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ پائلٹ جس انداز میں طیارے کو بار بار نیچے لا رہا تھا اور اس نے لینڈنگ وہیل بھی نہیں کھولے تھے اس سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ طیارے کی جان بوجھ کر جنگل میں کریش لینڈنگ کر رہا ہے'' ...... تو موہاما نے کہا۔

''کریش لینڈنگ'' ...... بلیک اسکارپین نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ طیارہ جنگل کے جس حصے میں اترا ہے وہاں درختوں کی بہتات ضرور ہے لیکن وہاں کی زمین سپاٹ ہے اور اس طرف موجود درخت بھی مضبوط اور طاقتور نہیں تھے جن سے ٹکرا کر طیارہ فوری طور پر تباہ ہو جاتا۔ ان درختوں سے ٹکرا کر طیارے کے ونگز اور طیارے کا بڑا حصہ ٹوٹ پھوٹ سکتا تھا لیکن ان سے ٹکرا کر

طیارہ مکمل طور پر تباہ نہیں ہوسکتا تھا“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”لیکن کسی کو اس جنگل میں اس قدر خطرناک کریش لینڈنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی“ ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”میں نے اپنے آدمی اس طرف بھیج دیئے ہیں چیف۔ اگر طیارے میں موجود افراد زندہ ہوئے تو میرے آدمی انہیں پکڑ کر میرے پاس لے آئیں گے۔ جب تک ان کے منہ نہیں کھلوائے جائیں گے اس وقت تک یہ بتانا ناممکن ہے کہ وہ اس جنگل میں کیوں آئے ہیں جبکہ شارلنگ جنگل کا ایریا کسی بھی طیارے کا روٹ نہیں ہے“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو مجھے فوراً رپورٹ دینا“ ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ کو جلد ہی ان کے بارے میں ساری معلومات مل جائیں گی“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”اوکے۔ یہ بتاؤ کہ انہیں پکڑنے کے لئے تم نے کتنے افراد بھیجے ہیں“ ...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

”پچیس افراد ہیں چیف۔ سب مسلح ہیں“ ...... تومو ہاما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر وہ چھوٹا طیارہ ہے تو اس میں پانچ سات سے زائد افراد نہیں ہوں گے اور انہیں زندہ پکڑنا مشکل نہیں ہو گا“۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”اگر وہ لوگ خطرناک ہوں اور وہ کسی بھی قسم کی مزاحمت کریں تو انہیں وہیں ہلاک کر دینا“ ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے بھی سردار ہوشان کو یہی حکم دیا ہے کہ اگر وہ زندہ نہ پکڑے جا سکیں یا مزاحمت کرنے کی کوشش کریں تو انہیں وہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”اگر وہ زندہ ہوں تو مجھے ان سب کی ڈبل ڈی کیمرے سے ایک فلم بنوا کر بھیج دینا تاکہ میں معلوم کرا سکوں کہ ان کا تعلق کس ملک سے ہے اور وہ شارلنگ جنگل کی طرف سروے کرنے کیوں آئے تھے“ ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف۔ میں جلد ہی آپ کو ان کے تصاویر بھجوا دوں گا“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”اوکے۔ اور کوئی بات“ ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”نو چیف۔ اور کوئی بات نہیں ہے“ ......تومو ہاما نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم اپنا کام کرو اور جلد سے جلد مجھے رپورٹ کرو“ ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس چیف“ ......تومو ہاما نے کہا تو بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”سمجھ میں نہیں آ رہا کہ جیوگرافیکل سروے کی ٹیم شارلنگ جنگل کی طرف کیوں گئی تھی۔ اگر ان کا مقصد سروے کرنا ہی تھا تو

پھر انہیں اس طرح جنگل میں کریش لینڈنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... بلیک اسکارپین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ میز کے گرد گھوم کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے نیلے رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ انٹرنیشنل انفارمیشن سنٹر''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بلیک اسکارپین فرام شوگران''...... بلیک اسکارپین نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بلیک اسکارپین کا نام سن کر اس شخص نے بری طرح سے چونکتے ہوئے اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ناریا کی طرف سے ایک چھوٹا طیارہ جس پر جیوگرافیکل سروے شعبے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا تابات کے شارلنگ جنگل میں گر کر تباہ ہوا ہے۔ کیا اس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی معلومات پہنچی ہیں''...... بلیک اسکارپین نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''یس سر۔ ایک منٹ میں ابھی چیک کرتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''فوراً چیک کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہ طیارہ کہاں سے اُڑا تھا اور

اس میں کتنے افراد سوار تھے اور اگر وہ بین الاقوامی سروے کے ممبر تھے تو ان کا کن کن ممالک سے تعلق تھا''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس سر۔ آپ مجھے آدھے گھنٹے بعد فون کر لیں۔ میں آپ کو مکمل انفارمیشن فراہم کر دوں گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں۔ معلومات کا معاوضہ میں جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دوں گا''۔ بلیک اسکارپین نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

''کوئی بات نہیں جناب۔ میں جانتا ہوں آپ کی طرف سے معاوضہ ہمیشہ فوراً مل جاتا ہے۔ آپ ہمارے پرانے کلائنٹ ہیں اور ہمیں اپنے کلائنٹس پر مکمل اعتماد ہوتا ہے''...... اس شخص نے کہا۔

''اوکے۔ اپنا نام بتاؤ تاکہ دوبارہ تم سے ہی بات ہو سکے''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''میرا نام ہیومر ہے جناب۔ ہیومر کرون''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

آدھے گھنٹے کے بعد بلیک اسکارپین نے معلومات فراہم کرنے والے متعلقہ ادارے کو دوبارہ فون کیا تو اسی شخص نے اس کا فون ریسیو کیا۔

''یس۔ انٹرنیشنل انفارمیشن سنٹر''...... رابطہ ملتے ہی اسی آدمی کی آواز سنائی دی جس نے اپنا نام ہیومر بتایا تھا۔

''بلیک اسکارپین''...... بلیک اسکارپین نے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ آپ''...... ہیومر نے کہا۔

''ہاں۔ کیا پتہ چلا ہے اس طیارے کے بارے میں''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''سوری سر۔ میں نے بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کے چیئر مین سے بات کی ہے۔ چیئر مین نے بتایا ہے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آج کوئی بھی طیارہ جیوگرافیکل سروے کے لئے نہیں گیا ہے اور نہ ہی اگلے دو روز تک ان کا سروے کرنے کا کوئی پروگرام ہے''۔ ہیومر نے کہا تو بلیک اسکارپین بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ اگر بین الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی طیارہ نہیں گیا ہے تو پھر اس طیارے پر جیوگرافیکل سروے شعبے کا مخصوص نشان کیوں بنا ہوا تھا جو شارلنگ جنگل میں گر کر تباہ ہوا ہے''۔ بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے بارے میں ہمارے پاس فی الحال کوئی رپورٹ نہیں ہے سر۔ جیسے ہی ہمیں کوئی خبر ملی ہم اس کے بارے میں بھی آپ کو مطلع کر دیں گے''...... ہیومر نے کہا تو بلیک اسکارپین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اگر وہ طیارہ جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں تھا تو کس کا تھا اور اسے شارلنگ جنگل کی طرف کیوں لایا گیا تھا''...... بلیک اسکارپین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ طیارہ چونکہ ناریا کی طرف سے آیا تھا اس لئے اسے اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ اس طیارے میں کون ہوسکتا تھا اور اس کا شارلنگ جنگل میں آنے کا کیا مقصد ہوسکتا تھا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا جب اس کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی تو اس نے سر جھٹک دیا۔

''ہونہہ۔ میں بھی خواہ مخواہ سوچ سوچ کر اپنی جان ہلکان کر رہا ہوں۔ طیارے نے کریش لینڈنگ کی ہے۔ اس قدر گھنے اور خطرناک جنگل میں کریش لینڈنگ آسان نہیں ہوتی۔ اس طیارے میں جو بھی ہوگا وہ اب تک ہلاک ہو چکا ہوگا اور اگر کوئی زندہ ہوا تو اسے توموہاما پکڑ کر پتہ چلا لے گا کہ وہ کون ہے اور وہ اس جنگل کی طرف کیا کرنے آیا تھا''...... بلیک اسکارپین نے کہا اور پھر وہ تمام خیالات اپنے دماغ سے جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔

طیارہ تیزی سے نرم اور بھربھری مٹی پر گھسٹتا ہوا برگد کے تناور درخت کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ درخت اور طیارے کا فاصلہ کم ہو رہا تھا اور اب اس درخت کا فاصلہ محض دو سو فٹ رہ گیا تھا۔ اس درخت کی طرف جاتے جاتے طیارہ مٹی میں اس حد تک دھنس گیا تھا کہ اس کی رفتار میں نمایاں کمی ہوتی جا رہی تھی اور پھر جب طیارہ مٹی میں آدھے سے زیادہ دھنس گیا تو اچانک یوں رک گیا جیسے کسی طاقتور دیو نے اسے پکڑ کر وہیں روک دیا ہو۔

جیسے ہی طیارہ رکا انہیں ایک زور دار جھٹکا لگا۔ ان سب نے چونکہ سیٹ بیلٹس باندھ رکھی تھیں اس لئے سوائے جھٹکے کے انہیں اور کچھ محسوس نہیں ہوا تھا۔

”کیا یہ طیارہ ہمیں لے کر ڈائریکٹ جنت میں پہنچ گیا ہے“۔ اچانک طیارے میں عمران کی آواز ابھری تو سب نے آنکھیں کھول دیں۔ سامنے ونڈ سکرین تھی جس کے سامنے مٹی کا ڈھیر لگا

ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ جنت نہیں۔ ہم ابھی طیارے میں ہی ہیں“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں تو میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ کیا طیارہ ہمیں لے کر ڈائریکٹ جنت میں آ گیا ہے وہ بھی زندہ حالت میں“...... عمران نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

”شاید طیارہ باہر موجود کسی مٹی کے تودے سے ٹکرا کر رکا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن ہمارے سامنے تو وہ خوفناک درخت تھا۔ مٹی کا تودہ اچانک طیارے کے سامنے کیسے آ گیا“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جنگل کی زمین شاید بھربھری ہے۔ طیارہ گھسٹتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ شاید زمین میں زیادہ دھنسنے کی وجہ سے یہ درخت سے ٹکرانے سے پہلے ہی رک گیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”مطلب میرا حوروں سے ملنے کا چانس ختم“...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”حوروں سے ملنے کا چانس۔ کیا مطلب“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”میں تو سمجھا تھا کہ طیارہ ہمیں لے کر ڈائریکٹ جنت میں پہنچ جائے گا جہاں دودھ اور شہد کی نہریں اور حوریں ہیں۔ لیکن اگر ہم

ابھی دنیا میں ہی ہیں تو پھر ظاہر ہے مجھے حوریں کہاں سے مل سکتی ہیں''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ ہم سب کی جانیں بچ گئی ہیں۔ ورنہ تمہاری اس خطرناک کریش لینڈنگ نے تو واقعی ہم سب کی جانیں ہی نکال دی تھیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہم سب کی۔ مطلب۔ ہم سب زندہ ہیں۔ تنویر بھی''۔ عمران نے جیسے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں بھی زندہ ہوں۔ کیوں تم کیا سمجھ رہے تھے کہ میں تمہاری اس کریش لینڈنگ سے ہلاک ہو جاؤں گا''...... پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''میں نے تو یہی کوشش کی تھی کہ کسی طرح سے میری رقیب و روسفید سے جان چھوٹ جائے لیکن رقیب روسفید ڈھیٹ ہی اتنا ہے کہ کریش لینڈنگ میں بھی زندہ بچ گیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

''فکر نہ کرو۔ میں قبر تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا''...... تنویر نے کہا۔

''بس جولیا۔ اب یہ بھول جاؤ کہ ہمارے آنگن میں کبھی ننھی منی کلیاں کھلیں گی''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور جہاز سے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ طیارے کو آگ لگ جائے اور ہم سب یہیں جھلس کر رہ

جائیں''...... جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

''طیارہ زمین میں دھنسا ہوا ہے۔ اسے آگ لگنے کا کوئی امکان نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر طیارے کا پچھلا حصہ بھی زمین میں دھنس گیا ہے تو پھر ہم اس سے نکلیں گے کیسے۔ ظاہر ہے زمین میں دھنسنے کی وجہ سے ہم طیارے کا دروازہ بھی نہیں کھول سکیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''طیارے سے نکلنے کے لئے ہمیں ونڈ سکرین توڑنی پڑے گی۔ سکرین پر موجود مٹی سے تھوڑی بہت روشنی اندر آ رہی ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ طیارے کا اگلا حصہ زمین میں نہیں دھنسا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو پھر توڑو ونڈ سکرین اور نکلو یہاں سے''...... جولیا نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اپنی سیٹ بیلٹیں کھولنا شروع ہو گئے۔

''رکو۔ یہ کام جوزف اور جوانا کریں گے''...... عمران نے کہا پھر اس نے جوزف اور جوانا سے کہا تو وہ دونوں اپنی سیٹ بیلٹیں کھول کر اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے آ کر پوری قوت سے ونڈ سکرین پر مکے برسانے لگے۔ چند ہی لمحوں میں ونڈ سکرین ٹوٹ گئی۔ ونڈ سکرین میں اتنا خلاء موجود تھا کہ وہاں سے جوزف اور جوانا جیسے ڈیل ڈول کے مالک بھی آسانی سے گزر کر باہر جا سکتے تھے۔ عمران کے کہنے پر وہ دونوں ونڈ سکرین کی سائیڈوں سے مٹی ہٹاتے ہوئے باہر نکل گئے۔

”باہر سب کلیئر ہے باس۔ آپ سب باہر آ سکتے ہیں“...... چند لمحوں کے بعد جوزف نے سکرین کے سامنے آ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”چلو باہر“...... عمران نے کہا اور اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ونڈ سکرین سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے جولیا، کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھی باہر آ گئے۔ باہر طیارے کے سامنے مٹی کا ایک بڑا تودا دکھائی دیا۔ طیارہ واقعی زمین کے اندر دھنستا ہوا آگے آیا تھا جس کی وجہ سے اس کی سامنے مٹی کی ایک چھوٹی سی پہاڑی بن گئی تھی اور اس پہاڑی کی وجہ سے طیارہ رک گیا تھا۔ طیارہ برگد کے درخت سے چند فٹ کے فاصلے پر رکا ہوا تھا اور اس کا پچھلا حصہ مکمل طور پر زمین میں دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”شکر ہے۔ اگر طیارہ مٹی کا تودا بناتے ہوئے یہاں نہ رکتا تو اس کا درخت کے تنے سے ٹکرا جانا یقینی تھا“......عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا پھر وہ اچانک چونک پڑا اور غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

”ریڈ وولف۔ باس مجھے یہاں کی ہوا میں ریڈ وولفز کی بو آ رہی ہے“...... جوزف نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”سرخ بھیڑیئے“...... جولیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ریڈ وولف کا مقامی زبان میں یہی مطلب ہوتا ہے“۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تو کیا تمہیں بھی ارد گرد ریڈ وولفز کا احساس ہو رہا ہے جو تم اس طرح چونکے تھے“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں“...... عمران نے جواب دیا۔ جوزف کی تیز نظریں سرچ لائٹوں کی طرح گھوم رہی تھیں اور وہ چاروں طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

”ریڈ وولف ہم سے ابھی بہت فاصلے پر ہیں لیکن وہ جس تیزی سے بھاگ رہے ہیں جلد ہی ہم تک پہنچ جائیں گے“...... جوزف نے کہا۔

”کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کس طرف سے آ رہے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ سامنے کے رخ سے آ رہے ہیں اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے باس“...... جوزف نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”تو پھر ہمیں جلد سے جلد درختوں پر چڑھ جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں پہنچ جائیں اور ہمیں جان بچانے کا موقع ہی نہ مل سکے“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم درختوں پر جاؤ اور سب سے اونچی جگہ پر جانا کیونکہ سرخ بھیڑیئے نچلی شاخوں تک آسانی سے چھلانگ لگا کر پہنچ سکتے ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نہیں آئیں گے"...... صفدر نے عمران کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پوچھا۔

"آتا ہوں۔ تم جاؤ اور جوزف تم میرے ساتھ آؤ"۔ عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صفدر تیزی سے ایک بڑے درخت کی جانب بڑھ گیا جبکہ جوزف عمران کے قریب آ گیا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جہاز کے اندر جاؤ اور جتنا سامان نکال سکتے ہو نکال کر لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی جوزف کی مدد کروں ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی کرو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو وہ دونوں تیزی سے جہاز کے ٹوٹی ہوئی ونڈ سکرین کی طرف بڑھ گئے اس اثناء میں اس کے ساتھی مختلف درختوں پر چڑھ گئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں جوزف اور جوانا جہاز سے دو بڑے تھیلے لے کر باہر آ گئے۔

"ہم سامان لے آئے ہیں باس"...... جوزف نے کہا۔

"گڈ شو۔ سب کو اسلحہ دے دو تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ اسلحہ استعمال کر سکیں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور ان درختوں کی طرف بڑھ گئے جن پر ان کے ساتھی موجود تھے۔ وہ تھیلوں سمیت درختوں پر چڑھ گئے تھے اور انہوں

نے تھیلے کھول کر ان میں موجود اسلحہ نکال نکال کر ان سب میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

"تم نیچے کیا کر رہے ہو۔ اوپر کیوں نہیں آ رہے"...... ایک درخت پر موجود جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں کہا۔

"آتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ اسے سامنے کے رخ سے تیز غراہٹوں کے ساتھ جانوروں کے دوڑتے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں۔

"وہ آ رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ درخت پر آ جاؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور ایک بڑے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر جولیا نے اطمینان کا سانس لیا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک سامنے درختوں کے جھنڈ سے سرخ رنگ کے بڑے بڑے اور انتہائی طاقتور بھیریئے اچھل اچھل کر دوڑتے ہوئے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان بھیڑیوں کی تعداد بے حد زیادہ تھی اور وہ واقعی انتہائی طاقتور اور خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے پیروں کے تیز ناخنوں والے پنجوں کے ساتھ ساتھ ان کے منہ میں لمبے اور نوکیلے دانت تھے جن سے وہ ایک طاقتور بھینسے کو بھی گرا کر اس کی بوٹیاں نوچ سکتے تھے۔ سرخ بھیڑیئے بھاگتے ہوئے ان درختوں

کے قریب آ کر رک گئے جن پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ سرخ بھیڑیوں نے منہ اٹھا کر سرخ سرخ آنکھوں سے درختوں پر موجود انسانوں کو دیکھ کر عجیب سی آواز میں غرانا شروع کر دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ان کے چاروں طرف سرخ بھیڑیوں کی فوج اکٹھی ہو گئی۔

"یہ تو واقعی بے حد طاقتور اور خونخوار بھیڑیئے ہیں"...... جولیا نے سرخ بھیڑیئے دیکھ کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ آدم خور بھیڑیئے ہیں۔ ایک بار یہ جس پر پل پڑیں اس کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیتے ہیں"...... عمران نے کہا جو جولیا کے ساتھ والے درخت پر موجود تھا۔

"ان کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے سارے جنگل کے سرخ بھیڑیئے یہاں اکٹھے ہو گئے ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ جہاں بھی جاتے ہیں غول کی شکل میں جاتے ہیں اور اپنے شکار پر ایک ساتھ حملہ کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں ان پر فائرنگ کروں"...... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں۔ فائرنگ کی آواز سے سارا جنگل گونج اٹھے گا اور پھر یہاں موجود قبائل کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو جائے گا اور وہ ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیں گے جبکہ ہمیں ان سے ٹکرائے بغیر اس جنگل سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر ہم نے ان پر فائرنگ نہ کی تو یہ یہاں سے کیسے ئیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی حل جوزف کے پاس ہو گا۔ کیوں جوزف"۔ ان نے دائیں طرف موجود جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو بھیڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔

"یس باس۔ میں وہی سوچ رہا ہوں۔ ان بھیڑیوں کو نقصان چائے بغیر یہاں سے بھگانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ے کرسکن اور ٹلموری بوٹی کی بو۔ ان دونوں بوٹیوں کو اگر پیس کر س کر کے جلایا جائے تو اس سے جو دھواں نکلتا ہے اس کی بو اس ر تیز ہوتی ہے جس سے سرخ بھیڑیئے بے حد نفرت کرتے ہیں ر اس بو سے بچنے کے لئے فوراً بھاگ جاتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"اب کرسکن اور ٹلموری بوٹی یہاں کون تلاش کرے گا"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"کرسکن اور ٹلموری بوٹیوں میں پوٹاش کی آمیزش ہوتی ہے اور ٹاش کے جلنے سے دھواں اور تیز بو خارج ہوتی ہے۔ اگر ہم ان ٹیوں کی جگہ پوٹاش جلائیں تو اس سے بھی ایسی ہی بو پھیل سکتی ہے جو سرخ بھیڑیوں کے لئے ناگوار ثابت ہو کر انہیں بھاگنے پر بور کر دے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جلانے کے لئے ہم پوٹاش کہاں سے لائیں گے"۔ جولیا

نے پوچھا۔

''ہمارے پاس راڈز بم ہیں۔ اگر ہم انہیں کھول کر ان میں سے پوٹاش نکال لیں تو اسے جلا کر یہاں دھواں اور بو پھیلائی جا سکتی ہے''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڈ آئیڈیا۔ واقعی راڈز بموں میں پوٹاش کی مقدار کافی زیادہ ہوتی ہے اور ہینڈ گرنیڈز کی بہ نسبت راڈز بموں کو آسانی سے کھولا بھی جا سکتا ہے''......عمران نے خوش ہو کر کہا۔

''لیس باس۔ واقعی پوٹاش جلا کر ہم اس سے کرسکن اور ٹلموری بوٹیوں جیسی بو پھیلا سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس بو سے یہ بھیڑیئے یہاں سے بھاگ جائیں گے''...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر نکالو اپنے بیگ سے راڈز بم اور ان سے پوٹاش نکال کر جلاؤ''......عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنے پیر ایک موٹی سی شاخ میں پھنسائے اور تھیلا سامنے رکھ کر اسے کھولنے لگا۔ اس نے تھیلے سے ایک راڈ بم نکالا اور اس کے سرے پر لگا ہوا کیپ کھول کر اس نے ایک طرف رکھا اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک رومال نکال لیا۔ اس نے شاخ پر رومال پھیلا کر رکھا اور پھر اس نے راڈ بم سے بارود نکالنا شروع کر دیا۔ راڈ بم میں بارود کی کافی مقدار موجود تھی۔ جوزف نے سارا بارود رومال پر الٹ دیا پھر اس نے راڈ بم ایک طرف رکھا اور

رومال کو لپیٹ کر اس کی پوٹلی بنائی اور پھر اس نے جیب سے ایک لائیٹر نکال لیا۔

نیچے موجود سرخ بھیڑیوں نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا تھا اور وہ اچھل اچھل کر درختوں پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی درختوں پر کافی بلندی پر تھے۔

''جلدی کرو۔ اسے آگ لگا کر نیچے پھینک دو''......عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیس باس''...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے لائیٹر جلا کر پوٹلی کے نچلے حصے کو آگ لگا دی۔ جیسے ہی رومال میں موجود پوٹاش کو آگ لگی اس سے تیز چنگاریاں سی پھوٹنا شروع ہو گئیں۔ جوزف نے رومال سے چنگاریاں نکلتے دیکھ کر اسے پوری قوت سے سرخ بھیڑیوں کی جانب پھینک دیا۔ فضا میں چنگاریاں پھیل کر سرخ بھیڑیوں پر پڑیں تو وہ حلق کے بل چیخ اٹھے اور بری طرح سے ناچنے لگے۔ رومال میں موجود پوٹاش جلنے سے ہر طرف دھواں اور بارود کی بو پھیلتی جا رہی تھی۔ دھویں اور بارود کی بو نے وہاں موجود سرخ بھیڑیوں میں ہلچل سی مچا دی۔ وہ دھویں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر اچھلنا شروع ہو گئے تھے۔ پوٹلی میں موجود بارود بدستور سلگ رہا تھا جس سے وہاں دھواں تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ کچھ دیر تک سرخ بھیڑیئے دھویں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر ناچتے رہے پھر انہوں نے چیختے ہوئے ایک طرف بھاگنا شروع کر

دیا۔ انہیں وہاں سے جاتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔

''حیرت ہے۔ یہاں خونخوار بھیڑیوں کی اس قدر تعداد موجود ہے اس کے باوجود یہاں انسانی آبادیاں موجود ہیں۔ کیا ان انسانی آبادیوں کو سرخ بھیڑیوں سے ڈر نہیں لگتا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید وہ ان سے بچنے کے لئے جسموں پر کرسکن اور ٹلموری بوٹیوں کا رس لگاتے ہوں جس ان کے جسموں سے پوٹاش کی بو آتی ہو اور اس بو کی وجہ سے سرخ بھیڑیئے ان کے پاس نہ پھٹکتے ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ بوٹی عام ہوتی ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ جنگلوں میں ایسی بوٹیوں کا ملنا مشکل نہیں ہوتا۔ بس پہچان ہونی چاہئے۔ کرسکن اور ٹلموری بوٹیاں ہر موسم میں پائی جاتی ہیں یہ عام گھاس جیسی ہوتی ہیں۔ کرسکن بوٹی کا رنگ زردی مائل جبکہ ٹلموری ہلکے نیلے رنگ کی ہوتی ہیں ان دونوں میں ایک بات مشترک ہے۔ دونوں بوٹیوں کے سروں پر باریک بال ہوتے ہیں جن سے بعض اوقات دھواں سا نکلتا دکھائی دیتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''سارے سرخ بھیڑیئے بھاگ گئے ہیں۔ کیا اب وہ یہاں واپس نہیں آئیں گے''...... تنویر نے پوچھا۔

''نہیں۔ بارود کی بو دیر تک یہاں پھیلی رہی گی اور اس بو کی وجہ سے سرخ بھیڑیئے اس طرف آنے سے کترائیں گے لیکن ہم جیسے ہی کسی کھلی جگہ پہنچیں گے ہمارے خون کی بو پاتے ہی وہ اس طرف دوڑے چلے آئیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تب تو ہمیں بھی جلد سے جلد کرسکن اور ٹلموری بوٹیاں تلاش کر کے ان کا رس اپنے جسموں پر لگا لینا چاہئے تا کہ بھیڑیئے ہم سے دور رہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام جوزف آسانی سے کر لے گا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ وہاں سے واقعی تمام سرخ بھیڑیئے بھاگ گئے تھے اور اب ان کی دور نزدیک سے چیخنے چلانے اور دوڑنے بھاگنے کی بھی آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔

''اب ہمیں جانا کہاں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ان جنگلوں میں ہوشو اور کاشو نامی دو بڑے قبیلے آباد ہیں۔ ہوشو قبیلے والوں کے بارے میں تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ وہ انسان دشمن قبیلہ ہے لیکن کاشو قبیلہ ان کے برعکس ہے اور وہ انسان دوست قبیلہ ہے۔ ان جنگلوں میں بھولے بھٹکے مسافروں کو وہ نہ صرف پناہ دیتے ہیں بلکہ جنگل سے بخیریت واپسی کے لئے ان کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ اس قبیلے میں بھی چند پجاری اور لاما ہوتے ہیں اور سب لاما کے ہی غلام ہوتے ہیں اور ان کے ہر حکم پر سر جھکا دیتے ہیں۔ ہمیں کاشو قبیلے کو تلاش کرنا ہو گا۔ اگر ہمیں

ان کی رہنمائی مل جائے تو ہم ان کی مدد سے اس جنگل سے باہر جا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اور اگر کاشو قبیلے سے پہلے ہماری ہوشو قبیلے والوں سے ملاقات ہوگئی تو''...... جولیا نے پوچھا۔

''تو پھر ہمیں ان سے نبرد آزما ہونا پڑے گا۔ وہ کسی بھی صورت میں ہمیں جنگل میں زندہ نہیں رہنے دیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ان کی پہچان کیسے ہوگی کہ اس جنگل میں کون سے افراد کاشو قبیلے کے ہیں اور کون سے ہوشو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہوشو قبیلے والے سرخ رنگ استعمال کرتے ہیں۔ نہ صرف ان کے چوغے نما لباس سرخ رنگ ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے گنجے سروں پر بھی سرخ رنگ لگا لیتے ہیں جبکہ کاشو قبیلے کے وحشی سیدھی سادی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ زرد چوغے نما لباس پہنتے ہیں اور ان کے سروں کے بال عورتوں کی طرح لمبے ہوتے ہیں۔ ہوشو قبیلے والے سیاہ گھوڑوں کا استعمال کرتے ہیں جبکہ کاشو قبیلے سواری کے لئے سفید گھوڑوں کا استعمال کرتے ہیں۔ دونوں کے رہن سہن میں کافی فرق ہے''...... عمران نے کہا۔

''مطلب یہ کہ جنگل میں اگر ہمارے سامنے سرخ رنگ کے لباس اور گنجے سروں والے افراد آئیں تو وہ ہمارے دشمن ہوں گے

ور جن کے سروں پر لمبے بال اور زرد رنگ کے چوغے ہوں وہ ہمارے دوست ہو سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں لیکن ہم ان کے دوست ہیں اس کا انہیں یقین دلانا پڑے گا ورنہ وہ ہمیں حکومتی یا ہوشو قبیلے کے جاسوس سمجھ کر قید کر سکتے ہیں اور ہمیں ہلاک بھی کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہم انہیں کیسے یقین دلائیں گے کہ ہم ان کے دوست ہیں دشمن نہیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب تم مجھ پر چھوڑو اور بس یہ دعا کرو کہ ہمارا سامنا ہوشو قبیلے کے وحشیوں سے نہ ہو جائے۔ ورنہ ہمیں خواہ مخواہ اس جنگل میں خون خرابہ کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہمیں جانا کس طرف ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہم ساؤتھ سے آئے تھے اور نارتھ کی طرف شوگران کا شہر کیانگ ہے۔ ہمیں اسی شہر میں پہنچنا ہے لیکن یہ جنگل چونکہ بے حد گھنا ہے اور یہاں سیدھا راستہ ملنا مشکل ہے اس لئے ہمیں شہر تک پہنچنے کے لئے لازمی طور پر ایک گائیڈ کی ضرورت پڑے گی اور وہ گائیڈ ظاہر ہے کاشو قبیلے کا ہی کوئی فرد ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا ہمیں پہلے کاشو قبیلے کے کسی فرد کو ڈھونڈنا پڑے گا''۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ورنہ ہم جنگل کی بھول بھلیوں میں بھٹکتے رہ جائیں گے

اور چکر کاٹ کاٹ کر وہیں آ پہنچیں گے جہاں سے ہم چلیں گے جس سے ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ دنیا واقعی گول ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''باس''...... اچانک جوزف نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جوزف کے کان کھڑے تھے اور وہ ایک بار پھر ہوا میں سونگھتے ہوئے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''لیس باس''...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

''مجھے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں''۔ جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ شاید ہوشو یا پھر کاشو قبیلے کو جہاز کریش ہونے کا علم ہو گیا ہے اور وہ یہاں کا جائزہ لینے کے لئے آ رہے ہیں جب تک ہمیں یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ وہ ہمارے دوست ہیں یا دشمن ہمیں اسی طرح درختوں میں ہی چھپا رہنا ہو گا''...... عمران نے کہا پھر اس سے پہلے ان میں مزید کوئی بات ہوتی انہیں سامنے جھنڈ کی طرف سے گھوڑوں کے ٹاپوؤں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

''وہ آ گئے ہیں۔ اب خاموش ہو جاؤ''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جھنڈ سے ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تیزی سے بھاگتا ہوا اس طرف آ گیا۔ اس گھوڑے پر ایک لمبا تڑنگا آدمی سوار تھا۔ جس کا سر گنجا تھا اور اس نے سرخ رنگ کا لمبا سا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس آدمی کے سر پر سرخ رنگ کا پاؤڈر سا لگا ہوا تھا جس سے اس کا سر

بھی سرخ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کا میگزین اس کے سینے پر بیلٹ کی شکل میں بندھا ہوا تھا۔ وہ دیو ہیکل اور ٹھوس جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

''یہ تو ہوشو ہے۔ ہوشو قبیلے کا وحشی''...... جولیا نے کہا۔ ان سب کی نظریں اس آدمی پر جم گئی تھیں جو ایک جگہ گھوڑا روک کر سر اٹھائے چاروں طرف درختوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی درشتی اور سختی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے دس اور گھڑ سوار اس طرف آ گئے۔ ان کے گھوڑے بھی سیاہ رنگ کے تھے اور ان سب نے سرخ رنگ کی شلوار قمیضیں پہن رکھی تھیں۔ وہ نوجوان تھے اور ادھیڑ عمر کی طرح خاصے مضبوط جسموں کے مالک تھے۔ وہ سب تباہ ہونے والے جہاز کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے اور جہاز کا چاروں اطراف سے معائنہ کر رہے تھے۔

''یہ چوغے والا ان کا سردار ہے۔ سرخ چوغا قبیلے کا سردار پہنتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ شاید ہوا میں ہماری بو سونگھنے کی کوشش کر رہا ہے''...... جولیا نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں۔ تم سب، تیار رہو لیکن جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی حملہ نہیں کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''سردار۔ کیا وہ سب ابھی اسی جہاز کے اندر ہیں''...... ایک گھڑ سوار نے سرخ چوغے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ مجھے ان کی بو جنگل سے مل رہی ہے۔ وہ ہم سے ڈر کر درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں''...... سردار نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ہمیں تو یہاں کسی انسان کی بو نہیں مل رہی البتہ یہاں ہر طرف بارود کی بو پھیلی ہوئی ہے''...... اس گھڑ سوار نے کہا۔

''بارود کی بو کے باوجود مجھے ان کے جسموں کی بو مل رہی ہے۔ وہ ان درختوں پر موجود ہیں''...... سردار نے ان درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں واقعی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس کی سونگھنے کی حس واقعی بے حد تیز تھی اور اس نے فوراً محسوس کر لیا تھا کہ وہ سب کہاں چھپے ہوئے ہیں۔

''تو کیا ہم انہیں نیچے لائیں''...... گھڑ سوار نے کہا۔

''نہیں۔ وہ خود نیچے آئیں گے۔ تم سب ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ''...... سردار نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ گھوڑا بڑھاتا ہوا ان درختوں کے قریب آ گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ سردار کی چھوٹی چھوٹی مگر چمک دار آنکھیں درختوں پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں جانتا ہوں کہ تم سب ان درختوں پر چھپے ہوئے ہو۔ تم سب درختوں سے اتر کر خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ اپنی موت کے تم سب خود ذمہ دار ہو گے''۔ سردار نے چیختی ہوئی آواز میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسے خاموش

دیکھ کر اس کے ساتھی بھی خاموش رہے۔

''مجھے معلوم ہے کہ تمہاری تعداد سات ہے اور تمہارے ساتھ ایک عورت بھی ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم سب مسلح بھی ہو۔ تم سب کو اپنی جان پیاری ہے تو اسلحہ گرا دو اور خود کو ہمارے حوالے کر دو''...... سردار نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہ سب حیران رہ گئے۔ سردار کی سونگھنے کی حس واقعی بے حد تیز تھی جو اس نے نہ صرف ان کی تعداد کا صحیح اندازہ لگا لیا تھا بلکہ یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان کے ساتھ ایک عورت بھی ہے اور وہ سب مسلح بھی ہیں۔

''لگتا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی ہی پڑے گی''...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا تو جولیا چونک پڑی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے کچھ کہتی عمران نے اچانک درخت سے چھلانگ لگا دی۔ نیچے آتے ہوئے اس نے دو تین قلابازیاں کھائیں اور پھر ٹھیک سردار کے گھوڑے کے سامنے پیروں کے بل کھڑا نظر آیا۔ اسے نیچے آتے دیکھ کر نہ سردار چونکا تھا اور نہ ہی گھوڑا بدکا تھا البتہ اسے دیکھتے ہی سردار کے ساتھیوں کی مشین گنوں کے رخ اس کی جانب ہو گئے تھے۔

''کون ہو تم''...... سردار نے عمران کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میرا نام ٹمبکٹو ہے اور میں اور میرے ساتھی اقوام متحدہ کے

جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم یہاں جیوگرافیکل سروے کرنے کے لئے آئے تھے کہ ہمارا طیارہ خراب ہو گیا اور ہمیں مجبوراً کریش لینڈنگ کرنی پڑی''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اپنے ساتھیوں سے بھی کہو کہ وہ بھی میرے سامنے آئیں''...... سردار نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ وہ تمہارے سامنے کیوں آئیں۔ میں تم سے بات کرنے کے لئے تمہارے سامنے آ گیا ہوں۔ تمہیں جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم ان کے لیڈر ہو''...... سردار نے پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''اگر تمہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان پیاری ہے تو پھر وہی کرو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں''...... سردار نے غرا کر کہا۔

''کیا کروں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ اسلحہ پھینک کر درختوں سے اتر کر نیچے آ جائیں''...... سردار نے کہا۔

''اگر میں ایسا نہ کروں تو''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم اور تمہارے ساتھی ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے''...... سردار نے درشت لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر تم سب کا انجام بے حد برا ہو گا۔ اب تک اقوام متحدہ کو ہمارا جہاز تباہ ہونے

کی اطلاع مل چکی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ ہماری تلاش میں انہوں نے ریسکیو اسکوارڈ روانہ کر دیا ہو اگر انہیں پتہ چلا کہ ہم تمہارے قبیلے والوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں تو پھر تمہارا انجام بے حد برا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں اپنے انجام کی کوئی فکر نہیں۔ یہ ہمارے جنگل ہے اور یہاں صرف ہمارا حکم چلتا ہے''...... سردار نے سخت لہجے میں کہا۔

''جب تم جانتے ہو کہ میرے ساتھی مسلح ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم خود کو تمہارے حوالے کر دیں۔ اگر تمہارے ساتھیوں نے ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو پھر نہ تم یہاں سے زندہ جا سکو گے اور نہ تمہارے ساتھی''...... عمران نے بھی سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

''تو تم ہم پر جوابی حملہ کرو گے''...... سردار نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تمہارے ساتھیوں کے حملے کی صورت میں ہم اپنی جان بچانے کے لئے تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر جوابی حملہ کر دیں گے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ساتھی مجھے اور میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں''...... سردار نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ انتہائی زہریلی تھی جیسے وہ عمران کا مذاق اُڑا رہا ہو۔

"اگر تم ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہو تو پھر میں اور میرے ساتھی بھی یہ سب کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مت بھولو کہ میں ہوشو قبیلے کا سردار ہوں اور لاما کا نائب بھی۔ میرے پاس ایسی طاقتیں ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھی میرے سامنے پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ میں چاہوں تو تمہارے ساتھی ابھی پکے ہوئے پھلوں کی طرح درختوں سے میرے قدموں میں آ گریں گے"...... سردار نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہمارے خلاف پراسرار طاقتیں استعمال کرو گے"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ جب گھی سیدھی انگلیوں سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کرنی ہی پڑتی ہیں"...... سردار نے کہا۔

"گڈ شو۔ پڑھے لکھے لگتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"فضول باتوں میں میرا وقت ضائع مت کرو اور بتاؤ کہ تم اپنے ساتھیوں کو میرے سامنے آنے کا کہہ رہے ہو یا نہیں"۔ سردار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے سوچنے کا وقت دو"...... عمران نے کہا۔

"میں کسی کو وقت دینے کا قائل نہیں ہوں"...... سردار نے کہا۔

"تو پھر میں بھی تمہاری ہر بات ماننے سے انکار کرتا ہوں"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو تم نہیں مانو گے"...... سردار نے کہا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا تو اسی لمحے سردار نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اور اپنی ایک انگلی کھول کر عمران کی طرف کر دی۔ جیسے ہی اس نے اپنی انگلی کا رخ عمران کی جانب کیا عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس سے پہلے کہ درختوں پر موجود عمران کے ساتھی عمران کو اس حالت میں دیکھ کر کچھ کرتے سردار نے اپنے دونوں ہاتھ کھول کر اوپر اٹھا دیئے۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ اوپر اٹھائے اسی لمحے درختوں پر موجود عمران کے ساتھیوں کو زور زور سے جھٹکے لگے اور وہ اچھل اچھل کر درختوں کی شاخیں اور پتے توڑتے ہوئے نیچے گرنا شروع ہو گئے۔ انہیں بھی اپنے جسموں سے یکلخت جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے اور اچانک ہو گیا تھا کہ انہیں کچھ سوچنے اور سمجھنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا اور انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی طاقتور دیو نے انہیں درختوں سے پکڑ پکڑ کر نیچے پھینک دیا ہو۔

عمران کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرے کی یلغار ہو رہی تھی۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر اپنے دماغ پر چھا جانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے سود۔ چند ہی لمحوں بعد اسے اپنے تمام احساسات گہری دلدل میں ڈوبتے ہوئے محسوس ہوئے۔

فون کی گھنٹی بجی تو ریڈ ڈریگن نے سامنے میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھا کر اس کا ڈسپلے دیکھا تو سیل فون پر اس کے خاص ایجنٹ میجر شانگ ہو کا نمبر فلیش کر رہا تھا۔

''یس''...... ریڈ ڈریگن نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''میجر شانگ ہو بول رہا ہوں ماسٹر''...... دوسری طرف سے میجر شانگ ہو کی آواز سنائی دی۔

''یس بولو۔ کس لئے فون کیا ہے۔ اس لڑکی اور لی چان کے ہینڈ بیگ کا کچھ پتہ چلا''...... ریڈ ڈریگن نے بے چین لہجے میں کہا۔

''نو ماسٹر۔ ابھی تک اس لڑکی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔ میں اور میری فورس لڑکی کی تلاش کے لئے جگہ جگہ چھاپے مار رہی ہے لیکن تاحال اس لڑکی کا ہمیں کوئی سراغ نہیں مل سکا''۔

میجر شانگ ہو نے کہا۔

''تو پھر فون کیوں کیا ہے نانسنس۔ میں نے کہا تھا کہ مجھے اس وقت فون کرنا جب تمہیں لڑکی اور لی چان کے ہینڈ بیگ کا پتہ چل جائے''...... ریڈ ڈریگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کو کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دینی تھی ماسٹر''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ کیا اطلاع ہے ان کے بارے میں''...... ریڈ ڈریگن نے چونک کر کہا۔

''اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کا جیوگرافیکل سروے ٹیم کا ایک طیارہ شارلنگ جنگل میں فنی خرابی کی وجہ سے گرا ہے۔ اس طیارے میں ایک لڑکی سمیت سات افراد موجود تھے۔ یہ طیارہ ناریا سے اُڑایا گیا تھا''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اس طیارے سے کافرستانی ایجنٹوں کا کیا تعلق''...... ریڈ ڈریگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ اقوام متحدہ کی طرف سے جب بھی سروے کے لئے کوئی طیارہ بھیجا جاتا ہے اس کے بارے میں بین الاقوامی قوانین کے مطابق اس ملک کو پہلے خبر دی جاتی ہے کہ سروے کے لئے طیارہ بھیجا جا رہا ہے اور جن افراد کو سروے کے لئے بھیجا جاتا ہے ان کے بارے میں اس ملک کو اطلاع کر دی جاتی ہے جبکہ اس بار ایسا نہیں ہوا تھا نہ تو اعلیٰ حکام کو اقوام متحدہ کی طرف سے سروے

کے لئے بھیجے گئے طیارے کی اطلاع دی گئی تھی اور نہ ہی ان افراد کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ متعلقہ حکام سے جب میری اس سلسلے میں بات ہوئی تو انہوں نے ڈائریکٹ اقوام متحدہ کے متعلقہ شعبے کے انچارج سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ان کی طرف سے آج سروے کے لئے کوئی طیارہ نہیں بھیجا گیا ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ طیارہ فیک تھا''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اس طیارے کے بارے میں راڈار سیکشن سے جو اطلاع ملی تھی اس کے مطابق طیارے میں سات افراد موجود تھے جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی۔ اس کے علاوہ طیارے میں جو آلات لگے ہوئے تھے بظاہر ان سے یہی معلوم ہو رہا تھا کہ اس طیارے کا تعلق انٹرنیشنل جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے ہے لیکن جب ان آلات کی سپیشل چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ تمام آلات کنٹرولڈ تھے تاکہ راڈار کو دھوکہ دیا جا سکے۔ اس سے پہلے کہ راڈار سیکشن اس طیارے کے بارے میں متعلقہ حکام کو اطلاع دیتا طیارہ شارلنگ جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا اور ماسٹر راڈار سیکشن سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ اس طیارے میں کسی قسم کی کوئی فنی خرابی نہیں تھی۔ طیارے کو جان بوجھ کر جنگل میں گرایا گیا تھا اور طیارے کو گرانے کا انداز کریش لینڈنگ کی طرز کا تھا''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کافرستانی ایجنٹ اس طیارے کے ذریعے تابات کے جنگلوں میں پہنچے ہیں تاکہ وہاں سے شوگران داخل ہو سکیں''۔ ریڈ ڈریگن نے غرا کر کہا۔

''یس ماسٹر۔ میں نے سپیشل چیکر سے تباہ ہونے والے طیارے کی چیکنگ کرائی ہے۔ طیارے میں موجود ساتوں افراد محفوظ ہیں اور انہوں نے جنگل میں انتہائی کامیاب کریش لینڈنگ کی تھی''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اب کہاں ہیں وہ ایجنٹ''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''فی الحال تو وہ شارلنگ جنگل میں ہی ہیں۔ چونکہ وہ اوپن ایئر میں ہیں اس لئے سپیشل راڈار سے انہیں لائیو چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے مجھے جنگل کا سپیشل ہیلی کاپٹر میں جا کر سروے کرنا پڑے گا۔ میں اپنے ساتھ ماڈ یکر گن لے جاؤں گا۔ ماڈ یکر گن کے فائر سے بلیو لائٹ سارے جنگل میں پھیل جائے گی جس کا لنک سپیشل سیٹلائٹ سے کر دیا جائے تو جنگل کا ماحول آسانی سے چیک اور مانیٹر کیا جا سکتا ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''تو دقت کس بات کی ہے۔ ماڈ یکر گن سے جنگل میں بلیو ریز فائر کرو اور ان کا پتہ چلاؤ۔ اپنے ساتھ ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ لے جاؤ اور کافرستانی ایجنٹ جہاں بھی دکھائی دیں انہیں ہلاک کر دو چاہے اس کے لئے تمہیں پورے شارلنگ جنگل کو ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے''...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”یہ سب تو میں کر سکتا ہوں ماسٹر لیکن ماڈ یکر گن ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ ماڈ یکر گن کے لئے آپ کو خصوصی طور پر پرائم منسٹر سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر وہ اس کی اجازت دیں گے تو پھر میں سپیشل لیبارٹری میں جا کر وہاں سے گن لے سکتا ہوں ورنہ نہیں“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ماڈ یکر گن واقعی شوگران کی سب سے بڑی اور خاص ایجاد ہے جسے ابھی عام نہیں کیا گیا ہے اور ابھی تک چونکہ مزید گنیں نہیں بنائی گئی ہیں اس لئے اس گن کو لیبارٹری تک ہی محدود رکھا گیا ہے اور ضرورت کے وقت اسے لیبارٹری سے باہر لانے کے لئے پرائم منسٹر کے خصوصی اجازت نامے کی ضرورت ہوتی ہے“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”یس ماسٹر اور شوگران میں آپ ہی وہ ہستی ہیں جو پرائم منسٹر سے خصوصی طور پر ماڈ یکر گن لیبارٹری سے منگوانے کی اجازت لے سکتے ہیں“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ہونہہ۔ کیا ماڈ یکر گن کے سوا کسی اور ذریعے سے اس جنگل کو چیک نہیں کیا جا سکتا“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”نو ماسٹر۔ جنگل میں بے شمار قبائل آباد ہیں۔ جن میں سب سے بڑا ہوشو قبیلہ ہے اور ہوشو قبیلے کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ وہ کس نیچر کا ہے۔ اس قبیلے کا لاما تو انتہائی تنگ نظریئے انسان ہے۔ اس نے جنگل میں اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے جہاں

وہ کسی کی مخالفت برداشت نہیں کرتا نہ اندرونی اور نہ بیرونی۔ اس لاما کا نام تومو ہاما ہے جسے تابات سمیت شوگران میں بھی بے حد اہمیت حاصل ہے۔ اگر وہ بغاوت کا اعلان کر دے تو سارا ملک اس کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا اس لئے کوئی بھی سرکاری ایجنسی اس کے خلاف کارروائی نہیں کرتی اور نہ ہی شارلنگ جنگل میں جاتی ہے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ہونہہ۔ تب تو واقعی اس جنگل میں خاموشی سے ہی چیکنگ کی جا سکتی ہے اور وہ بھی ماڈ یکر گن کی ریز سے“...... ریڈ ڈریگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یس ماسٹر۔ اسی لئے میں نے آپ سے ماڈ یکر گن کی بات کی تھی“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”اس کے لئے مجھے پرائم منسٹر صاحب کو اعتماد میں لینا پڑے گا۔ اگر میں نے انہیں کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں بتایا تو پھر وہ مجھ سے بے شمار سوالات پوچھنا شروع کر دیں گے اور میں فی الحال انہیں کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا“۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”اوہ۔ پھر آپ انہیں کس طرح اعتماد میں لیں گے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”مجھے پرائم منسٹر کو اسی بات کا یقین دلانا پڑے گا کہ شارلنگ جنگل میں واقعی اقوام متحدہ کا جیوگرافیکل سروے کرنے والا طیارہ

گرا ہے اور اقوام متحدہ کے مخصوص ڈیپارٹمنٹ نے اس طیارے اور اس میں موجود سروے ٹیم کو چیک کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ پتہ چلایا جا سکے کہ وہ زندہ ہیں یا نہیں۔ پرائم منسٹر صاحب جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے چند مخصوص سیکشنز سے میرے براہ راست رابطے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب کو لاما تومو ہاما کے بارے میں بھی علم ہے اس لئے وہ میری باتوں پر یقین کر لیں گے اور مجھے ماڈیکر گن سے جنگل میں سرچ کرنے کی اجازت دے دیں گے“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”لیس ماسٹر۔ یہ مناسب طریقہ ہے پرائم منسٹر صاحب کو اعتماد میں لینے کا“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”لیکن لاما تومو ہاما کی موجودگی میں ہم اس جنگل پر کوئی آپریشن نہیں کر سکیں گے۔ جنگل پر طیارے اور ہیلی کاپٹر تو پرواز کر سکتے ہیں لیکن اگر ہم نے جنگل میں کوئی کارروائی کی تو پھر تومو ہاما اس پر بے حد شور مچائے گا اور معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے گا“۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”لیس ماسٹر۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ہمارے لئے جنگل میں کارروائی کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ ہم ماڈیکر گن ریز سے کافرستانی ایجنٹوں پر نظر رکھیں گے اور وہ جنگل سے نکل کر جیسے ہی شوگران کے کسی حصے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے ہم ان کے خلاف بھرپور کارروائی کر دیں گے اس طرح انہیں بچ نکلنے کا

کوئی راستہ نہیں ملے گا“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”گڈ شو۔ یہ مناسب طریقہ ہے۔ اس طرح کافرستانی ایجنٹ شوگران میں کسی بھی راستے سے داخل نہیں ہو سکیں گے اور ان کا کام تمام کر دیا جائے گا“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”لیس ماسٹر۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہوشو قبیلے کے اتھ لگ جائیں۔ اگر ہوشو قبیلے نے انہیں پکڑ لیا تو پھر ان کی لاکت طے ہے۔ وہ ان کا انتہائی بھیانک حشر کریں گے اور انہیں لاک کر کے ان کی لاشوں کے ٹکڑے کر کے جنگلی جانوروں کو کھلا یں گے“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اگر کافرستانی ایجنٹوں نے شوگران یں داخل ہونے کے لئے شارلنگ جنگل کا انتخاب کیا ہے تو وہ سوچ سمجھ کر ہی اس جنگل میں آئے ہوں گے اور اس جنگل کے قبیلوں کے بارے میں کون نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے کہ کافرستانی ایجنٹوں نے قبیلوں سے دور کسی ایسی جگہ طیارے کی کریش لینڈنگ کی ہو جہاں ہوشو اور دوسرے قبیلے والے نہ پہنچ سکتے ہوں اور وہ ان قبیلوں سے بچ کر شوگران میں داخل ہو جائیں“...... ریڈ ڈریگن نے کہا۔

”لیس ماسٹر۔ پھر تو ہمیں جلد سے جلد جنگل کی سرچنگ کرنی شروع کر دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سوچتے رہ جائیں اور وہ جنگل سے نکل کر شوگران پہنچ جائیں“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم انتظار کرو۔ میں ابھی پرائم منسٹر سے بات کرتا ہوں اور جلد سے جلد لیبارٹری سے ماڈیکر گن منگواتا ہوں''۔ ریڈ ڈریگن نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو ریڈ ڈریگن نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون میز پر رکھا اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون سیٹ کا رسیور اٹھا لیا اور پرائم منسٹر ہاؤس کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

دستک کی آواز سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔ وہ فوراً بیڈ سے اترا اور جوتے پہن کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ویٹر''...... باہر سے آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کا لاک کھول دیا۔ دروازے کا لاک کھول کر اس نے ہینڈل گھمایا تو باہر واقعی ایک ویٹر موجود تھا جس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی۔ ٹرے میں چائے کا سامان تھا۔ اسے دیکھ کر ٹائیگر نے اسے اندر آنے کا راستہ دے دیا۔ ویٹر اندر آیا تو ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا اور ویٹر کے پیچھے کمرے میں آ گیا۔

''کوئی خبر''...... ٹائیگر نے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ویٹر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کاغذ کا ٹکڑا نکال کر ٹائیگر کی طرف

بڑھا دیا۔

''یہ کیا ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس پر ایک فون نمبر ہے۔ اس نمبر پر کال کریں''...... ویٹر نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

''کس سے بات کروں اس نمبر پر''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''یہ مس لاچائی کا نمبر ہے جو لاچائی کلب کی مالکہ ہے۔ اسے ڈبل ون کی ٹپ دینا تو وہ تمہاری بات سن بھی لے گی اور تمہاری مدد کے لئے آمادہ بھی ہو جائے گی''...... ویٹر نے کہا۔

''کہاں ہے لاچائی کلب''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''یہیں دارالحکومت میں ہے لیکن جب تک تم اس سے بات نہیں کرو گے وہ تمہارا کوئی کام نہیں کرے گی''...... ویٹر نے کہا۔

''اگر میں اس سے اس کے کلب میں جا کر مل لوں تو کیا مناسب نہیں رہے گا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے اس سے فون پر بات کرو۔ ڈبل ون کا سن کر وہ تمہیں ملاقات کا وقت دے گی اور یہ ضروری نہیں کہ وہ تم سے ملاقات کے لئے تمہیں اپنے کلب میں بلائے۔ وہ تمہیں کہیں بھی بلا سکتی ہے اور اگر تم واقعی اس سے مدد حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر وہ جہاں بھی بلائے وہاں پہنچ جانا''...... ویٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ مس لاچائی مجھے شائی لاگ تک پہنچا سکتی ہے''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے

پوچھا۔

''اس کے سوا تمہیں کوئی شائی لاگ تک نہیں پہنچا سکتا''۔ ویٹر نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ویٹر کی طرف بڑھا دی۔ نوٹوں کی گڈی دیکھ کر ویٹر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے جھپٹنے والے انداز میں ٹائیگر سے گڈی چھینی اور اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لی۔

''رقم گن لو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پوری ہو گی۔ اب میں چلتا ہوں''...... ویٹر نے کہا۔

''ایک منٹ۔ ایک بات اور بتاتے جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پوچھو''...... ویٹر نے کہا۔

''مس لاچائی کی فطرت کیسی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ کیسے مزاج کی مالکہ ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہ انتہائی سخت اور تلخ مزاج ہے۔ کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی۔ وہ اپنے مقابلے میں مردوں کو انتہائی کمزور اور بودا سمجھتی ہے۔ اس نے کنگفو، مارشل آرٹس اور ایسے ہی بہت سے آرٹس میں بلیک بلٹس حاصل کر رکھی ہیں۔ اگر اسے کسی پر غصہ آ جائے تو وہ اسے دھنک کر رکھ دیتی ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''اور یہ ڈبل ون۔ جس کی تم نے مجھے ٹپ دی ہے۔ کیا مس

لاچائی اس سے ڈرتی ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ مس لاچائی اور ڈبل ون جو یہاں کا بڑا ڈان ہے کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے اور ان کا سائیڈ بزنس ایک دوسرے کے تعاون سے ہی چلتا ہے۔ اب یہ مت پوچھنا کہ سائیڈ بزنس کیا ہوتا ہے''۔ ویٹر نے کہا۔

''میں سمجھ سکتا ہوں۔ سائیڈ بزنس سے تمہاری مراد یقیناً شراب اور منشیات سے ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب میں جاؤں''...... ویٹر نے کہا۔

''ہاں جاؤ''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ویٹر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے دروازے تک آیا۔ ویٹر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا۔ ٹائیگر اس وقت شوگران کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ عمران کے کہنے پر وہ اکیلا ہی یہاں پہنچا تھا۔ چونکہ پاکیشیا سے شوگران آنے کے لئے فری وے تھا اس لئے ٹائیگر کو یہاں پہنچنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ وہ ایک بزنس مین کے روپ میں یہاں پہنچا تھا اور اس نے ایک اعلیٰ ہوٹل میں قیام کیا تھا اور اب وہ زیر زمین دنیا کے افراد سے شائی لاگ کے کلب کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا۔ اسے ایک ہوٹل کے ویٹر کی ٹپ ملی تو وہ فوراً اس ہوٹل میں شفٹ ہو گیا

ر پھر اس نے متعلقہ ویٹر تک رسائی حاصل کر لی۔ ویٹر انتہائی لاک اور لالچی تھا اس نے ٹائیگر کو کھل کر بات کرنے کا کہا تو ئیگر نے اسے بتایا کہ اس کی ایک ساتھی لڑکی جو شوگران میں محض فریح کی غرض سے آئی تھی شائی لاگ کے ساتھیوں نے اغوا کر لی ہے اور وہ اپنی اس ساتھی لڑکی کو ہر صورت میں شائی لاگ کی قید سے آزاد کرانا چاہتا ہے لیکن اسے نہ تو شائی لاگ کا علم ہے اور نہ ی وہ یہ جانتا ہے کہ دارالحکومت میں شائی لاگ کا کلب کون سا ہے تو ویٹر نے اسے کچھ بتانے سے پہلے موٹی رقم کی ڈیمانڈ کر دی۔ ٹائیگر کو چونکہ خصوصی طور پر اس ویٹر سے معلومات ملنے کا یقین دلایا گیا تھا اس لئے ٹائیگر نے اس سے ڈیل کر لی اور اس نے ویٹر کو مخصوص رقم دینے کا وعدہ کر لیا۔ ویٹر نے اس سے آدھی رقم ایڈوانس لی اور آدھی کام ہونے کے بعد لینے کا کہا تھا۔ ویٹر نے ٹائیگر کو بتایا تھا کہ اگر وہ شائی لاگ سے اپنی دوست لڑکی کو آزاد کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ مس لاچائی کی خدمات حاصل کرے۔ مس لاچائی اسے نہ صرف شائی لاگ تک پہنچا سکتی تھی بلکہ وہ اسے یہ بھی بتا سکتی تھی کہ ٹائیگر جس لڑکی کی تلاش میں ہے اسے شائی لاگ نے کہاں قید کیا ہوگا۔ ٹائیگر نے مس لاچائی کے بارے میں پوچھا کہ وہ اسے کہاں ملے گی تو ویٹر نے اسے اپنے کمرے میں ہی انتظار کرنے کا کہا تھا اور اب جب وہ آیا تو اس نے مس لاچائی کا ایک نمبر اسے تھما دیا تھا۔

ویٹر کے جانے کے بعد ٹائیگر چند لمحے غور سے اس نمبر کو دیکھتا رہا پھر اس نے سائیڈ میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر ویٹر کے دیئے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس لاچائی کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیا آپ مس لاچائی بول رہی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں کلب کی کاؤنٹر گرل بول رہی ہوں۔ آپ کون''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے مس لاچائی سے بات کرنی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''سوری۔ مس لاچائی ہر کسی سے بات نہیں کرتی''...... دوسری طرف سے کاؤنٹر گرل نے کہا اور اس سے پہلے کہ ٹائیگر مزید کوئی بات کرتا دوسری طرف رسیور رکھ دیا گیا۔ ٹائیگر کو اس طرح فون بند کرنے پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس لاچائی کلب''...... دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔

''تمہیں یہاں کس نانسنس نے جاب دی ہے نانسنس گرل''۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کون بول رہے ہیں آپ''...... دوسری طرف سے لڑکی نے ٹائیگر کا غصیلا لہجہ سن کر قدرے پریشانی کے عالم میں

۔

''میں نے تم سے مس لاچائی سے بات کرانے کا کہا تھا اور تم فون بند کر دیا۔ جانتی ہو میں کون ہوں اور کوئی میری پوری ی سنے بغیر فون بند کر دے تو میں اسے آ کر فوراً گولی مار دیتا ں''۔ ٹائیگر نے اسی طرح انتہائی غصے سے کہا۔

''کون ہیں آپ''...... لڑکی نے کہا۔

''ڈبل ون''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''اوہ اوہ۔ سس۔ سس۔ سوری سر۔ وہ میں۔ وہ وہ''...... ڈبل ں کا سن کر لڑکی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا جیسے ڈبل ں کا نام سن کر اس کا خون خشک ہو گیا ہو۔

''جلدی کرو اور فوراً میری مس لاچائی سے بات کراؤ۔ اگر میں اں آ گیا تو میں اپنے ریوالور کی تمام گولیاں تمہارے نازک بدن ں اتار دوں گا''...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ میں ابھی بات کراتی ہوں۔ ایک منٹ ہولڈ ن پلیز''...... کاؤنٹر گرل نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں ہا اور پھر رسیور میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''یس لاچائی سپیکنگ''...... چند لمحوں کے بعد ایک پھنکارتی وئی آواز سنائی دی۔

''ڈرینک بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کون ڈرینک''...... کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ڈرینک کی اہمیت بتانے کے لئے کیا ڈبل ون کا کوڈ کافی ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ڈبل ون۔ اوہ۔ ٹھیک ہے''...... لاچائی نے چونک کر کہا۔

''میں تم سے ملنا چاہتا ہوں مس لاچائی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کب اور کہاں''...... لاچائی نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

''جہاں تم کہو اور ملاقات جلد سے جلد بلکہ آج اور ابھی ہو جائے تو اچھا ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہو۔ جب تک تم مجھے ٹپ نہیں دو گے میں یہ طے نہیں کر سکتی کہ تم سے کب اور کہاں ملنا چاہئے''......لاچائی نے اسی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

''پی ایس کے ایک ایجنٹ کے بارے میں معلومات چاہئیں''۔ ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے اپنا سیل فون نمبر دے دو۔ میں تمہیں ایک گھنٹے بعد کال کروں گی اور پھر میں تمہیں جہاں آنے کا کہوں وہاں پہنچ جانا''......لاچائی نے کہا۔

''میرے پاس یہاں کا سیل فون نہیں ہے۔ تم مجھے اپنا نمبر بتا دو۔ میں ایک گھنٹے کے بعد تمہیں خود کال کر لوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ نمبر نوٹ کرو میرا''...... لاچائی نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر

کو اپنے سیل فون کا نمبر نوٹ کرانے لگی۔

''ایک گھنٹے بعد کال کرنا اور کوڈ کے طور پر ڈبل ون کا نام لینا۔ بس سمجھ جاؤں گی کہ تمہاری کال ہے''...... لاچائی نے کہا۔

''اوکے''...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے لاچائی نے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

''کون ہو سکتی ہے یہ مس لاچائی اور اس کا شائی لاگ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ویٹر بتا رہا تھا کہ اس لڑکی کے بغیر نہ تو میں شائی لاگ تک پہنچ سکتا ہوں اور نہ ہی مجھے روزی راسکل کے بارے میں کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ شائی لاگ نے اسے کہاں قید کر رکھا ہے''...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس نے چائے منگوا کر پی اور پھر ایک گھنٹے کے بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور لاچائی کے نمبرز پریس کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی لاچائی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ڈبل ون''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ تم۔ ٹھیک ہے۔ میں ایک ایڈریس بتا رہی ہوں۔ اس ایڈریس پر پہنچ جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں''......لاچائی نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو ایک کمرشل پلازہ کے فلیٹ کا نمبر نوٹ کرا دیا۔

''میں یہاں تمہارا آدھا گھنٹہ انتظار کروں گی۔ اگر تم آدھے

گھنٹے تک نہ آئے تو پھر میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ اس کے بعد مجھ سے دوبارہ ملنے کے لئے کوئی کال نہ کرنا''...... لاچائی نے کہا اور اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کہتا لاچائی نے رابطہ ختم کر دیا۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ پہلے سے ہی تیار تھا۔ اس نے ہلکے بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ شکل وصورت سے وہ ایشیا کا کامیاب بزنس مین ہی دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے سے نکل کر وہ لفٹ کی طرف بڑھا اور پھر لفٹ میں سوار ہو کر وہ گراؤنڈ فلور پر آ گیا۔ کاؤنٹر پر اس نے ہوٹل کے کمرے کی چابی جمع کرائی اور پھر وہ ہوٹل کے مین دروازے سے نکل کر باہر آ گیا۔ ہوٹل سے نکل کر اس نے سڑک پر آ کر ایک ٹیکسی ہائر کی اور ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔

''شن ون پلازہ''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی شہر کی مصروف سڑکوں پر دوڑتی رہی اور پھر ایک کمرشل پلازہ کے مین گیٹ کے سامنے آ کر رک گئی۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ اس پلازہ کی طرف بڑھ گیا۔ پلازہ کی ایک لفٹ میں سوار ہو کر وہ دسویں فلور پر پہنچ گیا اور پھر وہ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ایک فلیٹ کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ دیوار پر لگی کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھی تو اندر گھنٹی بجنے کی آواز

نائی دی۔ کال بیل کے ساتھ انٹر کام بھی لگا ہوا تھا۔

''یس''...... انٹر کام سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈبل ون''...... ٹائیگر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم آ گئے۔ او کے۔ میں دروازہ کھولتی ہوں''...... انٹر کام سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور پھر کھٹک کی آواز کے ساتھ فلیٹ کا دروازہ کھل گیا۔ شاید اسے اندر سے کسی ریموٹ کنٹرول سسٹم سے کھولا گیا تھا۔ ٹائیگر نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے ایک چھوٹی اور پتلی سی راہداری تھی جس کے سامنے ایک بڑا ل کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر جیسے ہی اندر آیا اس کے عقب ں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''چلے آؤ اندر''...... ہال سے وہی نسوانی آواز سنائی دی جو ائیگر نے باہر انٹر کام پر سنی تھی۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور ہال میں گیا جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک نوجوان ڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے نقوش شوگرانیوں سے مختلف تھے لیکن ہرحال وہ ایشیائی ہی لگ رہی تھی۔ اس کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک پھیلے ہوئے تھے اور اس نے جینز اور یاہ رنگ کی لیڈیز جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے سامنے میز پر رائی فروٹ کی ٹرے پڑی ہوئی تھی۔

''آؤ۔ بیٹھو''...... لڑکی نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے وئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں نجانے کیا بات تھی کہ ٹائیگر کو یوں

لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کا دماغ پڑھ رہی ہو۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

''مس لاچائی......'' ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ہی ہوں مس لاچائی اور مجھے مس کہنے کی ضرورت نہیں۔ ٹو بی فرینک میں صرف لاچائی کہلانا زیادہ پسند کرتی ہوں''۔ لڑکی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے مجھے ملاقات کا وقت دیا''۔ ٹائیگر نے سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''یہ ملاقات صرف ڈبل ون کے حوالے سے ہو رہی ہے ورنہ میں اس طرح کسی سے ملنا پسند نہیں کرتی''...... لاچائی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بہرحال پھر بھی تمہارا شکریہ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹو دی پوائنٹ بات کرو مسٹر۔ میرے پاس ان فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہے''...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اب میں تم سے ٹو دی پوائنٹ بات کروں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پہلے اپنا نام بتاؤ''...... لاچائی نے کہا۔

''کیا نام بتانا ضروری ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مت بتاؤ۔ یہ بتاؤ مجھ سے کیا کام ہے۔ جس کے لئے تم نے

ڈبل ون کا حوالہ دیا تھا''...... لاچائی نے لاپرواہی سے کہا۔

''شائی لاگ کے بارے میں کیا جانتی ہو''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو لاچائی یوں اچھلی جیسے ٹائیگر نے اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''شائی لاگ۔ کون شائی لاگ۔ کس شائی لاگ کی بات کر رہے ہو''...... لاچائی نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن تھا جسے ٹائیگر نے صاف محسوس کر لیا تھا۔

''وہ شائی لاگ جس کا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سوری مسٹر۔ میں کسی شائی لاگ اور بلیک اسکارپین کو نہیں جانتی۔ تمہیں میرے بارے میں کسی نے غلط ٹپ دی ہے۔ تم یہاں سے جا سکتے ہو''...... لاچائی نے انتہائی سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کسی اور نے نہیں مجھے یہ ٹپ ڈبل ون نے ہی دی تھی''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ ڈبل ون میرے بارے میں کسی کو ایسی غلط انفارمیشن نہیں دے سکتا۔ جب میں کسی شائی لاگ اور بلیک اسکارپین کو نہیں جانتی تو پھر میں ان کے بارے میں تمہیں کیسے کچھ بتا سکتی ہو''...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تم کیا سمجھی تھی کہ مجھے ڈبل ون نے تمہارے پاس آنے

کے لئے کیوں کہا تھا‘‘...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’میں سمجھی تھی کہ تم کوئی ڈیلر ہو اور مخصوص سامان کے لئے مجھ سے ڈیل کرنا چاہتے ہو‘‘...... لاچائی نے کہا۔

’’نہیں۔ مجھے تمہاری شراب اور منشیات سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ مجھے شائی لاگ کی تلاش ہے اور اس کے بارے میں تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’سوری۔ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ اب تم جاؤ یہاں سے‘‘...... لاچائی نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر غصے کی سرخی پھیل گئی تھی۔ اسے اٹھتا دیکھ کر ٹائیگر بھی ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

’’تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم شائی لاگ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو لیکن مجھے بتانا نہیں چاہتی‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’یو شٹ اپ نانسنس۔ جاؤ یہاں سے۔ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی‘‘...... لاچائی نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

’’اور میں تم سے بات کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا‘‘۔ ٹائیگر نے کہا۔

’’تم کسی عام عورت کے سامنے نہیں لاچائی کے سامنے کھڑے ہو مسٹر اور میرے بارے میں تم نہیں جانتے۔ میں تم جیسے دس سور ماؤں پر بھاری پڑ سکتی ہے‘‘...... لاچائی نے غرا کر کہا۔

’’میں یہاں تم سے لڑنے نہیں صرف تم سے بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم میری مدد کرو گی تو میں تمہیں اس کی منہ مانگی قیمت دے سکتا ہوں‘‘...... ٹائیگر نے کہا وہ حتی الوسع اس سے نرم لہجے میں بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

’’تمہیں شاید اپنی زندگی سے لگاؤ نہیں ہے جو تم مجھ سے ایسی بات کر رہے ہو۔ میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ میں کسی شائی لاگ کو نہیں جانتی۔ اگر جانتی بھی ہوتی تو میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہ بتاتی اور اب میں تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ......‘‘ لاچائی نے غصے سے بری طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

’’ورنہ کیا کرو گی تم‘‘...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔ اس کی بات سن کر لاچائی کے حلق سے انتہائی غراہٹ بھری آواز نکلی اور دوسرے ہی لمحے اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک منی پسٹل نکال لیا۔ اس نے جس پھرتی اور مہارت سے جیب میں ہاتھ ڈال کر پسٹل نکالا تھا اس پر ٹائیگر دل ہی دل میں اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔

’’ورنہ میں تمہیں یہیں شوٹ کر دوں گی‘‘...... لاچائی نے کہا۔

’’یہ لیڈیز پسٹل ہے اور لیڈیز پسٹل سے شیروں کا شکار نہیں کیا جا سکتا‘‘...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

’’پسٹل سے نکلنے والی گولی جب شیر کے سر میں گھستی ہے تو وہ

بھی ایک لمحے میں ڈھیر ہو جاتا ہے‘‘......لاچائی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتی اسی لمحے ٹائیگر کی لات پوری قوت سے لاچائی کے پسٹل والے ہاتھ پر پڑی اور لاچائی کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ لاچائی کچھ سمجھتی ٹائیگر اچھل کر اس کے قریب آیا اور اس کا بھرپور مکا لاچائی کی کنپٹی پر پڑا۔ لاچائی کے حلق سے چیخ نکلی، اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کے دوسرے زور دار مکے نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور وہ الٹ کر اسی صوفے پر گرتی چلی گئی جس سے وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے اس کا جارحانہ انداز دیکھ لیا تھا اسے معلوم تھا کہ لاچائی ٹاپ فائٹر ہے۔ وہ اس کے خاتون ہونے کی وجہ سے اس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے موقع کا بھرپور فائدہ اٹھا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اور لاچائی، شاید ٹائیگر کے ڈھیلے انداز سے یہی سمجھ بیٹھی تھی کہ وہ عام سا مڈل مین ہے۔ اسی غلط فہمی کی بنا کر وہ مار کھا گئی تھی اور ٹائیگر کے دو ہی مکوں سے بے ہوش ہو گئی تھی۔

اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر ٹائیگر نے جیب سے نائلون کی رسی کا گچھا نکالا جو وہ اسی مقصد کے لئے اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس نے بے ہوش پڑی ہوئی لاچائی کے ہاتھ اس کی پشت پر باندھ دیئے۔ بازو باندھنے کے بعد اس نے اس کا جسم اور اس کی دونوں پنڈلیاں بھی باندھیں اور پھر اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

کرسی پر ڈالنے کے بعد ٹائیگر چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور کمرہ زور دار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا لیکن اس تھپڑ کا لاچائی پر کوئی اثر نہ ہوا تو ٹائیگر کا ہاتھ مشین کی سی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا اور کمرہ زور دار تھپڑوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ پانچویں تھپڑ پر لاچائی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھی ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی۔

’’یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ تم نے مجھے اس طرح سے کیوں باندھا ہے‘‘۔ لاچائی نے ٹائیگر کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

’’تمہارا منہ کھلوانے کے لئے‘‘...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ لاچائی کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے لاچائی کی پیشانی کی آدھی سے زیادہ کھال خنجر سے اس طرح اُڑا دی جیسے قصائی انتہائی مہارت سے بکرے کی کھال اتارتا ہے۔ لاچائی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا اور اس کا جسم بری طرح سے کسمسانے لگا۔

’’اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو ایک لمحے میں گردن کاٹ دوں گا‘‘...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا اور لاچائی کا چیخ مارنے کے لئے کھلتا ہوا منہ ایک جھٹکے

سے بند ہو گیا البتہ اس کا چہرہ تکلیف کو برداشت کرنے کی وجہ سے اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔

''بولو۔ کہاں ہے شائی لاگ۔ اور سنو اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا تو میں تمہارا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ کر تمہیں سڑک پر پھینک دوں گا۔ بولو'' ...... ٹائیگر کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ لاچائی جیسی خطرناک اور طاقتور عورت کا جسم بھی نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

''لل لل۔ لیکن ......'' لاچائی نے کہنا چاہا ابھی اس کے منہ سے اتنا ہی نکلا تھا کہ اسی لمحے ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور لاچائی حلق کے بل دھاڑتی ہوئی چیخنے ہی لگی تھی کہ ٹائیگر نے ایک بار پھر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ لاچائی کی چیخ اس کے منہ میں ہی گھٹ کر رہ گئی۔ ٹائیگر نے اس بار خنجر مار کر اس کی ناک اُڑا دی تھی۔ اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے ٹائیگر کا ہاتھ خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اور لاچائی کرسی پر پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنا شروع ہو گئی تھی۔

''کہا ہے نا حلق سے آواز نکلی تو گردن کاٹ دوں گا''۔ ٹائیگر نے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاچائی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ لاچائی کا جسم ابھی تک پھڑک رہا تھا اس کی آنکھوں سے تکلیف کی شدت سے آنسو نکل آئے تھے۔ تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے اس نے مضبوطی سے دانتوں پر دانت جما لئے تھے۔

''تت۔ تت۔ تم۔ تم بہت ظالم اور بے رحم انسان ہو''۔ لاچائی نے تکلیف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی تم نے میرا ظلم کہاں دیکھا ہے۔ میں اگر اپنے اصل رنگ میں آ گیا تو تمہارا یہ خوبصورت جسم یہاں ٹکڑوں میں بکھر جائے گا'' ...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو لاچائی ایک بار پھر کانپ اٹھی۔

''اب تمہارے منہ سے شائی لاگ کا ٹھکانہ بتانے کے سوا کچھ نہیں نکلنا چاہئے ورنہ......'' ٹائیگر نے کہا۔

''وہ یہاں بے شمار کلبوں کا مالک ہے۔ کبھی وہ کسی کلب میں ہوتا ہے اور کبھی کسی میں'' ...... لاچائی نے کہا۔

''اس کا کوئی تو مستقل ٹھکانہ ہو گا'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''وانڈو کلب۔ وہ اپنا زیادہ وقت وانڈو کلب میں گزارتا ہے''۔ لاچائی نے جواب دیا۔

''کہاں ہے وانڈو کلب'' ...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''میٹرو پلازہ کے گراؤنڈ فلور پر'' ...... لاچائی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میٹرو پلازہ کا ایڈریس بتا دیا۔

''اس کا خصوصی فون نمبر بتاؤ'' ...... ٹائیگر نے کہا تو لاچائی نے اسے شائی لاگ کا فون نمبر بتا دیا۔

''اگر تم نے غلط بیانی کی تو اس کا انجام بے حد بھیانک ہو گا کیونکہ میں اس نمبر اور ایڈریس کی تصدیق کئے بغیر تمہاری جان نہیں چھوڑوں گا'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں غلط بیانی نہیں کر رہی''...... لاچائی نے کہا۔ اس کا چہرہ بدستور تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔

''اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ شائی لاگ سے ملنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا۔ کوئی آسان راستہ بتاؤ تاکہ میں اس تک ڈائریکٹ پہنچ سکوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ سپیشل ڈیل کرنے والوں کے سوا کسی سے نہیں ملتا''۔ لاچائی نے کہا۔

''سپیشل ڈیل مطلب''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گرین پاؤڈر۔ وہ گرین پاؤڈر کا بہت بڑا بیوپاری ہے اور گرین پاؤڈر کی ڈیلنگ وہ خود کرتا ہے اور وہ بھی غیر ملکیوں کے ساتھ''...... لاچائی نے کہا۔

''گرین پاؤڈر کیا منشیات کی کوئی نئی قسم ہے''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہ پاؤڈر عام منشیات سے دس گنا تیز اور سکون آور ہے۔ بے شمار نشہ آور ادویات کو ملا کر یہ ایک خاص نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جس کا فارمولا شائی اگ کے پاس ہے۔ تیز اور سکون آور ہونے کی وجہ سے یہ نشہ تیزی سے پوری دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے اس لئے اس کی بڑے پیمانے پر ترسیل کی ساری ڈیلنگ شائی لاگ خود کرتا ہے''...... لاچائی نے جواب دیا۔

''کم از کم اس سے کتنی مالیت کی ڈیل کرنی پڑتی ہے''۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دس لاکھ ڈالرز اس کی کم از کم حد ہے۔ اس سے زائد کی ڈیل ہو تو اس میں خصوصی رعایت بھی دیتا ہے''...... لاچائی نے کہا۔

''کیا اس سے ڈیل کرنے کا کوئی خاص طریقہ ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس کے مخصوص نمبر پر چند کوڈ ورڈز کا تبادلہ ہوتا ہے۔ مطمئن ہونے کے بعد میری طرح شائی لاگ اپنے کلائنٹ کو اپنی مرضی کی جگہ پر بلاتا ہے اور پھر ڈیلنگ ہوتی ہے۔ اگر وہ ڈیل سے مطمئن ہو جائے تو مزید باتیں طے ہو جاتی ہیں''...... لاچائی نے کہا۔

''کوڈ ورڈز بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''گرین پاؤڈر کے لئے اسے فون کر کے گرین ڈیل کہنا پڑتا ہے پھر وہ ڈیل کی مالیت کا پوچھے گا۔ دس لاکھ ڈالر کی ڈیل کے لئے ٹین کہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ڈیل پندرہ لاکھ ڈالر کی ہو تو ففٹین اور اگر اس سے زائد مالیت کی ڈیل کرنی ہو تو ڈالرز کا فگر بتانا پڑتا ہے۔ بیس لاکھ ڈالر کے لئے ٹوئنٹی اور پچیس لاکھ ڈالر کے لئے ٹوئنٹی فائیو۔ اس کے بعد شائی لاگ فون کرنے والے کو کسی مخصوص پوائنٹ پر بلاتا ہے جہاں اس کی اپنی اجارہ داری ہوتی ہے اور وہیں وہ آنے والے کو پرکھتا ہے اور اس سے ڈیل فائنل کرتا

ہے''...... لاچائی نے جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا تم اس کے لئے کمیشن ایجنٹ کے طور بھی کام کرتی ہو''۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر میں اس سے کسی کی ڈیل کراتی ہوں تو وہ مجھے ہر ڈیل کا فائیو پرسنٹ دیتا ہے''...... لاچائی نے جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اب میں تم سے جو سوال پوچھنے لگا ہوں مجھے اس کا صحیح صحیح اور سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اگر مجھے تمہارے بیان میں معمولی سے جھوٹ کا عنصر محسوس ہوا تو یہ تمہارے منہ سے نکلنے والا آخری جملہ ہوگا''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم جیسے ظالم اور بے رحم انسان کے سامنے کوئی جھوٹ بولنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا۔

''روزی راسکل کے بارے میں کیا جانتی ہو''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''روزی راسکل۔ کون روزی راسکل''...... لاچائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر اس کے بولنے کے انداز سے سمجھ گیا کہ اس کی حیرت مصنوعی نہیں تھی۔

''میں اس ایشیائی لڑکی کی بات کر رہا ہوں جسے شائی لاگ نے

ہیں قید کر رکھا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم اس لڑکی کے لئے یہاں آئے ہو''...... لاچائی نے ہنک کر کہا۔

''ہاں۔ کیا جانتی ہو اس لڑکی کے بارے میں اور اب وہ کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہ لڑکی تمہاری طرح انتہائی خطرناک اور تیز تھی۔ شائی لاگ نے اسے ایک ہوٹل سے اغوا کیا تھا اور اسے لے کر اپنے کلب میں گیا تھا اور اس نے کلب کے نیچے موجود ایک بلائنڈ ٹنل میں سے قید کر دیا تھا لیکن وہ لڑکی ٹنل توڑ کر گٹر لائن کے راستے وہاں سے بھاگ نکلی تھی اور شائی لاگ کی رہائش گاہ تک جا پہنچی تھی۔ اس کے قدموں کے نشان دیکھ کر شائی لاگ کے آدمی اس تک پہنچ گئے تھے لیکن اس لڑکی نے آخری دم تک ہتھیار نہیں ڈالے تھے اور وہ شائی لاگ کے ساتھیوں سے لڑتی رہی تھی لیکن پھر اس کی بدقسمتی کہ وہ شائی لاگ کے آدمیوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئی''۔ لاچائی نے کہا اور اس کی آخری بات سن کر ٹائیگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''گولیوں کا نشانہ۔ کیا وہ ہلاک ہو گئی ہے''...... ٹائیگر نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ بچ گئی تھی''...... لاچائی نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر روزی راسکل کے زندہ ہونے کا سن کر سکون آ گیا۔

''اب کہاں ہے وہ''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''شائی لاگ کو نجانے اس لڑکی سے کیا مطلب ہے جو اس نے اب تک نہ صرف اسے زندہ رکھا ہوا ہے بلکہ وہ اس کا علاج بھی کراتا پھر رہا ہے۔ اس نے لڑکی کو کسی خفیہ جگہ منتقل کر دیا ہے جس کے بارے میں سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا''...... لاچائی نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے شائی لاگ پر غصہ ہو کہ اس نے لڑکی کو اب تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔

''کیا تم نہیں جانتی کہ شائی لاگ اس لڑکی سے کیا چاہتا ہے''۔ ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اس سے پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اس نے بتایا تھا کہ یہ بلیک اسکارپین کا ٹاپ سیکرٹ ہے جس کے بارے میں وہ کسی کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ مجھے بھی نہیں حالانکہ میں اس کی سب سے بڑی راز دار ہوں''...... لاچائی نے کہا۔

''تمہارا سیل فون کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''میری جیب میں۔ کیوں''...... لاچائی نے کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کی جیکٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا سیل فون نکال لیا۔

''مجھے تصدیق کراؤ کہ اب تک تم نے جو کہا ہے وہ سچ ہے اس کے بعد میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ کر یہاں سے چلا جاؤں گا اور اگر تمہاری ایک بھی بات غلط نکلی تو اس کا انجام تم جانتی ہو''۔ ٹائیگر

نے کہا۔

''میں تمہیں تصدیق کرا دوں گی لیکن یہ یاد رکھنا کہ تم شائی لاگ سے اس لڑکی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکو گے۔ شائی لاگ کو اگر تم پر ذرا بھی شک ہو گیا تو تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا وہ اپنے دشمنوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے''...... لاچائی نے کہا۔

''مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ تم شائی لاگ سے بات کرو بس اور مجھے کچھ نہیں سننا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا تو لاچائی نے اس کی طرف زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے لاچائی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور کالنگ بٹن پریس کرتے ہی اس نے سیل فون کا سپیکر آن کر دیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے لاچائی کی آنکھوں کے سامنے خنجر لہراتے ہوئے سیل فون اس کے منہ کے قریب کر دیا۔

''لاچائی بول رہی ہوں''...... لاچائی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تم۔ بولو کیوں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''گرین ڈیل''...... لاچائی نے کہا۔

''اوہ۔ کتنی مالیت کی ڈیل ہے''...... دوسری طرف سے چونک

کر پوچھا گیا تو لاچائی نے ٹائیگر کی طرف دیکھا جیسے وہ ڈیل کی
مالیت کے لئے پوچھ رہی ہو۔ ٹائیگر نے اسے بیس لاکھ ڈالر کی ڈیل
کا اشارہ کیا۔

''ٹوئنٹی''...... لاچائی نے کہا۔

''گڈ شو۔ کون ہے جو اتنی مالیت کا گرین پاؤڈر حاصل کرنا
چاہتا ہے کیا تم اسے جانتی ہو''...... دوسری طرف سے مسرت
بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں۔ اس کا تعلق ایکریمیا کی ریاست اری زونا سے ہے اور
وہ اری زونا کی بلیک سینڈیکیٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ میری بلیک
سینڈیکیٹ کے چیف ریڈم سے بات ہوئی تھی۔ چونکہ اس کے ساتھ
میری کھل کر بات نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ ڈیل کے لئے خود
یہاں آ گیا ہے اور اب وہ میرے سامنے بیٹھا ہے''...... لاچائی
نے کہا اور اس کی ذہانت آمیز باتیں سن کر ٹائیگر اس کی طرف
تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں اس پر بھروسہ ہے تو پھر مجھے اس سے
ملنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔تم اسے میرا نمبر دے دو اور اس سے
کہو کہ وہ دو گھنٹے بعد مجھے کال کرے اور مجھے اپنا نام بتا کر گرین
ڈیل کے ساتھ تمہارے نام کا حوالہ دے تو میں اسے کسی مخصوص
پوائنٹ پر بلا لوں گا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''اوکے۔ میں اسے بتا دیتی ہوں''...... لاچائی نے کہا۔

''اس کا نام کیا ہے''...... شائی لاگ نے پوچھا۔

''جیمز۔ جیمز مارک''...... لاچائی نے ٹائیگر کی طرف غور سے
یکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی میں مصروف ہوں۔ دو گھنٹوں بعد میری اس
ے بات کرا دینا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''اوکے۔ اور ہاں تم سے اس لڑکی کے بارے میں کچھ پوچھنا
ا''...... لاچائی نے ٹائیگر کے اشارے پر کہا۔

''کون سی لڑکی''...... شائی لاگ نے پوچھا۔

''وہی جس نے تمہارے کلب کی بلائنڈ ٹنل سے فرار ہونے کی
وشش کی تھی اور تمہارے ساتھیوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئی تھی''۔
چائی نے پوچھا۔

''کیوں۔ تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو''۔ شائی
ل نے جیسے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم جانتی ہو کہ میں اپنے سوا تمہارے پاس کسی اور لڑکی کی
جودگی برداشت نہیں کرتی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ گولیاں لگنے کے
جود وہ زندہ بچ گئی تھی اور تم نے اسے کا علاج کرایا تھا اور اس
ے جسم سے گولیاں نکلوا لی تھیں۔ مجھے اس بات پر بے حد تشویش
ہ کہ میرے ہوتے ہوئے تم کسی اور لڑکی کی اس قدر کیئر کرو''۔
چائی نے کہا تو دوسری طرف شائی لاگ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم اس سے جیلس فیل کر رہی ہو''...... شائی لاگ نے ہنستے

ہوئے کہا۔

''ہاں''...... لاچائی نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ تم جانتی ہو کہ میں تمہارے سوا کسی اور کو پسند نہیں کرتا۔ اسے زندہ رکھنا سینڈیکیٹ کی ضرورت ہے۔ جیسے ہی ضرورت ختم ہو جائے گی اسے بھی ختم کر دیا جائے گا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''کیسی ضرورت''...... لاچائی نے پوچھا۔

''اس بات کا میں تمہیں پہلے بھی جواب دے چکا ہوں کہ سینڈیکیٹ کے کچھ ایسے سیکرٹ ہوتے ہیں جو شیئر نہیں کئے جا سکتے یہ بھی ایک سیکرٹ ہے جسے میں کسی بھی صورت میں اوپن نہیں کر سکتا''...... شائی لاگ نے اس بار درشت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ اس وقت وہ لڑکی کہاں ہے اور کس حال میں ہے''...... لاچائی نے پوچھا۔

''وہ جہاں بھی ہے اور جس حال میں بھی ہے ٹھیک ہے۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اور بلاوجہ میرا وقت ضائع مت کرو۔ گڈ بائے''۔ شائی لاگ نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور لاچائی کی بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔ اس کے فون بند کرنے پر لاچائی بے بسی سے ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگی جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ اس کے بس میں جو تھا وہ اس نے کر دیا ہے۔

''تم نے جو تعاون کیا ہے اس کے لئے شکریہ''...... ٹائیگر نے

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لاچائی کوئی بات کرتی ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لاچائی کی شہ رگ یوں کٹتی چلی گئی جیسے تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔ لاچائی کی گردن سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا تھا۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور وہ کرسی پر ماہی بے آب کی طرح تڑپنا شروع ہو گئی۔ چند لمحے وہ تڑپتی رہی پھر وہ ساکت ہو گئی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

''مجھے ہر حال میں شائی لاگ تک پہنچنا ہے اور اس کے لئے میں تمہیں زندہ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔ اس نے لاچائی کے لباس سے خنجر صاف کیا اور سامنے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ شائی لاگ نے چونکہ اس سے دو گھنٹوں کے بعد بات کرنی تھی اور ان دو گھنٹوں میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ شائی لاگ کو لاچائی کی ہلاکت کا بھی پتہ چل سکتا تھا اس لئے ٹائیگر اس وقت تک لاچائی کی لاش کے پاس رکنا چاہتا تھا جب تک دو گھنٹے نہ گزر جاتے اور وہ شائی لاگ سے ملنے روانہ نہ ہو جاتا۔

عمران کے دماغ میں ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پھر دھماکوں کا یہ سلسلہ مسلسل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے دماغ میں یکے بعد دیگرے دھماکے ہو رہے تھے اور پھر جیسے ہی اس کے دماغ میں چوتھا دھماکہ ہوا اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار حرکت کرنی چاہی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کا جسم لکڑی کے ایک بڑے اور مضبوط ستون سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے ارد گرد پگوڈوں جیسی بڑی بڑی جھونپڑیاں تھیں اور وہاں سرخ لباس والے لمبے تڑنگے گنجے افراد گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان تمام افراد کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔

عمران نے دائیں بائیں دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ اس کے دائیں طرف ایک گول چبوترے پر لکڑی کا ایک بڑا سا ستون نما تنا گڑا ہوا تھا جس کے ساتھ جولیا رسیوں سے

بندھی ہوئی تھی۔ جبکہ دائیں طرف اس کے باقی ساتھی موجود تھے اور وہ بھی ایسے ہی لکڑیوں کے تنوں سے انتہائی مضبوطی سے بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کے قریب جوزف اور جوانا بندھے ہوئے تھے جبکہ ان سے آگے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

عمران کے جسم پر بندھی ہوئی رسی کو اس انداز میں اس کے جسم اور تنے کے گرد لپیٹ کر باندھا گیا تھا کہ عمران معمولی سی جنبش بھی نہیں کر سکتا تھا۔ یہی حال اس کے ساتھیوں کا تھا۔ شعور جاگتے ہی عمران کی آنکھوں کے سامنے سابقہ مناظر کسی فلم کے منظر کی طرح گھوم گئے تھے جب اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل میں انتہائی خطرناک کریش لینڈنگ کی تھی۔ اس کے بعد ان پر سرخ بھیڑیوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی تھی جس سے بچنے کے لئے عمران کے کہنے پر جوزف نے مخصوص تکنیک استعمال کر کے وہاں سے سرخ بھیڑیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اس کے کچھ ہی دیر کے بعد ہوشو قبیلے کے وحشیوں کا ایک گروپ آ پہنچا تھا جن کے ساتھ ان کا سردار بھی تھا۔ سردار انہیں بار بار درختوں سے نیچے آنے کا کہہ رہا تھا لیکن عمران نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا جس پر سردار کو غصہ آ گیا تھا اور اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر اپنی ایک انگلی کھول کر عمران کی طرف کر دی۔ جیسے ہی اس نے اپنی انگلی کا رخ عمران کی جانب کیا عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور اسے

یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ بے ہوش ہونے سے قبل اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی درختوں سے نیچے گرتے دیکھا تھا۔ قبیلے والے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی اٹھا کر یہاں لے آئے تھے اور انہوں نے یہاں لا کر انہیں درختوں کے تنوں سے باندھ دیا تھا۔

عمران کو سردار کی پراسرار طاقتوں پر بے حد حیرت ہو رہی تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ شوگرانی جنگل کے قبیلے کا سردار بھی افریقی قبیلوں کے سرداروں کی طرح طاقتور اور پراسرار طاقتوں کے مالک ہو سکتا ہے کہ وہ محض ہاتھ کے اشارے سے انہیں بے ہوش کر دے۔

رات کا وقت تھا اس لئے اندھیرا دور کرنے کے لئے قبیلے والوں نے جگہ جگہ آگ روشن کر رکھی تھی اور پگوڈوں پر مشعلیں لگا رکھی تھیں جن سے وہاں اچھی خاصی روشنی تھی۔ قبیلے کے زیادہ تر افراد پگوڈوں میں سوئے ہوئے تھے اور کچھ باہر پہرے پر مامور تھے ان میں سے چند وحشی عمران اور اس کے ساتھیوں سے کچھ فاصلے پر مستعد کھڑے تھے۔ عمران کو ہوش میں آتے دیکھ کر ان کی نظریں اس پر جم گئی تھیں۔ اسی لمحے عمران کو جوزف کی کراہ سنائی دی تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جوزف کا جسم حرکت میں آ رہا تھا۔ چند لمحے وہ حرکت کرتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول

یں۔ آنکھیں کھول کر اس نے بے اختیار عمران کی طرح حرکت لرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے بھی معلوم ہو گیا کہ وہ ندھا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا''...... جوزف کے منہ سے ہکلاتی ہوئی آواز نکلی ور پھر وہ پریشانی کے عالم میں دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

''بب بب۔ باس یہ سب کیا ہے''...... جوزف نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہم ہوشو قبیلے کے وحشیوں کی قید میں ہیں''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لیس باس۔ قبیلے کا سردار ساحرانہ طاقتوں کا مالک ہے۔ اس نے ہم پر اچانک مشانگ چو کا سحر کیا تھا جس سے میرے بھی حواس معطل ہو گئے تھے اور مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے میرے جسم سے جان ہی نکال لی ہو''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ وہ واقعی ساحرانہ طاقتوں کا مالک ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی ساحرانہ طاقتوں سے ہمیں بچنا ہو گا باس ورنہ وہ ہمیں شدید نقصان پہنچا سکتا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ہمیں پکڑنے کے لئے ساحرانہ طاقتوں کا استعمال کرے گا ورنہ میں اسے اتنا موقع نہ دیتا۔ خیر جو ہوا سو ہوا اب ہمیں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے''۔ عمران

نے کہا۔

''یس باس۔ یہاں کا سحر افریقی سحر سے طاقتور تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں احتیاط کرنی ہو گی۔ میں کوشش کروں گا کہ دوبارہ سردار ہم پر کوئی سحر نہ کر سکے''...... جوزف نے کہا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اب ہوش میں آ چکے تھے اور وہ سب عمران اور جوزف کی باتیں سن رہے تھے۔

''اگر تمہیں معلوم تھا کہ اس جنگل میں اس قدر خطرات ہیں تو پھر تم یہاں کیوں آئے ہو۔ ہمارا مقصد شوگران میں داخل ہونے کا تھا ہم شوگران میں جانے کا کوئی اور راستہ بھی تو اختیار کر سکتے تھے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہو سکتا ہے ہمارا مشن اس جنگل تک ہی محدود ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس جنگل تک۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ عمران کی بات سمجھ نہ سکے ہوں۔

''میں نے یہاں آنے سے پہلے خاص ذرائع سے بلیک اسکارپین کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ ان معلومات کے مطابق بلیک اسکارپین کا ایک اڈہ اس جنگل میں بھی موجود ہے جہاں منشیات کے ساتھ اسلحے کا بھی بڑا سٹاک موجود ہے اور اسلحے اور منشیات کی سپلائی اسی جنگل سے ہی کی جاتی ہے''...... عمران نے

جواب دیا۔

''اوہ۔ تو آپ نے اسی لئے اس جنگل میں آنے کا فیصلہ کیا تھا اور وہ بھی کریش لینڈنگ کے ذریعے''...... صفدر نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''ہاں۔ اگر ہم اس اڈے تک پہنچ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ اس اڈے کو بیس بنا کر ہم بلیک اسکارپین کی جڑوں تک بھی پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو اندازہ ہے کہ ان کا اڈہ جنگل کے کس حصے میں موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ کسی حد تک ہوشو قبیلے کا بلیک اسکارپین سے تعلق ضرور ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ان کا اڈہ اس قبیلے میں بھی ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں ممکن ہے۔ میں اس قبیلے تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا اور یہ اتفاق ہی ہے کہ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی اور وہ ہمیں خود ہی اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا یہاں موجود تمام افراد اس اڈے کے بارے میں جانتے ہوں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''تمام تو نہیں لیکن ان میں کوئی ایک تو ایسا ہے جس کا تعلق براہ

راست بلیک اسکارپین سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''اور وہ کوئی ایک کون ہو سکتا ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ظاہر ہے قبیلے کا سردار یا پھر......'' عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''یا پھر کون''...... جولیا نے پوچھا۔

''لاما۔ جس کا نام تومو ہاما ہے''...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

''سردار سے زیادہ میرا شک لاما پر جاتا ہے کیونکہ سردار سمیت تمام قبیلہ لاما کے محکوم ہوتے ہیں اور اس کے کسی بھی معاملے میں انہیں بولنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو ہمیں یہاں کے لاما کے خلاف کارروائی کرنی ہو گی تا کہ اس کے ذریعے ہم منشیات اور اسلحے کے اڈے تک پہنچ سکیں''۔ جولیا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہمارے لئے لاما پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں ہو گا۔ اگر اس قبیلے کا سردار پراسرار طاقتوں کا مالک ہو سکتا ہے تو پھر قبیلے کا لاما بھی کوئی عام انسان نہیں ہو گا۔ کوئی بھی سردار اس وقت تک لاما کے سامنے سر نہیں جھکاتا جب تک کہ وہ اس سے زیادہ طاقتوں کا مالک نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''مطلب وہ بھی ساحر ہو گا''...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے

کہ عمران کوئی جواب دیتا اسی لمحے اچانک ان کے اردگرد ہر طرف نیلے رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی۔ روشنی دیکھ کر نہ صرف عمران اور اس کے ساتھی بلکہ وہاں موجود مسلح محافظ بھی بری طرح سے چونک پڑے اور پھر اچانک وہاں ہر طرف بھاگ دوڑ شروع ہو گئی۔ جیسے نیلی روشنی کی شکل میں قبیلے والوں پر کوئی افتاد ٹوٹ پڑی ہو۔

ہال میں داخل ہوتے ہی ٹائیگر ایک لمحے کے لئے رکا اور اس نے ہال میں بیٹھے ہوئے افراد پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور پھر ایک خالی میز دیکھ کر اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں اس وقت کافی گہما گہمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں شوگرانیوں کے ساتھ غیر ملکی بھی موجود تھے اور وہ مختلف برانڈز کی شراب سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ان میں جوان بھی تھے، بوڑھے بھی اور جوڑے بھی۔

میز پر باقاعدہ ریزرویشن کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے میز کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تختی الٹ دی اور اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک باوردی ویٹر اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔

”یس سر“...... ویٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ایک گلاس ڈبل لائن“...... ٹائیگر نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر جس کلب میں آیا تھا اس کا نام ماسٹن کلب تھا۔ اسے اس کلب میں آنے کے لئے شائی لاگ نے کہا تھا۔

لاچائی کے فلیٹ پر دو گھنٹے گزارنے کے بعد جب ٹائیگر نے شائی لاگ کے نمبر پر کال کی تھی تو نام بتانے اور کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد شائی لاگ نے اسے ماسٹن کلب بلاتے ہوئے کہا تھا کہ اس کلب کی ایک میز اسے ریزورڈ ملے گی وہ اس میز پر بیٹھ جائے اور جب ویٹر اس سے آرڈر مانگے تو وہ اسے ایک گلاس ڈبل لائن لانے کا کہے۔ ویٹر شائی لاگ کا خاص آدمی ہو گا جو اس کی آمد کی اسے اطلاع دے دے گا اور پھر شائی لاگ ویٹر کے ذریعے اسے اپنے آفس میں بلا لے گا۔ ٹائیگر کو یہ سب سن کر کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ مخصوص اور بڑے پیمانے پر جرائم کرنے والے افراد اسی طرح انتہائی محتاط انداز میں کام کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان تک کوئی بھی ایجنسی یا ایجنٹ آسانی سے رسائی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ویٹر دوبارہ واپس آ گیا۔ اس کے پاس ٹائیگر کا آرڈر نہیں تھا۔

”میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔ ڈبل لائن برانڈ ختم ہو گیا ہے۔ دوبارہ سٹاک آنے میں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ اگر آپ کوئی اور برانڈ لینا چاہیں تو بتا دیں ورنہ آپ کو انتظار کرنا پڑے گا“۔

ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا مجھے یہیں انتظار کرنا پڑے گا''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ انتظار کرنے کے لئے آپ کیبن نمبر پانچ میں چلے جائیں۔ کیبن خالی ہے وہاں آپ کو کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا''۔ ویٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہاں صرف ڈبل لائن کے لئے ہی آتا ہوں اور جب تک میں اپنا مخصوص برانڈ نہ پی لوں مجھے سکون نہیں ملتا اس لئے میں اپنے فیورٹ برانڈ کے لئے ایک گھنٹہ تو کیا شام تک کا انتظار کرسکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر آئیں۔ میں آپ کو کیبن تک پہنچا دیتا ہوں''...... ویٹر نے مسکرا کر کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ویٹر کے ساتھ ہال کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک دروازہ تھا اور یہ دروازہ کیبنوں میں جانے کے لئے بنایا گیا تھا۔ ویٹر نے اسے ایک خالی کیبن میں پہنچا دیا۔

''آپ یہاں رکیں۔ کچھ دیر میں ایک آدمی آئے گا وہ آپ کو ماسٹر تک پہنچا دے گا''...... ویٹر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ویٹر دروازہ بند کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ ابھی چند ہی منٹ ہوئے ہوں گے کہ کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا مگر بدمعاش ٹائپ کے آدمی کی شکل دکھائی دی۔

''مسٹر جیمز مارک''...... اس نے ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس آئی ایم''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرا نام ساہونگ ہے۔ آپ میرے ساتھ تشریف لائیں''۔ اس نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کیبن سے نکل کر وہ سائیڈ میں موجود ایک راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے ایک اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو بند تھا۔ راہداری میں دو مشین گن بردار موجود تھے جو دروازے کے بالکل قریب موجود تھے۔ ساہونگ، ٹائیگر کو لے کر ان کے قریب آ گیا۔

''براہ کرم اگر آپ کے پاس کوئی اسلحہ ہے تو آپ گارڈز کو دے دیں۔ ماسٹر کے پاس اسلحہ لے جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے''...... ساہونگ نے کہا۔

''میرے پاس کچھ نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''او کے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اصول کے مطابق آپ کی تلاشی لیں گے''...... ساہونگ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ساہونگ نے ایک گارڈ کو اشارہ کیا تو گارڈ نے اپنی مشین گن اپنے ساتھی کو پکڑائی اور پھر وہ آگے بڑھ کر ٹائیگر کی تلاشی لینے لگا۔

''یہ کلیئر ہے''...... گارڈ نے اس کی تلاشی لینے کے بعد اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ساہونگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''سوری مسٹر جیمز۔ یہ ہماری ڈیوٹی تھی۔ امید ہے آپ نے برا

نہیں منایا ہو گا‘‘...... ساہونگ نے ٹائیگر کی طرف معذرت خواہانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔کوئی بات نہیں‘‘...... ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

’’دروازہ کھولو‘‘...... ساہونگ نے دوسرے گارڈ سے کہا تو گارڈ نے پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کارڈ نکالا اور دروازے کے ساتھ لگے ہوئے ایک مشینی باکس میں ڈال دیا۔ باکس کے ساتھ نمبرنگ پینل لگا ہوا تھا۔ اس نے چند بٹن پریس کئے اور پھر ایک خانے میں اپنا انگوٹھا ڈال دیا۔ خانے میں نیلے رنگ کی روشنی چمکی جیسے اس کے انگوٹھے کا پرنٹ لینے کے لئے تصویر اتاری گئی ہو۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔

’’آئیں جناب‘‘...... ساہونگ نے دروازہ کھلتے دیکھ کر ٹائیگر سے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ لفٹ تھی۔ جیسے ہی ساہونگ، ٹائیگر کو لے کر لفٹ میں آیا لفٹ کا دروازہ خود کار طریقے سے بند ہو گیا اور لفٹ نیچے جانے کی بجائے تیزی سے اوپر اٹھنا شروع ہو گئی۔

چند لمحوں کے بعد لفٹ خفیف سے جھٹکے سے رک گئی۔ لفٹ رکتے ہی دروازہ کھلا اور ٹائیگر کو باہر ایک اور راہداری دکھائی دی۔ اس راہداری میں بھی دو مسلح افراد موجود تھے۔

’’آئیں‘‘...... ساہونگ نے کہا اور لفٹ سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی لفٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

راہداری کے دونوں اطراف سپاٹ دیواریں تھی البتہ سامنے ک بڑا ہال نما کمرہ دکھائی دے رہا تھا جہاں بہت سے افراد چلتے تے دکھائی دے رہے تھے۔ ساہونگ، ٹائیگر کو لئے اس ہال میں گیا۔ ہال کے دائیں اور بائیں بے شمار کمرے تھے۔ یہ کمرے ی فائیو سٹار ہوٹل کے کمروں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ٹائیگر کو ں لگ رہا تھا جیسے وہ کلب کی بجائے کسی عالی شان ہوٹل کے نج میں آ گیا ہو۔

کمروں کے دروازوں پر باقاعدہ نمبر پلیٹس لگی ہوئی تھیں۔ ہونگ، ٹائیگر کے ساتھ روم نمبر زیرو ون کے سامنے آ کر رک یا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور سائیڈ پر ایک انٹر کام اور ویژنل رین لگی ہوئی تھی۔ ساہونگ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا سکرین آن ہو گئی اور سکرین پر ایک لمبے تڑنگے، اور مضبوط جسم کا ک نوجوان دکھائی دیا۔ جس کا سر گنجا تھا اور اس نے سادھوؤں یا گیروے رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا جس میں اس کا ک کاندھا اوپن دکھائی دے رہا تھا۔ نوجوان کے چہرے اور سر پر وں کے پرانے نشان تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ اس کی ساری دگی لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔

’’یس‘‘...... نوجوان کے ہونٹ ہلے تو انٹر کام کے سپیکر سے اس ی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں بے حد کرختگی تھی۔

’’ساہونگ ہوں ماسٹر اور کلائنٹ لایا ہوں‘‘...... ساہونگ نے

سکرین کے سامنے آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس کا چہرہ دکھاؤ مجھے''...... گنجے سر والے نے کہا۔

''یہاں سکرین کے سامنے آ جاؤ''...... ساہونگ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر سکرین کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ گنجے سر والا نوجوان اس کی طرف انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔

''اپنا نام بتاؤ''...... گنجے سر والے نے کہا۔

''جیمز مارک''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کی آواز اس آواز سے میچ ہو گئی ہے جو میں نے فون پر سنی تھی۔ اسے اندر بھیج دو''...... نوجوان نے کہا اور ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ کمرے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی۔

''جاؤ''...... ساہونگ نے کہا تو ٹائیگر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک جہازی سائز کا کمرہ تھا جسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک جہازی سائز کی میز تھی جس کے پیچھے وہی گنجے سر والا بڑی شان سے بیٹھا ہوا تھا جو ٹائیگر کو باہر موجود سکرین پر دکھائی دیا تھا۔

''آؤ مسٹر جیمز مارک۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... گنجے سر والے نے کہا اور اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر اس کی طرف بڑھا تو گنجے سر والا میز کے پیچھے سے نکل کر اس طرف آ گیا۔ اس نے ٹائیگر سے ہاتھ ملانے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ٹائیگر نے اس سے ہاتھ ملایا۔

ہاتھ ملاتے ہوئے گنجے سر والا اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی شش کر رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں میں جھانکتے دیکھ کر ٹائیگر کو ں آنکھوں میں چبھن سی ہو رہی ہو۔ ٹائیگر نے فوری طور پر اپنا نڈ کنٹرول کر لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ نوجوان ہپنا ٹائزم یا ٹیلی پیتھی کا ر ہے اور وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر اس کے دماغ تک نچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ گنجے سر والا اس کے اغ کے اندر گھستا ٹائیگر نے فوری طور پر اپنا مائنڈ کنٹرول کرتے ئے ایک خاص نقطے پر مرکوز کر لیا تا کہ گنجے سر والا اس کے دماغ ں جھانک بھی لے تو اسے مخصوص باتوں کے علاوہ کسی بات کا علم ہو سکے۔

گنجے سر والا چند لمحے ٹائیگر کی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ ٹائیگر بھی ں کے سامنے اس انداز میں کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ اس کے سامنے د کو بے بس محسوس کر رہا ہو۔

''گڈ شو۔ آپ کا مائنڈ کلیئر ہے۔ آپ تشریف رکھ سکتے ہیں''۔ نجے سر والے نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر یوں چونک ا جیسے اس کے دماغ پر پڑا ہوا بوجھ یکلخت ہٹ گیا ہو یا پھر وہ ند سے جاگ اٹھا ہو۔

گنجے سر والے نے ٹائیگر کو سائیڈ میں پڑے نفیس اور قیمتی وفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ٹائیگر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گنجے روالا بھی بیٹھ گیا۔

''میرا نام شائی لاگ ہے''...... گنجے سر والے نے کہا تو ٹائیگر نے جواب میں سر ہلا دیا۔

''آپ میرے معزز مہمان ہیں۔ ڈیل کی بات کرنے سے پہلے بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میرے پاس ایک سے بڑھ کر ایک نایاب اور پرانی سے پرانی شراب موجود ہے جو آپ کو پوری دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی''...... شائی لاگ نے کہا۔

''نہیں۔ میں شراب صرف اپنے ملک اور اپنے گھر میں ہی پیتا ہوں۔ غیر ممالک کی شرابیں مجھے ہضم نہیں ہوتیں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جیسے آپ کی مرضی۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ تو آپ کو لینا پڑے گا۔ جب تک ہم اپنے معزز مہمانوں کی خدمت نہ کر لیں اس وقت تک ہمیں چین نہیں آتا''...... شائی لاگ نے مسکرا کر کہا۔

''او کے۔ اس شہر کی ہوا مجھے کچھ راس نہیں آ رہی ہے۔ میرا جی متلاتا رہتا ہے اور جی متلانے سے روکنے کے لئے میں لیمن جوس کا استعمال کرتا ہوں۔ اگر آپ مہمان نوازی کرنا چاہتے ہیں تو میرے لئے ایک گلاس لیمن جوس منگوا لیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''صرف لیمن جوس''...... شائی لاگ نے حیرت سے کہا۔

''جی ہاں۔ میرے لئے یہی کافی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ نے ٹائیگر کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس ماسٹر''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''مہمان کے لئے لیمن جوس بھیجو''...... شائی لاگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس ماسٹر''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا تو شائی لاگ نے انٹر کام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔

''کیا یہ درست ہے کہ آپ کا تعلق ایکریمیا کے سب سے بڑے اور طاقتور بلیک سینڈیکیٹ سے ہے''...... شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں آپ کو کوئی شک ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی آپ بلیک سینڈیکیٹ کے چیف ہیں یا اس سینڈیکیٹ کے چیف نے آپ کو یہاں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''میں چیف نہیں۔ چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ آپ سے میں جو ڈیل کرنے آیا ہوں ایسی تمام ڈیلز کے لئے چیف مجھ پر ہی اعتماد کرتا ہے اور میں نے آج تک چیف کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اس نے چونکہ لاچائی اور شائی لاگ کی تمام باتیں سنی تھیں اس لئے وہ اطمینان سے شائی لاگ کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا۔

''لیکن لاچائی نے تو کچھ اور ہی کہا تھا کہ آپ ہی بلیک

سینڈیکیٹ کے چیف ہے''...... شائی لاگ نے اس کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے چیف کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے لاچائی کو یہی بتایا تھا کہ میں ہی چیف ہوں چونکہ مجھے بگ ڈیل کرنی تھی اس لئے میں اس معاملے کو لاچائی کے سامنے اوپن نہیں کر سکتا تھا کہ میں ایک نمائندے کے طور پر کام کر رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن لاچائی کے مطابق وہ تمہیں چیف کی حیثیت سے جانتی ہے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے تم نے میرا چہرہ غور سے نہیں دیکھا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... شائی لاگ نے چونک کر کہا اور پھر وہ غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ سمجھ گیا۔ تو تم بلیک سینڈیکیٹ کے چیف ریڈم کے میک اپ میں ہو''...... شائی لاگ نے کہا۔

''ہاں۔ اب ان سب باتوں کو چھوڑو اور میرے ساتھ ڈیل کی بات کرو''...... ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور حسین لڑکی ٹرے میں ایک جگ اور دو گلاس رکھے اندر آ گئی۔ جگ میں لیمن جوس تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جگ اور گلاس ٹرے سے اٹھا کر ان کے سامنے رکھے اور پھر وہ ٹائیگر کے سامنے رکھے

ہوئے گلاس میں لیمن جوس ڈالنے لگی۔

''آپ لیں گے ماسٹر''...... لڑکی نے شائی لاگ سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تم جاؤ''...... شائی لاگ نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹرے اٹھائے تیز تیز چلتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس دوران ٹائیگر غور سے شائی لاگ کا آفس دیکھ رہا تھا۔

''کیا یہ جگہ بات کرنے کے لئے محفوظ ہے''...... ٹائیگر نے شائی لاگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ یہ میرا آفس ہے اور یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اندر کی آواز نہ باہر جا سکتی ہے اور نہ ہی باہر کی آواز اندر آ سکتی ہے اور میری اجازت کے بغیر کوئی کمرے میں داخل بھی نہیں ہو سکتا''۔ شائی لاگ نے جواب دیا۔

''گڈ شو''...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

''لاچائی کے کہنے کے مطابق......'' شائی لاگ نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شائی لاگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سر گھما کر اپنی میز کی طرف دیکھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون سیٹ پر لگا ایک بلب جل رہا تھا جو اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ اس فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔

''ایکسکیوز می پلیز''...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ شائی لاگ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میز کے قریب جا کر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔ ٹائیگر کی نظریں بدستور کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ گو کہ شائی لاگ نے اسے بتایا تھا کہ کمرہ پوری طرح سے محفوظ ہے۔ کمرے کی آوازیں نہ تو باہر جا سکتی تھی اور نہ باہر کی آوازیں اندر آ سکتی تھیں جس کا مطلب تھا کہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے لیکن ٹائیگر کو کمرے کی دیواروں کے ساؤنڈ پروف ہونے کا کوئی ثبوت نہیں مل رہا تھا۔ عام طور پر کمرے کو ساؤنڈ پروف کرنے کے لئے دیواروں پر ربڑ کی موٹی چادریں چڑھا دی جاتی ہیں یا پھر جدید سائنسی ایجادات کی مدد سے کمرے میں وائس کنٹرول مشین آن کر دی جاتی ہے جس سے کمرے میں ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھیل جاتی تھی۔ اس روشنی کی وجہ سے کمرے کی آوازیں کمرے تک ہی محدود رہتی تھیں اور ٹائیگر کو نہ تو دیواروں پر کچھ دکھائی دے رہا تھا اور نہ وہاں وائس کنٹرول مشین کے آن ہونے کا کوئی ثبوت مل رہا تھا لیکن وہ شائی لاگ کی بات رد بھی نہیں کر سکتا تھا جو شوگران کی اتنے بڑے اور باوسائل سینڈیکیٹ کا سرکردہ رکن تھا۔ گرین پاؤڈر جیسی خطرناک منشیات کی ڈیلنگ کے لئے لامحالہ اسے بھی محتاط رہنے کی ضرورت تھی اس لئے ٹائیگر کے پاس شائی لاگ کی بات پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

شائی لاگ چند لمحے فون پر باتیں کرتا رہا پھر وہ رسیور رکھ کر مڑا

اور غور سے ٹائیگر کی جانب دیکھنے لگا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ٹائیگر کے قریب آیا اور اس کے سامنے اسی صوفے پر بیٹھ گیا جس سے وہ اٹھ کر گیا تھا۔

''آپ نے لیمن جوس نہیں پیا ابھی تک''...... شائی لاگ نے اس کے سامنے رکھا ہوا گلاس دیکھ کر کہا جسے ٹائیگر نے ابھی تک ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔

''اوہ۔ سوری۔ میں بھول گیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمن جوس کا گلاس اٹھا لیا اور اس کے سپ لینا شروع ہو گیا۔ شائی لاگ بدستور اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر نے گلاس خالی کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

''کسی نے لاچائی کو قتل کر دیا ہے''...... اسے گلاس رکھتے دیکھ کر شائی لاگ نے ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے اچانک لاچائی کے قتل کا ذکر کرنے پر ٹائیگر چونک پڑا۔

''اوہ۔ کب ہوا ایسا۔ دو گھنٹے پہلے تو وہ میرے ساتھ تھی اور ٹھیک ٹھاک تھی''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کی لاچائی سے کہاں ملاقات ہوئی تھی مسٹر جیمز مارک''۔ شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس نے مجھے ایک ہوٹل میں بلایا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کس ہوٹل میں''...... شائی لاگ نے پوچھا۔

''ہوٹل سن شائن''...... ٹائیگر نے شوگران کے ایک ہوٹل کا نام

لیتے ہوئے کہا جسے وہ یہاں آنے سے پہلے دیکھ چکا تھا۔

''اس ہوٹل کے کس نمبر کے کمرے میں آپ نے لاچائی سے ملاقات کی تھی''...... شائی لاگ نے اسی طرح اس گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کمرہ نمبر سات سو چالیس۔ لیکن تم یہ سب مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوہ۔ کہیں تم یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ لاچائی کے قتل میں میرا ہاتھ ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لاچائی کی لاش ایک کمرشل پلازہ کے ایک فلیٹ سے ملی ہے۔ یہ فلیٹ لاچائی کی ہی ملکیت ہے۔ اطلاع کے مطابق لاچائی سے ملنے ایک شخص اس فلیٹ میں آیا تھا اور وہ دو گھنٹوں تک اس فلیٹ میں ہی رہا تھا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''ہو سکتا ہے۔ اس سے میرا کیا تعلق''...... ٹائیگر نے کاندھے اچکا کر کہا۔

''اگر میں کہوں یہ لاچائی کو آپ نے قتل کیا ہے مسٹر جیمز مارک تو اپنے دفاع میں آپ کیا کہیں گے''...... شائی لاگ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ مجھے لاچائی کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر مجھے اسے ہلاک کرنا ہوتا تو میں اسے وہیں ہلاک

کرتا جہاں اس کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کس فلیٹ میں تھی اور کیا کر رہی تھی مجھے اس کے بارے میں کیا معلوم''۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ تو غصے میں آ گئے مسٹر جیمز مارک''...... شائی لاگ نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نے بات ہی ایسی کی ہے''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں کوئی بھی غیر حتمی بات نہیں کرتا''......شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک اٹھا۔

''آپ کہنا کیا چاہتے ہیں مسٹر شائی لاگ''...... ٹائیگر نے شائی لاگ کے انداز میں اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''آپ جس حلیئے میں ہیں۔ اسی حلیئے میں آپ کو لاچائی کے فلیٹ سے نکلتے دیکھا گیا ہے اور لاچائی کا فلیٹ جس کمرشل پلازہ میں ہے وہاں ہر جگہ سیکورٹی کیمرے نصب ہیں جن میں آپ کو لاچائی کے فلیٹ میں داخل ہوتے اور باہر آتے صاف دیکھا گیا ہے''...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''لگتا ہے آپ نے یہاں مجھے میری توہین کرنے کے لئے بلایا ہے۔ آپ میرے ساتھ ڈیل نہیں کرنا چاہتے تو صاف صاف کہہ دیں اس طرح مجھ پر الزام تراشی کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں

ہے''...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں الزام تراشی نہیں کر رہا۔ اگر میری بات جھوٹ ہے تو پھر آپ اپنے جوتوں پر لگے ہوئے خون کے دھبوں کے بارے میں کیا کہیں گے جو یقیناً لاچائی کا خون ہے مسٹر جیمز مارک''۔ شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اپنے جوتوں کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ شائی لاگ انتہائی چالاک اور عیار انسان تھا اس نے ایسی نفسیاتی چال چلی تھی جسے وقتی طور پر ٹائیگر جیسا ذہین انسان بھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ اس کے جوتوں پر خون کا کوئی دھبہ نہیں تھا لیکن شائی لاگ کی بات سن کر اس نے جس طرح سے اپنے جوتوں کی طرف دیکھا تھا اس سے کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ ٹائیگر نے غرا کر شائی لاگ کی طرف دیکھا اور پھر شائی لاگ کی طرف دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ شائی لاگ اس کی جانب انتہائی طنزیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ یہی نہیں۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل بھی دکھائی دے رہا تھا جس کا رخ ٹائیگر کی جانب ہی تھا۔

''یہ کیسی روشنی ہے اور اس روشنی کو دیکھ کر قبیلے کے افراد اس قدر ڈر کیوں رہے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کے ڈرنے کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن اس روشنی کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ کسی شوگرانی ایجنسی نے یہاں ہماری چیکنگ شروع کر دی ہے کہ کیا واقعی ہم انٹرنیشنل جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا جہاز اس جنگل میں کریش ہوا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن یہ نیلی روشنی۔ اس سے وہ ہمیں کیسے تلاش کر سکتے ہیں''...... صفدر نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''یہ ماڈیکر گن کی ریز ہے جس کا لنک ایک سیٹلائٹ سے ہوتا ہے اور اس لنک سے مخصوص رسیونگ مشینوں کی سکرینوں پر ہر جگہ کے ماحول کو مانیٹر کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب ہے بلیو ریز سے جنگل کی لائیو

چیکنگ کی جا سکتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ہماری تلاش کے لئے وہ اس جنگل کا ایک ایک حصہ کنگھالیں گے تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ کریش لینڈنگ سے ہم زندہ بھی بچے ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا وہ ہماری تلاش میں یہاں آئیں گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''اگر انہوں نے ہمیں اس حال میں چیک کر لیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری مدد کے لئے پہنچ جائیں لیکن ہمیں چیک کرنے کے لئے انہیں خاصا وقت لگ جائے گا۔ بلیوریز کی مدد سے انہیں جنگل کا ایک ایک حصہ چیک کرنا پڑے گا۔ پورے جنگل کو ایک وقت میں دیکھنا ان کے لئے بھی ناممکن ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر یہ نیلی روشنی صرف چیکنگ کے لئے استعمال کی جا رہی ہے تو پھر قبیلے والے اس سے کیوں ڈر رہے ہیں''...... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس روشنی کے بارے میں انہیں بھی علم ہو اور اس روشنی کی وجہ سے انہیں اپنے سیٹ اپ کے اوپن ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس روشنی کو یہ دیوتاؤں کے عذاب سے تشبیہہ دے رہے ہوں''...... عمران نے

کہا۔

''دیوتاؤں کا عذاب۔ کیا مطلب۔ کیا تاباتی قبیلے اس دور میں بھی دیوی اور دیوتاؤں پر یقین رکھتے ہیں''...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ اس زمانے میں بھی نام نہاد دیوی اور دیوتاؤں پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو یہ جدید دور میں رہتے ہوئے بھی جدید دنیا سے بہت پیچھے ہیں''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شاید یہ لوگ اس نیلی روشنی کو مکولا ماگو دیوتا کا عذاب سمجھ رہے ہیں''...... جوزف نے کہا تو ان سب کے ساتھ عمران بھی چونک کر جوزف کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

''مکولا ماگو۔ یہ کون سا دیوتا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے یہ نام پہلی بار سنا ہو۔

''یہ افریقہ کے ایک قدیم اور غصیلے دیوتا کا نام تھا باس۔ قدیم دور کے قبائل کی لاکھ کوششوں کے باوجود مکولا ماگو دیوتا ان سے سخت ناراض رہتا تھا اور ان پر اپنے عذاب مسلط کر دیتا تھا۔ اسے جب بھی شدید غصہ آتا تھا تو وہ اپنی نیلی آنکھوں سے نیلی روشنی کا عذاب برپا کرتا تھا۔ نیلی روشنی کی زد میں آنے والا وحشی شدید سر درد میں مبتلا ہو جاتا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح چیختا ہوا گر پڑتا تھا اور پھر تڑپ کر ہلاک ہو جاتا تھا''...... جوزف نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ کام تو بدھا کے دور میں ایک کاشائی دیوتا نے کیا تھا جو دنیا کے تمام جنگلوں کے قبائل پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بے شمار نام تھے شاید ان میں ایک نام مکولا ماگو بھی ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اس دیوتا کا ہر جنگل میں حکم چلتا تھا اور تمام جنگلوں میں وہ مختلف ناموں سے جانا پہچانا جاتا تھا''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ اس نیلی روشنی کو کاشائی دیوتا کا عذاب سمجھ رہے ہیں اسی لئے یہ پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔ قبیلے کے محافظوں کی چیخیں سن کر پگوڈوں میں موجود افراد بھی باہر آ گئے تھے اور پھر باہر پھیلی ہوئی نیلی روشنی دیکھ کر انہوں نے بھی بری طرح سے چیخنا چلانا اور خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزرتی تھی کہ ایک طرف سے سرخ چوغے والا سردار تیز تیز چلتا ہوا وہاں آ گیا۔ وہ بے حد غصے میں معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے چیخ چیخ کر قبیلے والوں کو کچھ کہنا شروع کیا تو قبیلے والے اس کی بات سننے کے لئے اس کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔

''شاید سردار انہیں سمجھا رہا ہے کہ نیلی روشنی کاشائی دیوتا کا عذاب نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ سب اس کی باتیں توجہ سے سن رہے ہیں اور ان کا دف بھی کم ہوتا جا رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میرے لئے یہ اچھا موقع ہے۔ اگر میں ان کے دلوں میں اور یادہ ڈر ڈال دوں گا تو ان کا یہاں رکنا مشکل ہو جائے گا''۔ مران نے کہا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا''...... جولیا نے اس کی لرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ اگر جوزف جو کوئی اشلوک اونچی آواز میں پڑھے گا تو اس سے یہاں موجود تمام قبیلے والوں کے دل دہل جائیں گے اور اشلوک پڑھتے ہوئے ان پر یہ ظاہر کیا جائے گا کہ ہم یہاں کاشائی دیوتا کے نمائندے بن کر آئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں پکڑ کر اور باندھ کر کاشائی دیوتا کو ناراض کیا ہے جس کی وجہ سے کاشائی دیوتا ان پر عذاب نازل کر رہا ہے۔ جوزف کے اشلوک پڑھنے سے یہ یقین کر لیں گے اور جو کوئی اشلوک سننے کے بعد یہ اپنے سردار اور لاما کی بھی کسی بات پر دھیان نہیں دیں گے اور اگر جوزف کے اشلوک کا ان پر زیادہ اثر ہوا تو یہ جوزف کہنے پر سردار اور لاما کو بھی موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ اگر ایسا ہوسکتا ہے تو پھر واقعی تمہارے لئے اس قبیلے کو سدھارنے کا یہ نادر موقع ہے۔ ان پر پہلے ہی نیلی روشنی کا خوف سوار ہے۔ جوزف کا اشلوک سن کر تو ان کے اوسان ہی خطا

ہو جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''تم کوئی طریقہ بتا رہے تھے جس سے تم لاما کے سحر سے بچ سکتے ہو''...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کے لئے تم سب کو میرا ساتھ دینا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

''ہم آپ کے ساتھ ہیں عمران صاحب۔ آپ جو کہیں گے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپ بس حکم کریں''...... صفدر نے بے لوث لہجے میں کہا۔

''اگر کوئی اور موقع ہوتا تو میں تم سب سے یہی کہتا کہ تم سب مل کر تنویر کو میرے حق میں راضی کر لو لیکن اس وقت صورتحال انتہائی مخدوش ہے اس لئے میں تم سے ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''نہ کہتے ہوئے بھی کہہ تو گئے ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''صرف کہا ہی ہے اپنی بات پر عمل تو نہیں کرایا''...... عمران نے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑو اور وہ ترکیب بتاؤ جس سے ہم سب کی جان بچ سکتی ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''آسان سی ترکیب ہے''...... عمران نے کہا۔

''بتاؤ گے تو پتہ چلے گا نا کہ آسان ہے یا مشکل''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''تم سب بندھے ہوئے ہو لیکن تم سب کے پیر آزاد ہیں۔ کسی طرح اپنے پیروں سے جوتیاں نکالو اور پھر اپنے پیروں کی ساری انگلیاں موڑ لو اور اپنے پیر زمین سے اٹھا لو۔ تمہیں مڑی ہوئی انگلیوں کے بل پر ہی کھڑا رہنا ہو گا۔ میں بھی ایسا ہی کروں گا۔ جب تک ہم سب پیروں کی مڑی ہوئی انگلیوں پر کھڑے رہیں گے اس وقت تک دنیا کا کوئی سحر۔ کوئی شیطانی طاقت ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی لیکن جیسے ہی ہم میں سے کسی ایک کی بھی مڑی ہوئی انگلی سیدھی ہوئی لاما کا چلایا ہوا سحر اسے ایک لمحے میں ختم کر دے گا''...... عمران نے کہا۔

''بڑی سادہ سی ترکیب ہے۔ جوزف کی جان بھی ہمیں آپ کی جان کی طرح عزیز ہے۔ آپ کے لئے ہم پیروں کی انگلیوں پر تو کیا سر کے بل بھی کھڑے ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور اس نے فوری اپنے پیروں کو حرکت دینی شروع کر دی تا کہ وہ اپنے پیروں میں موجود جوتے اتار سکے۔ اس کی یہ کوشش چند ہی لمحوں میں کامیاب ہو گئی اور اس نے دونوں جوتے اتار دیئے۔ کیپٹن شکیل، تنویر، جوزف اور جوانا نے بھی اس کام میں دیر نہیں لگائی تھی۔ جولیا نے بھی اپنی سینڈلیں اتار دیں اور عمران نے بھی تھوڑی سی کوشش کے بعد جوتوں سے نجات حاصل کر لی اور پھر وہ سب پیروں کے پچھلے حصے اٹھا کر پیروں کی انگلیاں موڑ کر کھڑے ہو گئے۔ انگلیوں کے بل کھڑا ہونا تو آسان ہوتا ہے لیکن انگلیاں موڑ

کر جسم کا ان پر دباؤ ڈالنا اتنا بھی آسان نہیں تھا۔ چند ہی لمحوں میں ان سب کے چہروں پر تکلیف کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔

‘‘اگر مشکل محسوس ہو رہی ہے تو رہنے دو’’...... عمران نے ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

‘‘نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہماری تھوڑی سی تکلیف سے ہم سب محفوظ رہ سکتے ہو تو یہ کوئی تکلیف نہیں ہے’’...... جولیا نے کہا تو اس کا جواب سن کر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

‘‘تو جوزف شروع کر دے یہ اشلوک’’...... عمران نے کہا۔

‘‘کیا جوزف کے اس اشلوک کا ہم پر بھی اثر ہو گا’’...... تنویر نے پوچھا۔

‘‘ہو سکتا ہے لیکن اس اشلوک کے اثرات سے بچنے کے لئے تم سب اپنی آنکھیں بند کر لو۔ جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی آنکھیں نہ کھولے۔ جب تک تمہاری آنکھیں بند رہیں گے اس وقت تک تم میں سے کسی پر بھی اشلوک کا کوئی اثر نہیں ہو گا’’۔ عمران نے کہا۔

‘‘اوہ۔ اگر قبیلے والوں نے بھی ایسا ہی کیا تو’’...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

‘‘وہ پجاری ہیں۔ اور پجاریوں کی آنکھیں بند ہوں یا کھلیں ان پر اشلوک کا بھرپور اثر ہو گا’’...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

‘‘کیوں جوزف۔ چوکوئی اشلوک پڑھ سکتے ہو تم’’...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

‘‘نو باس۔ میں اس اشلوک کے بارے میں کچھ نہیں جانتا’’۔ جوزف نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

‘‘اس اشلوک کو افریقی زبان میں کالانگی کہا جاتا ہے’’...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو جوزف کا چہرہ کھل اٹھا۔

‘‘کالانگی جگولا کی بات تو نہیں کر رہے آپ’’...... جوزف نے چونکتے ہوئے کہا۔

‘‘ہاں۔ افریقی زبان میں چوکوئی اشلوک کو کالانگی جگولا ہی کہا جاتا ہے’’...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

‘‘یس باس۔ میں کالانگی جگولا جانتا ہوں۔ مجھے مکمل یاد ہے یہ’’...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

‘‘گڈ شو۔ پھر تو تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ اسے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے’’...... عمران نے کہا۔

‘‘یس باس۔ یہ اونچی آواز میں پڑھنا پڑتا ہے اور جیسے جیسے یہ آگے بڑھتا ہے پڑھنے والے کو اپنی آواز میں بے حد بھاری پن پیدا کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے اثر سے پجاریوں کے دل دہل جائیں’’...... جوزف نے جواب دیا۔

‘‘ہاں۔ اب ہم سب آنکھیں بند کر رہے ہیں اور تم کالانگی جگولا

پڑھنا شروع کر دو۔ میں کن انکھیوں سے سردار پر نظر رکھوں گا۔ جیسے ہی یہ تمہیں کالانگی جگولا پڑھنے سے روکنے کے لئے آگے آئے گا میں اپنی رسیاں توڑ کر اس پر جھپٹ پڑوں گا اور اسے اپنی گرفت میں لے لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ٹھیک ہے باس''...... جوزف نے کہا۔

''اب تم سب اپنی آنکھیں بند کر لو اور خبردار جب تک تم میری آواز نہ سنو اس وقت تک تم میں سے کوئی آنکھیں نہیں کھولے گا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر ان سب نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ عمران نے بھی آنکھیں بند کیں لیکن اس نے آنکھوں کی جھری سے سامنے چٹان پر کھڑے سردار پر نظر رکھنا شروع کر دی۔

جوزف نے سامنے اونچی چٹان پر کھڑے سردار کی طرف دیکھا جو چیخ چیخ کر قبیلے والوں کو نیلی روشنی سے خوفزدہ ہونے سے روک رہا تھا اور اس کی باتیں سن کر قبیلے والوں نے اپنے سر جھکا لئے تھے اور انتہائی انہماکی سے سردار کی باتیں سن رہے تھے۔

جوزف نے چند لمحے توقف کیا پھر اچانک اس نے اونچی آواز میں عجیب سی زبان میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی آواز سن کر چٹان پر کھڑا سردار یکلخت خاموش ہو گیا۔ جب جوزف کی آواز اور زیادہ تیز ہونی شروع ہوئی تو قبیلے کے افراد بھی چونک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ اوہ۔ یہ جو کوئی اشلوک کون پڑھ رہا ہے''...... سردار نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً چٹان سے چھلانگ لگائی اور نیچے آ گیا۔ اسے نیچے آتے دیکھ کر قبیلے کے افراد کائی کی طرح چھٹنا شروع ہو گئے اور سردار ان کے درمیان بننے والے راستے پر تیز تیز چلتا ہوا عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر قبیلے کے وحشی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

جوزف کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اس کی آواز میں بھاری پن اور گرج بھی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کی آواز سن کر قبیلے والوں کے چہروں پر شدید الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے تھے اور وہ انتہائی بے چین دکھائی دے رہے تھے۔ سردار کے چہرے پر بھی بوکھلاہٹ اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس کی سماعت پر یہ اشلوک انتہائی ناگوار گزر رہا ہو۔

''چپ ہو جاؤ۔ یہ اشلوک پڑھنا بند کر دو''...... سردار نے جوزف کے سامنے آ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن جوزف جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔

''میں کہتا ہوں چپ ہو جاؤ۔ یہ اشلوک مت پڑھو''...... سردار نے اور زیادہ اونچی آواز میں چیخ کر کہا۔ وہ جوزف سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا اور عمران اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ سردار کو نزدیک آتے دیکھ کر اس کی انگلیوں کے ناخنوں میں چھپے ہوئے

بلیڈ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے تھے اور اس کے عقب میں رسیاں کٹتی جا رہی تھیں۔

جوزف کی آواز جیسے جیسے بھاری اور خوفناک ہوتی جا رہی تھی قبیلے والوں کی حالت بگڑتی جا رہی تھی اور وہ بری طرح سے سر مارنا شروع ہو گئے تھے۔

''روکو۔ اسے روکو۔ اپنے کان بند کر لو۔ اس کے اشلوک پر کوئی توجہ نہ دو''...... سردار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے جیسے اشلوک کے الفاظ اس کی سماعت پر بم بن کر گر رہے ہوں۔ قبیلے والوں نے بھی کانوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے لیکن جوزف کی آواز اس قدر تیز اور دبنگ تھی کہ کانوں پر ہاتھ رکھنے کے باوجود ان کے چہرے خوف اور دہشت سے بگڑتے جا رہے تھے۔ سردار کا چہرہ غصے اور بے بسی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ جوزف کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے۔

''بس کرو۔ بس کرو۔ یہ اشلوک ہم نہیں سن سکتے۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ''۔ قبیلے والوں نے بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا لیکن جوزف بھلا کہاں ان کی باتوں پر دھیان دینے والا تھا وہ اور زور زور سے اور بلند آواز میں اشلوک پڑھنے لگا۔ اب تو قبیلے والوں کے ساتھ سردار نے بھی حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا۔ بہت سے کمزور دل افراد کانوں پر ہاتھ رکھ کر زمین پر گر گئے تھے

اور وہ اپنے سر زمین پر یوں پٹک رہے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اپنے سر زمین میں چھپا لیں تاکہ جوزف کے اشلوک کے الفاظ ان کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ ایک ایک کر کے وہ زمین پر گرتے جا رہے تھے اور ماحول ان کی دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا جیسے اشلوک کے الفاظ ان کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بن کر اتر رہے ہوں۔

''فار گاڈ سیک۔ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ یہ اشلوک مت پڑھو ورنہ ہم سب پاگل ہو جائیں گے۔ رک جاؤ۔ اپنا منہ بند کر لو''...... سردار نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ کانوں پر ہاتھ رکھے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا اور اسی حالت میں جوزف کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تانبے کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں یوں پھیلی ہوئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔ عمران جیسے اسی انتظار میں تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کی رسیاں کاٹ چکا تھا۔ سردار کو نزدیک آتا دیکھ کر اس نے ہاتھ سیدھے کئے اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے گرد لپٹی ہوئی رسیوں پر چلنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ رسیوں سے آزاد ہو گیا۔ سردار کی توجہ چونکہ جوزف کی طرف تھی اور قبیلے والے ویسے ہی جوزف کا اشلوک سن کر پاگل پن کا شکار ہو کر زمین پر گرے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے اس لئے ان میں سے کسی نے عمران کو رسیوں سے آزاد ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ عمران نے چھلانگ لگائی اور

سردار کے نزدیک آ گیا۔ اس سے پہلے کہ سردار، عمران کو دیکھتا
عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھکا اور دوسرے لمحے سردار اس
کے ہاتھوں میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر تیزی سے
ہاتھ گھمائے اور پھر اس نے سردار کو پوری قوت سے زمین پر پٹخ
دیا۔ سردار کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اس نے اٹھ کر عمران
پر جھپٹنا چاہا لیکن عمران کی ٹانگ چلی اور ٹھیک سردار کی کنپٹی پر
پڑی۔ سردار کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے
گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی کنپٹی پر ایک بار
پھر پوری قوت سے لات مار دی اور لات کی اس ضرب سے سردار
بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

سردار کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران نے جھک کر اسے اٹھایا
اور تیزی سے درخت کے اس تنے کے پاس لے آیا جس کے
ساتھ وہ بندھا ہوا تھا۔ عمران نے بے ہوش سردار کو درخت کے
تنے کے ساتھ لگایا اور پھر وہ کٹی ہوئی رسیوں سے اسے تیزی سے
درخت کے تنے کے ساتھ باندھنے لگا۔ جوزف مسلسل اشلوک پڑھ
رہا تھا اور اس کا اشلوک سن کر قبیلے والے زمین پر گرے تڑپ اور
چیخ رہے تھے۔ ان میں سے ابھی تک کسی نے اپنے سردار کا انجام
نہیں دیکھا تھا۔

''بس کرو جوزف۔ رک جاؤ''...... اچانک عمران نے انتہائی
گرجدار لہجے میں کہا تو جوزف اس کی آواز سن کر یکلخت خاموش ہو

گیا۔

''تم سب بھی آنکھیں کھول دو''...... عمران نے کہا تو ان سب
نے آنکھیں کھول دیں اور پھر یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے
پھیلتی چلی گئیں کہ عمران تنے سے آزاد کھڑا تھا جبکہ اس کی جگہ قبیلے
کا سردار اس تنے سے بندھا ہوا تھا اور قبیلے کے تمام افراد کانوں پر
ہاتھ رکھے پاگلوں کی طرح سے چیختے ہوئے تڑپ رہے تھے۔

''اپنی رسیاں توڑو اور سب کو رسیوں سے آزاد کرو''...... عمران
نے جوزف اور جوانا سے کہا تو ان دونوں نے اپنے جسم پھلانا
شروع کر دیئے۔ پھر انہوں نے جیسے ہی اپنے جسموں کو مخصوص
انداز میں جھٹکے دیئے اسی لمحے تڑک تڑک کر کے ان کے جسموں پر
بندھی ہوئی رسیاں ٹوٹ گئیں۔

رسیوں توڑتے ہی ان دونوں نے اپنے جسموں سے باقی ماندہ
رسیاں ہٹائیں اور پھر وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھے
اور انہوں نے انتہائی تیزی سے ان کی رسیاں پکڑ کر توڑنا شروع کر
دیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب آزاد ہو چکے تھے۔ قبیلے والے اب
بھی زمین پر پڑے تڑپ اور چیخ رہے تھے۔ ان کے ہاتھ کانوں پر
تھے اور ان سب نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں جیسے ابھی تک ان
کے کانوں میں اشلوک کے الفاظ گونج رہے ہوں۔

رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور
انہوں نے قبیلے والوں کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھا لیں اور تیزی

سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ عمران نے بھی ایک مشین گن اٹھائی اور اس کا رخ اوپر کی طرف کرتے ہوئے اس نے یکلخت فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ ماحول اچانک مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر زمین پر گرے قبیلے والوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر ان کی نظریں جیسے ہی رسیوں سے آزاد عمران اور اس کے ساتھیوں پر اور اپنے سردار پر پڑیں جو عمران کی جگہ ایک ستون سے بندھا ہوا تھا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہوتے چلے گئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم آزاد کیسے ہو گئے اور تمہاری جگہ سردار کیسے بندھ گیا'' ...... ایک شخص نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ سب کاشائی دیوتا نے کیا ہے'' ...... عمران نے گرجدار لہجے میں کہا تو کاشائی دیوتا کا نام سن کر وہ سب اچھل پڑے۔

''کاشائی دیوتا۔ تت۔ تت۔ تم کاشائی دیوتا کو کیسے جانتے ہو اور تم ......'' اسی شخص نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے قبیلے کا نائب سردار کون ہے۔ اسے میرے سامنے لاؤ۔ میں اسے ساری بات بتاؤں گا'' ...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں ہوں نائب سردار۔ میرا نام سوشائی ہے'' ...... اس آدمی

نے کہا۔

''تو سنو۔ تم نے ہم سب کو باندھ کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ تم نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں'' ...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کون ہو تم'' ...... سوشائی نے پوچھا۔

''ہمیں تمہارے سب سے بڑے کاشائی دیوتا نے یہاں اپنے نمائندے بنا کر بھیجا تھا۔ جس کا سب سے بڑا پجاری اسائی بھی ہمارے ساتھ ہے۔ تمہارے سردار نے ہمیں دھوکے سے سحر کر کے بے ہوش کیا تھا اور پھر ہمیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر یہاں لایا تھا۔ جس کی وجہ سے کاشائی دیوتا کو غصہ آ گیا اور اس نے اپنی آنکھوں کی روشنی یہاں پھیلا دی اور اسائی کو حکم دیا کہ وہ یہاں چوکوئی اشلوک پڑھے تاکہ تم سب کو شدید اذیت سے دوچار ہونا پڑے اور ایسا ہی ہوا۔ تم اذیت میں مبتلا تھے اور کاشائی دیوتا نے ہماری مدد کے لئے اپنی ایک طاقت یہاں بھیج دی تھی جس نے ہم سب کو رسیوں سے آزاد کیا اور ہماری جگہ تمہارے سردار کو باندھ دیا'' ...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے رنگ اُڑ گئے۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تم سب کاشائی دیوتا کے نمائندے ہو اور تمہارے ساتھ اسائی بھی ہے'' ...... سوشائی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیوں چوکوئی اشلوک سن کر تمہیں یقین نہیں آیا۔ کیا تم چاہتے

ہو کہ اسائی دوبارہ اونچی آواز میں اشلوک پڑھے تا کہ تمہارے دماغ پھٹ جائیں اور تم سب ہلاک ہو جاؤ“...... عمران نے گرجدار لہجے میں کہا۔

”نہیں۔نہیں۔ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ چوکوئی اشلوک کی وجہ سے ہم نے پہلے ہی انتہائی اذیت کا سامنا کیا ہے۔ ہمارے دل و دماغ پر اس اشلوک کا گہرا اثر ہے اگر اسائی نے دوبارہ یہ اشلوک پڑھنا شروع کیا تو اسے ہم برداشت نہیں کر سکیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے“...... سوشائی نے کہا۔

”تو پھر مان لو کہ یہ اسائی ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”ہاں ہاں۔ ہم تمہاری بات کا یقین کرتے ہیں۔ تم کاشائی دیوتا کے نمائندے ہو اور تمہارے ساتھ کاشائی دیوتا کے معبد کا پجاری اسائی بھی موجود ہے۔ ہم اس کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار ہیں“...... سوشائی نے کہا۔

”نہیں۔ پجاریوں کے سامنے سر نہیں جھکائے جاتے اور نہ ہی اس کی کاشائی دیوتا نے کسی کو اجازت دی ہے۔ اگر تم نے ہمارے سامنے یا اسائی کے سامنے سر جھکانے کی کوشش کی تو کاشائی دیوتا کا غصہ عروج پر پہنچ جائے گا اور وہ تم سب کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ بنا دے گا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔نہیں۔ ہم سر نہیں جھکائیں گے۔ ہم سر نہیں جھکائیں

گے“...... سب نے ایک ساتھ چیختے ہوئے کہا۔

”اگر یہ اسائی ہے تو یہ ہم سے خود بات کیوں نہیں کر رہا۔ اس کی جگہ تم کیوں بول رہے ہو“...... سوشائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اسائی کا مترجم ہوں۔ تم اس کی قدیم زبان سمجھنے سے قاصر ہو اس لئے کاشائی دیوتا نے اس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے تا کہ میں تمہاری زبان میں تمہیں سمجھا سکوں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن تم کیا چاہتے ہو اور یہاں کیوں آئے ہو“...... سوشائی نے عمران اور جوزف کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”تابات کے جنگلوں میں ہوشو قبیلہ سب سے مقدس قبیلہ ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی لیکن اب اس قبیلے میں کچھ ایسے شیطان گھس آئے ہیں جنہوں نے تم سب کو اپنی راہ پر لگا لیا ہے اور تمہارے قبیلے کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے تم سب کو شیطانی راہ پر ڈال دیا ہے اور تم سب اس شیطان کے جھانسے میں آ کر شیطان کے پیروکار بنتے جا رہے ہو۔ ایسے شیطان کے پیروکار جو انسانیت کا دشمن ہے۔ جو زہریلے نشے اور اسلحہ کے ذریعے پوری دنیا میں تباہی پھیلانے کے درپے ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہتے ہو“...... سوشائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے قبیلے میں ایک شیطان صفت انسان یہ گھناؤنے کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس قبیلے یا قبیلے کے اردگرد اس نے ایک ایسا اڈہ بنا رکھا ہے جہاں نہ صرف زہریلے نشے کا کاروبار ہوتا ہے بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلحہ کی سمگلنگ بھی کی جاتی ہے اور تمہارے درمیان موجود شیطان یہ چاہتا ہے کہ ان جنگلوں کے ساتھ پوری دنیا پر بھی اس کی حکومت ہو۔ نشے کی عادی دنیا اس کے سامنے کبھی سر نہ اٹھا سکے اور جو سر اٹھانے کی کوشش کرے اس کا سر اسلحے کے زور پر یا تو جھکا لیا جائے یا پھر اسے ختم کر دیا جائے اور وہ شیطان ہے تمہارا یہ سردار''...... عمران نے کہا تو وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

''سردار شانگو۔ کیا مطلب۔ سردار شانگو ہمارا دشمن کیسے ہو سکتا ہے''...... ایک بوڑھے شخص نے چیختے ہوئے کہا۔

''اس کی تمہارے ساتھ سب سے بڑی دشمنی کی نشانی یہ ہے کہ اسے معلوم تھا کہ ہم کون ہیں اس کے باوجود اس نے ہمیں نہ صرف بے ہوش کیا بلکہ یہاں باندھ کر بھی رکھا اور صبح سورج نکلتے ہی اس کا ہم سب کو ہلاک کرنے کا پروگرام تھا۔ بولو کیا یہ سچ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ قبیلے کے اصولوں کے تحت ہمارے جنگل میں جو بھی آتا ہے ہم اسے پکڑ کر یہاں لے آتے ہیں اور اگلی صبح ان کی دیوتاؤں کو بھینٹ دے دی جاتی ہے''...... سوشائی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیوتا عام انسانوں کی بھینٹ قبول کرتے ہیں۔ اس کے نمائندوں کے ساتھ اگر کوئی برا سلوک کرے تو پھر ان کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا تھوڑی دیر قبل تم سب کا ہوا تھا''...... عمران نے غرا کر کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی سردار شانگو کو معلوم تھا کہ تم کاشائی دیوتا کے نمائندے ہو اور تمہارے ساتھ اسائی بھی موجود ہے''...... سوشائی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ یہی سچ ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو میں اسے ہوش میں لاتا ہوں۔ اسائی جب اس سے بات کرے گا تو یہ خود اپنی زبان سے تمہیں اپنی سچائی بتائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم سردار کے منہ سے سچائی سننا چاہتے ہیں۔ اگر تمہاری بات سچ ہوئی تو ہم اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دیں گے اور اس کے ٹکڑے کر کے جنگلی جانوروں کو کھلا دیں گے''۔ سوشائی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو تمہیں اسائی پر بھروسہ نہیں ہے۔ اسی لئے تم سردار کی زبان سے سچ سننے کی بات کر رہے ہو''...... عمران غرایا۔

''تم نے ہی کہا ہے کہ تم یہ سب باتیں سردار کے منہ سے بھی سنوا سکتے ہو''...... سوشائی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسا ہی سہی۔ میں اسے

ہوش میں لاتا ہوں پھر دیکھنا یہ کس طرح سے اسائی اور ہم سب کو پہچانتا ہے''......عمران نے کہا۔

''تمہیں یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''...... اچانک ایک گرجدار آواز سنائی دی تو نہ صرف قبیلے والے بلکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔ ایک بڑے پگوڈے کے عقب سے ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک بوڑھا نکل کر اس طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس بوڑھے نے بھی سرخ رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا البتہ اس کی داڑھیں مونچھیں بے تحاشہ بڑھی ہوئی تھیں۔ اس کی داڑھی اس کے سینے سے بھی نیچے جا رہی تھی۔ اس بوڑھے کی آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ تھیں۔ اس بوڑھے کے پہلو میں میان تھی جس سے ایک تلوار کا دستہ جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جیسے ہی بوڑھا پگوڈے کے عقب سے نکل کر ان کے سامنے آیا قبیلے والوں کے رنگ اُڑتے چلے گئے اور وہ فوراً اس بوڑھے کے سامنے جھکنا شروع ہو گئے۔ بوڑھے کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا ان کی جانب بڑھا آ رہا تھا۔ بوڑھا ہونے کے باوجود وہ انتہائی باوقار انداز میں چلتا ہوا اس طرف آ رہا تھا اور اس کا جسم جس قدر مضبوط اور طاقتور دکھائی دے رہا تھا اس سے عمران کو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہو رہا تھا کہ بوڑھا ہونے کے باوجود اس میں بے پناہ جسمانی طاقت موجود تھی۔

قبیلے والوں کو اس بوڑھے کے احترام میں جھکتے دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا کون ہوسکتا ہے۔

''آؤ۔ آؤ۔ لاما تومو ہاما۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا''......عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر بوڑھا ایک جھٹکے سے رک گیا۔

''تم میرا نام کیسے جانتے ہو''...... بوڑھے نے عمران کی جانب انتہائی حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اسائی نے بتایا ہے''......عمران نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو بوڑھے نے چونک کر جوزف کی طرف دیکھا پھر اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

''یہ اسائی ہے''...... بوڑھے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں مقدس لاما۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ مقدس کاشائی دیوتا کے نمائندے ہیں اور ان کے ساتھ مقدس کاشائی دیوتا کا بڑا پجاری اسائی ہے''...... نائب سردار سوشائی نے بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ یہ کون ہیں''...... بوڑھے لاما نے کہا۔

''آپ جانتے ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ جو کہہ رہا تھا وہ سب سچ ہے''......سوشائی نے کہا۔

''میں نے یہ کب کہا ہے کہ اس نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کون ہیں میں ان کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں خود چل کر یہاں آیا ہوں''۔

لاما تومو ہاما نے غصیلے لہجے میں کہا تو نائب سردار سوشائی کانپ کر رہ گیا۔

"اب تم خاموش رہو اور مجھے اس سے بات کرنے دو"۔ لاما نے کہا تو سوشائی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے الٹے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ لاما، عمران کی طرف دیکھتا ہوا ایک بار پھر اس کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ سب اس کا اشارہ سمجھ کر پیچھے ہٹتے چلے گئے جبکہ عمران نے آئی کوڈ میں جوانا کو غیر محسوس انداز میں لاما کے عقب میں آنے کا کہا تھا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... لاما نے عمران کے قریب آ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹمبکٹو"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ لاما کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے جیسے ہی عمران کی آنکھوں میں دیکھنا شروع کیا عمران کو اپنی آنکھوں میں تیز چبھن کا احساس ہوا لیکن اس نے فوراً اپنا مائنڈ کنٹرول کر لیا اور پھر یک لخت اس کی آنکھوں کی بھی چمک بڑھ گئی۔ لاما پلکیں جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ عمران بھی اسی انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

لاما کی آنکھیں آہستہ آہستہ سرخ ہوتی جا رہی تھیں اور عمران کو اپنی آنکھوں میں چبھن کا احساس تیز ہوتا جا رہا تھا لیکن وہ پلکیں

جھپکائے بغیر لاما کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا پھر اچانک لاما کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

لاما کو اس طرح چیخ کر، لڑکھڑاتے دیکھ کر سوشائی اور اس کے ساتھی دم بخود رہ گئے۔ لاما نے پیچھے ہٹتے ہوئے بے اختیار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے اور وہ یوں سر جھٹک رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں تیز مرچیں بھر گئی ہوں۔ چند لمحے وہ سر جھٹکتا اور آنکھیں مسلتا رہا پھر اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہاری آنکھیں مجھے اس طرح کیسے جھٹک سکتی ہیں"...... لاما نے عمران کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم مجھ پر آنکھوں سے اپنی میگنٹ پاور کا استعمال کر رہے تھے لیکن تمہاری آنکھوں کے مقابلے میں میری آنکھوں کی میگنٹ پاور زیادہ ہے اس لئے تمہاری آنکھوں کی میگنٹ پاور میری آنکھوں کی میگنٹ پاور کا مقابلہ نہ کر سکیں اور میں نے جیسے ہی مائنس میگنٹ پاور کا استعمال کیا تمہاری آنکھیں شکست کھا گئیں اور تمہیں پیچھے ہٹنا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تم۔ کون ہو تم"...... لاما نے اس کی بات سن کر غراتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ میں ٹمبکٹو ہوں۔ تم مجھے اسائی کا نائب سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"بکو مت۔ نہ یہ اسائی ہے اور نہ ہی تم کاشائی دیوتا کے نمائندے۔ تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے"...... لاما نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم کاشائی دیوتا کے نمائندے نہیں ہیں اور یہ اسائی نہیں ہے تو پھر ہم کون ہیں۔ بتاؤ اپنے قبیلے والوں کو ہمارے بارے میں کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کا پتہ نہیں چل رہا۔ اگر میں تمہارے ذہن میں جھانک لیتا تو تمہارے بارے میں ہر بات جان لیتا۔ مگر......" لاما نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو مان لو کہ ہم کاشائی دیوتا کے ہی نمائندے ہیں اور ہمارے ساتھ اسائی بھی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ مر کر بھی نہیں مان سکتا"...... لاما نے غرا کر کہا۔

"تو پھر میں تمہارے قبیلے والوں کو بتاؤں کہ تم کون ہو"۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر لاما بری طرح سے اچھل پڑا۔

"میں لاما تومو ہاما ہوں۔ یہ سب مجھے جانتے ہیں"...... لاما نے غرا کر کہا۔

"یہ سب لاما تومو ہاما کو جانتے ہیں۔ تمہیں نہیں۔ اگر میں ان

کے سامنے تمہاری اصلیت لے آؤں تو کیسا رہے گا"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو لاما اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔ سوشائی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ عمران کی بات نہ سمجھ پا رہا ہو۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... سوشائی سے رہا نہ گیا تو وہ عمران سے پوچھ ہی بیٹھا۔

"اس کی فضول باتوں پر مت دھیان دو اور تم سب خاموش کیوں کھڑے ہو۔ پکڑو انہیں۔ ان میں کوئی اسائی نہیں ہے اور نہ ہی یہ کاشائی دیوتا کے نمائندے ہیں"...... لاما نے غصیلے لہجے میں کہا تو سوشائی سمیت قبیلے والوں کے چہروں پر بے چارگی اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ لاما کی بات مانیں یا نہیں۔

"سوچ لو قبیلے والو۔ تمہارا لاما ہمیں جھٹلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسائی کی زبان سے تم اشلوک سن چکے ہو اور اپنے ساحر سردار کو بھی تم ہماری جگہ بندھا ہوا دیکھ رہے ہو اس کے باوجود اگر تم نے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو پھر اس کی ساری ذمہ داری تم پر اور تمہارے لاما پر ہو گی۔ کاشائی دیوتا کی آنکھیں ابھی تک کھلی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ابھی تک جنگل میں نیلی روشنی موجود ہے۔ وہ ہم سب کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تم نے ہمیں دوبارہ پکڑنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اس بار کاشائی دیوتا تم پر کیا عذاب

نازل کرے گا اس کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو"۔ عمران نے سوشائی اور قبیلے والوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ ان کے چہروں پر سراسیمگی پھیل گئی تھی۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کی باتوں پر کان مت دھرو۔ میں تمہارا لاما ہوں۔ لاما کی بات نہ ماننے والوں کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔ میرے غصے کو مت للکارو ورنہ میں تم سب کو جلا کر بھسم کر دوں گا"...... لاما نے قبیلے والوں کو تذبذب میں مبتلا دیکھ کر غضبناک انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا جو عمران کے اشارے پر انتہائی غیر محسوس انداز میں کھسکتا ہوا لاما کے عین عقب میں پہنچ گیا تھا اس نے اچانک جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے بوڑھا لاما اس کے ہاتھوں میں چیختا ہوا ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

لاما کو اس طرح سیاہ فام کے ہاتھوں میں بلند ہوتے دیکھ کر سوشائی اور قبیلے والے بوکھلا گئے۔ لاما نے بھڑک کر خود کو جوانا کے ہاتھوں سے آزاد کرانا چاہا لیکن جوانا کے فولادی ہاتھوں سے وہ بھلا کیسے آزاد ہو سکتا تھا۔ اس سے پہلے کہ لاما کچھ کرتا جوانا کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھومے اور اس نے لاما کی ٹانگیں پکڑ کر اسے ہوا میں الٹا لٹکا دیا اور لاما اس کے ہاتھوں میں الٹا لٹکا بری طرح سے چیختا ہوا ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تمہارے ساتھی نے لاما کو اس

طرح الٹا کیوں لٹکایا ہے"...... سوشائی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"تاکہ ہم تمہیں لاما کی اصلیت دکھا سکیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اصلیت۔ کیسی اصلیت"...... سوشائی نے اسی انداز میں کہا۔

"یہ تمہارا اصلی لاما تومو ہاما نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سوشائی اور قبیلے والے بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کیا کہا تم نے۔ یہ اصلی لاما تومو ہاما نہیں ہے"...... سوشائی سمیت اس کے بے شمار ساتھیوں نے ایک ساتھ چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اصلی لاما کو اس نے کہیں غائب کر دیا ہے اور اس کی جگہ یہ جرائم پیشہ شخص لاما بن کر تم پر حکمرانی کر رہا تھا اور تم اسے ہی اپنا لاما سمجھتے رہے تھے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے جوانا کے ہاتھوں میں الٹا لٹکے لاما کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آگے بڑھتے ہی لاما کی میان سے تلوار کھینچ کر نکال لی۔

"چھوڑ دو اسے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے لاما کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ لاما سر کے بل زمین گرا اور بری طرح سے چیخنے لگا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا عمران نے آگے بڑھ کر تلوار اس کی گردن پر رکھ دی۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ فوراً"...... عمران نے غرا کر کہا تو لاما غصے سے چیختے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو''...... لاما نے گرجتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تیا پانچہ''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تیا پانچہ۔ یہ کیا ہوتا ہے''...... لاما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے چونکہ پاکیشیائی زبان میں تیا پانچہ کہا تھا اس لئے لاما کو بھلا اس کی کیا سمجھ آ سکتی تھی۔

''تمہیں تیا پانچہ کا مطلب نہیں پتا''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں''...... لاما نے منہ بنا کر کہا۔

''تو اس میں منہ بنانے والی کون سی بات ہے۔ مجھے بھی اس کا مطلب معلوم نہیں ہے''...... عمران نے اسی کے انداز میں منہ بنا کر کہا اور لاما اسے گھور کر رہ گیا۔

''تم کیا چاہتے ہو''...... لاما نے غرا کر کہا۔

''میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم انہیں اپنی اصلیت بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ تم نے اصلی لاما کے ساتھ کیا کیا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ہی اصلی لاما ہوں''...... لاما نے غرا کر کہا۔

''میں نہیں مانتا''...... عمران نے کہا۔

''تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے حقیقت نہیں بدلے گی''۔ لاما نے اسی انداز میں کہا۔

''میں اس حقیقت کو بدل دوں تو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... لاما نے چونک کر کہا۔

''تمہیں بھی عام لوگوں کی طرح ہر بات کا مطلب پوچھنے کی بیماری ہے۔ بہرحال تم قبیلے والوں کو اپنی اصلی شکل دکھا دو''۔ عمران نے کہا تو لاما کا اس بار رنگ بدل گیا۔

''اصلی شکل۔ کیا مطلب۔ یہی میری اصلی شکل ہے''...... لاما نے تیز لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم نے نقلی داڑھی مونچھیں کیوں لگا رکھی ہیں''...... عمران نے کہا تو لاما اس بار بری طرح سے اچھل پڑا۔

''نقلی داڑھی مونچھیں۔ کیا مطلب''...... لاما نے اچھلتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ عمران نے جوانا کو اشارہ کیا جو بدستور لاما کے عقب میں کھڑا تھا۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی جوانا نے یکلخت لاما کے ہاتھ پکڑے اور انہیں پیچھے کی طرف موڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ لاما ایک بار پھر چیخنے لگا۔

''آخر تم یہ سب کر کیا رہے ہو اور ہم پر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو''...... سوشائی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں صرف تمہیں اس کا اصلی چہرہ دکھانا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاما کی لمبی داڑھی پکڑ کر زور سے کھینچی تو لاما کی داڑھی مونچھیں اس کے چہرے سے اترتی چلی گئیں۔ اس کی داڑھی مونچھیں اترتے دیکھ کر سوشائی اور قبیلے والے بری طرح

سے اچھل پڑے۔ نقلی داڑھی مونچھوں کے پیچھے سے ایک شوگرانی کا چہرہ برآمد ہوا تھا جس پر زخموں کے پرانے نشان تھے اور وہ شکل و صورت سے ہی بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اپنے چہرے سے داڑھی مونچھیں اترتے دیکھ کر وہ بھی ساکت ہو کر رہ گیا اور اس نے جوانا کے ہاتھوں میں مچلنا بند کر دیا تھا۔

''اب کیا کہو گے مسٹر یوگاڈا''...... عمران نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو نقلی لاما نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور وہ عمران کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تو واقعی لاما تومو ہاما نہیں ہے''...... سوشائی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یہ تومو ہاما نہیں شوگران کی بدنام زمانہ سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین کا سرکردہ رکن یوگاڈا ہے جس نے یہاں آ کر تمہارے لاما کو غائب کر کے اس کی جگہ لے لی تھی تاکہ یہ اس کی جگہ تم پر حکمرانی کر سکے اور تم سے اپنے مذموم کام کرا سکے''...... عمران نے کہا۔

''غائب کر دیا ہے۔ کہاں غائب کیا ہے اس نے ہمارے لاما کو''...... سوشائی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''خود پوچھو اس سے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ سوشائی چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور

نقلی لاما کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''کون ہو تم اور تم نے ہمارے لاما کے ساتھ کیا کیا ہے''۔ سوشائی نے نقلی لاما کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ جواب میں نقلی لاما نے سوشائی کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں۔ سوشائی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر زمین پر گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اسے چیخ کر گرتے اور تڑپتے دیکھ کر وہاں موجود قبیلے والے بوکھلا گئے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ یوگاڈا نے اپنی میگنٹ پاور آئیز کا استعمال کیا ہے اور اس نے سوشائی کی آنکھوں میں برق پاور کا وار کیا ہے جس کی وجہ سے سوشائی اس طرح چیخ کر گرا تڑپ رہا تھا۔ عمران غصے سے اس کی طرف دیکھتا ہوا آگے بڑھا اس نے تلوار اٹھائی جیسے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے یوگاڈا کا سر قلم کر دے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسی لمحے اس نے یوگاڈا کا منہ چلتے دیکھا۔ عمران چونکا ہی تھا کہ یوگاڈا نے اس کی طرف نفرت اور فاتحانہ نظروں سے دیکھا اور دوسرے ہی لمحے وہ جوانا کے بازوؤں میں ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس نے شاید دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا۔ زہریلا کیپسول سائنائیڈ سے بھرا ہوا تھا کیونکہ اس کیپسول کے چباتے ہی نقلی لاما جوانا کے ہاتھوں میں ساکت ہو گیا تھا اور اسے دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں مل سکا تھا۔ اسے ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران بے چین ہو کر رہ گیا۔ اسے اس بات کی قطعی امید نہیں تھی

کہ نقلی لاما کے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا ہو سکتا ہے جسے چبا کر وہ اس طرح اچانک خودکشی کر لے گا۔ اسی لمحے دور سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹوں کی آوازوں سے جنگل گونج اٹھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہیلی کاپٹروں کا ایک بڑا اسکوارڈ انتہائی تیز رفتاری سے جنگل کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہو۔ پھر کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک جنگل زوردار دھماکوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔ دھماکے قبیلے کے اردگرد ہو رہے تھے جیسے ہیلی کاپٹروں کے اسکوارڈ نے قبیلے پر باقاعدہ حملہ کر دیا ہو۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
شوگران مشن
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''شوگران مشن'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ریڈ نوٹ سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ اس حصے میں اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور جان لیوا مگر طویل جدوجہد پر مبنی یہ کہانی اب تیزی سے اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا یہ نئے انداز کا حامل ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا اور آپ اسے میرے شاہکار ناول کا درجہ دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں اور ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں۔

پشاور شہر سے نادر خان لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ چند باتوں میں جو خطوط شائع ہوتے ہیں وہ بھی واقعی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ آپ زیادہ سے زیادہ قارئین کے خطوط چند باتوں میں شائع کیا کریں تاکہ ہم اس دلچسپی سے زیادہ سے زیادہ وابستگی کا ثبوت دے سکیں۔

محترم نادر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کو پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا ہے کہ چند باتوں کے صفحات مخصوص اور محدود ہوتے ہیں۔ ان میں انہی قارئین کے خطوط شائع کیے جاتے ہیں جن میں دلچسپی کا عنصر ہوتا ہے۔ امید

ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی اسی طرح خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے ارشد امام لکھتے ہیں۔ آپ واقعی انتہائی منفرد انداز کے ناول نگار ہیں۔ ویسے تو مجھے آپ کے تمام ناول پسند ہیں لیکن خاص طور پر ''ٹوئن سسٹرز'' اور ''سیکرٹ سنٹر'' نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ یہ ناول یقیناً شاہکار ناولوں کا درجہ رکھتے ہیں اور ''سارج ایجنسی'' جیسا ناول لکھ کر تو آپ نے کمال ہی کر دیا ہے۔ اسی طرح ''بلیک تھنڈر'' پر لکھے گئے ناول بھی اپنی مثال آپ ہیں۔

محترم ارشد امام صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول انشاء اللہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہو گا جو یقیناً آپ کو پہلے ناولوں کی طرح پسند آئے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

''اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا''...... شائی لاگ نے ٹائیگر کی جانب انتہائی خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بھی بدل گیا تھا اور اب اس کے حلق سے خونخوار بھیڑیئے جیسی آواز نکلی تھی جیسے وہ ٹائیگر پر جھپٹ کر اس کے ٹکڑے اُڑا دینا چاہتا ہو۔

''کیا میں بیٹھ جاؤں''...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور مشین پسٹل کے سامنے ٹائیگر کا اطمینان بھرا انداز دیکھ کر شائی لاگ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ لیکن یہ یاد رکھنا۔ اگر کوئی شرارت کی تو میں تم پر فائرنگ کھول دوں گا۔ تم شاید نہیں جانتے کہ میرا نشانہ بے داغ ہے''...... شائی لاگ نے اسی انداز میں کہا۔

''میں یہاں کوئی شرارت کرنے نہیں آیا''...... ٹائیگر نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اسی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر کیوں آئے ہو''...... شائی لاگ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''روزی راسکل کے لئے''...... ٹائیگر نے جواباً اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو روزی راسکل کا نام سن کر شائی لاگ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔

''روزی راسکل۔ کون روزی راسکل''...... شائی لاگ نے خود کو سنبھالتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''انجان بننے کی کوشش مت کرو شائی لاگ۔ تم جانتے ہو کہ میں کس روزی راسکل کی بات کر رہا ہوں''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔ اس کی بات سن کر شائی لاگ کے چہرے پر شدید تناؤ کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن جلد ہی اس نے خود کو نارمل کر لیا۔

''ہونہہ۔ تمہارا روزی راسکل سے کیا تعلق ہے''...... شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جو بھی تعلق ہے اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بتاؤ کہ روزی راسکل کہاں ہے اور کس حال میں ہے''...... ٹائیگر نے اس بار غرا کر کہا۔

''وہ مر چکی ہے''...... شائی لاگ نے جواباً منہ بنا کر کہا تو ٹائیگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا کہا۔ مر چکی ہے۔ لیکن تم نے لاچائی کو تو بتایا تھا کہ وہ

ٹھیک ہے اس کے جسم سے گولیاں نکال لی گئی تھیں''...... ٹائیگر نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ شائی لاگ کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جس سے ٹائیگر کو اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔

''یہ درست ہے کہ ہم نے اس کا علاج کرایا تھا اور اس کے جسم سے گولیاں نکال لی تھیں لیکن تم یہ مت بھولو کہ میں نے لاچائی سے کہا تھا کہ وہ تمہیں دو گھنٹوں کے بعد مجھ سے بات کرنے کے لئے کہے۔ اس وقت میں وہیں مصروف تھا۔ روزی راسکل کی حالت اچانک بگڑ گئی تھی۔ اسے وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا لیکن چونکہ اس کا بہت خون ضائع ہو چکا تھا اس لئے وہ جانبر نہ ہو سکی تھی''...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ روزی راسکل کی موت کی خبر سن کر سردی کی تیز لہر اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی تک اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔ روزی راسکل کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ تم مجھے اس کی موت کی جھوٹی خبر سنا رہے ہو''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ موت بن کر اس وقت میں تمہارے سر پر سوار ہوں۔ ایسی صورت میں مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ واقعی مر چکی ہے''...... شائی لاگ نے منہ بنا کر کہا۔ ٹائیگر غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا لیکن شائی لاگ یا تو سچ بول رہا تھا یا پھر واقعی

وہ اس قدر چالاک تھا کہ وہ اپنے چہرے پر کوئی تاثر ظاہر ہی نہیں ہونے دے رہا تھا۔

''اس کی لاش کہاں ہے''...... ٹائیگر نے چند لمحے اسے گھورتے رہنے کے بعد سرد لہجے میں پوچھا۔

''ہم لاشوں کو اپنے پاس سجا کر رکھنے کے عادی نہیں ہے۔ اس کی لاش میں نے برقی بھٹی میں جلوا دی تھی''...... شائی لاگ نے کہا تو ٹائیگر کے اعصاب تن گئے۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر شائی لاگ پر جھپٹ پڑے اور اس کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے لیکن نجانے کیوں وہ اب تک خود پر مسلسل کنٹرول کرتا آیا تھا اور وہ صبر کا دامن ابھی ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہتا تھا۔

''تم نے اسے اغوا کیوں کیا تھا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہ مجھے اچھی لگی تھی۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے ہوٹل سے اغوا کرا کے قید کر لیا۔ لیکن وہ میری قید سے نکل بھاگی تھی اور میری رہائش گاہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی جہاں میرے گارڈز کے ساتھ اس کا مقابلہ ہوا اور اسے گولیاں لگ گئیں''...... شائی لاگ نے جواب دیا۔

''مجھ سے الٹی بات مت کرو شائی لاگ۔ میں تم سے انتہائی تحمل مزاجی سے بات کر رہا ہوں۔ اگر میرا دماغ گھوم گیا تو تمہاری صحت کے لئے اچھا نہیں ہوگا''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا تو شائی لاگ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے آگے بڑھ

کر مشین پسٹل کی نال ٹائیگر کے سر سے لگا دی۔

''میری صحت کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ کیا اچھا نہیں ہو گا بولو۔ جواب دو۔ کیا کرو گے تم''...... شائی لاگ نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

''روزی راسکل کے پاس جو ریڈ نوٹ تھا وہ کہاں ہے''۔ ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ کا رنگ بدل گیا اور اس کی آنکھیں یکلخت خون اگلنے لگیں۔ عمران نے ٹائیگر کو یہاں روانہ کرنے سے پہلے اکاشی سے ملی ہوئی معلومات کے بارے میں بتا دیا تھا کہ روزی راسکل کو شائی لاگ نے کیوں اور کہاں سے اغوا کیا تھا۔

''ریڈ نوٹ۔ کون سے ریڈ نوٹ کی بات کر رہے ہو تم''۔ شائی لاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہی ریڈ نوٹ جسے روزی راسکل نے لی چان کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا اور تم اس کے پیچھے اس ہوٹل کے کمرے تک پہنچ گئے تھے۔ تم نے روزی راسکل کے کمرے میں گیس فائر کی تھی جس سے روزی راسکل بے ہوش ہو گئی تھی اور تم اسے اور اس کے پاس موجود ریڈ نوٹ لے اُڑے تھے''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا تو شائی لاگ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''ہونہہ۔ تو تم سب کچھ جانتے ہو''...... شائی لاگ نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ تم نے روزی راسکل کو تو ہلاک کر دیا ہے لیکن وہ ریڈ

نوٹ کہاں ہے۔ کیا وہ اب بھی تمہارے پاس ہے یا پھر تم نے بلیک اسکارپین کو دے دیا ہے‘‘...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

’’تم بہت خطرناک ہو۔ تم بلیک اسکارپین کے بارے میں بھی جانتے ہو۔ تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے گڈ بائے‘‘...... شائی لاگ نے غرا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کے ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹائیگر کے سر میں گولی مارتا۔ ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور شائی لاگ حلق کے بل چیختا ہوا پیچھے ہٹا اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر نے اچھل کر اس کے سینے پر زور دار کک مار دی۔ شائی لاگ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر پیچھے صوفے سے ٹکرایا اور صوفے سمیت الٹتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے اس کی تھوڑی پر مکا مارا تھا جس کی وجہ سے شائی لاگ لڑکھڑایا تھا اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل گیا تھا۔ جیسے ہی شائی لاگ صوفے کی دوسری طرف گرا اسی لمحے ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں شائی لاگ کا مشین پسٹل پڑا تھا۔ اس نے مشین پسٹل اٹھایا اور اس صوفے کی طرف بڑھا جس کے پیچھے شائی لاگ گرا تھا۔ شائی لاگ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹائیگر کو اپنی طرف آتے اور اس کے ہاتھ میں اپنا مشین پسٹل دیکھ کر وہ وہیں ٹھٹھک گیا۔

’’اب بولو۔ اب کیا کہتے ہو‘‘...... ٹائیگر نے مشین پسٹل کا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر شائی لاگ کے

ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ ٹائیگر اس کی مسکراہٹ دیکھ کر چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا شائی لاگ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی پرواہ کئے بغیر اس پر چھلانگ لگا دی۔ ٹائیگر نے اس کے حملے سے بچنے کے لئے اپنا جسم گھمایا لیکن شائی لاگ جس نے اچھل کر ٹائیگر کے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ ٹائیگر کے سائیڈ میں ہوتے ہی شائی لاگ نے اپنی ٹانگ گھمائی اور ٹائیگر کے مشین پسٹل والے ہاتھ پر مار دی۔ ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلا ہی تھا کہ شائی لاگ ایک بار پھر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ پوری قوت سے ٹائیگر کے پہلو پر پڑی۔ ٹائیگر نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور پہلو کے بل فرش پر گرا ہی تھا کہ شائی لاگ نے اچھل کر ایک بار پھر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے اچھل کر ٹائیگر کے سر پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی تھی لیکن اس بار ٹائیگر فوراً سائیڈ پر ہو گیا اور جیسے ہی شائی لاگ کے پیر اس جگہ پڑے جہاں ٹائیگر موجود تھا ٹائیگر نے جھپٹ کر اس کے دونوں پاؤں پکڑے اور انہیں پوری قوت سے اپنی جانب کھینچ لیا۔ شائی لاگ کو جھٹکا لگا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اسے گرتے دیکھ کر ٹائیگر نے اپنا جسم سمیٹا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ شائی لاگ کی دونوں ٹانگیں بدستور اس کے ہاتھوں میں تھیں۔

ٹائیگر نے اٹھتے ہی شائی لاگ کی ٹانگیں کھینچنے کی کوشش کی لیکن شائی لاگ اس کی توقع سے کہیں تیز تھا اس نے تیزی سے اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر جس طرح سے سپرنگ کھلتا ہے بالکل اسی طرح شائی لاگ کی ٹانگیں کھلیں اور ٹائیگر اس کی ٹانگوں کی ضرب سے اچھل کر پیچھے کی طرف جا گرا۔ شائی لاگ نے ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کیا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر بھی گر کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”تو تم مجھ سے لڑو گے۔ شائی لاگ سے۔ تم شاید جانتے نہیں میں کنگفو، جوجسٹو اور مارشل آرٹس کا چیمپئن ہوں۔ فائٹ میں میرا آج تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکا ہے۔ میں تمہیں کسی چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں گا“...... شائی لاگ نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”دیکھتے ہیں“...... ٹائیگر نے لاپرواہانہ انداز میں کہا۔ اس کی بات سن کر شائی لاگ کے حلق سے خونخوار بھیڑیئے جیسی غراہٹ نکلی۔ اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور یہ دیکھ کر ٹائیگر واقعی حیران رہ گیا کہ شائی لاگ نے بجلی کی سی تیزی سی اپنے کوٹ کی جیب سے پتلی دھار والا ایک خنجر نکال لیا تھا۔ ٹائیگر نے اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھا ہی تھا کہ اسی لمحے برق سی چمکی اور ٹائیگر کو خنجر شائی لاگ کے ہاتھ سے نکل کر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اپنی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ خنجر کی چمک دیکھتے ہی ٹائیگر بجلی کی سی

تیزی سے تڑپا پھر جیسے ہی خنجر اس کے نزدیک آیا اس کا ایک ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس بار شائی لاگ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں جب اس نے خنجر ٹائیگر کے ہاتھ میں دیکھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ خنجر زنی میں تو میرا کوئی ثانی ہی نہیں ہے اور میرے پھینکے ہوئے خنجر کا نشانہ آج تک خطا نہیں گیا ہے اور تم......“ شائی لاگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”آج تک تم نے اناڑیوں پر خنجر زنی کی ہو گی اور خود کو ماہر خنجر زن سمجھ بیٹھے ہو گے“...... ٹائیگر نے زہریلے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور اس بار اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر شائی لاگ کی طرف گیا۔ خنجر کی چمک دیکھتے ہی شائی لاگ فوراً کمان کی طرح جھک گیا اور خنجر ٹھیک اس کے اوپر سے گزرتا چلا گیا اگر وہ اپنا جسم کمان کی طرح نہ جھکاتا تو خنجر یقیناً اس کے سینے میں گھس گیا ہوتا۔ خنجر اس کے اوپر سے نکل کر پیچھے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ خنجر سے بچ کر شائی لاگ سیدھا ہوا تو اس نے ٹائیگر کو اپنے سر پر پایا۔ ٹائیگر نے خنجر پھینکتے ہی اس کی طرف چھلانگ لگا دی تھی اور فوراً اس کے نزدیک آ گیا تھا۔ اسے قریب دیکھ کر شائی لاگ نے سائیڈ میں چھلانگ لگانی چاہی لیکن اسی لمحے ٹائیگر کے سر کی زوردار ٹکر اس کی ناک پر پڑی اور شائی لاگ بری طرح سے ڈکراتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ٹائیگر کی زوردار ٹکر نے اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی اور اس کی ناک سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا۔ وہ پیچھے ہٹا ہی

تھا کہ ٹائیگر نے چھلانگ لگائی۔ اس کے دونوں ہاتھ زمین سے لگے اور اس کی ٹانگیں پھیل کر شائی لاگ کی گردن کے گرد لپٹ گئیں۔ شائی لاگ نے اپنی گردن سے اس کی ٹانگیں نکالنے کے لئے اس کی پنڈلیوں پر ہاتھ مارے لیکن ٹائیگر نے زور لگا کر اپنا نچلا جسم اوپر اٹھاتے ہوئے الٹی قلابازی لگائی۔ اس کی ٹانگیں چونکہ شائی لاگ کی گردن میں قینچی کی طرح پھنسی ہوئی تھیں اس لئے اس نے پوری قوت لگا کر شائی لاگ کو بھی اپنے ساتھ الٹا لیا تھا۔ جیسے ہی شائی لاگ کا جسم ہوا میں اٹھا ٹائیگر نے زور دار جھٹکا دیتے ہوئے اس کی گردن سے اپنی ٹانگیں نکال لیں۔ شائی لاگ کی گردن سے اس کی ٹانگوں کا ہٹنا تھا کہ وہ جیٹ طیارے کی رفتار سے ہوا میں اُڑتا ہوا اپنی میز پر گرا اور میز پر پڑی چیزوں کو گراتا ہوا میز کی دوسری طرف جا گرا۔ اس کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی تھی۔ ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا اس کی میز کی دوسری طرف آیا ہی تھا کہ شائی لاگ اچانک اچھل کر اس پر جھپٹا اور اس نے اپنا جسم موڑتے ہوئے اچھل کر ٹائیگر کے سینے پر اس زور سے ٹکر ماری کہ ٹائیگر بری طرح سے لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا شائی لاگ اٹھا اور اس نے ٹائیگر کی طرف تیزی سے دوڑتے ہوئے چھلانگ لگائی اور ٹائیگر سے ٹکرا گیا اور اس سے ٹکراتے ہوئے وہ ٹائیگر سمیت نیچے گر گیا۔ ٹائیگر فرش پر تھا اور شائی لاگ اس کے سینے پر۔ ٹائیگر کے سینے پر سوار ہوتے ہی شائی لاگ کے

دونوں ہاتھ ٹائیگر کی گردن پر جم گئے۔ اس کے ہاتھوں کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ ٹائیگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں آ گئی ہو۔ اس نے شائی لاگ سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی لیکن شائی لاگ کی ٹوٹی ہوئی ناک سے جنگلی سانڈ جیسی آوازیں نکل رہی تھیں۔ وہ ٹائیگر کی گردن پر اپنا دباؤ بڑھاتا جا رہا تھا اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس اس کے سینے میں اٹک کر رہ گیا ہو۔

"اب تم نہیں بچو گے۔ تم نے شائی لاگ جیسے شیر کو زخمی کیا ہے اور زخمی شیر پہلے سے کہیں خطرناک ہوتا ہے"...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ ٹائیگر کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنا شروع ہو گئیں۔ ٹائیگر نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی ٹانگیں اٹھائیں اور پھر اس سے پہلے کہ شائی لاگ کچھ سمجھتا ٹائیگر کی ٹانگیں، شائی لاگ کی گردن کے عقبی حصے پر آ کر جم گئیں۔ ٹائیگر نے اپنے نچلے حصے کو حرکت دی تو شائی لاگ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ یکلخت ٹائیگر کے سینے سے اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا دور جا گرا۔ ٹائیگر نے ٹانگوں کا زور دار جھٹکا دے کر اسے اپنے سینے سے اٹھا کر پھینک دیا تھا۔

شائی لاگ ایک بار پھر اپنی میز کے قریب گرا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔ اور وہ شائی لاگ کی طرف خونی نظروں سے دیکھتا ہوا

اپنی گردن سہلا رہا تھا۔ شائی لاگ میز پکڑ کر اٹھا اور پھر اس نے اچانک میز کی سائیڈ پر ہاتھ مار دیا۔ اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ سمجھتا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔ ٹائیگر نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے پیروں کے نیچے سے محاورتاً نہیں حقیقتاً زمین غائب ہو گئی تھی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی اندھی کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ نیچے گرتے ہوئے اسے شائی لاگ کے فاتحانہ قہقہوں کی تیز آواز سنائی دی تھی۔

چار گن شپ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے شارلنگ جنگل کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں میں مسلح ریڈ ڈریگن فورس موجود تھی۔

فورس کا کمانڈر میجر شانگ ہو تھا جو خود بھی اس فورس کے ساتھ تھا۔ میجر شانگ ہو نے جنگل پر ماڈیکر گن کا فائر کرا دیا تھا جس سے جنگل میں ہر طرف بلیو ریز پھیل گئی تھی۔ بلیو ریز کے پھیلتے ہی میجر شانگ ہو نے اس کا لنک ایک سیٹلائٹ سے کر لیا تھا جس سے وہ جنگل کے ہر حصے کو آسانی سے سرچ کر سکتا تھا۔ میجر شانگ ہو نے خصوصی طور پر جنگل کے ایک ایک حصے کو سرچ کیا تھا اور اس نے جنگل کے اس حصے کو فوکس کر لیا تھا جہاں ہوشو قبیلہ آباد تھا۔

ہوشو قبیلے کی جب اس نے سرچنگ شروع کی تو اسے نہ صرف جنگل میں گرا ہوا وہ طیارہ دکھائی دے گیا جس پر اقوام متحدہ کے

مخصوص جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کا نشان بنا ہوا تھا بلکہ اس نے طیارے کی اندرونی چیکنگ بھی کر لی تھی۔ طیارہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا لیکن حیرت کی بات تھی کہ اس طیارے میں آگ نہیں لگی تھی اور طیارے میں کسی ایک مسافر بھی لاش موجود نہیں تھی۔

میجر شانگ ہو نے سرچنگ کا دائرہ وسیع کیا تو اسے ہوشو قبیلہ دکھائی دیا جہاں قبیلے کے درمیانی حصے میں لکڑیوں کے بڑے بڑے تنوں کے ساتھ سات افراد رسیوں سے بندھے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان افراد کو دیکھ کر میجر شانگ ہو سمجھ گیا کہ ان کا تعلق سروے ٹیم سے ہے جو کریش ہونے والے طیارے میں موجود تھے۔ وہ سب زندہ تھے اور ہوشو قبیلے والے انہیں پکڑ کر اپنے قبیلے میں لے آئے تھے اور انہیں وہاں لا کر باندھ دیا گیا تھا۔

میجر شانگ ہو، ہوشو قبیلے کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ جنگل میں آنے والے اجنبیوں کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑتے اور انہیں انتہائی بے رحمانہ انداز میں ہلاک کر دیتے ہیں۔ طیارے کے قیدیوں کے ساتھ بھی وہ یقینی طور پر یہی سلوک کرنے والے تھے لیکن ریڈ ڈریگن کے حکم پر میجر شانگ ہو ان افراد کی باقاعدہ چیکنگ کرنا چاہتا تھا کہ آخر وہ کون ہیں۔ کیا ان افراد کا تعلق واقعی کافرستان سے تھا اور وہ کافرستانی ایجنٹ تھے لیکن اگر وہ کافرستانی ایجنٹ تھے تو پھر انہوں نے شوگران میں داخل ہونے کے لئے یہ خطرناک اور جوکھم بھرا راستہ کیوں اختیار کیا تھا۔

ریڈ ڈریگن نے اس بات کا تو خدشہ ظاہر کر دیا تھا کہ ان افراد کا تعلق کافرستان کی کسی ایجنسی سے ہو سکتا ہے لیکن وہ آخر شوگران کس مشن پر آئے تھے اور اس ہینڈ بیگ میں ایسی کون سی چیز موجود تھی جو ریڈ ڈریگن کے لئے بھی اہمیت کی حامل تھی اور جسے حاصل کرنے کے لئے کافرستانی ایجنٹ بھی شوگران آ رہے تھے۔ ان افراد کا تعلق کافرستان سے تھا بھی یا نہیں انہیں چیک کرنا انتہائی ضروری تھا اور میجر شانگ ہو کو یقین تھا کہ جو بات ریڈ ڈریگن نے اسے نہیں بتائی تھی وہ بات وہ ان ایجنٹوں کو زندہ پکڑ کر ان سے معلوم کر سکتا تھا کہ وہ لی چان کے پیچھے اس کا ہینڈ بیگ حاصل کرنے شوگران کیوں آئے تھے۔

میجر شانگ ہو نے سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے بندھے ہوئے افراد کی مخصوص کیمروں سے بھی چیکنگ کی تھی لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا کہ ان کیمروں سے اسے یہ کاشن تو مل رہے تھے کہ ساتوں افراد میک اپ میں تھے لیکن جدید سے جدید ترین کیمرے بھی ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے دکھانے میں ناکام رہے تھے۔ ان کے اصلی چہرے سامنے نہ آنے کی وجہ سے میجر شانگ ہو بے چین ہو گیا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان افراد کے اصل چہرے کیسے دیکھے۔ جنگل میں ماڈیکر گن سے پھیلنے والی نیلی روشنی نے قبیلے والوں کو پریشان کر دیا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے تھے۔ پھر میجر

شانگ ہو نے دیکھا کہ ان کا سردار قبیلے والوں ایک جگہ جمع کر کے انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ابھی سردار قبیلے والوں کو سمجھا ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے بندھے ہوئے افراد میں سے ایک سیاہ فام کو اونچی آواز میں چیختے چلاتے دیکھا۔ اس کی آوازیں سن کر پہلے سردار اور پھر باقی قبیلے والے بری طرح سے چونک پڑے اور پھر میجر شانگ ہو وہاں ہونے والے حیرت انگیز واقعات دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سیاہ فام جیسے جیسے اونچی آواز میں چیختا جا رہا تھا سردار سمیت قبیلے کے افراد کانوں پر ہاتھ رکھے چیخنے شروع ہو گئے تھے۔ وہ شاید چیخ چیخ کر اس سیاہ فام کو بولنے سے روک رہے تھے اور پھر قبیلے والے زمین پر گر کر یوں تڑپنا شروع ہو گئے جیسے انہیں کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اس کے بعد والے مناظر دیکھ کر شانگ ہو کا تجسس ان افراد کے لئے اور بڑھ گیا جن میں سے ایک رسیاں کھول کر آزاد ہو گیا تھا اور اس نے اچانک سردار پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے بعد دونوں سیاہ فاموں نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں توڑیں اور وہ بھی آزاد ہو گئے اور پھر انہوں نے اپنے باقی ساتھیوں کو بھی رسیوں سے آزاد کرانا شروع کر دیا۔

میجر شانگ ہو کافی دیر تک سکرین کے سامنے بیٹھا رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ لوگ ہیں کون اور ان کے سیاہ فام ساتھی نے ایسا کیا کیا ہے جس کی وجہ سے پورا ہوشو قبیلہ عجیب و

غریب عذاب سے دوچار ہو گیا تھا اور کانوں پر ہاتھ رکھے بری طرح سے تڑپ رہا تھا جیسے سیاہ فام کی آواز سے ان کے کانوں کے پردے پھٹ رہے ہوں۔

یہ سب دیکھ کر میجر شانگ ہو نے فوری طور پر جنگل میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ ہر حال میں ان سات افراد کو زندہ پکڑنا چاہتا تھا تا کہ ان سے معلوم کر سکے کہ آخر وہ کون ہیں اور ان کے پاس ایسی کون سی طاقت ہے جس سے انہوں نے ہوشوؤں کے طاقتور قبیلے کو بھی زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے اس ساری صورتحال کے بارے میں ریڈ ڈریگن کو کال کر کے بتانا چاہا لیکن ریڈ ڈریگن شاید کہیں مصروف ہو گیا تھا۔ کوشش کے باوجود میجر شانگ ہو اس سے رابطہ نہ کر سکا تو اس نے اپنا اسکوارڈ تیار کیا اور انہیں لے کر وہ جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔

اسے معلوم تھا کہ جنگل میں جانا اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے اور اگر وہ ہوشو قبیلے کے قابو میں آ گئے تو وہ انہیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑیں گے لیکن اس نے قبیلے والوں کی جو حالت دیکھی تھی اسے دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک منصوبہ آیا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر وہ جنگل میں ہر طرف گیس بم فائر کر دیں تو اس سے نہ صرف پورا ہوشو قبیلہ بلکہ طیارے سے بچ کر نکلنے والے افراد بھی بے ہوش ہو جائیں گے اور وہ بے ہوش افراد میں سے ان ساتوں افراد کو وہاں سے آسانی سے نکال کر لے جائے

گا۔ ہوش میں آنے کے بعد قبیلے والوں کو اس بات کا علم بھی نہیں ہو سکے گا کہ وہ افراد اچانک کہاں غائب ہو گئے۔

اس بات پر وہ جس قدر سوچتا جا رہا تھا اسے اپنی پلاننگ میں کوئی قباحت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ تیار کیا اور اپنے ساتھ مسلح افراد کا گروپ بھی لے لیا تاکہ جب وہ ہیلی کاپٹروں سے نکل کر بے ہوش ہونے والے افراد میں سے ان افراد کو اٹھانے کے لئے قبیلے میں جائیں جو کافرستانی ایجنٹ ہو سکتے تھے تو قبیلے والوں میں سے کوئی بے ہوش ہونے سے بچنے والا ان پر حملہ نہ کر سکے۔ اب وہ ہیلی کاپٹر میں سوار مسلح افراد کے ہمراہ تیزی سے شارلنگ جنگل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ شارلنگ جنگل میں داخل ہوتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر آن کر کے باقی ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو ہدایات دینی شروع کر دی کہ انہیں کس طرف جانا ہے۔ میجر شانگ ہو بے ہوش کرنے والی شیلنگ قبیلے کے اردگرد کرنا چاہتا تھا تاکہ تمام قبیلے والے ایک ساتھ بے ہوش ہو جائیں اور انہیں وہاں کوئی پرابلم پیش نہ آ سکے۔

اس کے حکم پر ہیلی کاپٹر ہوشو قبیلے کے گرد پھیل گئے اور پھر ان ہیلی کاپٹروں سے بے ہوش کرنے والی گیس کے شیل فائر ہونے شروع ہو گئے۔ شیل جنگل میں گر کر زور دار دھماکوں سے پھٹنے لگے اور جنگل میں ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلنا شروع ہو گیا۔ میجر

شانگ ہو نے آنکھوں سے دوربین لگا رکھی تھی وہ گھنے درختوں میں نظر آنے والے پگوڈوں کو دیکھ رہا تھا جہاں دھماکے ہوتے ہی ہر طرف قبیلے والوں کی بھاگ دوڑ شروع ہو گئی تھی لیکن جیسے ہی وہاں دھواں پھیلنا شروع ہوا قبیلے کے افراد اسے گر گر کر بے ہوش ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔

چونکہ میجر شانگ ہو کو اندازہ تھا کہ جنگل میں ہوشو قبیلہ کتنے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اس لئے اس نے قبیلے کے اردگرد وافر تعداد میں بے ہوشی کے شیل فائر کرائے تھے تاکہ وہاں موجود کوئی ایک جاندار بھی بے ہوشی سے بچ نہ سکے۔ شیلوں کی وجہ سے جنگل میں دھواں پھیلتا جا رہا تھا۔ یہ دھواں درختوں کے نیچے سے نکل کر اوپر کی طرف اٹھ رہا تھا چونکہ بے ہوش کرنے والی گیس کے اثر سے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد بھی متاثر ہو سکتے تھے اس لئے ان سب نے فوری طور پر چہروں پر گیس ماسک چڑھا لئے تھے۔ گیس ماسک کی وجہ سے وہ دھویں سے تو محفوظ ہو گئے تھے لیکن ان کے لئے جنگل میں ہیلی کاپٹر اتارنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ کثیف دھویں کی وجہ سے پائلٹوں کو وہاں ایسی کوئی جگہ دکھائی نہیں دے رہی تھی جہاں وہ ہیلی کاپٹر لینڈ کر سکیں۔ اس لئے ہیلی کاپٹر گڑگڑاتے ہوئے قبیلے کے اوپر ہی چکر کاٹنا شروع ہو گئے تھے۔

”کیا کریں جناب۔ یہاں تو شیلنگ کی وجہ سے ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا ہے۔ آپ حکم دیں تو میں جنگل میں دور

کسی صاف ستھری جگہ ہیلی کاپٹر لینڈ کروں''...... پائلٹ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے میجر شانگ ہو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ یہ خطرناک جنگل ہے۔ جنگل میں سرخ بھیڑیئے اور سیاہ بھالو بھی موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم قبیلے سے دور ہیلی کاپٹر اتاریں تو وہاں سرخ بھیڑیوں یا سیاہ بھالوؤں کے غول امنڈ آئیں اور وہ ہم پر حملہ کر دیں۔ ہمیں ہیلی کاپٹر اسی قبیلے میں اتارنے ہیں''...... میجر شانگ ہو نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ پھر اس کے لئے ہمیں کچھ انتظار کرنا ہو گا۔ دھواں چھٹے گا تو پھر ہم کوئی ایسی جگہ کو تلاش کر سکیں گے جہاں ہیلی کاپٹر لینڈ کیا جا سکے''...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹروں میں، میں اپنے ساتھ ٹروپرز لایا ہوں۔ ہیلی کاپٹروں سے رسیاں لٹکاؤ اور ٹروپرز کو نیچے اتار دو۔ نیچے جا کر یہ ان سات افراد کو لے کر اوپر آ جائیں گے۔ ہم یہاں ان سات افراد کو ہی لینے کے لئے آئے ہیں۔ قبیلے والوں سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہے''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یس سر۔ تو کیا میں تمام ہیلی کاپٹروں میں موجود پائلٹوں کو آپ کی طرف سے حکم دے دوں کہ وہ ہیلی کاپٹر نیچے لے جا کر ان سے ٹروپرز اتار دیں''...... پائلٹ نے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے

اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ہیلی کاپٹر میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر آن کیا اور اپنے سر پر پہنے ہوئے ہیڈ فون سے لنک کر کے تمام ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو ہیلی کاپٹر سے ٹروپرز اتارنے کا کہنے لگا۔ پھر اس نے اپنا ہیلی کاپٹر بھی سائیڈ کی طرف گھماتے ہوئے نیچے کیا اور اسے مخصوص بلندی پر لا کر معلق کر لیا۔

ہیلی کاپٹر نیچے لاتے ہی اس نے پینل پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو ہیلی کاپٹر کے سائیڈوں کے دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے۔ جیسے ہی دروازے کھلے، ہیلی کاپٹر کے عقبی حصوں میں بیٹھے ہوئے مسلح افراد نے تیزی سے موٹی موٹی رسیاں ہیلی کاپٹر سے نیچے لٹکانی شروع کر دیں۔ رسیاں لٹکاتے ہی ٹروپرز تیزی سے ان رسیوں سے لٹکتے ہوئے نیچے اترنے لگے۔

وہ سب بندروں کی سی پھرتی سے نیچے گئے تھے اور نیچے جاتے ہی انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے پوزیشنیں سنبھالنی شروع کر دی تھیں۔ نیچے اب بھی دھواں تھا۔ ان سب نے گیس ماسک پہن رکھے تھے۔ ہر طرف خاموشی دیکھ کر وہ مشین گنیں ہاتھ میں لئے جھکے جھکے انداز میں قبیلے کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔

''ہیلو ہیلو۔ میجر شانگ ہو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے چیختے ہوئے کہا۔

''یس نمبر تھرٹین اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے جوابی آواز سنائی دی۔

”تمام ٹروپرز کا مجھ سے فوراً لنک کرو۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... نمبر تھرٹین نے کہا۔ چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹرز پر لگا ایک ملٹی لنک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا جس سے میجر شانگ ہو کو پتہ چل گیا کہ نیچے گئے ہوئے تمام ٹروپرز کے ٹرانسمیٹر سے اس کا لنک ہو چکا ہے۔

”نمبر تھرٹین بول رہا ہوں جناب۔ یہاں سب کلیئر دکھائی دے رہا ہے۔ اوور“...... اسی ٹروپر کی آواز سنائی دی۔

”کیا وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہیں۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”یس باس۔ یہاں سب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اوور“۔ نمبر تھرٹین نے جواب دیا۔

”ان کو چاروں طرف سے گھیر لو اور جو بھی ہوش میں دکھائی دے اسے گولی مار دینا۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ٹروپرز کے پاس موجود ٹرانسمیٹر پر انہیں میجر شانگ ہو کی آواز ایک ساتھ سنائی دے رہی تھی جبکہ میجر شانگ ہو کو جواب دینے کے لئے ٹروپرز کو ٹرانسمیٹر کے بٹن پریس کرنے پڑتے تھے۔

”ابھی تک تو ہمیں یہاں کوئی ہوش میں دکھائی نہیں دیا ہے باس۔ اوور“...... نمبر تھرٹین نے کہا۔

”ان افراد کی طرف بڑھو جن کے لئے میں تمہیں خاص طور پر

یہاں لایا ہوں۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ہم اسی طرف بڑھ رہے ہیں جناب۔ یہاں کافی دھواں ہے جس کی وجہ سے ہمیں ماحول صاف دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اوور“...... نمبر سکس نے کہا۔

”اوکے۔ چند ٹروپرز ان کے پگوڈوں میں چلے جائیں اور وہاں چیکنگ کریں۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

”ہم پگوڈوں کی چیکنگ کر رہے ہیں باس۔ اوور“...... ایک اور ٹروپر کی آواز سنائی دی۔

”جو ٹروپر مجھ سے بات کرے وہ پہلے مجھے اپنا نمبر بتایا کرے۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ میں نمبر نائن ہوں۔ اوور“...... اسی ٹروپر کی آواز سنائی دی جس نے کہا تھا کہ وہ پگوڈوں کی چیکنگ کر رہے ہیں۔

”کیا ان کے پگوڈے خالی ہیں نمبر نائن۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے پوچھا۔

”یس باس۔ پگوڈوں میں ایک فرد بھی موجود نہیں ہے۔ شاید شیلنگ کے وقت سب کے سب باہر تھے۔ اوور“...... نمبر نائن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ نمبر سکس، نمبر تھرٹین ان سات افراد تک پہنچے تم۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے نمبر سکس اور نمبر تھرٹین سے ایک ساتھ مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس باس۔ ہم اس جگہ پہنچ گئے ہیں جہاں درختوں کے کٹے ہوئے تنے موجود ہیں اور جن کے ساتھ آپ نے ہیڈ کوارٹر میں سکرین پر ہمیں سات افراد کو بندھا ہوا دکھایا تھا لیکن اس وقت ان سات افراد میں سے ایک بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ اوور''...... نمبر تھرٹین نے کہا تو میجر شانگ ہو چونک پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ جب ہم نے شیلنگ کی تھی تو وہ سب یہیں موجود تھے۔ ہوسکتا ہے کہ شیلنگ کے وقت وہ ادھر ادھر بھاگ گئے ہوں۔ ڈھونڈو انہیں۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ہم ارد گرد کا علاقہ چیک کر رہے ہیں۔ اوور''۔ نمبر سکس نے کہا۔

''جلدی کرو نانسنس۔ ہم زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتے۔ ہمیں ان سات افراد کو جلد سے جلد یہاں سے لے کر نکلنا ہے۔ اگر یہاں دوسرے قبیلے والے حالات کا جائزہ لینے پہنچ گئے تو ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں باس۔ جیسے ہی وہ ہمیں ملتے ہیں ہم آپ کو خبر کرتے ہیں۔ اوور''...... نمبر تھرٹین نے کہا۔ اس کی بات سن کر میجر شانگ ہو نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے پائلٹ سے ہیلی کاپٹر کو قبیلے کے گرد چکر لگانے کا کہا

تا کہ وہ اوپر سے بھی قبیلے کا جائزہ لے سکے۔ اس کا حکم سن کر پائلٹ نے پہلے ہیلی کاپٹر سے لٹکی ہوئی رسیاں ایک آٹو مشین کے ذریعے اوپر کھینچیں اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو مزید کم بلندی پر لے جا کر قبیلے کے اوپر گھمانا شروع کر دیا۔ میجر شانگ ہو نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں پر لگا لی تھی اور وہ غور سے نیچے دیکھنا شروع ہو گیا تھا۔ جنگل سے اب کافی حد تک دھواں ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے نیچے کا ماحول قدرے واضح دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ ہر طرف قبیلے والے ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے پڑے تھے اور اس کے ٹروپرز مشین گنیں ہاتھوں میں لئے ہر طرف بھاگتے پھر رہے تھے۔

''ملے وہ۔ اوور''...... میجر شانگ نے چند لمحے توقف کے بعد ٹرانسمیٹر پر نمبر سکس اور نمبر تھرٹین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نو باس۔ یہاں وہ سات افراد موجود نہیں ہیں۔ اوور''...... نمبر تھرٹین کی آواز سنائی دی تو میجر شانگ ہو نے غصیلے انداز میں جبڑے بھینچ لئے۔

''وہاٹ نانسنس۔ اگر وہ یہاں نہیں ہیں تو وہ کہاں گئے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہم نے ارد گرد کا سارا علاقہ چیک کر لیا ہے باس لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ اوور''...... نمبر سکس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''انہیں زمین نگل گئی ہے یا آسمان نے اٹھا لیا ہے۔ اگر تمام قبیلے والے یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں تو پھر وہ سات افراد کہاں چلے گئے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے اسی انداز میں کہا۔

''ہم انہیں تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں جناب۔ اوور''...... نمبر تھرٹین نے جواب دیا۔

''انہوں نے قبیلے کے سردار کو درخت کے تنے سے باندھا تھا۔ کیا وہ اب بھی وہاں بندھا ہوا ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''نو باس۔ یہاں کوئی بھی شخص بندھا ہوا نہیں ہے۔ اوور''۔ نمبر سکس نے کہا۔

''سردار ادھیڑ عمر آدمی ہے اور اس کے جسم پر سرخ رنگ کا چوغہ ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یہاں ایک آدمی کی لاش پڑی ہے باس۔ اس نے سرخ رنگ کا چوغہ پہن رکھا ہے لیکن وہ ادھیڑ عمر نہیں ہے۔ اوور''...... نمبر سکس نے کہا۔

''کیا مطلب۔ سرخ چوغے والا ادھیڑ عمر نہیں ہے۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''باس۔ شکل وصورت سے یہ بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سفید بال چپکے ہوئے ہیں جیسے اس نے نقلی داڑھی مونچھیں لگا رکھی ہوں اور کسی نے اس کی داڑھی مونچھیں نوچ لی

ہوں۔ اوور''...... نمبر سکس نے کہا۔

''نقلی داڑھی مونچھیں۔ یہ سب کیا چکر ہے۔ اوور''...... میجر ہانگ شو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں خود بھی حیران ہو رہا ہوں باس۔ میں نے اس لاش کے سر کے بال چیک کئے ہیں۔ اس کے سر پر بھی سفید بالوں والی وگ ہے جبکہ یہ سر سے گنجا تھا۔ اوور''...... نمبر سکس نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کی تلاشی لو اور چیک کرو۔ اگر یہ آدمی ادھیڑ عمر نہیں ہے تو پھر یہ ان کا سردار نہیں ہوسکتا۔ میں تمہیں سردار کا حلیہ بتاتا ہوں۔ اسے ان بے ہوش افراد میں چیک کرو۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا اور پھر چند لمحے توقف کے بعد اس نے ٹروپرز کو ہوشو قبیلے کے سردار کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

''نو باس۔ اس حلیئے کا بھی یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اوور''...... کچھ دیر کے بعد نمبر تھرٹین کی آواز سنائی دی تو میجر شانگ ہو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا تم نے پگوڈوں کے اردگرد کا علاقہ چیک کیا ہے۔ قبیلے کے اطراف میں گھنی جھاڑیاں موجود ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ سات افراد قبیلے کے سردار کو لے کر ان جھاڑیوں میں روپوش ہو گئے ہوں۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ہم نے جھاڑیوں میں بھی گھس کر چیکنگ کی ہے باس لیکن اس طرف بھی کوئی نہیں ہے۔ اوور''...... نمبر سکس نے جواب دیا۔

''یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ وہ سات افراد سردار کو لے کر یہاں سے کیسے اور کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''قبیلے کے ارد گرد پہاڑیاں بھی موجود نہیں ہیں ورنہ ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ کسی پہاڑی غار میں چلے گئے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے یہاں موجود ایک ایک پگوڈے کی چیکنگ کی ہے لیکن وہ سات افراد کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔ اوور''...... نمبر تھرٹین نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم قبیلے والوں میں سے کسی ایک شخص کو اٹھاؤ اور ہیلی کاپٹروں میں واپس آ جاؤ۔ ہمارے پاس یہاں زیادہ دیر رکنے کا وقت نہیں ہے۔ ہم اس آدمی کو ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے کہ وہ سات افراد آخر کہاں غائب ہوئے ہیں۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے تنگ آ کر کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... نمبر تھرٹین نے کہا تو میجر شانگ ہی نے پائلٹ کو ایک بار پھر ہیلی کاپٹر ہوا میں معلق کرنے اور رسیاں نیچے لٹکانے کا حکم دیا۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر اسی پوائنٹ پر لے آیا جہاں اس نے ٹروپرز اتارے تھے۔ مخصوص پوائنٹ اور مخصوص بلندی پر آتے ہی اس نے مشینی سسٹم سے کام لیتے ہوئے نیچے رسیاں لٹکا دیں تاکہ جنگل میں موجود ٹروپرز ان رسیوں کے ذریعے واپس ہیلی کاپٹر میں آ سکیں۔

میجر شانگ ہو کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ ٹروپرز

نے نیچے ہر جگہ چیک کر لی تھی لیکن انہیں وہ افراد کہیں نہیں مل سکے تھے جن کے لئے وہ خصوصی طور پر یہاں آیا تھا۔ ٹروپرز کے مطابق وہاں قبیلے کا سردار بھی موجود نہیں تھا۔ ہیڈ کوارٹر کی سکرین پر اس نے دیکھا تھا کہ قبیلے کے قیدیوں کے پاس سامان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی اور انہوں نے جنگل میں آ کر جس قدر شیلنگ کی تھی اس شیلنگ سے تو ارد گرد موجود چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں تک کو بے ہوش ہو جانا چاہئے تھا پھر بغیر گیس ماسک کے وہ افراد بے ہوش ہونے سے کیسے بچ سکتے تھے۔ ظاہر ہے وہ گیس سے بے ہوش نہیں ہوئے تھے اسی لئے تو وہ قبیلے سے غائب ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ حیرت کی بات تو یہی تھی کہ آخر گیس نے ان افراد پر اثر کیوں نہیں کیا تھا اور جس تیزی سے وہ ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچے تھے اس تیزی سے ان سات افراد کا قبیلے سے نکل جانا بھی ناممکنات میں سے تھا۔ اگر وہ کسی طرف بھاگ رہے ہوتے تو انہیں کم از کم ہیلی کاپٹروں سے بھاگتے ہوئے تو دیکھا ہی جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ سات افراد جنگل سے غائب تھے جس نے میجر شانگ ہو کو شدید حیرت اور پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا اور اب چونکہ وہ زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتا تھا اس لئے اس نے ٹروپرز کو واپس بلا لیا تھا تاکہ وہ جلد سے جلد وہاں سے نکل سکیں۔

''ہیلی کاپٹر والے قبیلے میں شیلنگ کر رہے ہیں۔ سائیڈوں میں ہونے والی شیلنگ کا دھواں جلد ہی یہاں پھیل جائے گا۔ جیسے ہی دھواں اس طرف آئے سب اپنے سانس روک لینا۔ وہ یہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلا رہے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں اس گیس سے بچنا ہے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھوں نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیئے۔ دھماکوں کی آوازیں سن کر اور قبیلے کے ارد گرد دھواں پھیلتے دیکھ کر سوشائی اور اس کے ساتھی بھی پریشان ہو گئے تھے۔

''سوشائی۔ جلدی بتاؤ۔ یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے یا نہیں''...... عمران نے سوشائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''خفیہ راستہ۔ کیا مطلب''...... سوشائی نے چونک کر کہا۔

''کوئی ایسا راستہ جو زمین کے نیچے ہو اور جہاں سے تم یا تمہارے ساتھی خفیہ طور پر قبیلے سے باہر جا سکتے ہوں''...... عمران

نے بے چینی سے پوچھا۔

''لاما کے پگوڈے کے نیچے ایک راستہ ہے جو نجانے کہاں جاتا ہے۔ میں نے نیچے جانے والا راستہ تو دیکھا تھا لیکن وہ راستہ کہاں جاتا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے''...... سوشائی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر آؤ میرے ساتھ۔ جلدی اور اگر اپنا سانس روک سکتے ہو تو روک لو کیونکہ یہاں پھیلنے والا دھواں بے حد زہریلا ہے۔ اگر یہ دھواں سانس کے ذریعے تمہارے پھیپھڑوں میں چلا گیا تو تم بے ہوش ہو جاؤ گے''...... عمران نے کہا تو سوشائی بوکھلا گیا۔ دھواں اب ہر طرف پھیل گیا تھا۔ عمران نے دھواں پھیلتے دیکھ کر فوراً سانس روک لیا تھا۔ اس نے چونکہ اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی ہدایات دے دی تھیں اس لئے ان سب نے بھی سانس روک لئے تھے۔ سوشائی نے بھی سانس روک لیا تھا اور عمران کو ایک طرف آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بھاگنے لگا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا کہا تو وہ سب سوشائی کے پیچھے بھاگنے لگے۔ پھر عمران کو کوئی خیال آیا تو وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے ساتھ اس نے قبیلے کے سردار کو باندھ رکھا تھا۔ سردار ابھی تک بے ہوش تھا۔ عمران نے جلدی جلدی اس کی رسیاں کھولیں اور پھر وہ اسے اپنے کاندھے پر ڈال کر انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بھاگنے لگا

جس طرف سوشائی اور اس کے ساتھی بھاگے جا رہے تھے۔ وہ قبیلے کے پگوڈوں کے عقبی طرف گئے تھے۔ اس طرف دھویں کی مقدار زیادہ تھی لیکن ان سب نے سانس روک رکھے تھے اس لئے دھویں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں عمران نے انہیں قبیلے کے عقب میں موجود ایک بڑے پگوڈے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس پگوڈے کو دیکھ کر عمران نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اور بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا پگوڈے میں آ گیا۔ اسے پگوڈے میں داخل ہوتے دیکھ کر اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔ پگوڈے کے اندر دھواں تھا لیکن اس کی مقدار کم تھی۔ جیسے ہی عمران اندر آیا، سوشائی تیزی سے پگوڈے کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔ وہ چونکہ دروازہ کھول کر پگوڈے میں داخل ہوئے تھے اس لئے دروازہ بند ہونے کی وجہ سے پگوڈے میں زیادہ دھواں داخل نہیں ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے سے جو دھواں اندر آیا تھا وہ بھی ان کے لئے خطرناک ہو سکتا تھا اس لئے ان میں سے کسی نے بھی سانس لینے کی کوشش نہیں کی تھی۔

یہ لاما کا پگوڈا تھا جو عام پگوڈوں سے کہیں بڑا اور وسیع تھا اور پگوڈے کو اندر سے بانسوں اور جھاڑیوں کے ساتھ جوڑ کر اس کے تین حصے بنا دیئے گئے تھے۔ تینوں حصے بڑے کمروں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک کمرے میں لاما کی پوجا کا سامان پڑا ہوا

دکھائی دے رہا تھا جبکہ دوسرے کمرے میں اس کی ضروریات کے دوسرے سامان کے ساتھ تختوں کا بنا ہوا ایک پلنگ موجود تھا جس پر شاید لاما آرام کرتا تھا۔ وہاں دو بڑے بڑے تھیلے پڑے تھے۔ ان تھیلوں پر نظر پڑتے ہی جوزف اور جوانا تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے تھیلے اٹھا لئے۔ یہ ان کے ہی تھیلے تھے جو وہ طیارے سے نکال کر لائے تھے۔ قبیلے والوں نے انہیں بے ہوش کر کے ان سے ان کے تھیلے لاما کے پگوڈے میں پہنچا دیئے تھے۔ ان دونوں نے تھیلے اٹھا کر اپنے کاندھوں پر لاد لئے۔ اس اثناء میں سوشائی تیسرے کمرے میں چلا گیا تھا۔ تیسرا کمرہ خالی تھا۔ وہاں سامان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ اس کمرے کی زمین پر ہر طرف خشک جھاڑیوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

سوشائی نے کمرے کے ایک حصے میں پڑی ہوئی خشک جھاڑیاں ہٹانی شروع کر دیں۔ اسے جھاڑیاں ہٹاتے دیکھ کر تنویر اور صفدر بھی تیزی سے اس کی مدد کے لئے آگے بڑھے اور انہوں نے بھی وہاں سے جھاڑیاں ہٹانی شروع کر دیں۔ جھاڑیاں ہٹتے ہی انہیں نیچے ایک بڑا سا تختہ دکھائی دیا جو زمین کے ایک بڑے چوکور ہول پر رکھا ہوا تھا۔ سوشائی نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس تختے کو ہٹائیں تو جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے تختے کی سائیڈوں میں انگلیاں پھنسا کر اسے ایک جھٹکے سے ہول سے اٹھا لیا۔

جیسے ہی ہول سے تختہ ہٹا انہیں نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی

دیں۔ سیڑھیاں دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو فوراً نیچے جانے کا کہا تو وہ سب تیزی سے سیڑھیاں اترنا شروع ہو گئے۔

''تم سردار کو لے کر نیچے جاؤ۔ تمہارے جانے کے بعد میں یہ تختہ ہول پر رکھ کر اوپر پھر سے جھاڑیاں پھیلا دوں گا''...... سوشائی نے اشارے سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سردار کو اٹھائے تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ نیچے گیا۔ سوشائی نے فوراً تختہ اٹھا کر ہول پر رکھا اور پھر اس نے اس جگہ پر پھر سے جھاڑیاں پھیلانی شروع کر دیں۔ چند ہی لمحوں میں اس نے جھاڑیاں برابر کر دیں جس سے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اس کمرے کی زمین کے نیچے کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ راستہ بھی ہوسکتا ہے۔ جھاڑیاں پھیلا کر سوشائی اس کمرے سے نکل آیا اور پھر وہ دوسرے کمروں سے ہوتا ہوا لاما کے پگوڈے سے باہر آ گیا۔ اس کے لئے اب سانس روکنا مشکل ہو رہا تھا۔ لاما کے پگوڈے سے نکلتے ہی اس کی برداشت ختم ہوگئی اور اس نے بے اختیار سانس لینا شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے سانس لینا شروع کیا دھواں اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو گیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گرتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں اندھیرا تھا۔ جوزف اور جوانا نے اپنے بیگوں

سے ٹارچیں نکالیں اور انہیں روشن کر لیا۔ تہہ خانے تک چونکہ دھویں کے اثرات نہیں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے وہاں آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا تھا۔

''سوشائی کہاں رہ گیا۔ کیا وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا ہے''۔ صفدر نے عمران کو دیکھ کر کہا۔

''نہیں۔ وہ باہر رہ گیا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ باہر رہ کر تختہ برابر کر دے گا اور تختے پر پھر سے جھاڑیاں پھیلا دے گا تاکہ کسی کو اس خفیہ ٹھکانے کا علم نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ لاما کا پگوڈا ہے۔ اگر یہاں یہ خفیہ تہہ خانہ موجود ہے تو پھر اس کے بارے میں سوشائی کو کیسے پتہ چلا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جیسے بھی پتہ چلا ہے اس سے ہمیں کیا۔ ہمیں تو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں اس خفیہ جگہ پہنچا دیا ورنہ باہر جس قدر شیلنگ کی جا رہی ہے ہم کب تک اپنا سانس روک سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ ہیں کون اور انہوں نے ہیلی کاپٹروں سے قبیلے میں شیلنگ کیوں کی ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال کے مطابق وہ لوگ یہاں ہماری تلاش میں آئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ جنگل میں بلیو ریز ماڈیکر گن سے پھیلائی گئی ہے۔ بلیو ریز سے وہ جنگل کے ہر حصے کو

چیک کر سکتے ہیں۔ انہوں نے چیک کیا ہو گا اور ہمیں قبیلے والوں کی قید میں دیکھ لیا ہو گا اس لئے انہوں نے ہمیں یہاں سے لے جانے کے لئے منصوبہ بندی کی ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”مطلب وہ یہاں ہماری مدد کے لئے آئے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”اگر انہوں نے اس بات کی تصدیق نہ کی ہو گی کہ ہمارا تعلق جیوگرافیکل سروے ٹیم سے ہے تو پھر وہ یقیناً ہماری مدد کے لئے ہی آئے ہوں گے تاکہ ہمیں ان قبیلے والوں سے بچا سکیں اور اگر انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے بین الاقوامی جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ سے نہیں ہے تو پھر ہم ان کی نظر میں یقیناً مجرم ہوں گے۔ مجرموں کی حیثیت سے وہ اس بات کا پتہ لگانے کے لئے یہاں سے ہمیں بے ہوش کر کے لے جانا چاہتے ہوں گے کہ ہمارا تعلق کس ملک سے ہے اور ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے تھے“...... عمران نے کہا۔ اس نے سردار کو کاندھے سے اتار کر ایک طرف ڈال دیا تھا۔

”تمہارے خیال میں کیا یہ شوگرانی ایجنسی کے ہیلی کاپٹر ہیں“۔ جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں نے درختوں کے درمیان سے ایک ہیلی کاپٹر کی جھلک دیکھی تھی۔ اس ہیلی کاپٹر پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ڈریگن بنا ہوا تھا۔ جو شوگران کی ریڈ ڈریگن ایجنسی کا مخصوص نشان ہے“۔

عمران نے جواب دیا۔

”اسی لئے انہوں نے قبیلے والوں کو نقصان پہنچانے کی بجائے ہر طرف بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی تھی تاکہ وہ نیچے آ کر آسانی سے ہمیں اٹھا کر لے جائیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”شکر ہے کہ یہاں گیس کے اثرات نہیں ہیں ورنہ باہر تو ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا اور ہمارے لئے وہاں سانس لینا مشکل ہو رہا تھا“...... صفدر نے کہا۔

”شاید سوشائی نے عمران صاحب کی باتوں پر یقین کر لیا ہے اسی لئے وہ ہمیں یہاں لے آیا تھا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”شاید“...... عمران نے کہا۔

”اسے ساتھ کیوں لائے ہو“...... جولیا نے سردار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

”لاما نے تو دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی تھی۔ اب لے دے کر یہی بچا ہے جو ہمیں اس جنگل میں بلیک اسکارپین کے اس اڈے کے بارے میں بتا سکتا ہے جہاں منشیات اور اسلحے کے ذخائر موجود ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا بلیک اسکارپین کے افراد اس قدر مضبوط اعصاب کے مالک ہیں کہ سینڈیکیٹ کا راز چھپانے کے لئے اپنی جان تک دے دیتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”لاما کی ہلاکت سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسے اپنی جان

سے زیادہ سینڈیکیٹ کے تحفظ کی فکر تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کی خودکشی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا تعلق بلیک اسکارپین سے ہی تھا اور اس کی اصلیت قبیلے والوں کے سامنے آ گئی تھی اس لئے اس کے پاس سوائے خودکشی کے اور کوئی راستہ نہیں تھا''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے ہلاک ہوتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر انتہائی طنز انگیز مسکراہٹ دیکھی تھی۔ وہ عمران صاحب کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ ہار کر بھی عمران صاحب سے جیت گیا ہو۔ کیوں عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اس کی آخری مسکراہٹ نے مجھے بھی الجھا رکھا ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ مرتے وقت اس قدر طنزیہ اور فاتحانہ انداز میں مسکرایا کیوں تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہ بات شاید ہمیں سردار شانگو بتا دے''...... جولیا نے کہا۔

''تو کیا ہم اسے ہوش میں لائیں تاکہ پتہ چل سکے کہ اس کا بھی تعلق بلیک اسکارپین سے ہے یا یہ واقعی اس قبیلے کا اصلی سردار ہے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ یہ اس قبیلے کا اصلی سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بھی قبیلے والوں کی طرح لاما کی اصلیت نہیں جانتا تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''تو پھر تم اسے یہاں کیوں لائے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اس کی وجہ سے ہم قبیلے والوں سے بچے رہ سکتے ہیں۔ اس کے پاس جادوئی طاقتیں ہیں۔ اپنی جادوئی طاقتوں کے استعمال سے اسے پتہ چل سکتا تھا کہ ہم نے قبیلے والوں کے سامنے جو کہا تھا وہ غلط تھا اور ہم کاشائی دیوتا کے نمائندے نہیں ہیں۔ جب تک یہ ہمارے ساتھ رہے گا ہمیں قبیلے والوں سے کوئی خطرہ نہیں رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہمارے پاس اسلحہ موجود ہے۔ جب تمہیں پتہ ہے کہ قبیلے والے بے حد ظالم اور سنگ دل ہیں اور یہ یہاں آنے والے افراد کو خوفناک اذیتیں دے کر ہلاک کر دیتے ہیں تو پھر تم انہیں زندہ کیوں چھوڑ رہے ہو۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں اس قبیلے کو ہی ختم کر دینا چاہئے تاکہ اس جنگل میں آنے والے افراد ان کے شر سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں''...... تنویر نے کہا۔

''ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے۔ قبیلے والوں کی مدد کے بغیر ہم اس جنگل میں بلیک اسکارپین کا خفیہ ٹھکانہ نہیں ڈھونڈ سکیں گے۔ یہ عام جنگلوں سے کہیں زیادہ خطرناک جنگل ہے جو بھول بھلیوں کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ اگر ہم نے اپنے طور پر بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے کی تلاش شروع کی تو اس میں ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جائے جبکہ قبیلے والوں کی مدد سے ہم بھول بھلیوں میں بھٹکنے سے بچ سکتے ہیں اور مجھے اس بات کا قوی یقین ہے کہ نقلی لاما ان سے یقینی

طور پر سمگلنگ کا کام لیتا ہو گا اور یہاں کا مال ان قبیلے والوں کے توسط سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچایا جاتا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو وہ سب اس کی بات سمجھ گئے۔

"یہ بھی ایک تہہ خانہ ہے جو انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا ہے لیکن یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا یہ تہہ خانہ نقلی لاما نے بنایا ہے"۔ جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تہہ خانہ پہلے کا ہو اور پوجا پاٹ کے لئے لاما جنگل کے شور شرابے سے بچنے کے لئے یہاں آ جاتا ہو"...... عمران نے بھی چاروں طرف نگاہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

تہہ خانہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ تہہ خانہ انسانی ہاتھوں کا ہی بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کی دیواروں کی چنائی لکڑی کے تختوں سے کی گئی تھی۔ زمین پر بھی لکڑی کے تختے ہی لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ تہہ خانہ بظاہر چاروں اطراف سے بند دکھائی دے رہا تھا لیکن وہاں ہوا کا گزر ہو رہا تھا۔ شاید لکڑی کے تختوں کے پیچھے کچھ ایسے راستے رکھے گئے تھے جہاں سے تہہ خانے میں ہوا کا گزر ہو سکے اور ان راستوں پر جھاڑیاں بچھا دی گئی تھیں تاکہ باہر سے آنے والی ہوا چھن کر آئے اور اس میں گرد اور ریت نہ ہو۔ اسی وجہ سے وہاں آنے والی ہوا میں باہر پھیلی ہوئی گیس کے اثرات نہیں تھے ورنہ شاید وہ یہاں بے ہوش پڑے ہوتے۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ انہیں باہر ہر طرف بھاری

بوٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ شاید ہیلی کاپٹروں سے فورس نیچے آ گئی تھی اور وہ ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔ اوپر پگوڈے میں بھی انہیں بھاری بوٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ بھاری بوٹوں کی آوازیں سنتے ہی عمران نے جوزف اور جوانا کو ٹارچیں آف کرنے کا اشارہ کر دیا۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی ان دونوں نے ٹارچیں آف کر دیں۔

"لگتا ہے وہ ہر طرف ہمیں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہیں اسی لئے ان کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"۔ صفدر نے آہستہ آواز میں کہا۔

"اگر انہوں نے یہ تہہ خانہ تلاش کر لیا تو"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ اب ہمارے پاس اسلحے کی کوئی کمی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر سوشائی نے اوپر تختہ برابر کر کے فرش پر خشک جھاڑیاں پھیلا دی ہوں گی تو پھر ان کا یہاں آنے کا چانس بے حد کم ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ مت بھولو کہ فرش پر لکڑی کا تختہ موجود ہے۔ اگر کسی آدمی کا اس تختے پر پاؤں پڑ گیا تو اسے تختے کے نیچے موجود خلاء کا آسانی سے پتہ چل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں ہر طرح کی صورتحال سے نپٹنے کے لئے تیار رہنا

چاہئے۔ اگر وہ یہاں آئے تو ہمیں ان کے خلاف بھرپور اور فوری کارروائی کرنی پڑے گی۔ ہم تہہ خانے میں ہیں اگر انہوں نے یہاں بم پھینک دیا تو پھر ہم میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچے''۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ پکڑنے کو ترجیح دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی۔ زندہ پکڑنے کے لئے اگر انہوں نے یہاں گیس کے طاقتور شیل پھینک دیئے تو ہم کب تک اس گیس سے بچنے کے لئے سانس روکے رہیں گے''...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا انہیں اوپر بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید فورس کے افراد اس کمرے تک آن پہنچے تھے۔ ان آوازوں کو سن کر ان سب نے اپنے دم سادھ لئے۔

''کمرہ خالی ہے۔ چلو باہر''...... اوپر سے انہیں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور کمرہ خالی ہونے کا سن کر ان سب کے ستے ہوئے چہرے بحال ہو گئے۔

''وہ خالی کمرہ دیکھ کر چلے گئے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اندر آ کر فرش کو چیک کر لیتا تو ہمارے لئے مشکل ہو جاتی''...... صفدر نے کہا۔

''خطرہ تو بہرحال اب بھی موجود ہے۔ کوئی اور بھی یہاں چیکنگ کے لئے آ سکتا ہے اور اگر ان کے پاس زمین کے نیچے

راستہ تلاش کرنے والے سائنسی آلات ہوئے تو انہیں یہاں پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم یہاں خاموش کیوں بیٹھے ہو کچھ کرتے کیوں نہیں''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''خاموش کہاں ہوں۔ مسلسل بول تو رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

میرا مطلب ہے کچھ کرو''...... جولیا نے کہا۔

''اگر اندھیرے میں تنویر کے گوش سننے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں تو پھر میں تمہیں لیلیٰ مجنوں کا درد بھرا قصہ سنانا شروع کر دیتا ہوں جو میرے قصہ حیات سے مختلف نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''فضول باتیں مت کرو۔ یہاں سے نکلنے اور ریڈ ڈریگن فورس سے بچنے کے لئے کچھ کرو''...... جولیا نے عمران کی حماقت بھری بات سن کر انتہائی جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھا تم مجھ سے کہہ رہی ہو کہ میں تمہیں ہیر رانجھے کی آہوں بھری داستان سناؤں۔ کیدو بھی یہاں موجود ہے۔ شاید اس کا دل پسیج جائے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اب میں کیا کہوں تم سے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

’’سب کے سامنے مجھے صرف عمران کہا کرو اور جب کوئی پاس نہ ہو تو تمہارے دل میں جو پیارا سا نام آیا کرے لے لیا کرو‘‘...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

’’لگتا ہے ہم یہاں آرام کرنے آئے ہو اور تمہارا آگے بڑھنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے‘‘...... تنویر نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

’’جہاں سکون ہو آرام کرنے کا لطف بھی وہیں آتا ہے اور یہ جگہ خاصی پرسکون ہے۔ جب تک ایجنسی کے افراد ہمیں پکڑنے یہاں نہیں آ جاتے ہم اطمینان سے لمبی تان کر سو سکتے ہیں‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ذہن میں ان سے بچنے کا کوئی لائحہ عمل نہیں ہے اس لئے تم اس طرح بے تکی باتیں کر رہے ہو‘‘...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’ذہن میں تو میرے بہت کچھ ہے مگر افسوس کہ میں سب کے سامنے نہیں کہہ سکتا‘‘...... عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

’’ہمیں اس تہہ خانے کی چیکنگ کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی اور خفیہ راستہ بھی ہو‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن اس پر عمل کون کرے گا‘‘...... عمران نے کاہلانہ انداز میں کہا جیسے اس میں اٹھ کر تہہ خانے کی چیکنگ کرنے کی ہمت نہ ہو۔

’’تم‘‘...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

’’میری ٹانگوں میں تو اتنی سکت نہیں ہے کہ میں کچھ دیر اٹھ کر کھڑا بھی ہو سکوں۔ ایسا کرو کہ تم سب تہہ خانے کا فرش اور اس کی دیواریں چیک کرو تب تک میں خوابِ خرگوش کے مزے لے لیتا ہوں اور اگر مجھے خرگوش نہ ملے تو میں جنگلی چوہوں سے بھی کام چلا لوں گا‘‘...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’اسے تو فضول باتیں کرنے کے سوا کچھ نہیں آتا۔ اب ہمیں ہی کرنا ہو گا جو بھی کرنا ہو گا‘‘...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

’’اوپر سے وہ لوگ جا چکے ہیں۔ اب ہم یہاں ٹارچیں روشن کر سکتے ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ جوزف، جوانا روشن کرو ٹارچیں‘‘...... جولیا نے کہا تو ان دونوں نے ایک بار پھر ٹارچیں روشن کر لیں۔ تہہ خانے میں روشنی پھیلتے ہی انہوں نے عمران کو ٹانگیں پسارے دیکھا وہ آنکھیں بند کئے سونے کی اداکاری کر رہا تھا۔

’’اتنی جلدی نیند بھی آ گئی اسے‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’نہیں۔ اگر تم لوریاں سنا دو تو شاید آ جائے‘‘...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی جبکہ باقی سب کے چہروں پر ایک بار پھر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

’’چلو۔ تم سب دیواریں چیک کرو‘‘...... جولیا نے کہا تو صفدر،

کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تہہ خانے کی دیواریں چیک کرنے لگے۔ عمران اسی طرح آنکھیں بند کئے پڑا رہا۔ وہ سب دیواروں کے ساتھ ساتھ تہہ خانے کا فرش بھی چیک کرتے رہے لیکن وہاں انہیں دوسرے کسی خفیہ راستے کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔

''نہیں۔ یہاں سے نکلنے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے''...... صفدر نے چیکنگ کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس تہہ خانے کو شاید لاما پوجا پاٹ کے لئے ہی استعمال کرتا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہاں کہیں بھی کسی دوسرے راستے کے آثار موجود نہیں ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''لگتا ہے کہ ہمیں اس وقت تک یہاں رکنا پڑے گا جب تک کہ ایجنسی والے یہاں سے ہماری تلاش میں ناکام ہو کر واپس نہیں چلے جاتے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اگر وہ نہ گئے تو''...... تنویر نے کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ ان کے ہاتھ آنے سے بہتر ہے کہ ہم ان کے جانے کا ہی انتظار کریں''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے انگڑائیاں لینا شروع کر دی جیسے وہ نیند سے جاگا ہو۔

''ملا کوئی راستہ یہاں سے نکلنے کا''...... عمران نے ایک طویل جماہی لیتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ وہی راستہ جہاں سے ہم یہاں آئے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''کیوں کیا تم میں سے کسی کو بھی اس دیوار میں دوسرے راستے کا پتہ نہیں چلا''...... عمران نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کر کے اسی انداز میں کہا۔

''اس دیوار میں۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''میں نے اس دیوار کو اچھی طرح سے ٹھونک بجا کر دیکھا ہے۔ دیوار ٹھوس ہے۔ اگر اس کے پیچھے کوئی راستہ ہوتا تو اس کا مجھے پتہ چل جاتا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''دیوار کو تم نے ہاتھوں سے ٹھونک بجا کر دیکھا ہو گا۔ اگر دیوار پر تم سر مارتے اور سر سے ٹھونک بجا کر چیک کرتے تو تمہیں فوراً پتہ چل جاتا کہ دیوار کے کونے میں ایک راستہ موجود ہے جو کسی سرنگ میں جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس دیوار کے کونے میں کوئی خفیہ سرنگ ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب میں سویا ہوا تھا تو خواب میں مجھے ایک بزرگ دکھائی دیئے تھے۔ انہوں نے مجھے اس راستے کے بارے میں بتایا تھا''۔

عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ وہ سب چند لمحے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے رہے پھر صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس دیوار کے کونے میں مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو اسے وہاں دیوار کے کھوکھلے پن کا احساس ہوا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ دیوار کا یہ حصہ کھوکھلا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ دیوار کی دوسری طرف کھلا ہوا راستہ موجود ہے''...... صفدر نے کہا تو وہ سب حیران رہ گئے۔

''سچ سچ بتاؤ۔ تم کیسے جانتے ہو کہ یہاں کوئی خفیہ سرنگ موجود ہے''...... جولیا نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے خواب میں ایک بزرگ دکھائی دیئے تھے اور انہوں نے ہی مجھے اس راستے کے بارے میں بتایا تھا''...... جولیا کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر عمران نے سہم کر کسی بچے کی طرح ڈرتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھ گیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا سمجھ گئے تم''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''عمران صاحب نے کمرے کی ساخت دیکھ کر تجزیہ کیا ہو گا اور ان کا تجزیہ ہمیشہ درست ثابت ہوتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''اگر تم نے تجزیہ کر لیا تھا تو پھر تم نے بتایا کیوں نہیں۔ خواہ مخواہ ہم چیکنگ کرتے رہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر میں بتا دیتا تو پھر تم سب نے مجھے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جانا تھا اور میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا اتنی دیر میں ہو گیا تمہارا آرام پورا''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ چند منٹوں کی نیند نے میری ساری تھکاوٹ ختم کر دی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کئی صدیاں سویا رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''کوئی حال نہیں ہے تمہارا''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''حال تو واقعی بے حال ہے لیکن اگر تم ساتھ دو تو ہمارا مستقبل ضرور تابناک ہو سکتا ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے ساتھ تنویر بھی ہنس پڑا۔ اسے عمران کے بے ساختہ انداز پر ہنسی آ گئی تھی۔

''ارے میری بات پر تنویر منہ بنانے کی بجائے ہنس رہا ہے اور وہ کیا کہتے ہیں کہ جو ہنستا ہے وہ پھنستا ہے۔ مطلب یہ کہ تنویر پھنس گیا ہے اور اب اسے میرا قانونی بھائی بننے پر کوئی اعتراض نہیں ہے''...... عمران نے یکلخت اچھل کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اپنا منہ دھو رکھو۔ میں تمہاری بات پر نہیں تمہاری بے ساختگی پر ہنسا تھا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''اب اگر راستہ مل ہی گیا ہے تو پھر تم یہاں سے نکل کیوں نہیں رہے''...... جولیا نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

''راستہ تو ہے مگر اسے کھولنے کی کل کہاں ہے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس دیوار کے قریب آ گیا اور غور سے دیوار کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اس دیوار اور دوسرا ہاتھ دائیں دیوار پر رکھا اور دونوں دیواروں کو ایک ساتھ اندر کی طرف دھکا دینا شروع کر دیا۔ اسی لمحے دونوں دیواروں کے دو لمبے ٹکڑے الگ ہوئے اور اندر کی طرف چلے گئے۔ ٹکڑے اندر جاتے ہی خود بخود دونوں دیواروں کی سائیڈوں میں چلے گئے۔ اب ان کے سامنے ایک بڑا سا خلاء تھا جو دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''بڑے خاص انداز میں یہ راستہ بنایا گیا ہے جو دو دیواروں سے کھلتا ہے۔ اس طرح راستہ اوپن کرنے کا واقعی کسی کو خیال تک نہیں آ سکتا تھا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو عمران نے کون سا اس راستے کو تلاش کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے تھے۔ بس سوچا ہی تھا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تجزیئے تو ہم سب نے کئے تھے بلکہ دیواروں کو ٹھونک بجا کر بھی چیک کیا تھا لیکن......'' جولیا نے منہ بنا کر کہا تو تنویر کھسیانے

انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''مطلب تم سب سے زیادہ میں جینیئس ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اس میں تو خیر کوئی شک والی بات نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے بھی مسکرا کر کہا۔

''سنا ہے جینیئس آدمی کی اولاد بھی جینیئس ہی ہوتی ہے''۔ عمران نے دانت نکال کر کہا۔

''ہوتی ہو گی۔ ہمیں اس سے کیا۔ اب چلو اور نکلو یہاں سے''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سرنگ کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے پیچھے تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی سرنگ میں داخل ہو گئے۔ جوزف اور جوانا عمران کے ساتھ وہیں رکے ہوئے تھے۔

''میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔ چلو نکلو تم دونوں بھی''...... عمران نے ان دونوں کو اپنی طرف دیکھتا پا کر منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی بے اختیار ہنس پڑے اور سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران بھی ادھر ادھر دیکھتا ہوا سرنگ میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ سرنگ میں آیا اسی لمحے اس کے عقب میں سرنگ کا راستہ بند ہوتا چلا گیا۔

بلیک اسکارپین جیسے ہی اپنے مخصوص کمرے میں داخل ہوا اسی لمحے کمرے میں فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ وہ تیزی سے اپنی میز کی طرف بڑھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ بلیک اسکارپین میز کے پیچھے جا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”بلیک اسکارپین“...... اس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”شائی لاگ بول رہا ہوں ماسٹر“...... دوسری طرف سے شائی لاگ کی آواز سنائی دی۔

”یس شائی لاگ۔ میں تمہیں ہی کال کرنے کے لئے آفس آیا تھا۔ کیا ہوا روزی راسکل کا۔ کیا وہ اس پوزیشن میں ہے کہ ریڈ نوٹ کے بارے میں کچھ بتا سکے“...... بلیک اسکارپین نے شائی لاگ کی آواز سن کر تیز لہجے میں کہا۔

”نہیں ماسٹر۔ ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے اور نہ ہی اسے ہوش آیا ہے۔ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس وقت تک نہ تو اس سے کچھ پوچھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا مائنڈ اسکین کیا جا سکتا ہے“...... شائی لاگ نے جواب دیا تو بلیک اسکارپین کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

”اسے جلد سے جلد ٹھیک کرو شائی لاگ۔ اس نے ہمیں احمق بنایا ہے۔ اصلی ریڈ نوٹ اس نے کہیں چھپا کر ہمیں بلینک ریڈ نوٹ دے دیا ہے۔ مجھے ہر حال میں اس سے اصلی ریڈ نوٹ چاہئے۔ سمجھے تم“...... بلیک اسکارپین نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر۔ ایک بار اسے ہوش میں آنے دیں پھر میں اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر بھی اس سے ریڈ نوٹ کے بارے میں اگلوا لوں گا“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تم نے فون کس لئے کیا ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”پاکیشیا سے روزی راسکل اور ریڈ نوٹ حاصل کرنے کے لئے ایک شخص میرے پاس آیا تھا ماسٹر۔ میں نے آپ کو اس کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی ہے“...... شائی لاگ نے کہا تو بلیک اسکارپین چونک پڑا۔

”کون ہے وہ“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”اس کا اصلی نام تو میں نہیں جانتا لیکن یہ کنفرم ہے کہ اس کا

تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ مجھ سے روزی راسکل اور ریڈ نوٹ حاصل کرنے پہنچا ہے“...... شائی لاگ نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کے بارے میں اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”اب کہاں ہے وہ“...... ساری تفصیل سن کر بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ میری قید میں ہے ماسٹر۔ میں نے اسے ایک بلاکڈ روم میں قید کر دیا ہے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”کیا ضرورت ہے اسے قید کرنے کی۔ اگر وہ یہاں روزی راسکل اور ریڈ نوٹ کے لئے آیا ہے تو تمہیں چاہئے تھا کہ اسے فوری طور پر ختم کر دیتے“...... بلیک اسکارپین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں یہی کرنا چاہتا تھا ماسٹر لیکن پھر میں نے اس خیال سے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا کہ آپ سے اس کے بارے میں ڈسکس کر لوں۔ وہ جس انداز میں یہاں پہنچا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاکیشیا اور شوگران کے انڈر ورلڈ میں مضبوط رابطے ہیں۔ ورنہ کسی عام انسان کا مجھ تک پہنچنا ناممکن ہے۔ اس کے پاس ہمارے گرین پاؤڈر کی معلومات بھی ہیں جبکہ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ گرین پاؤڈر کا مین سپلائر میں ہوں“...... شائی لاگ نے کہا۔

”اوہ۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ تم گرین پاؤڈر سپلائی کرتے

ہو“...... بلیک اسکارپین نے چونک کر کہا۔

”یہی بات تو مجھے پریشان کر رہی تھی اور میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر اسے میرے بارے میں یہ خبر کیسے ملی کہ میرا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے اور میں گرین پاؤڈر کا سپلائر ہوں“...... شائی لاگ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم بلیک اسکارپین کے لئے کام کرتے ہو“...... بلیک اسکارپین نے حیرت سے کہا۔

”یس ماسٹر۔ اس کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بلیک اسکارپین کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اور پھر اس کی اور میری جو فائٹ ہوئی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تربیت یافتہ شخص ہے۔ ایسا تربیت یافتہ آدمی یا تو انڈر ورلڈ سے ہوسکتا ہے یا پھر کسی سرکاری ایجنسی سے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”تو کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے تعلق رکھتا ہے“...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

”یس ماسٹر۔ میں نے روزی راسکل کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر سے روابط ہیں اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے مفاد کے لئے کچھ کام بھی کئے تھے۔ مجھے شک ہے کہ وہ شخص یا تو عمران ہے یا پھر اس کا شاگرد ٹائیگر“...... شائی لاگ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہوا تو یہ ہمارے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری راہ پر لگ گئی تو وہ ہمارے لئے مصیبت کھڑی کر دے گی''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اسی بات سے میں پریشان تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔ میرے لئے سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگر آنے والا علی عمران یا اس کا شاگرد ٹائیگر ہے تو اسے یہ خبر کہاں سے ملی کہ روزی راسکل میری قید میں ہے اور ریڈ نوٹ بھی ہمارے پاس ہے''......شائی لاگ نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ سوچنے کی بات ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''اس بات کا جواب سوائے اس شخص کے اور کوئی نہیں دے سکتا اسی لئے میں نے اسے ابھی ہلاک کرنے سے گریز کیا ہے۔ اگر وہ واقعی علی عمران یا ٹائیگر ہے تو پھر یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ یہاں اکیلا آیا ہو۔ اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم بھی ہو سکتی ہے اور اگر اسے یہ پتہ ہے کہ روزی راسکل اور ریڈ نوٹ ہمارے پاس ہے تو پھر اس کے ساتھی بھی اس بات سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد ہمیں کسی مرحلے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی سامنا کرنا پڑے''......شائی لاگ نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے شوگران میں ہمارے خلاف کام کرنا آسان نہیں ہو گا۔ جب یہاں کی ایجنسیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بھلا ہمارا کیا بگاڑ لے گی''...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔

''ضروری نہیں ہے ماسٹر کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حیثیت سے یہاں آئیں۔ وہ شخص جس طرح مجھ سے ریڈ نوٹ کی ڈیمانڈ کر رہا تھا اس سے مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے لئے ریڈ نوٹ کی کیا اہمیت ہے اور ریڈ نوٹ جتنا ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اس سے کہیں زیادہ پاکیشیا اس کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ریڈ نوٹ اگر پاکیشیا کے ہاتھ آ جائے اور اس بات کی خبر کافرستانی حکام کو ہو جائے تو وہ یقینی طور پر پاکیشیا کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں گے''......شائی لاگ نے کہا۔

''ہم نے ریڈ نوٹ کافرستان سے ڈائریکٹ حاصل نہیں کیا تھا۔ اسے شوگرانی ایجنسی نے کافرستان سے اڑایا تھا۔ ریڈ ڈریگن بھی ریڈ نوٹ کی تلاش میں ہو گا اور اگر اسے پتہ چل گیا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس بھی ریڈ نوٹ کے پیچھے ہے تو وہ فوراً ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا اور پھر پاکیشیا اور شوگران کے درمیان جو دوستانہ تعلقات ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شوگران آنے اور یہاں کارروائیاں کرنے سے کشیدہ ہو سکتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس شوگران آنے کی حماقت نہیں کرے

گی“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ماسٹر لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں سرکاری حیثیت سے آنے کی بجائے کسی اور گروپ کی شکل میں یہاں پہنچنے کی کوشش کریں اور کسی کو اس بات کا شک نہ ہونے دیں کہ ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شوگرانی ایجنسیوں کا ساتھ دیتے ہوئے ہماری شہ رگ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ شوگرانی ایجنسیاں آج تک ہمارے خلاف کارروائیاں نہیں کر سکی ہیں لیکن اگر پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ ڈریگن کو بتا دیا کہ ریڈ نوٹ ہمارے پاس ہے تو ریڈ ڈریگن پوری فورس لے کر ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا اور جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اس کے ساتھ ہوں گے تو اس کا حوصلہ اور بڑھ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ شوگران سے بلیک اسکارپین کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اجازت دے دے کہ وہ ہمارے خلاف کھل کر کارروائیاں کریں“...... شائی لاگ نے کہا۔

”یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ ریڈ ڈریگن کسی بھی صورت میں ریڈ نوٹ پاکیشیائیوں کے ہاتھ نہیں جانے دے گا۔ اس نے کافرستان سے ریڈ نوٹ شوگرانی حکومت کو اطلاع دیئے بغیر اپنی صوابدید پر حاصل کیا تھا اور جہاں تک میں جانتا ہوں کہ ریڈ ڈریگن ریڈ نوٹ کو اپنے تک محدود رکھنا چاہتا تھا وہ کسی بھی

صورت میں شوگرانی حکومت کو بھی نہیں بتانا چاہتا کہ ریڈ نوٹ اس کی ایما پر کافرستان سے حاصل کیا گیا ہے“۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کسی بھی حیثیت سے کام نہیں کر سکے گی۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس شوگران میں کسی اور حیثیت سے داخل ہوئی تو پھر ہمارے ساتھ ساتھ انہیں ریڈ ڈریگن کا بھی سامنا کرنا پڑے گا اور ریڈ ڈریگن اس وقت تک بے چین رہے گا جب تک وہ ان سب کو ہلاک نہیں کر دیتا اور پاکیشیائی ایجنٹ مرتے دم تک اسے اپنی شناخت نہیں کرائیں گے۔ وہ یقینی طور پر ریڈ ڈریگن کے ہاتھوں عام مجرموں کی طرح مر جائیں گے“...... شائی لاگ نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ میں ریڈ ڈریگن کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائے۔ آسانی سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ یہ تو میری ذہانت ہے جو میں اب تک اس سے خود کو اور اپنے سینڈیکیٹ کو بھی بچاتا چلا آ رہا ہوں“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس ماسٹر۔ اس معاملے میں آپ واقعی جینیئس ہیں“...... شائی لاگ نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک اسکارپین مزید کچھ کہتا اسی لمحے بلیک اسکارپین کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک اسکارپین نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب۔ یہ لاما توموہاما مجھے سیل فون پر کیوں کال کر رہا ہے۔ میں نے تو اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ مجھ سے ہمیشہ سیٹلائٹ فون پر رابطہ کیا کرے“...... بلیک اسکارپین نے ڈسپلے دیکھ کر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ماسٹر“......شائی لاگ نے پوچھا۔

”ایک منٹ۔ شارلنگ جنگل سے کال آ رہی ہے“...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس ماسٹر“...... شائی لاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک اسکارپین نے رسیور سائیڈ پر رکھا اور سیل فون کا کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

”یس“...... بلیک اسکارپین نے مخصوص لہجے میں کہا۔ چونکہ کال اس کے سیل فون پر کی گئی تھی اس لئے اس نے بلیک اسکارپین کہنے کی بجائے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

”رچی بول رہا ہوں ماسٹر“...... دوسری طرف سے ایک شوگرانی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”رچی۔ کیا مطلب۔ تم لاما کے فون پر کیسے کال کر رہے ہو۔ کہاں ہے لاما توموہاما“...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ماسٹر یوگاڈا نے خودکشی کر لی ہے“...... دوسری طرف سے رچی نے کہا تو بلیک اسکارپین حیرت سے اچھل پڑا۔ رچی کی بات

سن کر اس کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔

”یوگاڈا نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ وہ ہوشو قبیلے کا لاما ہے بگ لاما۔ بگ لاما خودکشی کیسے کر سکتا ہے۔ بولو۔ جواب دو“...... بلیک اسکارپین نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں ماسٹر۔ یوگاڈا نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا جس سے وہ ایک لمحے میں ہلاک ہو گیا تھا“...... رچی نے جواب دیا۔

”لیکن یہ کیسے ہوا۔ اس نے زہریلا کیپسول کیوں چبایا تھا“۔ بلیک اسکارپین نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس کی اصلیت قبیلے والوں کے سامنے کھل گئی تھی۔ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ دانتوں میں چھپا زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لے“...... رچی نے کہا تو بلیک اسکارپین ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”قبیلے والوں کے سامنے یوگاڈا کی اصلیت کھل گئی تھی۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... بلیک اسکارپین نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے رچی نے اسے جنگل میں پیش آنے والے تمام واقعات تفصیل سے بتانے شروع کر دیئے۔

”ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو کیا اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ جیوگرافیکل سروے کے طیارے میں آنے والے وہ سات افراد

کون ہیں''...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

''نو ماسٹر۔ ابھی تک ان کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ وہ کافرستانی ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں اور پاکیشیائی بھی''...... رچی نے جواب دیا تو بلیک اسکارپین بے اختیار چونک پڑا۔

''ایجنٹ۔ کیا مطلب''...... بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے جس انداز میں شوگرانی ایئر بیس اور راڈار سیکشن کو ڈاج دیا تھا اور پھر جس طرح انہوں نے طیارہ کی جنگل میں کریش لینڈنگ کی تھی یہ کام منجھے ہوئے اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں کوئی اور نہیں''...... رچی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اب وہ سب کہاں ہیں''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''ابھی تک وہ یہیں قبیلے میں ہیں ماسٹر اور قبیلے کے سردار کو باندھ کر قبیلے کے نائب سردار سوشائی سے مذاکرات کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ قبیلے والوں کو وہ اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کاشائی دیوتا کے نمائندے ہیں اور کاشائی دیوتا نے قبیلے میں موجود چند شیطان صفت عناصر کو ٹریس کرنے کے لئے انہیں وہاں بھیجا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا قبیلے والے ان کی باتوں میں آ گئے ہیں''۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ اسائی کے اشلوک پڑھنے، سردار کے پکڑے جانے

اور لاما کے نقلی ثابت ہونے پر ان سب کا ان پر یقین بڑھ گیا ہے اور قبیلے کا نائب سردار سوشائی اور قبیلے والے ان سے بے حد متاثر اور مرعوب دکھائی دے رہے ہیں''...... رچی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اس وقت کہاں ہو''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''میں ان سے الگ ہو کر قبیلے سے کافی فاصلے پر آ کر آپ سے بات کر رہا ہوں۔ آپ سے بات کرنے کے لئے مجھے یوگاڈا کے پگوڈے میں جانا پڑا تھا جہاں سے میں نے اس کا سیل فون اٹھا لیا تھا تاکہ جلد سے جلد اس کی ہلاکت کے بارے میں آپ کو اطلاع دے سکوں''...... رچی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم صورتحال کا جائزہ لو۔ میں سپیشل وے کھول کر وہاں سے قبیلے میں فورس بھیجتا ہوں۔ فورس وہاں پہنچ کر ان ساتوں افراد کو اپنی گرفت میں لے لے گی اور انہیں وہاں سے نکال کر میرے پاس پہنچا دے گی۔ پھر میں خود ہی ان سے معلوم لوں گا کہ وہ کون ہیں اور انہیں بلیک اسکارپین کے بارے میں اتنا سب کچھ کیسے معلوم ہے''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ یہی مناسب رہے گا۔ جب تک فورس یہاں پہنچے گی تب تک میں ان کی نگرانی کروں گا اور اگر کوئی اہم بات ہوئی تو میں آپ کو اس کے بارے میں بھی تفصیل بتا دوں گا''...... رچی نے کہا۔

''او کے''...... بلیک اسکارپین نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر

دیا۔

"کون ہو سکتے ہیں وہ لوگ اور انہیں اس بات کا کیسے پتہ ہے کہ شارلنگ جنگل میں بلیک اسکارپین کا ایک خفیہ ٹھکانہ موجود ہے"...... بلیک اسکارپین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس کی نظر سامنے پڑے ہوئے نیلے فون کے رسیور پر پڑی تو وہ چونک پڑا اور اسے یاد آ گیا کہ وہ رچی سے پہلے شائی لاگ سے بات کر رہا تھا اور اس نے شائی لاگ کو ہولڈ کرنے کے لئے کہا تھا۔ رسیور پر نظر پڑتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"شائی لاگ۔ کیا تم لائن پر ہو"...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ آپ نے مجھے ہولڈ کرنے کا کہا تھا اس لئے میں فون بھلا کیسے بند کر سکتا ہوں"...... شائی لاگ نے کہا۔

"ایک عجیب و غریب سچویشن پیدا ہو گئی ہے شائی لاگ"۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

"کیسی سچوئشن ماسٹر"...... شائی لاگ نے چونک کر کہا تو بلیک اسکارپین نے اسے شارلنگ جنگل سے آنے والی رچی کی کال کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اگر وہ واقعی بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کے بارے میں جانتے ہیں تو پھر وہ بے حد خطرناک ہو سکتے ہیں ماسٹر۔ انہوں نے جس طرح سے قبیلے والوں کو اپنے قابو میں کیا ہے اور ان کی

وجہ سے یوگاڈا کو خودکشی کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں"۔ شائی لاگ نے کہا۔

"ہاں۔ اور اگر وہ ہمارے سپیشل سپاٹ تک پہنچ گئے تو وہ اس سپاٹ کو تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے اس سپاٹ کو تباہ کر دیا تو ہمیں بہت بڑا نقصان ہو گا۔ سپیشل سپاٹ پر ہمارا قیمتی اسلحہ اور گرین پاؤڈر کے بڑے بڑے اسٹاک موجود ہیں"...... بلیک اسکارپین نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ مجھے بھی فکر لاحق ہو گئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں فوری طور پر سپیشل وے سے شارلنگ جنگل میں جاؤں اور ان سات افراد کو جا کر ہلاک کر دوں"...... شائی لاگ نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ پکڑنے کی کوشش کرو۔ پتہ تو چلے کہ آخر وہ ہیں کون اور وہ بلیک اسکارپین کے بارے میں کیا جانتے ہیں اور جنگل میں موجود ہمارے ٹھکانے کے بارے میں انہیں کیسے علم ہوا"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ جیسا آپ کا حکم۔ میں انہیں زندہ پکڑنے کی کوشش کروں گا"...... شائی لاگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر وہ آسانی سے قابو میں آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ بے شک انہیں گولیاں مار دینا۔ انہیں بہرحال کسی بھی حالت میں سپیشل سپاٹ تک نہیں پہنچنا چاہئے"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں ماسٹر۔ وہ سپیشل سپاٹ تک پہنچنے کے لئے سپیشل وے ہی تلاش نہیں کر سکیں گے۔ اس سے پہلے کہ وہ قبیلے والوں کو اکسا کر اپنی مدد پر آمادہ کریں۔ میں موت بن کر ان کے سروں پر پہنچ جاؤں گا“...... شائی لاگ نے کہا۔

”اوکے۔ مجھے ان کے بارے میں فوری طور پر رپورٹ دینا“۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

”یس ماسٹر“...... شائی لاگ نے کہا اور بلیک اسکارپین نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہوگی کہ اس کے سیل فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

”اب رچی کے پاس ایسی کون سی اطلاع ہے جو اس نے پھر مجھے کال کی ہے“...... بلیک اسکارپین نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے کال رسیو کرنے کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس“...... بلیک اسکارپین نے اپنا نام لئے بغیر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”رچی بول رہا ہوں ماسٹر“...... دوسری طرف سے رچی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ تم اس قدر بوکھلائے ہوئے کیوں ہو“۔ رچی کی بوکھلائی ہوئی آواز سن کر بلیک اسکارپین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”قبیلے پر ریڈ ڈریگن فورس نے حملہ کر دیا ہے ماسٹر“...... دوسری طرف سے رچی نے اسی طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک اسکارپین بری طرح سے اچھل پڑا۔

”ریڈ ڈریگن فورس۔ کیا مطلب۔ ریڈ ڈریگن فورس وہاں کیسے پہنچ گئی“...... بلیک اسکارپین نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”میں نہیں جانتا ماسٹر۔ وہ ہیلی کاپٹروں سے قبیلے میں ہر طرف بے ہوشی کے شیل فائر کر رہے ہیں“...... رچی نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر وہ ہر طرف بے ہوشی کے شیل فائر کر رہے ہیں تو تم بے ہوش ہونے سے کیسے بچ گئے ہو“...... بلیک اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ ہوتے اور ہر طرف دھواں پھیلتے دیکھ کر میں فوری طور پر لاما کے تہہ خانے اور پھر وہاں سے میں سپیشل وے کھول کر اندر آ گیا تھا ماسٹر۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو میں بھی اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہو جاتا“...... رچی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس راستے کو فوراً سیلڈ کر دو۔ اگر ریڈ ڈریگن فورس کو سپیشل وے کا پتہ چل گیا تو انہیں ہمارے سپیشل سپاٹ پر پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی“...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔

”یس ماسٹر۔ لیکن مجھے راستہ سیلڈ کرنے کے لئے سپیشل سپاٹ پر جانا پڑے گا“...... رچی نے کہا۔

"تو سوچ کیا رہے ہو۔ جاؤ جلدی اور جتنی جلد ممکن ہو سکے اس راستے کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو۔ اگر ڈریگن فورس اس سرنگ تک پہنچ جائے تو پھر تم اس سرنگ کو بلاسٹ کر دو۔ فورس کو کسی بھی صورت میں سپیشل سپاٹ تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ سمجھے تم"...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... رچی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک اسکارپین نے غصے سے سیل فون آف کر دیا۔ شارلنگ جنگل میں ریڈ ڈریگن فورس کے پہنچنے کا سن کر اس کا چہرہ پریشانی سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ اگر فورس اس کے سپیشل سپاٹ تک پہنچ گئی تو وہاں موجود اس کا سارا اسلحہ اور منشیات پکڑی جائے گی جس سے اسے اربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

ٹائیگر کی آنکھ کھلی تو اس کی آنکھوں کے سامنے بدستور اندھیرا تھا۔ چند لمحوں کے لئے وہ خالی خالی آنکھوں سے اندھیرے میں دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا سابقہ واقعات کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنا شروع ہو گئے کہ کس طرح وہ شائی لاگ کا مقابلہ کر رہا تھا کہ شائی لاگ نے اچانک میز کی سائیڈ پر موجود کوئی بٹن پریس کر کے اس کے پیروں کے نیچے سے فرش غائب کر دیا تھا اور وہ کھلے ہوئے فرش میں گر گیا تھا۔ وہ چونکہ سر کے بل نیچے گرا تھا اس لئے گرتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

ٹائیگر کو اپنے سر میں شدید اینٹھن محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو یہ محسوس کر کے اسے تسلی ہو گئی کہ اس کے سر پر کوئی زخم نہیں آیا تھا۔ البتہ سر کے بل گرنے کی وجہ سے اس

کے سر پر چھوٹا سا گومڑ ضرور بن گیا تھا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے چھائے ہوئے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے اس نے زور زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا لیکن سر جھٹکنے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا نہیں چھٹ رہا تھا۔

"لگتا ہے میں کسی تہہ خانے میں ہوں اور یہاں اندھیرا چھایا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے لباس کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹے سائز کا قلم نکال لیا۔ قلم کے کیپ کا سرا خاصا پھولا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اس پھولے ہوئے حصے کو پریس کیا تو قلم کا سرا چمکنے لگا۔ سرے سے نکلنے والی روشنی بے حد کم تھی لیکن ٹائیگر نے جیسے ہی قلم والے ہاتھ کو جھٹکا تو قلم سے نکلنے والی روشنی تیز ہو گئی۔

روشنی ہونے پر ٹائیگر نے ارد گرد کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا وہ ایک تنگ اور تاریک کمرے میں موجود تھا جہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ کمرہ کسی کال کوٹھڑی جیسا تھا۔ اس کا نہ تو کوئی دروازہ دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی کھڑکی اور روشن دان نظر آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ تو شائی لاگ نے مجھے کال کوٹھڑی میں پھینک دیا ہے"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔ اس نے قلم والا ہاتھ اوپر کر کے چھت پر روشنی ڈالی تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ چھت اس کی توقع سے کہیں اونچی تھی۔ جب وہ نیچے گرا تھا تو

اس کے بعد فرش دوبارہ برابر ہو گیا تھا اور اب ٹائیگر کو چھت پر کوئی خلاء دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے شائی لاگ۔ میں اس دھوکے کی تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ تمہاری نسلیں تک یاد رکھیں گی"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اس کمرے سے نکلنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے لگا۔ جب اسے کچھ نہ سمجھ آیا تو اس نے کمرے کی دیواروں کو ٹھونک بجا کر چیک کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ کمرے سے نکلنے کا راستہ تلاش کر سکے کہ اچانک اسے ایک دیوار کی دوسری طرف کھٹکا سا محسوس ہوا جیسے کسی نے دروازہ بند کیا ہو۔ اس نے قلم کی روشنی مدھم کی اور اس کا عقبی حصہ کھولنے لگا۔ قلم کا عقبی حصہ ایک بٹن جیسا تھا جس کے ساتھ ایک باریک تار منسلک تھی۔ ٹائیگر نے بٹن والا حصہ اپنے کان میں ٹھونسا اور پھر اس نے قلم کی کیپ اتار کر اس کی ٹپ دیوار سے لگاتے ہوئے قلم کا عقبی حصہ پریس کیا تو قلم کی ٹپ دیوار میں اتر گئی۔ جیسے ہی ٹپ دیوار میں پیوست ہوئی اسی لمحے ٹائیگر کو بٹن نما آلے میں ایک آواز سنائی دی۔

"یس شائی لاگ۔ میں تمہیں ہی کال کرنے کے لئے آفس آیا تھا۔ کیا ہوا روزی راسکل کا۔ کیا وہ اس پوزیشن میں ہے کہ ریڈ نوٹ کے بارے میں کچھ بتا سکے"...... ٹائیگر کو فون سیٹ سے نکلنے والی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے ہونٹوں پر بے اختیار

مسکراہٹ آ گئی۔ بولنے والا جس طرح کرخت آواز میں بات
رہا تھا اس سے ٹائیگر کو اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ شائی لاگ
چیف بلیک اسکارپین ہی ہوسکتا تھا جو شائی لاگ سے ریڈ نوٹ او
روزی راسکل کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

''نہیں ماسٹر۔ ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے او
نہ ہی اسے ہوش آیا ہے۔ جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا اس
وقت تک نہ تو اس سے کچھ پوچھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا مائنڈ
اسکین کیا جا سکتا ہے''...... شائی لاگ کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے
چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شائی لاگ نے اسے بتایا
تھا کہ روزی راسکل ہلاک ہو چکی ہے لیکن اب وہ اپنے چیف کو بتا
رہا تھا کہ وہ ابھی بے ہوش ہے اور بے ہوشی کی وجہ سے اس کا
مائنڈ اسکین نہیں کیا گیا ہے۔

''اسے جلد سے جلد ٹھیک کرو شائی لاگ۔ اس نے ہمیں احمق
بنایا ہے۔ اصلی ریڈ نوٹ اس نے کہیں چھپا کر ہمیں بلینک ریڈ
نوٹ دے دیا ہے مجھے ہر حال میں اس سے اصل ریڈ نوٹ
چاہئے۔ سمجھے تم''...... بلیک اسکارپین کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کا
چہرہ ست گیا۔ گویا ریڈ نوٹ روزی راسکل کے پاس تھا اور اس نے
انہیں ڈاج دیتے ہوئے نقلی ریڈ نوٹ دیا تھا۔

''لیس ماسٹر۔ ایک بار اسے ہوش میں آنے دیں پھر میں اس
کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے ریڈ نوٹ کے بارے میں اگلوا

لوں گا''...... شائی لاگ نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر خاموشی سے ان
کی باتیں سننے لگا۔ شائی لاگ نے بلیک اسکارپین کو ٹائیگر کی آمد
کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی تھی اور اس نے بلیک
اسکارپین کو بتایا تھا کہ اس نے ٹائیگر کو قید کر دیا ہے۔ کچھ دیر تک
بلیک اسکارپین، شائی لاگ سے باتیں کرتا رہا پھر اس نے شائی
لاگ کو ہولڈ کرنے کا کہا۔ اسے شاید کسی اور کی کال موصول ہو رہی
تھی۔ شائی لاگ اوکے کہہ کر خاموش ہو گیا۔ کافی دیر انتظار کرنے
کے بعد بلیک اسکارپین نے اس سے دوبارہ بات کرنا شروع کر
دی۔ وہ شائی لاگ کو شارلنگ جنگل میں آنے والے سات افراد
کے بارے میں بتا رہا تھا جو جہاز کی کریش لینڈنگ کے ذریعے
جنگل میں پہنچے تھے۔ بلیک اسکارپین کی باتیں سن کر ٹائیگر سمجھ گیا
کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے جنہوں نے شارلنگ جنگل کے
راستے شوگران داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔

بلیک اسکارپین کو پریشانی تھی کہ جنگل میں آنے والے سات
افراد نے ہوشو قبیلے کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا اور وہ جنگل میں
موجود اس کے ایک بڑے ٹھکانے کے بارے میں جانتے تھے۔
بلیک اسکارپین ان افراد کو کسی بھی طرح پکڑ کر یہ جاننا چاہتا تھا کہ
وہ افراد کون ہیں اور انہیں اس بات کا پتہ کیسے چلا ہے کہ شارلنگ
جنگل میں اس کا منشیات اور اسلحے کا بہت بڑا سٹاک موجود ہے۔
شائی لاگ کے کہنے پر اس نے اسے یہ ذمہ داری سونپ دی کہ وہ

فوری طور پر کسی سپیشل وے سے شارلنگ جنگل میں جائے اور ان سات افراد کو ہر صورت میں وہاں سے زندہ پکڑ کر اس کے پاس لائے اور اگر وہ اس کے قابو نہ آئیں تو وہ انہیں وہیں ہلاک کر دے۔ اس کے علاوہ بلیک اسکارپین نے ٹائیگر کے بارے میں بھی شائی لاگ کو ہدایات دی تھیں کہ اگر وہ زبان نہیں کھولتا تو وہ اسے بھی گولی مار کر ہلاک کر دے۔ اسے اور شائی لاگ کو شک تھا کہ جنگل میں آنے والے افراد کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوسکتا ہے جو شوگران داخل ہو کر بلیک اسکارپین کا سیٹ اپ ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے ریڈ نوٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی قید سے روزی راسکل کو بھی چھڑانا چاہتے ہیں۔

شائی لاگ نے جنگل میں جا کر ان سات افراد کے خلاف بھرپور کارروائی کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ کچھ دیر تک فون پر بلیک اسکارپین سے بات کرتا رہا پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ افراد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے جا کر انہیں وہیں ہلاک کرنا پڑے گا اگر وہ جنگل میں سپیشل سپاٹ تک پہنچ گئے تو ماسٹر اس کا ذمہ دار مجھے سمجھے گا اور وہ مجھے ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائے گا''...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ بیڈ پر بیٹھا کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ مہوجنگ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شائی لاگ بول رہا ہوں''...... شائی لاگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم''...... مہوجنگ نے شائی لاگ کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فوراً ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر تیار کرو۔ مجھے ابھی اور اسی وقت شارلنگ جنگل جانا ہے''...... شائی لاگ نے کہا۔

''شارلنگ جنگل۔ لیکن باس......'' مہوجنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ جتنا کہا جائے اتنا کیا کرو''...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس۔ باس۔ میں ابھی ہیلی کاپٹر تیار کراتا ہوں''۔ اس کی غراہٹ سن کر مہوجنگ نے بری طرح سے سہم کر کہا اور شائی لاگ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''نانسنس۔ مجھ سے سوال کرتے ہیں''...... شائی لاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر مسکرا دیا۔ اس نے قلم کا عقبی بٹن پریس کیا تو دیوار میں گھسی ہوئی ٹپ باہر آ گئی۔ ٹائیگر نے کان سے بٹن نکالا اور اسے قلم کے عقبی حصے میں ایڈجسٹ کرنے لگا۔

ٹائیگر نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی مشین نکال لی۔ اس نے مشین پر لگے چند بٹن پریس کیے تو مشین سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آواز نکلنے لگی۔ ٹائیگر نے مشین کا ایک اور بٹن پریس کیا اور مشین کو اس دیوار کے ساتھ لگا دیا جس کی دوسری طرف شائی لاگ موجود تھا۔

مشین دیوار سے مقناطیس کی طرح چپک گئی تھی۔ ٹائیگر وہاں تیار ہو کر آیا تھا۔ گارڈز نے اس کی تلاشی تو لی تھی لیکن وہ ٹائیگر کی ان خفیہ جیبوں تک نہ پہنچ سکے تھے جن میں ٹائیگر نے مخصوص سائنسی اسلحہ چھپایا ہوا تھا۔

مشین دیوار سے لگاتے ہی ٹائیگر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے ہٹ کر وہ سائیڈ کی دیوار کی جڑ کے پاس جا کر لیٹ گیا اور اس نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ چند لمحوں بعد ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کمرے کی دیوار ٹوٹ کر دوسری طرف جا گری۔ کمرہ اچانک تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں شائی لاگ کی تھیں جو دیوار کے پاس بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ زور دار دھماکے نے اسے بیڈ سے اٹھا کر دور پھینک دیا تھا۔ ٹائیگر نے دیوار پر پریشر بم لگایا تھا جس کے دھماکے سے دیوار ٹوٹ کر دوسرے کمرے میں گری تھی اور وہاں ایک بڑا خلاء بن گیا تھا۔

ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور چھلانگ مار کر دیوار میں بننے والے خلاء سے گزر کر شائی لاگ کے کمرے میں آ گیا۔ شائی لاگ

سامنے دیوار کے پاس گرا تڑپ رہا تھا۔ ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ شائی لاگ نے سر اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ٹائیگر پر پڑیں اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تت تت۔ تم''...... شائی لاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تباہ شدہ دیوار کی طرف دیکھنے لگا جسے ٹائیگر نے پریشر بم سے تباہ کیا تھا۔

''ہاں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر تمہارے اوسان کیوں خطا ہو گئے ہیں''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''تم نے یہ دیوار کیسے اُڑائی ہے۔ کیا میرے آدمیوں نے تمہاری تلاشی نہیں لی تھی''...... شائی لاگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے اور جسم پر زخموں کے جا بجا نشانات تھے جو دیوار کے ملنے کی وجہ سے آئے تھے۔

''جس حد تک میں ضروری سمجھتا ہوں اسی حد تک میں اپنی تلاشی دیتا ہوں۔ تمہارے ساتھیوں میں اتنی عقل نہیں تھی کہ وہ میری خفیہ جیبوں تک پہنچ سکتے''...... ٹائیگر نے کہا۔ شائی لاگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن زخمی ہونے کی وجہ سے اس کا جسم کانپ رہا تھا۔

''لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں''...... شائی لاگ نے اس کی طرف بدستور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں دیواروں کے آر پار بھی سن سکتا ہوں۔ جب تم اپنے

ماسٹر بلیک اسکارپین سے فون پر بات کر رہے تھے تو میں نے تمہاری اور اس کی بھی ساری باتیں سن لی تھیں''...... ٹائیگر نے کہا تو شائی لاگ کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ چوڑی ہو گئیں۔

''نن نن۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم دیوار کے پار کیسے سن سکتے ہو۔ کیا تم جادوگر ہو''...... شائی لاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''تمہیں کمرے میں پھینکنے کے بعد مجھے وہاں زہریلی گیس پھیلا دینی چاہئے تھی تاکہ تم فوراً ہلاک ہو جاتے۔ تم جیسے خطرناک انسان کو زندہ رکھنے کا فیصلہ میری غلطی تھی''...... شائی لاگ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اب یہی غلطی تمہاری موت کا سبب بن جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔ اس پسٹل کی نال کافی پتلی تھی۔ نال بند تھی اس کے سامنے لینز سا لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے''...... پسٹل دیکھ کر شائی لاگ نے چونکتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی لینز سے سرخ رنگ کی باریک شعاع سی نکل کر کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے خوبصورت ماربل کے بنے ہوئے گلدان پر پڑی جس میں پلاسٹک کے پھول لگے ہوئے تھے۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور

گلدان کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ محض شعاع سے ماربل کے بنے ہوئے گلدان کے پرخچے اُڑتے دیکھ کر شائی لاگ ساکت ہو کر رہ گیا۔

''بلاسٹنگ ریز۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو بلاسٹنگ ریز ہے''...... شائی لاگ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے تمہیں بلاسٹنگ ریز کا کرشمہ دکھایا ہے۔ جس طرح سے ماربل کے گلدان کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں اسی طرح اگر یہ ریز میں تم پر فائر کر دوں تو تمہارا انجام بھی اس گلدان سے مختلف نہیں ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم یہاں پوری تیاری سے آئے ہو''...... شائی لاگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ تم جیسے انسان سے نپٹنے کے لئے میں خالی ہاتھ کیسے آ سکتا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کون ہو تم۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... شائی لاگ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یہ غیر ضروری سوال ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم علی عمران ہو یا اس کے شاگرد ٹائیگر''...... شائی لاگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس سوال کا بھی میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور اب سوال میں کروں گا جس کا تمہیں جواب دینا پڑے گا ورنہ......''

ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بلاسٹنگ ریز والی گن کا رخ شائی لاگ کی طرف کر دیا۔

''کک کک۔ کیسا سوال''...... شائی لاگ نے گن کا رخ اپنی جانب ہوتے دیکھ کر ہکلا کر پوچھا۔

''روزی راسکل کہاں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نہیں جانتا''...... شائی لاگ نے کہا۔

''میں نے تمہاری اور بلیک اسکارپین کی ساری باتیں سن لی ہیں۔تم نے بلیک اسکارپین کو بتایا تھا کہ روزی راسکل کو ابھی ہوش نہیں آیا۔ جب تک اسے ہوش نہیں آئے گا اس وقت تک تم اس کا مائنڈ اسکین نہیں کر سکتے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم نے واقعی ہماری باتیں سن لی تھیں''...... شائی لاگ نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

''ہاں۔ اور میں نے یہ بھی سن لیا تھا کہ روزی راسکل سے ملنے والا ریڈ نوٹ نقلی تھا۔ وہ بلینک ریڈ پیپر کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اصلی ریڈ نوٹ اب بھی روزی راسکل کے پاس ہی ہے۔ اس لئے تم نے اسے زندہ رکھا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ روزی راسکل واقعی زندہ نہیں ہے۔ میں نے ماسٹر کے عتاب سے بچنے کے لئے اس سے جھوٹ بولا تھا کہ روزی راسکل ابھی زندہ ہے اور اس کی زندگی شدید خطرے میں ہے۔ اگر میں ماسٹر کو روزی راسکل کے ہلاک ہونے کے بارے میں فوراً بتا دیتا تو

وہ مجھ سے ناراض ہو جاتا۔ ایک دو دن میں یہ بات اس سے چھپاؤں گا پھر میں اسے روزی راسکل کی ہلاکت کے بارے میں بتا دوں گا''...... شائی لاگ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''میرے سامنے اب تمہارا کوئی جھوٹ نہیں چلے گا شائی لاگ۔ سمجھے تم''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا اور گن کے بٹن پر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ روزی راسکل واقعی مر چکی ہے''...... شائی لاگ نے اسے گن کے بٹن پر انگلی کا دباؤ ڈالتے دیکھ کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات سن کر غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے گن کا رخ نیچے کیا اور گن پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے شعاع نکل کر شائی لاگ کی بائیں ٹانگ پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور شائی لاگ کی بائیں ٹانگ غائب ہو گئی۔ شائی لاگ کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ٹائیگر نے بلاسٹنگ گن سے اس کی ٹانگ گھٹنے تک اُڑا دی تھی۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تم نے میری ٹانگ کیوں اُڑا دی ہے''...... شائی لاگ نے تڑپتے اور بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میرے سامنے جھوٹ بولنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اب سچ بولو ورنہ تمہاری دوسری ٹانگ بھی اُڑا دوں گا۔ بولو کہاں ہے روزی راسکل۔ بولو جلدی''...... ٹائیگر نے خونخوار شیر کی طرح

دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کی دھاڑتی ہوئی آواز سن کر شائی لاگ جیسا مضبوط اعصاب کا انسان بھی کانپ اٹھا۔

''وہ۔ وہ'' ...... شائی لاگ نے ہکلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے منہ چلانا شروع کر دیا۔ اسے منہ چلاتے دیکھ کر ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ وہ شائی لاگ کا منہ پکڑتا شائی لاگ نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول توڑ کر چبا لیا تھا۔ کیپسول چباتے ہی اس نے ایک زوردار ہچکی لی اور اس کا سر فرش پر گر گیا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ساکت ہوتے ہی اس کی باچھوں سے نیلا مواد بہہ نکلا۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو خود کو بے حد طاقتور سمجھتا تھا پھر اس نے بزدلوں کی طرح خودکشی کیوں کر لی'' ...... ٹائیگر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ شائی لاگ کی لاش دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک شائی لاگ کی جیب سے سیل فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر تیزی سے اس پر جھکا اور اس نے شائی لاگ کی جیب سے اس کا سیل فون نکال لیا۔ سیل فون کی سکرین پر ایک نمبر فلیش کر رہا تھا۔ ٹائیگر نے کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس'' ...... ٹائیگر نے شائی لاگ کی آواز میں کہا۔ شائی لاگ کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی اس لئے اس کے منہ سے نکلنے والی آواز پہلے ہی بدلی ہوئی تھی اس لئے ٹائیگر نے اسی انداز میں بات کی

تھی۔

''مہوجنگ بول رہا ہوں باس۔ میں کافی دیر سے آپ کے سپیشل نمبر پر کال کر رہا ہوں لیکن آپ کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے تھے اس لئے مجھے مجبوراً آپ کے سیل فون پر کال کرنی پڑی''۔ دوسری جانب سے اس کے اسسٹنٹ مہوجنگ کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے چونک کر دیکھا تو اسے تباہ شدہ دیوار کے پاس فون سیٹ بھی ٹوٹا ہوا دکھائی دیا۔ شاید اسی وجہ سے مہوجنگ شائی لاگ کو کال نہیں کر سکا تھا۔

''شاید فون سیٹ خراب ہو گیا ہے'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ بہرحال آپ کے لئے ہیلی کاپٹر تیار ہے''۔ مہوجنگ نے کہا۔

''اوکے۔ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس'' ...... مہوجنگ نے کہا اور ٹائیگر نے اس سے مزید بات کئے بغیر رابطہ ڈسکنکٹ کر دیا۔

''ہونہہ۔ یہ تو کچھ بتائے بغیر ہی ہلاک ہو گیا ہے۔ اب روزی راسکل کے بارے میں مجھے کس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے'' ...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے شائی لاگ کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبوں سے اسے کوئی قابل ذکر چیز نہ مل سکی تو وہ اٹھ کر شائی لاگ کے کمرے کی جو اس کا بیڈ روم تھا تلاشی لینے لگا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ جب اسے

شائی لاگ کے بیڈ روم سے بھی کچھ نہ ملا تو وہ پریشان ہو گیا۔ پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اس نے پلٹ کر ایک دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی فولادی الماری کی طرف دیکھا۔ وہ اس الماری کو بھی چیک کر چکا تھا اور اسے اس الماری سے کچھ نہیں ملا تھا لیکن اچانک اسے الماری میں موجود ایک چیز کا خیال آ گیا جو اس کے بے حد کام آ سکتی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ الماری کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے شائی لاگ کے بیڈ روم کے دروازے پر دستک ہوئی اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

راستہ بند ہوتے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ یواروں کے راستے خود بخود بند نہیں ہوتے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے مشینی سسٹم سے باقاعدہ راستہ بند کر دیا ہو۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے اسے وہیں کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

''دروازہ بند کر کے اسے باقاعدہ لاکڈ کر دیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ہم اندر تو آ ہی گئے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اچھا ہوا ہم جلد اندر آ گئے ہیں ورنہ شاید ہم سیلڈ ہونے الے اس راستے کو نہ کھول سکتے''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ بلیک اسکارپین نے مخصوص ٹھکانے سے شوگرانی رس کو جنگل میں چیک کیا گیا ہو۔ فورس اس راستے کو نہ تلاش کر لے اس لئے انہوں نے اسے سیلڈ کر دیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

’’مطلب۔ راستہ سیلڈ کرنے کی اور وجہ بھی ہو سکتی ہے‘‘۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’کون سی وجہ ہو سکتی ہے‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’ممکن ہے کہ سپیشل پوائنٹ سے ہمیں اس سرنگ میں داخل ہوتے چیک کر لیا گیا ہو اور انہوں نے اس سرنگ میں ہمیں قید کرنے کے لئے یہ راستہ بند کر دیا ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ پھر تو ہم اس سرنگ میں محفوظ نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے سرنگ تباہ کر دی تو‘‘...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

’’پھر اس سرنگ میں ہی ہمارا مقبرہ بنے گا‘‘...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

’’کبھی تو منہ سے اچھی بات نکال لیا کرو‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’جیسا منہ ہو ویسی ہی بات نکلے گی‘‘...... تنویر نے موقع کا فائدہ اٹھا کر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’میرا منہ تمہاری وجہ سے بگڑا رہتا ہے اگر تم چاہو تو میرا منہ آسانی سے ٹھیک کر سکتے ہو۔ اب یہ مت کہنا کہ میرا منہ کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے‘‘...... عمران نے جواب میں کہا تو تنویر برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا جبکہ اس کی بات سن کر وہ سب مسکرا دیئے تھے۔ عمران کے کہنے کا مطلب تھا کہ وہ جولیا کا ہاتھ اگر اس کے ہاتھ

میں دے دے تو اس کا بگڑا منہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

’’اچھا چھوڑو۔ اب جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے تو موصلوں سے کیا ڈرنا۔ آؤ آگے چلتے ہیں‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’نہیں۔ ابھی ہمیں یہیں رکنا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’لیکن کیوں‘‘...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

’’مجھے سوشائی سے بات کرنی ہے۔ آخر وہ اس راستے کے بارے میں کیسے جانتا ہے اور وہ ہمیں یہاں پہنچا کر خود کیوں باہر رک گیا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اس نے کہا تو تھا کہ وہ باہر فرش پر خشک جھاڑیاں پھیلا دے گا تاکہ کسی کو تہہ خانے کا پتہ نہ چل سکے اور اس کی ذہانت ہی کام آئی ہے جو فورس اس کمرے میں محض جھانک کر باہر نکل گئی تھی ورنہ انہیں ہم تک پہنچنے میں دیر نہ لگتی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’پھر بھی مجھے اس سے بات کرنی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا بات کرنی ہے۔ یہ تو بتا دو‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’اور آپ اس سے اب کیسے بات کریں گے۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ سرنگ میں داخلے کا دروازہ سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب اس دروازے کو آپ کیسے کھولیں گے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’دھماکے سے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’دھماکے سے۔ مطلب آپ یہاں بم ماریں گے‘‘...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اس کے سوا راستہ اوپن کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے''۔عمران نے جواب دیا۔

''لیکن دھماکے کی آواز سن کر فورس چونک نہیں پڑے گی۔ جیسے ہی دھماکہ ہو گا وہ فوراً یہاں پہنچ جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا۔ فورس زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکے گی۔ جیسے ہی قبیلے والوں کو ہوش آنا شروع ہوا فورس کو یہاں سے نکلنا پڑے گا۔ جب وہ یہاں سے چلے جائیں گے تو تم یہاں رکنا میں تہہ خانے سے باہر جا کر سوشائی سے بات کرنا چاہتا ہوں''......عمران نے کہا۔

''کیا سوشائی سے بات کرنا ضروری ہے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں بھی جانتا ہو۔ اگر ہمیں اس سے معلومات مل گئیں تو آگے چل کر ہمارے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہمارے ساتھ قبیلے کا سردار ہے۔ اسے ہوش میں لاؤ اور وہ سب باتیں اس سے پوچھ لو جو تم سوشائی سے پوچھنا چاہتے ہو''۔ تنویر نے کہا۔

''اسے شاید اب کبھی ہوش نہ آئے''...... عمران نے کہا تو وہ

سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیوں ہوش نہیں آئے گا اسے''...... جولیا نے کہا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں بندھے ہوئے سردار پر پڑیں وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ سردار کی باچھوں سے نیلے رنگ کا مواد سا نکلتا دکھائی دے رہا تھا اور وہ بے جان پڑا ہوا تھا۔ عمران کے کہنے پر جوزف نے اسے رسیوں سے باندھ دیا تھا تاکہ اگر اسے ہوش آئے تو وہ ان پر اپنا کوئی جادو نہ چلا سکے۔ جوزف نے اسے باندھنے کے ساتھ ساتھ اس کا منہ کھول کر اس کی زبان میں ایک سوئی چبھو دی تھی جس کی وجہ سے سردار کی زبان بندی ہو گئی تھی۔ اس دوران شاید اسے ہوش آ گیا تھا اور اس نے جب خود کو ان سب کے ساتھ اور بے بس پایا تو اس نے بھی دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا اور وہ فوراً ہلاک ہو گیا تھا۔

''ہونہہ۔ جب تمہارے سامنے نقلی لاما نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبایا تھا تو پھر تم نے اس کے دانت کیوں چیک نہیں کئے تھے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میں ڈینٹسٹ نہیں ہوں جو اس کے دانت چیک کرتا پھرتا۔ میں تم سب کی طرح الجھا ہوا تھا اس لئے مجھے اس بات کا خیال نہیں رہا تھا کہ اس کے دانتوں میں بھی زہریلا کیپسول چھپا ہوا ہو سکتا ہے''......عمران نے جولیا کے انداز میں منہ بنا کر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

”آخر یہ چکر کیا ہے۔ پہلے نقلی لاما نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا کر خود کو ہلاک کر لیا اور اب سردار نے بھی یہی کیا ہے۔ کیا ان کی نظر میں کرمنل سینڈیکیٹ کا مفاد اتنا ہی اہم ہے کہ یہ سینڈیکیٹ کے لئے اپنی جانیں دے رہے ہیں“...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے۔ دنیا میں صرف ملک اور قوم کے ہی وفادار موجود ہیں۔ دنیا میں ایسی بہت سی تنظیمیں ہیں جن میں کرمنلز بھی شامل ہیں جب تک ان سے وفاداری کا حلف نہ لیا جائے نہ تو ان کا کوئی گروپ بنتا ہے اور نہ کوئی سینڈیکیٹ۔ شوگران کا بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ باوسائل اور انتہائی طاقتور سینڈیکیٹ ہے جس کے مقاصد شاید شوگران میں مکمل طور پر پنجے گاڑنے کے ہیں اس لئے اس سینڈیکیٹ میں کام کرنے والے افراد سے ایسا ہی حلف لیا جاتا ہے کہ جب ان کے زندہ رہنے سے سینڈیکیٹ کا کاز خطرے میں ہو تو وہ سینڈیکیٹ کے کاز کے لئے اپنی جان دے دیں۔ لاما اور سردار بلیک اسکارپین کے بارے میں شاید بہت کچھ جانتے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم ان کی زبان کھلوا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے کچھ بتانے کی بجائے موت کو ہی ترجیح دی تھی تاکہ ان کی آسانی سے جان چھوٹ جائے“...... عمران نے کہا۔

”پھر تو واقعی یہ بڑا خطرناک سینڈیکیٹ ہے۔ ایسے سینڈیکیٹ سے واقعی کسی ایجنسی کا نپٹنا مشکل ہو سکتا ہے“...... جولیا نے کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں یہاں فضول میں وقت برباد کرنے کی بجائے آگے بڑھنا چاہئے۔ گیس سے یقیناً سوشائی بھی بے ہوش ہو گیا ہو گا اور اب وہ بے ہوشی کی حالت میں نجانے کہاں پڑا ہو۔ ہم کیوں خواہ مخواہ اس کے انتظار میں پڑے رہیں۔ یہ سرنگ لاما کی جھونپڑی کے تہہ خانے میں موجود ہے اور دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے جس کا مطلب ہے کہ اس سرنگ کا لنک یقیناً بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے سے ہے جہاں لاما آتا جاتا رہتا تھا۔ ہم بھی اس سرنگ کے راستے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا“...... تنویر نے کہا۔

”تمہیں جانے کی جلدی ہے تو چلے جاؤ۔ مگر میں سوشائی کا انتظار کروں گا اور اس سے بات کئے بغیر آگے نہیں جاؤں گا“۔ عمران نے کہا تو تنویر اسے گھور کر رہ گیا۔

”کیا آپ سب بھی اس کے ساتھ رکنا چاہتے ہیں“۔ تنویر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب ہمارے لیڈر ہیں تنویر۔ ان کا جو فیصلہ ہو گا وہ ہمیں ہر حال میں ماننا پڑے گا اس لئے تم بھی ان کا فیصلہ قبول کرو اور ہمارے ساتھ رکے رہو“...... صفدر نے کہا۔

”صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ عمران سوشائی کے لئے یہاں رک رہا ہے تو اس کے رکنے کی ضرور کوئی نہ کوئی خاص وجہ ہو گی۔ ہم اکیلے

آگے نہیں جائیں گے''...... جولیا نے کہا اور اس کا جواب سن کر تنویر کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

''ٹھیک ہے۔ اگر آپ سب کا یہی فیصلہ ہے تو میں اس فیصلے پر کیسے اعتراض کر سکتا ہوں''...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سچ پوچھو تو مجھے اس سرنگ میں سفر کرنے کے خیال سے خوف محسوس ہو رہا ہے''...... عمران نے نئی بات کہی تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''خوف اور تمہیں۔ کیا میرے کان بج رہے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے جیسے انہیں عمران سے واقعی ایسی کسی بات کی امید تک نہ تھی کہ وہ بھی کسی بات سے خوف زدہ ہو سکتا ہے۔

''نہیں۔ میری چھٹی حس آگے پیچھے اور اوپر مسلسل خطرے کا الارم بجا رہی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو یہ کہیں نا کہ آپ کی چھٹی حس آپ کو خطرے کا کاشن دے رہی ہے۔ یہ تو نہ کہیں کہ آپ کو خوف محسوس ہو رہا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ میں واقعی ڈر محسوس کر رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''حیرت ہے۔ عمران بھی کسی سے ڈرتا ہے۔ یہ میں بھی زندگی

میں پہلی بار سن رہا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''جب موت بھیانک انداز میں آگے پیچھے اور سر پر ہو تو پھر نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا خوف غالب آ جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بھیانک موت۔ کیا مطلب''...... جولیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا اور عمران کی بات سن کر باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

میجر شانگ ہو قبیلے کے ایک آدمی کو لے کر شارلنگ جنگل سے واپس جا رہا تھا۔ ابھی وہ ہیلی کاپٹروں کے اسکوارڈ کے ساتھ کچھ ہی دور آیا ہو گا کہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور ہیلی کاپٹر میں ایک تیز آواز گونجنے لگی۔

''ہیلو ہیلو۔ نائن تھری کالنگ فرام سپیشل سرچنگ سنٹر۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... اس آواز کو سن کر میجر شانگ ہو چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر مائیک اپنی طرف کھینچ لیا۔

''یس میجر شانگ ہو اٹنڈنگ یو اوور''...... میجر شانگ ہو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ شارلنگ جنگل میں ماڈیکر ریز نے جنگل میں ایک طویل سرنگ سرچ کی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے نائن تھری نے کہا۔

''سرنگ۔ جنگل میں۔ کیا مطلب۔ اوور''...... میجر شانگ ہو

نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ سرنگ ہوشو قبیلے سے نکلتی ہے اور نارتھ کی طرف تقریباً دو کلو میٹر تک جاتی ہے۔ دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک زمینی کٹاؤ ہے جہاں انتہائی گہری کھائی موجود ہے۔ اس سرنگ کا سرا کھائی میں تقریباً بیس فٹ نیچے نکلتا ہے۔ اوور''۔ نائن تھری نے کہا

''تمہارا مطلب ہے جنگل میں موجود وہ سرنگ اس کھائی میں نکلتی ہے۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اس کے علاوہ بھی ایک اور اہم بات ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''بولو۔ کیا بتانا چاہتے ہو تم مجھے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کھائی کے دوسرے کنارے پر پہاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ جنگل میں ہم نے جو سرچنگ ریز پھیلائی تھی اس ریز کا کچھ حصہ ان پہاڑیوں کی طرف بھی پہنچ گیا ہے۔ میں چونکہ سرچنگ سنٹر میں بیٹھا مسلسل چیکنگ کر رہا ہوں اس لئے میں نے ان پہاڑیوں پر بھی چیکنگ کی ہے۔ گو کہ پہاڑیوں کی طرف سرچنگ ریز کی مقدار کم ہے اس لئے وہاں کا ماحول کلیئر دکھائی نہیں دے رہا ہے لیکن سرچنگ مشین سے کاشن ملے ہیں کہ ان پہاڑیوں میں بے شمار مسلح افراد چھپے ہوئے ہیں اور ان افراد کے پاس خطرناک اور انتہائی تباہ کن اسلحہ موجود ہے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

"کیا بک رہے ہو نانسنس۔ ان ویران پہاڑیوں میں اسلحہ لے کر کون جا سکتا ہے۔ ان پہاڑیوں میں جگہ جگہ دراڑیں ہیں اور ہر پہاڑی کے پاس گہری اور خطرناک کھائیاں ہیں۔ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک آنا مشکل ہوتا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ پہاڑیوں میں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ میجر شانگ ہونے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے سرچنگ مشین سے جو کاشن ملے تھے میں ان سے آپ کو آگاہ کر رہا ہوں باس۔ اوور"...... نائن تھری نے کہا۔

"شاید تمہاری سرچنگ مشین میں کوئی خلل آ گیا ہو۔ اسے پھر سے چیک کرو۔ مجھے تو تمہاری پہلی ہی بات کی سمجھ نہیں آئی ہے۔ تم نے کہا ہے کہ ہوشو قبیلے میں ایک سرنگ موجود ہے جو دو کلو میٹر طویل ہے اور اس کا دوسرا سرا کٹاؤ کی طرف جاتا ہے۔ تو کیا قبیلے والے اس سرنگ سے کھائی میں چھلانگیں لگانے کے لئے جاتے ہیں اور انہیں جنگل میں اس قدر طویل سرنگ بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اوور"...... میجر شانگ ہونے اسی انداز میں کہا۔

"اس بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے باس۔ اوور"۔ نائن تھری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ دوبارہ چیک کرو اور دیکھو اگر وہاں سرنگ موجود ہے تو اس کا ایگزٹ پوائنٹ کہاں ہے۔ رہی بات پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد کی تو سرچنگ مشین کا لنک تھرڈ پرائم مشین سے جوڑ دو۔

اس طرف ہمارا ایک سپائی سیٹلائٹ موجود ہے۔ اس سیٹلائٹ سے ہم اوپن پہاڑیوں کی چیکنگ کر سکتے ہیں۔ اوور"...... میجر شانگ ہونے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ یہ کام میں پہلے ہی کر لیتا۔ اوور"...... نائن تھری نے کہا۔

"اگر یہ خیال تمہیں پہلے آ جاتا تو تمہاری جگہ میں اور میری جگہ تم ہوتے نانسنس۔ اوور"...... میجر شانگ ہونے کہا۔

"یس باس۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اوور"۔ نائن تھری نے کہا

"اب باتیں مت کرو اور جلدی سے اپنی چیکنگ مکمل کرو۔ میں ابھی راستے میں ہی ہوں۔ اگر واقعی وہاں کوئی سرنگ موجود ہے تو ہمیں فوری طور پر اسے جا کر چیک کرنا پڑے گا اور ان پہاڑیوں پر بھی جانا پڑے گا جہاں سے تمہیں مسلح افراد کا کاشن مل رہا ہے۔ اوور"...... میجر شانگ ہونے کہا۔

"یس باس۔ مجھے لنک کرنے اور سرچنگ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک میں آپ کو مکمل رپورٹ دے دوں گا۔ اوور"...... نائن تھری نے کہا۔

"ہونہہ۔ تب تک مجھے جنگل کے ارد گرد کہیں لینڈنگ کرنی پڑے گی۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں لینڈنگ۔ تم جلد سے جلد مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... میجر شانگ ہونے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع ہو گیا۔

''جنگل میں سرنگ اور وہ بھی دو کلو میٹر طویل۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی''...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''آپ اپنے ساتھ ہوشو قبیلے کے ایک آدمی کو اٹھا لائے ہیں۔ اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اس سرنگ کے بارے میں کچھ معلوم ہو''...... ساتھ بیٹھے ہوئے پائلٹ نے کہا تو میجر شانگ ہو اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''کیا تمہیں اس کے بارے میں مجھے کچھ بتانے کی ضرورت ہے''...... میجر شانگ ہو نے غرا کر کہا۔

''سس سس۔ سوری سر''...... پائلٹ نے گھبرا کر کہا۔

''ہوشو قبیلے والے انتہائی سخت جان ہوتے ہیں۔ ان پر جتنا مرضی تشدد کر لیا جائے یہ زبان نہیں کھولتے۔ ہیڈ کوارٹر لے جا کر اس کا ذہن اسکین کرنا پڑے گا اگر میں نے یہاں اس پر تشدد کیا تو یہ کچھ نہیں بتائے گا''...... میجر شانگ ہو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یس سر۔ اگین سوری سر''...... پائلٹ نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا کر کہا۔

''آئندہ احتیاط رکھنا اور ہیلی کاپٹر یہیں کہیں مناسب جگہ دیکھ کر لینڈ کرو اور باقی سب کو بھی کہو کہ وہ یہیں رک جائیں۔ ابھی ہم نے ہیڈ کوارٹر نہیں جانا''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر نیچے دیکھتے ہوئے ایک سپاٹ جگہ پر ہیلی کاپٹر

لینڈ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر باقی ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو بھی وہاں لینڈنگ کا کہہ دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں تمام ہیلی کاپٹر اس سپاٹ میدان میں لینڈ کرتے چلے گئے۔ اب میجر شانگ ہو کو نائن تھری کی کال کا انتظار تھا۔

نائن تھری دوبارہ سرچنگ کر کے اسے بتانے والا تھا کہ جنگل کی دوسری طرف پہاڑیوں پر مسلح افراد واقعی موجود ہیں یا نہیں اور یہ کہ ہوشو قبیلے میں جو سرنگ موجود تھی اس کا ایگزٹ مقام کیا ہے۔ کیا واقعی اس سرنگ کا دہانہ زمینی کٹاؤ میں نکلتا ہے یا زمینی کٹاؤ سے سرنگ کسی اور طرف گھوم جاتی ہے۔ میجر شانگ ہو کو اس بات پر بھی حیرت ہو رہی تھی کہ آخر ہوشو قبیلے کے وحشیوں کو زمین کے نیچے اتنی طویل سرنگ بنانے کی ضرورت کیوں پڑ گئی تھی۔ وہ اس سرنگ کے راستے کہاں جاتے تھے۔ وہ جتنا سوچتا جاتا تھا اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا۔ جب سوچ سوچ کر اس کا ذہن تھک گیا تو اس نے سر جھٹک جھٹک کر اپنا ذہن فریش کرنا شروع کر دیا۔

بیس منٹ کے بعد ٹرانسمیٹر پر دوبارہ نائن تھری نے کال دینا شروع کی تو میجر شانگ ہو جو ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر آ گیا تھا دوبارہ ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''یس۔ میجر شانگ ہو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے نائن تھری کی کال رسیو کرتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں نے دوبارہ سرچنگ کی ہے باس۔ مشین میں واقعی کوئی

گڑبڑ معلوم ہو رہی ہے۔ میں نے ماڈیکر ریز اور تھرڈ پرائم مشین سے بھی چیکنگ کی ہے۔ اب پہاڑیوں میں نہ تو کسی انسان کا کاشن مل رہا ہے اور نہ ہی وہاں اسلحہ مارک ہو رہا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے نائن تھری نے کہا تو میجر شانگ ہو کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔

''نانسنس۔ کوئی بھی کام تم لوگوں سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔ کبھی کچھ کہتے ہو اور کبھی کچھ۔ نانسنس۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''سوری باس۔ مجھے پہلے ایسا ہی لگا تھا۔ اوور''...... نائن تھری نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''ایک معمولی کاشن ملنے پر تم نے مجھے کال کر دی اور میں بھی تمہاری باتوں میں آ گیا۔ نانسنس۔ تمہاری وجہ سے میں ٹروپرز کے ساتھ فوری طور پر لینڈ ہو گیا تھا۔ نانسنس۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے اسی انداز میں کہا۔

''یس باس۔ میں ایک بار پھر آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ گو کہ پہاڑیوں پر مسلح افراد کا تو پتہ نہیں چلا ہے لیکن یہ ضرور کنفرم ہو گیا ہے کہ ہوشو قبیلے سے ایک بڑی سرنگ زمینی کٹاؤ کی طرف جا رہی ہے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا تو میجر شانگ ہو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا ہے اس سرنگ میں۔ کیا اسے تم نے تھرڈ پرائم مشین سے

چیک کیا ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے پوچھا۔

''یس باس۔ مجھے اس سرنگ میں آٹھ افراد کی موجودگی کا کاشن مل رہا ہے جن میں ایک مردہ حالت میں ہے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا تو میجر شانگ ہو ایک بار پھر چونک پڑا۔

''آٹھ افراد۔ اوہ۔ کون ہیں وہ۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''سرنگ میں ہونے کی وجہ سے وہ کلیئر دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ ان کے سائے دکھائی دے رہے ہیں لیکن ان میں دو افراد کے جسم دیوقامت ہیں۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی ایجنٹ ہوشو قبیلے سے نکل کر اس سرنگ میں چلے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جنگل میں ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیئے''...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ اوور''...... نائن تھری کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں۔ کیا کسی اور بات کا پتہ چلا ہے۔ اوور''...... میجر ہانگ شو نے چونک کر کہا۔

''یس باس۔ میں نے اس سرنگ کا اندرونی جائزہ لیا ہے۔ سرنگ دونوں جانب سے بند ہے اور اس میں سات افراد پھنسے ہوئے ہیں۔ اوور''...... نائن تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ زمینی کٹاؤ کے جس حصے میں سرنگ کا دوسرا دہانہ موجود ہے۔ مجھے اس کی لوکیشن بتاؤ۔ میں فوری طور پر اس جگہ پہنچنا چاہتا ہوں۔ مجھے شک ہے کہ اس سرنگ میں وہی افراد موجود ہیں جن کی تلاش میں ہم یہاں آئے تھے۔ اوور“...... میجر شانگ ہو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو نائن تھری اسے زمینی کٹاؤ کی طرف موجود سرنگ کے دوسرے دہانے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع ہو گیا۔

”اوکے۔تم اس سرنگ پر نظر رکھو تا کہ جو سات افراد سرنگ میں موجود ہیں وہ کسی اور راستے سے وہاں سے نہ نکل سکیں۔ میں دوسری طرف سرنگ کا دہانہ اڑا کر سرنگ کے اندر داخل ہو جاؤں گا اور پھر ان سات افراد کو وہاں سے نکال کر لے آؤں گا۔ اوور“۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

”یس باس۔ میں سرنگ کو مسلسل مانیٹر کرتا رہوں گا۔ اوور“۔ نائن تھری نے کہا اور میجر شانگ ہو نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ رابطہ منقطع کرنے کے بعد اس نے پائلٹ کو جنگل کے دوسری طرف زمینی کٹاؤ کی طرف چلنے کا کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ بلند کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں موجود باقی ہیلی کاپٹر بھی اوپر اٹھنا شروع ہو گئے اور پھر مڑ کر وہ ایک بار پھر جنگل کی جانب پرواز کرنے لگے۔

دستک کی آواز سن کر ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف آ گیا۔ اس نے دروزے کی واچ آئی سے آنکھ لگائی تو اسے باہر ایک دبلا پتلا شوگرانی کھڑا دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی اور ٹرے میں ایک گلاس اور نایاب شراب کی ایک بوتل دکھائی دے رہی تھی۔ شاید بیڈ روم کی طرف آتے ہوئے شائی لاگ نے اپنے کسی ملازم سے شراب منگوائی تھی۔

”یس“...... اس نے شائی لاگ کے انداز میں کہا۔

”کوشی ہوں باس“...... باہر سے ملازم کی آواز سنائی دی۔

”ابھی میں مصروف ہوں۔تم بلیک وڈ واپس لے جاؤ۔ ابھی مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی تو میں دوبارہ منگوا لوں گا“...... ٹائیگر نے کہا۔ اس نے بوتل پر لکھا ہوا نام دیکھ لیا تھا۔

”یس باس“...... ملازم نے بغیر کسی تردد کے کہا۔ ٹائیگر ڈور آئی

سے باہر ہی جھانک رہا تھا۔ اس نے دیکھا اس کی بات سن کر ملازم ٹرے لے کر واپس مڑ گیا تھا۔ اسے واپس جاتے دیکھ کر ٹائیگر نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ دوبارہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ اس نے الماری کھولی۔ الماری کے ایک خانے میں اسے جدید میک اپ کا سامان دکھائی دیا۔ میک اپ کے سامان میں ماسک میک اپ بھی تھا لیکن ٹائیگر ماسک میک اپ کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ شائی لاگ کے مخصوص اڈے پر موجود تھا اگر وہاں سیکورٹی کیمروں کے ساتھ ڈبل ڈی کیمرے نصب ہوئے تو ان کیمروں کی وجہ سے اس کا ماسک میک اپ آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا اس لئے اس نے میک اپ کٹ اٹھائی اور اسے لے کر سائیڈ میں موجود ایک قد آدم آئینے کے پاس چلا گیا۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ کٹ کے ساتھ میک اپ ریمور بھی تھا۔ اس نے ریمور سے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا اور پھر اس نے کٹ سے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں آئینے کے سامنے ایک اور شائی لاگ کھڑا تھا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ ٹائیگر کا قد کاٹھ شائی لاگ جیسا تھا اس لئے اس نے شائی لاگ کا میک اپ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ شائی لاگ کے میک اپ میں وہ نہ صرف اس جگہ سے نکل سکتا تھا بلکہ اس روپ میں وہ زیادہ آسانی سے روزی راسکل کا پتہ چلا سکتا تھا۔ میک اپ

کو فائنل ٹچ دے کر ٹائیگر نے احتیاطاً ایک بار پھر اپنے میک اپ کا جائزہ لیا اور پھر وہ اس الماری کی جانب بڑھ گیا جس میں شائی لاگ کے کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ناک پر ویسی ہی بینڈ تیج کر لی تھی جیسی شائی لاگ نے کر رکھی تھی۔ کیونکہ وہ باہر سے بینڈ تیج کرا کر آیا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے جس نے بھی دیکھا ہو گا اسی بینڈ تیج میں ہی دیکھا ہو گا۔ اس نے الماری سے ٹو پیس سوٹ نکالا اور پھر وہ کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ شائی لاگ کا لباس پہن کر کمرے سے باہر آ گیا۔ کمرے سے باہر آ کر اس نے شائی لاگ کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے کھینچتا ہوا واش روم میں لے آیا۔ وہ جانتا تھا کہ شائی لاگ کا وہاں خاصا دبدبہ تھا۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کے بیڈ روم میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس کی لاش وہاں نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

شائی لاگ کی لاش اس نے واش روم میں چھوڑی اور واش روم کا دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ مطمئن انداز میں تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ڈور آئی سے باہر دیکھا تو اسے سامنے راہداری کے سرے پر دو مسلح افراد دکھائی دیئے۔ وہ کافی فاصلے پر تھے اس لئے ٹائیگر نے احتیاط سے دروازہ کھولا اور فوراً کمرے سے نکل کر باہر آ گیا تا کہ باہر موجود مسلح افراد کی نظر کمرے کے بکھرے ہوئے سامان اور ٹوٹی ہوئی دیوار پر نہ پڑ سکے۔

کمرے باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا تو دروازہ خود بخود لاک ہو گیا۔ ٹائیگر کو کمرے کے تالے کی چابی شائی لاگ کی جیب سے مل گئی تھی جو اس نے اپنے پاس رکھ لی تھی۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا راہداری میں بڑھا تو سرے پر کھڑے دونوں مسلح افراد اسے راستہ دینے کے لئے دائیں بائیں ہٹ گئے۔

"میرے ساتھ آؤ"...... ٹائیگر نے ایک مسلح شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرے دفتر میں ایک ضروری لیٹر ہے۔ وہ لے جا کر مہوجنگ کو دے دینا"...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ چونکہ شائی لاگ کے آفس کا راستہ نہیں جانتا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر اس مسلح آدمی کو ساتھ لیا تھا۔

"یس باس"...... مسلح آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ ٹائیگر جان بوجھ کر اس سے دو قدم پیچھے تھا تاکہ وہ اس آدمی کی مدد سے شائی لاگ کے دفتر پہنچ جائے۔ مسلح آدمی اسے ایک لفٹ میں لے آیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے ساتھ لفٹ میں سوار ہو گیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوا تو مسلح شخص نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ اوپر اٹھی اور اگلے فلور پر رک گئی۔ جیسے ہی لفٹ رکی اور اس کا دروازہ کھلا ٹائیگر مسلح شخص کے ساتھ باہر آ گیا۔ وہ آدمی اسے مختلف راستوں سے لیتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔ اسے دروازے کے پاس رکتے دیکھ کر ٹائیگر

سمجھ گیا کہ یہی شائی لاگ کا آفس ہے۔

آفس کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر کو شک ہوا کہیں اس دروازے کو لاک نہ لگا ہو۔ اگر وہ لاکڈ ہوتا تو اس کے لئے مسلح شخص کے سامنے لاک کھولنا مشکل ہو جاتا کیونکہ شائی لاگ کی جیب سے اسے جو چابیوں کا گچھا ملا تھا اس میں کئی چابیاں تھیں اور ٹائیگر یہ نہیں جانتا تھا کہ آفس کا لاک کھولنے کی کون سی چابی ہے۔

"تم ایسا کرو لیٹر لے جانے کی بجائے مہوجنگ سے کہو کہ وہ میرے آفس میں آ جائے۔ میں اسے کچھ ضروری انسٹرکشنز بھی دینا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے جیب سے چابیوں کا گچھا نکالتے ہوئے کہا تو مسلح شخص نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے وہاں سے جاتے دیکھ کر ٹائیگر نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ کمرے کا دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ اسے خواہ مخواہ لاک میں چابیاں گھمانے کی کوفت نہیں اٹھانی پڑی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اس کے سامنے وہی آفس تھا جہاں اس کی شائی لاگ کے ساتھ فائٹ ہوئی تھی اور شائی لاگ نے اسے دھوکے سے کال کوٹھڑی میں گرا دیا تھا۔ کمرے کا سامان شاید شائی لاگ نے سیٹ کرا لیا تھا کیونکہ اب اسے ہر چیز اپنے ٹھکانے پر دکھائی دے رہی تھی۔

ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا شائی لاگ کی میز کی طرف بڑھ گیا اور پھر

وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شائی لاگ کی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ ابھی چند لمحے گزرے ہوں گے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مہوجنگ ہوں باس''...... باہر سے آواز سنائی دی۔

''اندر آ جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا مگر دبلا پتلا شوگرانی اندر آ گیا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا جناب''...... مہوجنگ نے اندر آ کر میز کے سامنے کھڑے ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں بیٹھو۔ مجھے تم سے ضروری ڈسکس کرنی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ سر ہلا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''پہلے پائلٹ سے کہو کہ ابھی وہ ویٹ کرے۔ میں ابھی کہیں نہیں جانا چاہتا۔ جب ضرورت ہو گی تو میں اسے کال کر لوں گا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس''...... مہوجنگ نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے شائی لاگ کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کے سیل فون پر رابطہ کیا اور اسے شائی لاگ کا نیا حکم دیتے ہوئے اسے ہیلی کاپٹر گراؤنڈ کرنے کا کہا۔ چند لمحے وہ پائلٹ سے بات کرتا رہا پھر اس نے سیل فون بند کیا اور اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

''میں نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر گراؤنڈ کرنے کا کہہ دیا ہے جناب''...... مہوجنگ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں......'' ابھی ٹائیگر نے بات شروع ہی کی تھی کہ اسی لمحے اس کی جیب میں موجود شائی لاگ کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے جیب سے شائی لاگ کا سیل فون نکالا سکرین پر کسی تائی چان کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس''...... ٹائیگر نے شائی لاگ کے انداز میں کہا۔

''تائی چان بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بیڈ نیوز ہے باس''...... تائی چان نے پریشانی کے عالم میں کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔

''بیڈ نیوز۔ کیسی بیڈ نیوز''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لڑکی ہسپتال کے کمرے سے فرار ہو گئی ہے باس''...... تائی چان نے کہا تو ٹائیگر اچھل پڑا۔

''فرار ہو گئی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے فرار ہوئی ہے اور تم کہاں ہو''...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں بلیوسن ہسپتال میں ہی موجود ہوں باس۔ میں آپ کے

حکم سے اس کمرے کے باہر موجود تھا جہاں لڑکی کو علاج کے لئے رکھا گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ایک نرس کمرے میں لڑکی کا چیک اپ کرنے گئی تھی۔ جب وہ باہر آئی تو میں نے اس سے لڑکی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے۔ میں وہیں رک گیا۔ پھر آدھے گھنٹے کے بعد ایک ڈاکٹر آیا اور وہ بھی لڑکی کو چیک کرنے اندر چلا گیا۔ جیسے ہی وہ اندر گیا اسی تیزی سے وہ باہر آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ لڑکی بیڈ پر نہیں ہے۔ اس کی بات سن کر میں فوراً کمرے میں گیا تو یہ دیکھ کر میں بھی حیران رہ گیا کہ بیڈ خالی تھا اور لڑکی وہاں سے غائب تھی البتہ ایک لڑکی واش روم میں مردہ پڑی ہوئی تھی۔ جس کے جسم پر وہی لباس تھا جو زخمی لڑکی نے پہنا ہوا تھا۔ ہلاک ہونے والی لڑکی کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی۔ زخمی لڑکی نے اس کا منہ دبوچ کر اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ اس ہسپتال کی نرس ہے جسے اس نے کچھ دیر پہلے لڑکی کو چیک کرنے بھیجا تھا۔ زخمی لڑکی کو شاید ہوش آ چکا تھا۔ نرس جیسے ہی اسے چیک کرنے کے لئے اندر گئی لڑکی نے اسے اپنی گرفت میں لے کر اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا اور اس کا لباس بدلا اور نرس کے روپ میں نکل گئی''...... تائی چان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو تم وہاں جھک مارنے کے لئے بیٹھے تھے نانسنس۔ لڑکی

تمہارے سامنے نرس کا لباس پہن کر نکل گئی اور تم اسے پہچان بھی نہیں سکے تھے''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سس۔ سس۔ سوری باس۔ وہ زخمی ہونے کے باوجود جس اعتماد سے چلتی ہوئی میرے سامنے سے گئی تھی مجھے واقعی اس پر کوئی شک نہیں ہوا تھا''...... تائی چان نے کہا۔

''اب تم ہسپتال میں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ ڈھونڈو اس لڑکی کو اگر وہ ہسپتال سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں گا۔ نانسنس''...... ٹائیگر نے شائی لاگ کے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو ہسپتال میں پھیلا دیا ہے باس۔ اگر وہ لڑکی ہسپتال میں ہوئی تو میں اسے کسی بھی صورت میں باہر نہیں نکلنے دوں گا''...... تائی چان نے کہا۔

''اور اگر وہ پہلے ہی ہسپتال سے نکل گئی ہو تو''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''نو باس۔ وہ ہسپتال کے قوانین کے تحت ہسپتال سے ایگزٹ مشین میں فنگر پرنٹس دیئے اور اندراج کرائے بغیر باہر نہیں جا سکتی۔ اس ہسپتال کا رول ہے کہ ہسپتال میں آنے والے ہر شخص کو ایک مشین میں فنگر پرنٹس دینے پڑتے ہیں اور آنے جانے کا کاؤنٹر پر اندراج کرنا پڑتا ہے۔ اندراج کئے بغیر اور فنگر پرنٹس کی مارکنگ کے بغیر نہ کوئی ہسپتال میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ باہر جا سکتا ہے۔

اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ ابھی اسی ہسپتال میں ہی کہیں موجود ہے''...... تائی چان نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

وہ تائی چان کی باتوں سے سمجھ گیا تھا کہ جس لڑکی کے بارے میں وہ بات کر رہا ہے وہ یقینی طور پر روزی راسکل ہی ہو گی جسے ہوش آ گیا تھا اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کسی ہسپتال میں ہے اس لئے اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر فوری طور پر وہاں سے نکلنے کی کوشش کی ہو گی۔

اگر وہ ہسپتال کے اندر بھی ہوئی تو تائی چان تو کیا اس کے بڑے بھی روزی راسکل کو نہیں ڈھونڈ سکتے تھے اور ٹائیگر جانتا تھا کہ اگر کسی نے روزی راسکل کے آڑے آنے کی کوشش کی تو روزی راسکل زخمی ہونے کے باوجود اپنے سامنے آنے والی ہر دیوار گرا سکتی ہے۔ وہ ہر حال میں اس ہسپتال سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اب ٹائیگر کو اچانک ہی روزی راسکل کا پتہ چل گیا تھا لیکن روزی راسکل شوگران کے جس ہسپتال میں زیر علاج تھی اگر وہ وہاں سے نکل جاتی تو ٹائیگر کے لئے اسے دوبارہ تلاش کرنا مشکل ہو جاتا اس لئے اس نے سوچا کہ وہ خود اس ہسپتال جائے اور اس سے پہلے کہ روزی راسکل وہاں سے نکل جائے وہ اس سے مل لے اور اسے وہاں سے نکالنے میں اس کی مدد کرے۔

''تم اسے تلاش کرو۔ میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ مجھے ہر حال میں وہ لڑکی چاہئے۔ سمجھے تم۔ اگر وہ لڑکی ہسپتال سے نکل گئی

تو تم اور تمہارے جتنے بھی ساتھی اس لڑکی کی سیکورٹی کے لئے ہسپتال میں موجود تھے، میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا اور پھر اس نے انتہائی غصیلے انداز میں سیل فون بند کر دیا۔

''نانسنس۔ کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا ان سے۔ انہیں ایک لڑکی کی حفاظت پر مامور کیا تھا اور وہ لڑکی ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گئی جس کا انہیں پتہ بھی نہیں چلا''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تائی چان تو ویسے ہی ہڈ حرام ہے باس۔ میں نے تو آپ سے کئی بار کہا تھا کہ اسے اپنے گروپ سے نکال دیں۔ وہ کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کو پہلے بھی کئی بار نقصان اٹھانا پڑا تھا''...... مہوجنگ نے کہا۔

''میں نے اسے لاسٹ وارننگ دے دی ہے۔ اس بار میں اسے گروپ سے ہی نہیں نکالوں گا بلکہ اسے واقعی گولی مار دوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ وہ اسی قابل ہے''...... مہوجنگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم چلو میرے ساتھ ہسپتال۔ ہمیں فوری طور پر اس لڑکی کو ڈھونڈنا ہے۔ اگر وہ لڑکی نکل گئی تو ماسٹر مجھے کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑے گا''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو مہوجنگ بھی سر ہلا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر دونوں تیزی سے کمرے سے

نکلتے چلے گئے۔ ٹائیگر خوش تھا کہ اس نے ایک تو بلیک اسکارپین
نے ایک اہم رکن کی جگہ لے لی تھی اور دوسرا اسے روزی راسکل کا
پتہ چل گیا تھا۔ وہ روزی راسکل کی مدد کر کے اسے جلد سے جلد
شوگران سے نکالنا چاہتا تھا۔ جس کے پاس کافرستان کا ایک اہم
راز تھا جو ریڈ نوٹ کی شکل میں تھا۔

ریڈ نوٹ میں کیا تھا اس کے بارے میں ٹائیگر کچھ نہیں جانتا تھا
لیکن عمران نے اس سے کہا تھا کہ روزی راسکل سے مل کر وہ سب
سے پہلے ریڈ نوٹ کے بارے میں استفسار کرے۔ اگر ریڈ نوٹ
روزی راسکل کے پاس تھا تو وہ اس سے لے کر اسے جس قدر جلد
ممکن ہو سکے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف یا پھر سیکرٹری خارجہ سر
سلطان تک پہنچا دے۔ شائی لاگ اور بلیک اسکارپین کی باتیں سن
کر ٹائیگر کو یقین ہو گیا تھا کہ ریڈ نوٹ ابھی تک روزی راسکل کے
پاس ہی تھا اور اس سے شائی لاگ یا بلیک اسکارپین نے جو ریڈ
نوٹ حاصل کیا تھا وہ سوائے سرخ رنگ کے سادہ کاغذ کے کچھ نہیں
تھا۔

سرنگ کے دوسرے دہانے کے قریب پہنچ کر رچی نے سر نکال
لر باہر موجود زمینی کٹاؤ کی طرف دیکھا۔ وہاں ہر طرف گہری
اموشی چھائی ہوئی تھی۔ کٹاؤ دائیں بائیں دور تک جاتا دکھائی دے
ہا تھا۔ کٹاؤ کا دوسرا سرا اس سے تقریباً ایک ہزار فٹ کے فاصلے
پر تھا۔ جس سرنگ کے دہانے پر رچی کھڑا تھا اس کے بالکل سامنے
یک اور سرنگ کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا جو اس سرنگ کی طرح
بوڑا تو نہیں تھا لیکن دہانے کی بناوٹ سے پتہ چلتا تھا کہ وہ بھی
نسانی ہاتھوں کا بنا ہوا ہے۔

رچی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جیب سے ایک ریموٹ
کنٹرول نکالا اور اس کا رخ سامنے موجود سرنگ کے دہانے کی
طرف کر دیا۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا تو ریموٹ پر لگا ہوا سرخ
رنگ کا ایک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ دوسرے لمحے رچی نے
دیکھا کہ سامنے موجود سرنگ کے دہانے پر موجود ایک بڑی سی چٹان

کھسک کر سائیڈ پر ہوگئی اور دہانے سے ایک بڑی سی ٹیوب نکل کر اس طرف آنے لگی۔ تھوڑی دیر میں ٹیوب کا سرا اس سرنگ کے دہانے سے آ کر مل گیا تو رچی تیزی سے ٹیوب میں چلتا ہوا دوسری سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری سرنگ کے دہانے پر پہنچ کر اس نے ریموٹ کنٹرول کا رخ پہلی سرنگ کے دہانے کی طرف کر کے ایک بٹن پریس کیا تو فولاد کی بنی ہوئی ایک بڑی سی چٹان دہانے کے سامنے آ گئی اور وہ دہانہ مکمل طور پر بند ہوگیا۔ رچی نے اطمینان بھرا سانس لیا اور واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دور چلنے کے بعد اس کے سامنے ایک اور بڑا سا فولادی دروازہ آ گیا۔ دروازے کے ساتھ ایک پینل لگا ہوا تھا۔ رچی نے پینل کے چند بٹن پریس کیے تو دروازہ سرر کی آواز کے ساتھ کھل گیا گیا۔ دوسری جانب ایک بڑا خلاء تھا جسے اندر سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔ وہاں سیاہ لباسوں میں ملبوس بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ ہر طرف بڑے بڑے گتے اور لکڑیوں کے بنے ہوئے باکس پڑے تھے جنہیں ادھر سے ادھر اٹھانے کے لئے سیاہ لباس والے لفٹروں کا استعمال کر رہے تھے۔ دروازے کے پاس دو مسلح افراد کھڑے تھے جیسے ہی رچی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا دونوں مسلح افراد نے مشین گنیں اس کی طرف کر دیں۔

''کوڈ''...... ایک مسلح آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

''بلیک اسکارپین''...... رچی نے جواب دیا تو ان دونوں نے

مشین گنوں کی نالیاں جھکا دیں۔

''اوکے''...... اسی شخص نے کہا جس نے رچی سے کوڈ پوچھا تھا۔

''زونگی کہاں ہے''...... رچی نے پوچھا۔

''اپنے آفس میں ہی ہوں گے انہوں نے کہاں جانا ہے''۔ اس آدمی نے جواب دیا تو رچی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہاں بنی چھوٹی بڑی راہداریوں سے گزر کر وہ ایک بڑے کارخانے میں آ گیا جہاں بڑی بڑی مشینیں چل رہی تھی۔ ان مشینوں کو چلانے کے لئے ہیوی جنریٹرز چل رہے تھے جن کی تیز آوازوں سے ہال گونج رہا تھا۔ مشینوں میں فولادی اور شیشے کی بنی ہوئی بڑی بڑی ٹیوبیں لگی ہوئی تھیں جن میں سبز رنگ کا پاؤڈر پھسلتا ہوا سائیڈ کی دیواروں کی طرف جا رہا تھا۔ انہوں نے پہاڑی کے اندر خاصی جگہ صاف کر رکھی تھی جہاں گرین پاؤڈر بنانے کا ایک بڑا کارخانہ لگا ہوا تھا اور وہاں بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔

سائیڈ کی راہداری سے گزر کر رچی ایک بڑے ہال میں آ گیا جہاں کام کرنے والے ورکرز کے لئے باقاعدہ چھوٹے چھوٹے کیبن بنائے گئے تھے۔ سارے ہال کو کول رکھنے کے انہوں نے ہیوی اے سی بھی لگا رکھے تھے جس کی وجہ سے وہاں اچھی خاصی ٹھنڈک تھی۔ رچی نے ایک کیبن کے دروازے کے پاس رک کر

دستک دی۔

"یس۔ کم اِن"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو رچی نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا اور دروازہ کھول کر کیبن میں داخل ہو گیا۔

کیبن کو ایک چھوٹے مگر انتہائی شاندار آفس کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے گنجے سر والا ایک شوگرانی بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو رچی کو دیکھ کر وہ سیدھا ہو گیا۔

"رچی۔ تم یہاں"...... گنجے سر والے نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں اپنی جان بچا کر یہاں آیا ہوں"...... رچی نے کہا اور گنجے سر والے شوگرانی سے اجازت لئے بغیر اس کے سامنے کرسی پر یوں دھم سے بیٹھ گیا جیسے وہ مسلسل چلتے چلتے تھک گیا ہو۔

"جان بچا کر۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... گنجے سر والے نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا تو رچی نے اسے ہوشو قبیلے میں فورس کے آنے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اوہ۔ تو شوگرانی ایجنسی نے جنگل میں کارروائی کرنے کے لئے گیس کا استعمال کیا تھا"...... گنجے سر والے نے کہا۔

"ہاں۔ میں ماسٹر کی ہدایات پر یہاں آیا ہوں اور میں نے سیکنڈ سرنگ کو سیلڈ کر دیا ہے تا کہ ایجنسی کے افراد کو اس سرنگ کا

پتہ چل جائے تو وہ اس میں داخل نہ ہو سکیں"...... رچی نے کہا۔

"ٹھیک کیا ہے تم نے۔ لیکن یہ سن کر افسوس ہوا ہے کہ ان سات افراد کی وجہ سے یوگاڈا کو اپنی جان دینی پڑی"...... گنجے سر والے نے کہا جس کا نام زونگی تھا اور وہ بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کا انچارج تھا۔

"مجھے تو اب تک ان افراد پر حیرت ہو رہی ہے کہ آخر وہ ہیں کون جن کے لئے شوگرانی ایجنسی نے لاما کے جنگل میں کارروائی کی ہے"...... رچی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"جو بھی ہوں ہمیں اس سے کیا۔ ایجنسی نے قبیلے والوں کو بے ہوش کیا ہے۔ شاید وہ ان کی بے ہوشی کی حالت میں وہاں سے ان سات افراد کو لے جانے کے لئے آئے ہوں گے تا کہ کسی قبیلے کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ شوگران کی کس ایجنسی نے جنگل میں ریڈ کیا تھا"...... زونگی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو"...... رچی نے کہا۔

"جب تم نے سیکنڈ سرنگ کو سیلڈ کر دیا ہے تو پھر تم پریشان کس بات سے ہو"...... زونگی نے رچی کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

"میں ان سات افراد کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ ان میں ایک آدمی جو خود کو اسائی کہتا تھا اس نے نجانے کون سا اشلوک پڑھا تھا کہ وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے چیخنا اور تڑپنا

شروع ہو گئے تھے اور انہوں نے ہمارے ساتھی جوشنگا کو بھی پکڑ لیا تھا جو اس قبیلے کا سردار بنا ہوا تھا۔ جوشنگا جادو جانتا تھا لیکن ان کے سامنے اس کا کوئی جادو بھی کام نہیں آیا تھا''...... رچی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہے ہوں اور وہ واقعی کاشائی دیوتا کے نمائندے ہوں جن پر جوشنگا کا جادو اثر نہ کر سکا ہو اور جن کے سامنے لاما کی بھی کوئی حیثیت نہ ہو''...... زونگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں ان سب باتوں کو نہیں مانتا۔ یہ تو جوشنگا کی ساحرانہ طاقتیں ہیں جسے اس نے جادو کا نام دے رکھا ہے ورنہ کون سا جادو اور کیسا جادو اور وہ لوگ انسان تھے۔ گوشت پوست کے بنے زندہ انسان۔ انسان بھلا کسی دیوتا کے نمائندے کیسے ہو سکتے ہیں''...... رچی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پجاریوں کا تعلق انسانوں سے ہی ہوتا ہے اور پرانے زمانے کے دیوی دیوتاؤں کے نمائندے انسان ہی ہوا کرتے تھے۔ خیر چھوڑو۔ ہمیں اس بحث میں پڑ کر کیا کرنا ہے۔ جب شوگرانی فورس ان کے لئے وہاں آئی ہے تو وہ خود ہی انہیں پکڑ کر لے جائے گی۔ وہ اقوام متحدہ کے جیوگرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم سے وابستہ ہوں یا نہ ہوں اس کا پتہ فورس خود ہی کر لے گی۔ تم بتاؤ۔ تم خاصے تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔ کچھ منگواؤں تمہارے لئے''۔ زونگی نے کہا۔

''ہاں۔ کچھ کھانے کے لئے منگوا لو اور میرے لئے خاص طور پر انرجی ڈرنک بھی منگوا لو۔ دو کلو میٹر طویل سرنگ میں پیدل سفر کر کے میرا تو حشر ہو گیا ہے''...... رچی نے کہا تو زونگی ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسی لمحے ہر طرف تیز سائرن کی آواز گونج اٹھی۔ سائرن کی آواز سن کر نہ صرف زونگی بلکہ رچی بھی بری طرح سے چونک پڑا۔

''ایمرجنسی سائرن۔ کیا مطلب۔ یہ ایمرجنسی سائرن کیوں بج رہا ہے''...... رچی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کسی سیٹلائٹ سے ہمیں چیک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں فوری طور پر اپنا سیٹ اپ بند کرنا پڑے گا ورنہ ہمیں چیک کر لیا جائے گا''...... زونگی نے چیختے ہوئے کہا۔

''چیک کر لیا جائے گا۔ کیا مطلب''...... رچی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''یہ سائرن کاشن کے طور پر بجا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہاں سرچ ریز فائر کی جا رہی ہیں۔ سرچ ریز ابھی مکمل طور پر یہاں نہیں پھیلی ہیں اگر انہیں فل فورس سے یہاں پھیلایا گیا تو پہاڑیوں پر موجود نہ صرف ہمارے مسلح افراد ان کی نظروں میں آ جائیں گے بلکہ وہ پہاڑی کے اندر بنے ہوئے ہمارے اس خفیہ ٹھکانے کا بھی پتہ چلا لیں گے۔ اس لئے مجھے فوری طور پر باہر

موجود تمام فورس کو انڈر گراؤنڈ کرنا ہو گا اور یہاں موجود سارا سسٹم آف کر کے ڈارک آؤٹ کرنا ہو گا تا کہ سرچنگ ریز ہمیں ٹریس نہ کر سکے اور یہ کام مجھے ابھی کرنا ہو گا''...... زونگی نے کہا اور پھر وہ میز کے پیچھے سے نکلا اور تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

رچی اسے باہر جاتے دیکھ کر تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔ باہر جاتے ہی زونگی نے چیخ چیخ کر تمام مشینیں اور جنریٹرز آف کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے تھے۔ اس کا حکم سنتے ہی وہاں موجود افراد فوراً مشینیں اور جنریٹرز آف کرنا شروع ہو گئے۔ زونگی نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر باہر پہاڑیوں پر موجود مسلح افراد جو اس خفیہ ٹھکانے کی نگرانی کرتے تھے کو کال کر کے انڈر گراؤنڈ ہونے کے احکامات دینے لگا۔ کچھ ہی دیر میں پہاڑی میں تاریکی پھیل گئی۔ ورکرز نے تمام مشینیں آف کر دی تھیں اور جنریٹرز کے آف ہوتے ہی وہاں جلتی ہوئی تمام لائٹس بھی آف ہو گئی تھیں۔ جیسے ہی لائٹس آف ہوئیں وہاں بجتا ہوا سائرن خاموش ہو گیا۔

''اب ٹھیک ہے۔ اب وہ لاکھ سرچنگ ریز یہاں پھیلا دیں انہیں اس ٹھکانے کے بارے میں کوئی کاشن نہیں مل سکے گا اور نہ ہی انہیں یہاں آنے کا کوئی راستہ دکھائی دے گا''...... اندھیرے میں زونگی کی اطمینان بھری آواز سنائی دی اور رچی ایک طویل

سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا تم نے سپیشل سپاٹ کو مکمل سیلڈ کر دیا ہے''...... رچی نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو سرچنگ ریز کا کسی سیٹلائٹ سے لنک کر کے اس جگہ کی آسانی سے چیکنگ کی جا سکتی تھی۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ سرچنگ ریز کے پاور میں آنے سے پہلے ہی ہمیں کاشن مل جاتا ہے اور ہم تمام سیٹ اپ آف کر دیتے ہیں ورنہ ہمارے لئے بھی سیٹلائٹس آئی سے بچنا ناممکن ہو جاتا''۔ زونگی نے جواب دیا تو رچی سر ہلا کر رہ گیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے سرنگ کا یہ دہانہ کس نے بند کیا ہوگا"۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ کام یقیناً بلیک اسکارپین کے اڈے سے کیا گیا ہے۔ انہوں نے سرنگ میں ہماری موجودگی کو چیک کر لیا ہوگا۔ اس لئے انہوں نے سرنگ کا یہ دہانہ بلکہ دوسرا دہانہ بھی بند کر دیا ہوگا تاکہ ہم آکسیجن کی کمی کی وجہ سے دم گھٹ کر مر جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم یہاں کھڑے باتیں ہی کرتے رہو گے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں۔ تم ہی بتاؤ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں تہہ خانے میں کھٹکا سا محسوس ہوا۔ جیسے ایک آدمی تہہ خانے کی سیڑھیاں اتر رہا ہو تو وہ سب چونک پڑے۔

"آ گیا ہے سوشائی۔ اب کھولو دروازہ اور جا کر کرو اس سے بات جس کے لئے تم یہاں رکے ہوئے تھے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کروں۔ یہ صرف لاما کے اس خفیہ تہہ خانے کے بارے میں ہی جانتا تھا۔ تہہ خانے میں موجود سرنگ کا اسے علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ بلیک اسکارپین کے خفیہ اڈے کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اسے بلیک اسکارپین اور ان کے خفیہ ٹھکانے کا علم نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"پھر کیا فائدہ ہوا یہاں رکنے کا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ایک فائدہ تو ہوا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کون سا فائدہ ہوا ہے۔ بتاؤ مجھے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارا بار بار بننے والا منہ دیکھ رہا ہوں ہر بار تم نئے اور انتہائی خوبصورت اسٹائل میں منہ بناتی ہو جسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ باقی سب بھی عمران کی بات سن کر مسکرا دیئے تھے۔

"آپ شاید ہماری پریشانی دور کرنے کے لئے ایسی باتیں کر

رہے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرے خوفزدہ ہونے پر تمہارے چہروں پر جو خوف آیا تھا وہ دیکھ کر میں اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا تھا اور مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ اس خوف کی وجہ سے کہیں تم میں سے کسی کا ہارٹ فیل ہی نہ ہو جائے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''ہمارے دل اتنے کمزور نہیں ہیں کہ خوف سے ہمیں ہارٹ اٹیک ہو جائے''...... جولیا نے پھر منہ بنا کر کہا۔

''کمزور نہیں ہیں تو اتنے طاقتور بھی نہیں ہیں جو......'' عمران نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''جو۔ آگے بولو''...... جولیا نے کہا۔

''جو کے بعد لیا ہی آتا ہے اور ان دونوں کو ملا لو تو جولیا بنتا ہے اب جب میں نے کچھ لیا ہی نہیں تو وہ واپس کیا کروں''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اب جب تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ سوشائی بلیک اسکارپین کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو پھر یہاں رکنے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے کہا۔

''اب ہمارے پاس آگے بڑھنے کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ جلدی چلو اور سرنگ کے دوسرے دہانے پر پہنچو''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ بھاگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے ان کے لئے سانس لینا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ وہ کبھی سانس روک رہے تھے اور کبھی آہستہ آہستہ سانس لے کر سرنگ میں بچی کھچی آکسیجن استعمال کر رہے تھے۔ سرنگ شیطان کی آنت کی طرح طویل تھی۔ کسی طرح سے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آکسیجن ختم ہو جانے کی وجہ سے سرنگ میں بے پناہ حبس ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا اور پسینے سے ان کے لباس شرابور ہوتے جا رہے تھے اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی گر کر بے ہوش ہو جائیں گے کہ انہیں کچھ فاصلے پر تیز دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر کچھ دیر بعد غار اچانک ہوا اور تیز روشنی سے بھر گیا۔

روزی راسکل کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو کسی ہسپتال کے کمرے میں پایا۔ وہ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر مریضوں والا مخصوص سبز لباس تھا۔ آنکھیں کھولتے ہی روزی راسکل نے دائیں بائیں دیکھا اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکل گئیں۔ اسے جسم کے کئی حصوں پر موجود زخموں سے تیز اینٹھن محسوس ہوئی تھی۔

تکلیف محسوس کرتے ہی روزی راسکل نے اپنا سر دوبارہ سرہانے پر ڈال دیا۔ اس کا شعور جاگ گیا تھا اور اب اس کی آنکھوں کے سامنے سابقہ واقعات کسی فلمی مناظر کی طرح چلنا شروع ہو گئے تھے جب وہ ایک عمارت میں بے شمار مسلح افراد کا مقابلہ کر رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے جسم میں لوہے کی گرم سلاخیں گڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

''ہونہہ۔ تو ان لوگوں نے گولیاں لگنے کے باوجود مجھے بچا لیا

ہے اور یہاں ہسپتال میں لا کر ڈال دیا ہے''...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے پڑی سوچتی رہی۔ کمرے میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔ کمرے کی دو کھڑکیاں تھیں جو بند تھیں۔ دائیں طرف ایک دروازہ تھا۔ وہ بھی بند تھا۔ روزی راسکل نے چونکہ اچانک اٹھنے کی کوشش کی تھی اس لئے اس کے زخموں کی تکلیف بڑھ گئی تھی۔ اس نے تکلیف کا احساس دور کرنے کے لئے دانتوں پر دانت جما لئے تھے۔ اسے تین گولیاں لگی تھیں ایک کاندھے پر ایک اس کے بائیں پہلو میں اور ایک گولی اس کی گردن کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ تینوں زخموں پر بینڈیج تھی۔ روزی راسکل کچھ دیر پڑی تکلیف برداشت کرتی رہی پھر وہ دونوں ہاتھوں کی مدد سے آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کا جسم سفید رنگ کی بڑی سی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے چادر ہٹائی اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ باہر سے اسے لوگوں کے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

روزی راسکل جانتی تھی کہ وہ بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کی قید میں ہے اور انہوں نے نجانے کیوں اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ نہ صرف زندہ چھوڑ دیا تھا بلکہ اس کا علاج کرانے کے لئے وہ اسے ہسپتال بھی لے آئے تھے۔ اس کے جسم پر موجود بینڈیج اس بات کا ثبوت تھا کہ آپریشن کر کے اس کے جسم سے گولیاں نکال لی گئی تھیں اور اسے یہاں وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا۔

روزی راسکل کے لئے یہ نادر موقع تھا۔ کمرہ دیکھ کر روزی راسکل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی پرائیویٹ ہسپتال میں موجود ہے۔ اسے یہاں باندھ کر نہیں رکھا گیا تھا لیکن روزی راسکل کو یقین تھا کہ کمرے سے باہر اس کی سیکورٹی کا خاص انتظام کیا گیا ہو گا اور باہر یقیناً بلیک اسکارپین کے افراد موجود ہوں گے۔ روزی راسکل کچھ دیر سوچتی رہی پھر وہ بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی۔ اس نے نیچے دیکھا تو اسے وہاں اپنی مخصوص سینڈلیں پڑی دکھائی دیں۔ سینڈلیں دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ چونکہ جھک نہیں سکتی تھی اس لئے اس نے پیروں کی مدد سے ایک سینڈل پکڑی اور پیر اوپر کر کے اس نے سینڈل ہاتھ میں لے لی۔ روزی راسکل نے سینڈل کی ایڑی گھمائی تو وہ کھلتی چلی گئی۔ یہ اس کی دوسری سینڈل تھی۔ پہلی سینڈل سے اس نے سرنگ میں ایک مشین نکالی تھی جس کی مدد سے وہ سرنگ سے نکلنے میں کامیاب ہوئی تھی۔ دوسری سینڈل کی ایڑی میں ایک ٹیوب موجود تھی۔ ٹیوب زیادہ بڑی تو نہیں تھی لیکن خاصی پھولی ہوئی تھی۔ روزی راسکل نے ایڑی سے ٹیوب نکالی اور ایڑی دوبارہ سینڈل میں فکس کر دی۔ چند لمحے وہ ٹیوب کو دیکھتی رہی پھر اس نے اپنے پیر زمین پر رکھے اور آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پیروں پر کھڑا ہونے کی وجہ سے اس کے زخموں میں شدید ٹیسیں اٹھنا شروع ہو گئی تھی۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا لیکن روزی راسکل دانتوں پر دانت جمائے تکلیف برداشت

کر رہی تھی۔ کچھ دیر وہ اپنے پیروں پر کھڑی رہ کر تکلیف برداشت کرتی رہی پھر جب تکلیف قدرے کم ہوئی تو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی کمرے کے ملحقہ واش روم کی جانب بڑھتی چلی گئی۔

واش روم میں جا کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ اس نے ایڑی سے جو ٹیوب نکالی تھی اس میں ایک خاص قسم کی کریم تھی جو فوری طور پر زخم مندمل کرنے کے کام آتی تھی۔ کریم کو گہرے زخموں میں بھرا دیا جاتا تو زخم سے بلبلے سے اٹھتے تھے اور بلبلوں کے ساتھ زخم پر سنہری رنگ کی جھلی سی بننا شروع ہو جاتی تھی جو گہرے زخموں کو مکمل طور پر نہ صرف چھپا دیتی تھی بلکہ اس کریم کے اثر سے تکلیف بھی ختم ہو جاتی تھی اور انتہائی زخمی انسان بھی بغیر کسی تکلیف کے چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا تھا اور اس کے زخم کھلنے کا احتمال بھی نہ رہتا تھا۔ روزی راسکل ایسی اہم چیزیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتی تھی کیونکہ ان کی اسے کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی تھی۔

خود کو زخمی حالت میں ہسپتال میں پا کر اسے سینڈل کی ایڑی میں موجود اس ٹیوب کا خیال آیا تھا۔ وہ چونکہ ہسپتال سے فرار ہونا چاہتی تھی اس لئے اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے زخموں پر مخصوص کریم لگا کر زخموں کو وقتی طور پر محفوظ کر لے اور زخموں کی تکلیف ختم ہو جائے کیونکہ بغیر جدو جہد کے وہ ہسپتال سے نہیں نکل سکتی تھی۔ واش روم میں جا کر اس نے بینڈیج کھولی اور پھر اپنے زخموں پر کریم لگانی شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں وہ نارمل حالت

میں واش روم سے باہر نکل رہی تھی۔ کریم لگانے سے اب نہ تو اس کا جسم کانپ رہا تھا اور نہ ہی اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

روزی راسکل بیڈ کی طرف جانے کی بجائے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر آہستگی سے گھمایا لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ دروازہ باہر سے لاکڈ تھا۔ روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ کمرے کی کھڑکیوں کی طرف بڑھی۔ کھڑکیاں چیک کرنے کے بعد اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔ دونوں کھڑکیوں کو بھی بند کر کے باہر سے لاکڈ کر دیا گیا تھا۔

روزی راسکل ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اسے دروازے کی طرف کسی عورت کے سینڈلوں کی آوازیں آتی سنائی دیں۔ روزی راسکل تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔

''دروازے کا لاک کھولو۔ مجھے لڑکی کو چیک کرنا ہے'...... باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ روزی راسکل نے جھک کر کی ہول سے باہر جھانکا تو اسے باہر ایک نرس کھڑی دکھائی دی جس کے ہاتھوں میں میڈیکل ٹرے تھی۔ اس کے قریب ایک لمبے قد کا شوگرانی کھڑا تھا جو جیب میں ہاتھ ڈال کر کمرے کے لاک کی چابی نکال رہا تھا۔ روزی راسکل سمجھ گئی کہ باہر موجود شخص کا تعلق یقیناً بلیک اسکارپین سے تھا اور اسی نے کمرے کو باہر سے لاکڈ کر رکھا

تھا۔ اب ہسپتال کی نرس اسے چیک کرنے آئی تھی تو وہ آدمی جیب سے دروازے کا لاک کھولنے کے لئے چابی نکال رہا تھا۔ روزی راسکل سیدھی ہوئی اور تیز تیز چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آ گئی۔ وہ بیڈ پر چڑھی اور اس پر لیٹ کر سفید چادر اپنے اوپر ڈال لی۔ اس نے لیٹ کر اس طرح سے آنکھیں بند کر لی تھیں جیسے اسے ابھی تک ہوش نہ آیا ہو۔ اس کا رخ دروازے کی طرف تھا اور وہ آنکھوں کی جھری سے دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔ چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور نرس اندر آ گئی۔

''کیا میں بھی اندر آؤں'...... اس کے ساتھ کھڑے شوگرانی نے نرس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ تم باہر رکو۔ میں باہر آ کر تمہیں خود ہی لڑکی کی پوزیشن کے بارے میں بتا دوں گی'...... نرس نے جواب دیا۔

''او کے۔ جب چیکنگ پوری ہو جائے تو دروازے پر تین بار دستک دے دینا۔ میں دروازہ کھول دوں گا'...... شوگرانی نے کہا تو نرس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور شوگرانی نے دروازہ بند کر دیا۔ روزی راسکل نے باہر سے دروازے کو کنڈی لگنے کی آواز سنی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔ اچھا ہی ہوا تھا جو وہ شوگرانی، نرس کے ساتھ اندر نہیں آیا تھا ورنہ روزی راسکل کو ان دونوں سے ایک ساتھ نپٹنا پڑتا اور وہاں ہونے والی ہڑبونگ کی آوازیں سن کر باہر موجود اور افراد بھی اندر آ سکتے تھے۔

نرس نے ٹرے سائیڈ میز پر رکھی اور روزی راسکل کے بیڈ کے پاس آ گئی۔ وہ جیسے ہی بیڈ کے نزدیک آئی۔ روزی راسکل اس پر جھپٹ پڑی۔ دوسرے لمحے نرس اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ روزی راسکل نے چادر سے ہاتھ نکال کر ایک ہاتھ اس کے منہ پر جما دیا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کی گدی پر رکھ دیا تھا۔ نرس کا چونکہ منہ دب گیا تھا اس لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ روزی راسکل نے نرس کو زیادہ تڑپنے کا موقع نہیں دیا اس کے دونوں ہاتھ زور سے حرکت میں آئے اور کمرے میں نرس کی گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی نرس کا تڑپتا ہوا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔

جیسے ہی نرس ہلاک ہوئی روزی راسکل اٹھی اور اس نے نرس کو دونوں ہاتھوں سے سنبھالا اور اسے گھسیٹتی ہوئی واش روم میں لے گئی۔ وہ بار بار بند دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی کہ کہیں بلیک اسکارپین کا آدمی یا کوئی اور اندر نہ آ جائے لیکن خیر گزری تھی کسی نہ دروازہ نہیں کھولا تھا اور نہ ہی کوئی اندر آیا تھا۔

روزی راسکل کچھ دیر بعد واش روم سے نکلی تو اس کے جسم پر نرس کا مخصوص لباس تھا۔ اس نے نرس کے جوتے پہننے کی بجائے اپنی سینڈلیں پہنیں اور اس نے نرس کا لایا ہوا میڈیکل ٹرے اٹھایا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ آئی۔ اس نے دروازے پر آ کر تین بار دستک دی تو چند لمحوں کے بعد اسے لاک کھلنے اور پھ

دروازے کا ہینڈل گھومنے کی آواز سنائی دی۔ روزی راسکل قدرے سائیڈ میں ہو گئی۔

دروازہ کھلا تو اسے سامنے وہی شوگرانی دکھائی دیا۔ روزی راسکل نے اپنا سر نیچے جھکا لیا۔ اتفاق سے شوگرانی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی وہ سائیڈ میں موجود ایک آدمی کو دیکھنے لگا جو سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ روزی راسکل کے لئے موقع اچھا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے باہر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ شوگرانی کی نظر اس کے چہرے پر پڑتی وہ سائیڈ میں مڑ گئی۔ شوگرانی نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا۔ اس نے اندر جھانکنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ شاید اس کے خواب و گمان میں بھی نہیں تھا کہ گولیاں لگنے سے زخمی ہونے والی لڑکی اس طرح اسے دھوکہ دے کر وہاں سے نکل سکتی تھی۔

''ہوش آیا اسے''...... شوگرانی نے اسے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے پوچھا۔

''نو''...... روزی راسکل نے آواز بدل کر کہا۔ اس سے پہلے کہ شوگرانی اس سے کچھ اور پوچھتا وہ تیز تیز قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور سائیڈ میں موجود ایک راہداری میں مڑ گئی۔ راہداری میں آتے ہی اس کے قدم اور تیز ہو گئے۔ وہاں کئی نرسیں اور ڈاکٹروں کے ساتھ مریض اور ان کے لواحقین آ جا رہے تھے۔ روزی راسکل نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور وہ مریضوں کے لواحقین

کی آڑ لیتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اس نے چونکہ زخموں پر مخصوص کریم لگا لی تھی اس لئے اسے نہ تو کسی زخم میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی اور نہ ہی اسے اب زخم کھلنے کا خدشہ تھا اس لئے وہ اطمینان سے تیز تیز چل رہی تھی۔

مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی وہ ہسپتال کے مین ڈور کی طرف آ گئی۔ یہ ہسپتال گراؤنڈ فلور پر تھا۔ سامنے ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں سٹاف نرسز کے ساتھ ساتھ سیکورٹی کے افراد بھی دکھائی دے رہے تھے۔ سامنے شیشے کا ایک بڑا سا دروازہ تھا جس کا ایک حصہ کھلا ہوا تھا اور اس دروازے کے ساتھ ایک اسکیننگ ڈور اور ایک پنچنگ مشین پڑی تھی۔ ہر آنے جانے والوں کو نہ صرف اسکیننگ ڈور سے گزرنا پڑتا تھا بلکہ وہاں موجود پنچنگ مشین پر اپنے فنگر پرنٹس دیتے ہوئے انٹری کرنی پڑتی تھی تاکہ پتہ چل سکے کہ اس ہسپتال میں کس وقت کون آیا تھا اور کون گیا تھا۔

اسکیننگ مشین سے تو روزی راسکل کو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اس کے پاس اسلحہ نہیں تھا جو اسے اسکیننگ ڈور سے شو ہونے کا خطرہ ہو لیکن پنچنگ مشین دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی کیونکہ وہ اس ہسپتال کی نرس نہیں تھی۔ اس نے ایک نرس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا تھا اور اس کا محض لباس پہن کر باہر آئی تھی۔ نہ تو اس کی شکل اس نرس سے ملتی تھی اور نہ اس کے فنگر پرنٹس اس مشین میں میچ ہو سکتے تھے۔

دروازے کے اندر اور باہر روزی راسکل کو چند ایسے افراد بھی دکھائی دے رہے تھے جنہیں وہ اس عمارت میں پہلے بھی دیکھ چکی تھی جہاں سے اس نے نکلنے کی کوشش کی تھی اور پھر وہیں گولیوں کا شکار ہو گئی تھی۔ ان افراد کے وہاں ہونے کا مطلب تھا کہ اس ہسپتال کی سیکورٹی کے لئے ہر طرف بلیک اسکارپین کے افراد موجود تھے جو اسے فوراً پہچان سکتے تھے۔ ان افراد پر نظر پڑتے ہی روزی راسکل سائیڈ کی ایک راہداری کی طرف مڑ گئی۔ اس راہداری میں ایک طرف سرجیکل وارڈ تھا روزی راسکل تیز تیز چلتی ہوئی اس وارڈ کی طرف بڑھی تو اسے سائیڈ میں لیڈیز واش روم دکھائی دیا۔ روزی راسکل کچھ سوچ کر واش روم میں داخل ہو گئی۔ واش روم میں سٹاف کی چند لڑکیاں موجود تھیں۔ روزی راسکل ان کی طرف دیکھے بغیر سامنے موجود کھڑکی کی جانب بڑھ گئی۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ کھڑکی سے باہر دیکھنے پر روزی راسکل کو سکون ہو گیا کہ رات کا وقت تھا۔ کھڑکی کے باہر سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آ رہی تھی جو شاید کسی بلب کی تھی۔ روزی راسکل نے کھڑکی کے پاس سے گزرے ہوئے باہر جھانکا تو اسے نیچے ایک بڑا گراسی پلاٹ دکھائی دیا۔ گراسی پلاٹ کے دوسری طرف اوپن کار پارکنگ دکھائی دے رہی تھی۔ گراسی پلاٹ میں کوئی نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی کہ اس کھڑکی کے پاس برگد کا ایک پرانا درخت موجود تھا جس کی موٹی شاخیں کھڑکی کے پاس سے گزر رہی تھیں۔

روزی راسکل رکے بغیر کھڑکی کے پاس موجود ایک واش روم میں گھس گئی۔ واش روم میں جاتے ہی اس نے نل کھول دیا۔ نل کھولنے کے بعد اس نے اپنے کان دروازے سے لگا دیئے۔ وہ باہر کی آوازیں سن کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ واش رومز سے نرسیں کب باہر جاتی ہیں۔ ان کے باہر جانے کے بعد ہی روزی راسکل واش روم سے باہر نکلنا چاہتی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے محسوس کیا کہ باہر اب کوئی نہیں ہے تو اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ واش رومز میں موجود تمام نرسیں باہر چلی گئی تھیں اور اب تمام واش رومز خالی ہو چکے تھے۔

روزی راسکل فوراً دروازہ کھول کر باہر آئی اور کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اس طرف اب بھی مکمل خاموشی تھی۔ شاید یہ ہسپتال کی سائیڈ کا حصہ تھا جہاں ایک بڑا سا گراسی پلاٹ تھا اور رات کے وقت شاید کوئی اس طرف نہیں آتا تھا۔ روزی راسکل نے ایک لمحے توقف کیا اور پھر وہ اچھل کر کھڑکی پر چڑھ گئی۔ اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو روزی راسکل نے دروازے کی طرف دیکھے بغیر سائیڈ میں موجود برگد کے درخت کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا کے جھونکے کی طرح کھڑکی سے گزر کر برگد کے درخت تک پہنچ گئی تھی۔ اس نے فوراً درخت کی ایک شاخ پکڑی اور اس کے ساتھ

جھولتی چلی گئی۔

اپنا جسم ماہر جمناسٹک کے انداز میں جھلاتے ہوئے اس نے اپنی ٹانگیں پھیلائیں اور دوسری شاخ پر آ گئی اور پھر اس شاخ کو پکڑ کر وہ تیزی سے درخت کے گھنے پتوں میں رینگتی چلی گئی۔ اس نے خود کو مکمل طور پر گھنے پتوں میں چھپا لیا تھا۔ اس نے درخت سے جھانکا تو ایک طرف باؤنڈری وال تھی جو کافی اونچی تھی جبکہ دائیں سائیڈ پر اوپن ایئر پارکنگ تھی اور بائیں طرف ایک کھلا راستہ گھومتا ہوا دوسری طرف جا رہا تھا۔ لان میں صرف ایک بلب روشن تھا جس کی روشنی کافی مدھم تھی۔ روزی راسکل نے سر اٹھا کر اس کھڑکی کی طرف دیکھا جس سے نکل کر وہ باہر آئی تھی لیکن اسے کھڑکی میں کوئی دکھائی نہ دیا تو وہ مطمئن ہو گئی گویا کسی کے واش روم میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ چھلانگ لگانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

روزی راسکل چند لمحے درخت پر چھپی رہی پھر اس نے آہستہ آہستہ درخت سے اترنا شروع کر دیا۔ درخت سے نیچے آتے ہوئے وہ دائیں بائیں اور خاص طور پر واش روم کی کھلی ہوئی کھڑکی پر نظر رکھے ہوئے تھی کیونکہ کھلی ہوئی کھڑکی سے کوئی بھی باہر جھانک سکتا تھا۔

درخت سے نیچے آ کر روزی راسکل ایک لمحے کے لئے رکی اور سوچنے لگی کہ اسے کس طرف جانا چاہیئے۔ سامنے موجود باؤنڈری

وال خاصی اونچی تھی جسے اس وقت وہ کم از کم چھلانگ لگا کر نہیں چھلانگ سکتی تھی۔ اس کے پاس دو آپشن تھے ایک تو یہ کہ وہ پارکنگ کی طرف بڑھ جاتی یا پھر دوسری طرف جانے والے راستے کی طرف چلی جاتی جو ہسپتال کے نجانے کس حصے کی طرف جا رہا تھا۔ روزی راسکل جلد سے جلد ہسپتال سے دور جانا چاہتی تھی اور اس کے لئے اس کے پاس کسی سواری کا ہونا ضروری تھا۔ وہ اگر ہسپتال سے باہر ہوتی تو باہر سے کوئی ٹیکسی پکڑ کر بھی نکل سکتی تھی لیکن وہ اب بھی ہسپتال کے احاطے میں تھی۔ جب تک وہ احاطے سے باہر نہ چلی جاتی اس وقت تک بلیک اسکارپین کے افراد اس کے لئے خطرہ بن سکتے تھے۔

روزی راسکل نے پارکنگ کی طرف جانے کی بجائے دوسری طرف جانے والے راستے کو ترجیح دی۔ وہ ہسپتال کی عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ گھوم کر دوسری طرف آئی اسے سامنے ایک گارڈن دکھائی دیا۔ گارڈن میں بہت سے افراد موجود تھے۔ اب روزی راسکل کو سمجھ آیا کہ گراسی پلاٹ خالی کیوں تھا۔ ہسپتال میں آنے والے اس طرف آنے کی بجائے گارڈن میں رک جاتے تھے۔ گارڈن کی سائیڈ پر ایک بڑا سا گیٹ تھا جو ہسپتال سے باہر جاتا تھا۔ وہاں لوگوں کی کافی تعداد موجود تھی اس لئے روزی راسکل رکنے کی بجائے تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ روزی راسکل کے لئے یہ بات خوش آئند

تھی کہ اس کے سامنے ہسپتال کا مین گیٹ تھا۔ گیٹ پر سیکورٹی تو موجود تھی لیکن وہاں کوئی سکینر نہیں لگا ہوا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی پنچگ مشین دکھائی دے رہی تھی۔ ہسپتال کا سٹاف بھی اس گیٹ سے آتا جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس لئے روزی راسکل رکے بغیر آگے بڑھتی چلی گئی اور ایک نرس کے پیچھے چلتی ہوئی گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

کچھ ہی دیر میں وہ نرس کے پیچھے چلتی ہوئی گیٹ سے باہر آ گئی۔ گیٹ سے باہر آ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔ سائیڈوں میں بے شمار ٹیکسیوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ شاید اس طرف ٹیکسی اسٹینڈ تھا۔ قدرت روزی راسکل پر مہربان تھی کیونکہ ابھی تک روزی راسکل کو کسی بھی مرحلے پر کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی تھی اور وہ خوش اسلوبی سے ہسپتال سے نکل کر باہر آ گئی تھی۔ ٹیکسی اسٹینڈ دیکھ کر وہ ایک ٹیکسی کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی۔

''سسٹر'' ...... یہ آواز سن کر روزی راسکل ٹھٹھک گئی اور اس نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

میجر شانگ ہو اور اس کے ساتھ آنے والے ہیلی کاپٹر زمینی کٹاؤ کے درمیان میں اُڑتے پھر رہے تھے۔ میجر شانگ ہو کی آنکھوں سے دور بین لگی ہوئی تھی اور وہ زمینی کٹاؤ کے دونوں اطراف غور سے دیکھ رہا تھا۔

کٹاؤ کی دونوں اطراف کی دیواروں پر چھوٹے موٹے سوراخ اور دراڑیں تو ضرور دکھائی دے رہی تھیں لیکن اسے وہاں کسی سرنگ کا دہانہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ نائن تھری نے اسے سرنگ کے دہانے کی جو لوکیشن بتائی تھی وہاں ٹھوس چٹانوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ دیواروں پر جگہ جگہ لمبی اور بیلوں جیسی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں جو نیچے کی طرف لٹک رہی تھیں لیکن یہ جھاڑیاں اتنی گھنی نہیں تھیں کہ ان کے پیچھے چھپے ہوئے کسی سرنگ کے دہانے کو نہ دیکھا جا سکتا ہو۔

''ہونہہ۔ نجانے نائن تھری کس سرنگ کے دہانے کی بات کر رہا

تھا۔ یہاں تو کسی دہانے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ اگر باہر سے کسی سرنگ کو بند بھی کیا گیا ہو تو اس کا کوئی تو نشان دکھائی دیتا''...... میجر شانگ ہو نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے ارد گرد کا جائزہ لیتا رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر نائن تھری سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔

''یس نائن تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی نائن تھری کی آواز سنائی دی۔

''میں نے چٹانوں کی ہر جگہ چیکنگ کی ہے لیکن یہاں تو کسی سرنگ کے دہانے کے نشان نظر نہیں آ رہے ہیں۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے باس۔ سرنگ کے دہانے کی میں نے آپ کو نشاندہی کی تو تھی۔ اوور''...... نائن تھری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ہاں کی تھی۔ میں نے نزدیک سے بھی اس جگہ کو دیکھا ہے لیکن وہاں ٹھوس چٹانیں ہیں اور سب کی سب اصلی چٹانیں ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک چٹان بھی ایسی دکھائی نہیں دے رہی جس سے کسی سرنگ کا دہانہ بند کیا جا سکے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ہوسکتا ہے باس کہ انہوں نے کسی مکنیزم کی مدد سے دہانے کے سامنے چٹان رکھ دی ہو تاکہ غور سے دیکھنے پر بھی دہانے کے

سامنے پڑی ہوئی چٹان کا پتہ نہ چل سکے۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''ہوشو قبیلہ جنگل میں رہتا ہے نانسنس۔ یہاں مکنیزم بنانے والے انجینئر نہیں رہتے جو ایسا مکنیزم بنا سکیں اور پھر میں نے دیکھ لیا ہے۔ اگر یہاں کسی سرنگ کا دہانہ ہے بھی تو اس طرف سے نکلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ جو بھی اس دہانے کی طرف آئے گا اسے کٹاؤ کی گہرائی میں چھلانگ ہی لگانی پڑے گی اور نیچے ٹھوس اور نوکیلی چٹانوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''میں آپ کو ایک بار پھر دہانے کی پوزیشن بتا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر میں ہونے کی وجہ سے پوزیشن میں کوئی فرق پڑ گیا ہو۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ تم مجھے ڈھلان ماپ کر اس سرنگ کے دہانے کا اصل زاویہ بتاؤ۔ جب تک سرنگ کے زاویئے کا پتہ نہیں چلے گا میرے لئے سرنگ کا دہانہ تلاش کرنا مشکل ہو گا۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یس باس۔ آپ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں آپ کو سرنگ کا مکمل زاویہ بتا دیتا ہوں۔ اس سے آپ کو دہانے کی جگہ ڈھونڈنے میں مدد ملے گی۔ اوور''...... نائن تھری نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

''باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے نائن تھری کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو نائن تھری اسے ایک بار پھر سرنگ کے دہانے کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ جیسے جیسے وہ میجر شانگ ہو کو تفصیل بتا رہا تھا میجر شانگ ہو کے اشارے پر پائلٹ ہیلی کاپٹر اسی طرف لے جا رہا تھا۔ کٹاؤ سے تقریباً پچاس فٹ نیچے اس نے ہیلی کاپٹر کو سائیڈ کی دیوار کے ساتھ ساتھ اُڑانا شروع کر دیا تھا اور اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار بے حد کم کر دی تھی۔

میجر شانگ ہو نے نائن تھری سے بات کرتے ہوئے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی تھی اور وہ کٹاؤ کی دیوار کو مزید کلوز کر کے دیکھنے لگا۔ پھر اچانک اس کی نظریں ایک ابھری ہوئی چٹان پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے دوربین ایڈجسٹ کی اور چٹان کی سائیڈوں کی طرف دیکھنے لگا۔ چٹان کی ایک سائیڈ پر ایسے نشان تھے جیسے ایک چٹان دوسری چٹان سے رگڑ کھاتی ہوئی گزری ہو۔ گو یہ نشان بے حد مدہم تھے لیکن میجر شانگ ہو نے چونکہ دوربین سے کلوز کر کے دیکھا تھا اس لئے اسے یہ نشان دکھائی دے گئے تھے۔

''گڈ شو۔ میں نے سرنگ کا دہانہ چیک کر لیا ہے۔ اوور''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک گاڈ کہ آپ کو سرنگ کا دہانہ نظر آ گیا۔ اوور''۔

نائن تھری نے میجر شانگ ہو کی بات سن کر سکون کا سانس لیا
ہوئے کہا۔

''اوکے میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔ اوور اینڈ آل''
میجر شانگ ہو نے کہا اور اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''ہیلی کاپٹر موڑ کر اس چٹان کی طرف لے چلو جو دوسری
چٹانوں سے زیادہ ابھری ہوئی معلوم ہو رہی ہے''...... میجر شانگ
ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ہیلی کاپٹر یوٹرن
اور اسے سائیڈ کی دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا چلا گیا۔ ابھری
ہوئی چٹان کی نشاندہی پر اس نے ہیلی کاپٹر وہاں معلق کیا تو
شانگ ہو ایک بار پھر دوربین سے اس چٹان کو غور سے دیکھنے لگا

''اسی چٹان کے پیچھے وہ سرنگ ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔
ایسا کرو کہ ہیلی کاپٹر موڑ کر اس چٹان کے سامنے آ جاؤ۔ چٹان
میں نے غور سے دیکھا ہے یہ فولاد کی بنی ہوئی ہے اور اسے چ
کے انداز میں مولڈ کر کے اس پر ایسا رنگ کیا گیا ہے جسے دیکھ
اصلی چٹان کا گمان ہوتا ہے۔ ہمیں اس فولادی دیوار کو میزائل ما
اڑانا ہو گا''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''یس باس''...... پائلٹ نے کہا۔ اس نے ہیلی کاپٹر آ
بڑھایا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر کو موڑتا ہوا ٹھیک چٹان کے سا
گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر چٹان سے دو سو فٹ دور معلق کر لیا۔

''گڈ شو۔ اب اس چٹان پر ریڈ میزائل فائر کرو۔ فولادی چ

کو ریڈ میزائل سے ہی توڑا جا سکتا ہے''...... میجر شانگ ہو نے کہا
تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ویپن پینل کا بٹن پریس کر کے
ہیلی کاپٹر کے نیچے لگا ہوا ریڈ میزائل لانچ کیا اور پھر اس نے پینل
پر لگی ہوئی سکرین سے سرنگ کے سامنے فولادی چٹان کا نشانہ لیتے
ہوئے پینل کا سرخ بٹن پریس کر دیا۔ سرخ بٹن کے پریس ہوتے
ہی ہیلی کاپٹر کے نیچے لگے میزائل لانچر سے سرخ رنگ کا ایک
میزائل نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے ابھری ہوئی چٹان کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ میزائل چٹان سے ٹکرایا اور زور دار دھماکے سے پھٹ
پڑا۔ آگ کا طوفان سا پیدا ہوا اور چٹان آگ میں چھپ سی گئی۔
جب آگ ختم ہوئی تو یہ دیکھ کر میجر شانگ ہو نے ہونٹ بھینچ لئے
کہ ریڈ میزائل سے چٹان کے ارد گرد کی چٹانیں تو ضرور ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر گر گئی تھیں لیکن جس چٹان کو میزائل سے نشانہ بنایا گیا
تھا اس پر میزائل کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

''ہونہہ۔ تو میرا اندازہ درست ہے۔ اسی جگہ سرنگ موجود ہے
جسے فولادی چٹان سے بند کیا گیا ہے اور یہ فولادی چٹان ایسی ہے
جس پر ریڈ میزائل کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا ہے''...... میجر شانگ ہو
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''جنگل کے وحشی اس قدر مضبوط فولادی چٹان کیسے بنا سکتے ہیں
باس۔ ان کے پاس ایسی کون سی ٹیکنالوجی ہے جس کے سامنے ریڈ
میزائل بھی ناکام ہو گیا ہے''...... پائلٹ نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ جنگلی قبیلہ یہاں اتنی طویل سرنگ اور اس کا مضبوط بند دہانہ نہیں بنا سکتا۔ ضرور یہاں کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے''...... میجر شانگ ہو نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے باس یہاں''...... پائلٹ نے پوچھا۔

''تم ان باتوں کو چھوڑو اور چٹان پر ایک اور میزائل فائر کرو۔ اگر دوسرے ریڈ میزائل کا بھی اس چٹان پر اثر نہ ہوا تو مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر ایک اور میزائل لانچ کیا اور اسے چٹان کی طرف فائر کر دیا۔ ماحول ایک بار پھر زور دار دھماکے سے گونج اٹھا لیکن یہ دیکھ کر میجر شانگ ہو غرا کر رہ گیا کہ دوسرے میزائل سے بھی چٹان کا کچھ نہیں بگڑا تھا۔

''نانسنس۔ یہ تو واقعی ناقابل تسخیر چٹان ہے ورنہ عام طور پر فولادی چٹانوں کو توڑنے کے لئے تو ایک ریڈ میزائل ہی کافی ہوتا ہے''...... میجر شانگ ہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں اس چٹان پر ڈائریکٹ میزائل فائر کرنے کی بجائے اردگرد کی چٹانوں پر میزائل فائر کروں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے چٹان کا مکنیزم ٹوٹ جائے اور اس چٹان کو سپورٹ کرنے والی چٹانوں کے ٹوٹتے ہی یہ چٹان بھی اکھڑ جائے''۔ پائلٹ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس چٹان کے اردگرد جتنی بھی چٹانیں موجود ہیں ان سب کو اُڑا دو۔ ہری اپ''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ابھری ہوئی چٹان کے اردگرد میزائل فائر کرنا شروع ہو گیا۔ میزائلوں کے زور دار دھماکوں سے سارا علاقہ گونج اٹھا اور چونکہ یہ دھماکے زمینی کٹاؤ کے درمیان میں ہو رہے تھے اس لئے اس کی گونج اور بازگشت کی آوازیں بھی بے حد تیز تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجوں کا آمنا سامنا ہو گیا ہو اور انہوں نے ایک دوسرے پر برق رفتار میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے ہوں۔

میزائلوں سے ابھری ہوئی چٹان کے اردگرد موجود چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر رہی تھیں۔ پائلٹ نے چٹان کے نچلے حصے کی طرف ایک میزائل فائر کیا تو نیچے موجود ایک چٹان دھماکے سے اُڑ گئی۔ اس چٹان کا اُڑنا تھا کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ ابھری ہوئی چٹان اپنی جگہ سے کھسکی اور یکلخت اکھڑ کر نیچے گرتی چلی گئی۔ جیسے ہی چٹان اکھڑ کر نیچے گری ان کے سامنے ایک سرنگ کا بڑا سا دہانہ آ گیا۔ دہانہ دیکھ کر میجر شانگ ہو کے ساتھ پائلٹ کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں۔ اس نے میزائل فائر کرنا بند کر دیئے۔

''تو یہ ہے وہ سرنگ''...... میجر شانگ ہو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ لیکن ہم اس سرنگ میں جائیں گے کیسے یہ تو سطح

سے کم از کم سو فٹ نیچے ہے''...... پائلٹ نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر کو اوپر لے جاؤ اور کنارے کے ساتھ روک کر نیچے رسیاں لٹکا دینا۔ رسیاں آسانی سے اس دہانے تک پہنچ جائیں گی جن سے ٹروپرز آسانی سے سرنگ میں داخل ہو جائیں گے''۔ میجر شانگ ہو نے کہا۔

''اوہ یس۔ اوکے باس''...... پائلٹ نے کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر سیدھا کر کے اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر کو کٹاؤ کے کنارے پر لایا اور پھر اس نے پینل کا ایک بٹن پریس کر کے کٹاؤ کے کنارے کے ساتھ ساتھ موٹی رسیاں نیچے لٹکانی شروع کر دیں جن سے ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے ٹروپرز آسانی سے نیچے جا سکتے تھے۔ ابھی پائلٹ نیچے رسیاں لٹکا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ریڈ اسکوارڈ نمبر سیون کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''یس۔ میجر شانگ ہو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں ونڈ سکرین سے باہر موجود ایک ہیلی کاپٹر پر جم گئیں جو اونچی پرواز کر رہا تھا اور کٹاؤ کے اوپر گھوم رہا تھا۔

''باس۔ قبیلے کے وحشیوں کو ہوش آ گیا ہے اور یہاں ہونے والے دھاکوں کا پتہ لگانے کے لئے وہ جنگل سے نکل کر اس طرف

دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ اوور''...... نمبر سیون نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو میجر شانگ ہو چونک پڑا۔ اس نے فوراً دائیں طرف دیکھا اور پھر اس نے آنکھوں سے دور بین لگائی اور اسے ایڈجسٹ کرتا ہوا جنگل کی طرف دیکھنے لگا لیکن وہ چونکہ کم بلندی پر تھا اس لئے اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''کتنی دور ہیں وہ۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''کٹاؤ سے وہ ایک ہزار میٹر کے فاصلے پر ہیں باس۔ اوور''۔ نمبر سیون نے کہا۔

''اوہ۔ ان کے پاس تو اسلحہ بھی ہے۔ اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم نے ہی ان کے جنگل پر گیس بم پھینک کر انہیں بے ہوش کیا تھا۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یس باس۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اوور''...... نمبر سیون نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمارے ہیلی کاپٹروں سے انہیں علم ہو جائے گا کہ ہمارا تعلق کس ایجنسی سے ہے اور جب شوگران کی لاما پرست قوم کو پتہ چلے گا کہ ہم نے لاما کے جنگل میں ریڈ کیا تھا تو وہ سب ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس لئے ہمارا جلد

سے جلد یہاں سے نکل جانا ہی بہتر ہے۔ اوور''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''ہمیں سائیڈ کی پہاڑیوں کی طرف سے نکلنا چاہئے باس ورنہ وہ ہمارے ہیلی کاپٹروں پر موجود ریڈ ڈریگن کے نشان دیکھ لیں گے۔ اوور''...... نمبر سیون نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ نکلو یہاں سے جلدی''...... میجر شانگ ہو نے کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''تم بھی چلو یہاں سے''...... میجر شانگ ہو نے کہا۔

''لیکن وہ افراد جو سرنگ میں ہیں''...... پائلٹ نے کہنا چاہا۔

''انہیں ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔ فی الحال ہمارا یہاں سے جانا ضروری ہے۔ اب چلو''...... میجر شانگ ہو نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر پہلے نیچے پھینکی ہوئی رسیاں سمیٹیں اور پھر وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر اٹھا کر پہاڑیوں میں اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف باقی ہیلی کاپٹر گئے تھے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے سرنگ کا دہانہ کھول کر نادانستگی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کتنی بڑی مدد کی تھی۔

ٹائیگر، شائی لاگ کے میک اپ میں مہوجنگ کے ساتھ بلیوسن ہسپتال پہنچا تو اسے یہ خبر سننے کو ملی کہ روزی راسکل ہسپتال سے فرار چکی ہے۔ ہسپتال میں بلیک اسکارپین کے دس افراد موجود تھے۔ ان سب نے ہسپتال کے مختلف اطراف میں ڈیوٹیاں سنبھال رکھی تھیں تاکہ کوئی ایجنٹ روزی راسکل کو اس ہسپتال سے لے جانے کے لئے آئے تو وہ اسے روک سکیں۔ لیکن کسی کے آنے کی بجائے زخمی روزی راسکل خود ہی ہسپتال سے فرار ہو گئی تھی۔

تائی چان نے ٹائیگر کو بتایا کہ اس نے ہسپتال کے ایک ایک حصے کی چیکنگ کی ہے لیکن روزی راسکل وہاں نہیں ملی۔ اس نے جس نرس کو ہلاک کر کے اس کے کپڑے پہنے تھے۔ ان کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی کو چند افراد نے ہسپتال کی سائیڈ سے نکل کر گیٹ کی طرف اور پھر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ تائی چان نے جب ٹیکسی اسٹینڈ والوں کو روزی راسکل کا حلیہ بتایا تو ان

میں سے ایک ڈرائیور نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ اس نے روزی راسکل کو ایک ٹیکسی میں سوار ہوتے دیکھا تھا۔

تائی چان نے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق روزی راسکل جس ٹیکسی میں گئی تھی۔ اس کے ڈرائیور کا نام لی تھا اور اسے ٹیکسی کے فون نمبر کا بھی علم ہو گیا تھا۔ شوگران کی تمام ٹیکسیوں میں ایمرجنسی فون لگے ہوئے تھے۔ تائی چان نے اس فون پر اس ٹیکسی ڈرائیور سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی جس کی ٹیکسی میں روزی راسکل گئی تھی لیکن کوشش کے باوجود اس کا ٹیکسی ڈرائیور سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا۔ اس کا فون آف تھا۔

ٹائیگر کو روزی راسکل کے وہاں سے نکلنے پر غصہ تو بہت آ رہا تھا لیکن اس کے ساتھ وہ روزی راسکل کی ہمت کی داد بھی دے رہا تھا جو اس قدر سیکورٹی ہونے اور زخمی ہونے کے باوجود بلیک اسکارپین کے آدمیوں کو ڈاج دے کر ہسپتال سے نکل گئی تھی۔ وہ دکھاوے کے لئے تائی چان اور اس کے ساتھیوں پر گرج رہا تھا تاکہ انہیں اس بات کا شک نہ ہو سکے کہ وہ شائی لاگ نہیں ہے۔

وہ مہو جنگ اور تائی چان کے ساتھ ٹیکسی اسٹینڈ کے پاس کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

''ایک بار میرا ٹیکسی ڈرائیور لی سے رابطہ ہو جائے تو پتہ چل جائے گا کہ وہ اس لڑکی کو لے کر کہاں گیا ہے پھر میں آندھی اور طوفان کی طرح اس تک پہنچ کر لڑکی کو پکڑ لوں گا''...... تائی چان

بار بار سیل فون پر ٹیکسی ڈرائیور کے نمبر پریس کرتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔

''ہونہہ۔ ٹیکسی ڈرائیور کا نمبر بند ہے جس کا مطلب ہے کہ لڑکی نے اسے یا تو ٹیکسی سے اٹھا کر باہر پھینک دیا ہے یا پھر اسے بے ہوش کر دیا ہے اور وہ خود ٹیکسی چلا کر لے گئی ہے''...... ٹائیگر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو تائی چان اور مہو جنگ چونک پڑے۔

''اوہ۔ یہ لڑکی تو واقعی بے حد تیز ہے۔ تین گولیاں لگنے کے باوجود وہ یہاں سے فرار ہو جائے گی اس کا تو ہمیں تصور بھی نہیں تھا''...... مہو جنگ نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کا فرار ہونا ہمارے لئے نیک شگون نہیں ہے مہو جنگ۔ اگر ماسٹر کو پتہ چل گیا تو وہ ہم سب کو موت کے گھاٹ اتار دے گا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''یس باس۔ لیکن اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ نجانے وہ لڑکی ٹیکسی میں کہاں گئی ہے۔ اتنے بڑے شہر میں ہم اسے کہاں ڈھونڈیں گے''...... مہو جنگ نے کہا۔

''یہ سب اس نانسنس تائی چان کی وجہ سے ہوا ہے۔ لڑکی کی حفاظت کی ذمہ داری اس کی تھی۔ لڑکی اسے ڈاج دے کر اس کی ناک کے نیچے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی اور اسے پتہ ہی نہیں چلا''...... ٹائیگر نے تائی چان کو گھورتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سس۔ سس۔ سوری باس''...... تائی چان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری مجھے نہیں ماسٹر کو کہنا نانسنس۔ میں ماسٹر کو ساری تفصیل بتا دوں گا کہ تمہاری نااہلی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو تائی چان کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے اور ماسٹر کا نام سنتے ہی اس کے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔

''نو باس۔ اگر سزا دینی ہے تو آپ اپنے ہاتھوں سے دے دیں۔ چاہے مجھے گولی مار دیں لیکن ماسٹر کو کچھ نہ بتائیں ورنہ وہ میرا حشر کر دے گا''...... تائی چان نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اسے گھور کر رہ گیا۔ اسی لمحے شائی لاگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر بلیک اسکارپین کا نام تھا۔ بلیک اسکارپین کا نام دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا ہوا باس''...... مہوجنگ نے پوچھا۔

''ماسٹر کی کال ہے۔ اب میں اسے کیا جواب دوں''...... ٹائیگر نے کہا۔ ماسٹر کا نام سن کر مہوجنگ اور تائی چان کے چہروں کا رنگ بھی اُڑ گئے۔ ٹائیگر چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''لیس ماسٹر''...... ٹائیگر نے شائی لاگ کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہو تم''...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''میں بلیوسن ہسپتال کے باہر ہوں ماسٹر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہاں کیا کر رہے ہو''...... بلیک اسکارپین نے پوچھا۔

''ہسپتال سے روزی راسکل فرار ہو گئی ہے ماسٹر۔ میں اس کی تلاش میں یہاں آیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''فرار ہو گئی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے فرار ہوئی ہے وہ ہسپتال سے۔ وہ تو زخمی تھی''...... دوسری طرف سے بلیک اسکارپین نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ روم میں اکیلی تھی ماسٹر۔ ہسپتال کی ایک نرس اسے چیک کرنے اندر گئی تو روزی راسکل نے اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا اور پھر وہ اس نرس کا لباس پہن کر نکل گئی۔ ہسپتال میں رش ہونے کی وجہ سے کسی نے اسے نرس کے روپ میں نہیں پہچانا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف بلیک اسکارپین غرا کر رہ گیا۔ ٹائیگر نے مہوجنگ اور تائی چان کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اس کا اشارہ سمجھ کر پیچھے ہٹ گئے۔

''یہ کیا ہو گیا ہے شائی لاگ۔ اگر وہ لڑکی ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تو ہم ریڈ نوٹ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گے۔ اسے ڈھونڈو۔ وہ جہاں بھی ہے اسے ڈھونڈ کر اس سے ریڈ نوٹ حاصل کرو۔ فوراً''...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

"ریڈ نوٹ مجھے مل گیا ہے ماسٹر"...... ٹائیگر نے آہستہ آوا
میں کہا تا کہ اس کی بات مہوجنگ اور تائی چان نہ سن سکے۔

"ریڈ نوٹ مل گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کہاں سے ملا ہے تمہیں
ریڈ نوٹ"...... بلیک اسکارپین نے بری طرح سے چونکتے ہو۔
کہا۔

"اس نے ریڈ نوٹ بیڈ کے گدے کے نیچے چھپا رکھا تھا۔
جلدی میں روم سے نکلتے ہوئے وہ ریڈ نوٹ لے جانا بھول گ
تھی۔ میں نے جب کمرے کی تلاشی لی تو مجھے بیڈ کے نیچے پڑا ہ
ریڈ نوٹ مل گیا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ میں ریڈ نوٹ کی وجہ سے بے
حد پریشان تھا۔ اب کہاں ہے ریڈ نوٹ"...... بلیک اسکارپین نے
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ خوشی کے عالم میں اس نے ا
بھی نہ سوچا تھا کہ بے ہوشی کی حالت میں روزی راسکل بیڈ کے
گدے کے نیچے ریڈ نوٹ کیسے چھپا سکتی تھی جبکہ شائی لاگ نے
اس کے لباس کی مکمل تلاشی بھی لی تھی اور ہسپتال میں ویسے بھی
مریضوں والا لباس پہنایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں روزی راسکل
اپنے پاس ریڈ نوٹ کیسے رکھ سکتی تھی۔

"میرے پاس ہے ماسٹر۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو پہنچا
دوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ بھی پوچھنے کی بات ہے نانسنس۔ جلدی لاؤ اسے میرے

پاس۔ میں ریڈ نوٹ دیکھنے کے لئے بے تاب ہو رہا ہوں"۔ بلیک
سکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آنے سے پہلے اپنے آدمیوں کو پورے شہر میں پھیلا دو تا کہ
ہ روزی راسکل کو تلاش کر سکیں اور اب وہ جہاں بھی دکھائی دے
سے فوراً گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے"...... بلیک اسکارپین نے
کرخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں نے اپنے آدمیوں کو پہلے ہی شہر میں پھیلا دیا
ہے۔ اب انہیں جہاں بھی روزی راسکل دکھائی دے گی وہ اسے
ہلاک کر دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گڈ شو۔ اب تم ریڈ نوٹ لے کر فوراً میرے پاس پہنچو"۔
لیک اسکارپین نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... ٹائیگر نے کہا اور دوسری طرف سے بلیک
اسکارپین نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"مہوجنگ"...... ٹائیگر نے سیل فون آف کر کے مہوجنگ کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مہوجنگ تیز تیز چلتا ہوا اس کے پاس آ
گیا۔

"یس باس"...... مہوجنگ نے کہا۔

"ہمیں ماسٹر نے بلایا ہے۔ میرے ساتھ چلو"...... ٹائیگر نے
سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مجھے بھی بلایا ہے''...... مہوجنگ نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ چلیں''...... مہوجنگ نے کہا۔

''تائی چان تم اپنے آدمیوں کے ساتھ اس لڑکی کو تلاش کرو۔ وہ جیسے ہی ملے اسے تم نے زندہ پکڑنا ہے۔ وہ پکڑی جائے تو اس کے بارے میں تم مجھے اطلاع دو گے۔ سمجھے تم''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس''...... تائی چان نے کہا۔ وہ خوش تھا کہ شائی لاگ نے ماسٹر کو اس کی شکایت نہیں کی تھی۔

بلیک اسکارپین سے بات کرتے ہوئے ٹائیگر کے ذہن میں اس تک پہنچنے کا ایک راستہ آ گیا تھا۔ اسی لئے اس نے جان بوجھ کر بلیک اسکارپین کو بتایا تھا کہ اسے ریڈ نوٹ مل گیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ریڈ نوٹ ملنے کا سن کر بلیک اسکارپین فوراً اسے اپنے پاس بلا لے گا۔ اسے چونکہ معلوم نہیں تھا کہ بلیک اسکارپین کا ٹھکانہ کہاں ہے اس لئے اس نے مہوجنگ کو ساتھ لے لیا تھا اور وہ دونوں بلیک اسکارپین کے ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گئے۔

''آخر یہ بند دہانہ خود بخود کیسے کھل گیا۔ یہ خود کھلا ہے یا اسے کھولا گیا ہے''...... عمران نے سوچا پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ دہانے کے قریب جا کر اس نے زمینی کٹاؤ اور سامنے موجود کٹاؤ کی دوسری دیوار کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ دہانے کے کناروں پر تباہی کے اثرات اور بارود کی بو محسوس کر کے عمران کو اس بات کا اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ اس دہانے کو باقاعدہ میزائل مار کر تباہ کیا گیا تھا لیکن اس دہانے کو کس نے نشانہ بنایا تھا اور کیوں۔ اس سوال کا عمران کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر اس طرف آ گئے۔ دہانہ کھلا ہوا دیکھ کر ان کے چہروں پر بھی خوشگوار تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''اچھا ہوا ہے جو یہ دہانہ کھل گیا ہے۔ دہانہ کھلنے کی وجہ سے ہمیں آکسیجن ملی ہے ورنہ شاید ہم اس سرنگ میں ہی ہلاک ہو جاتے''...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر کہا۔

''ہاں۔ دہانہ تو کھل گیا ہے لیکن مجھے اس دہانے اور نیچے کھائی کو دیکھ کر بے حد حیرت ہو رہی ہے۔ ہم نے تقریباً دو کلو میٹر سفر کیا ہے۔ دو کلو میٹر کے بعد سرنگ کا دہانہ کٹاؤ کی گہرائی کی طرف جائے گا اس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔ اتنی طویل سرنگ آخر اس کٹاؤ تک لانے کی کسی کو کیا ضرورت تھی''...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ اس سرنگ کے اور بھی راستے ہوں جو خفیہ ہوں اور ایک راستہ ڈاج کے طور پر بنایا گیا ہو تاکہ جو بھی اس سرنگ میں آئے اس کے سامنے کھائی آ جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں لیکن میں نے سارے راستے سرنگ کو بغور دیکھا تھا۔ سرنگ میں ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں سے کوئی اور راستہ بھی نکلتا ہو''...... عمران نے کہا۔

''پھر سرنگ کا دہانہ کھائی میں کیوں رکھا گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہی تو میں سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''نیچے گہری کھائی ہے اور ہر طرف چٹانیں دکھائی دے رہی ہیں۔ کھائی میں اترنے کا بھی یہاں کوئی راستہ نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ عمران کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ پھر عمران نے سامنے موجود دوسری دیوار کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کی نظریں سامنے موجود ایک ابھری ہوئی چٹان پر جمی

ہوئی تھیں۔ ابھی عمران اس چٹان کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے اس چٹان کو متحرک ہوتے دیکھا۔ چٹان آہستہ آہستہ باہر کی طرف آ رہی تھی۔

''سائیڈ کی دیواروں سے لگ جاؤ سب۔ جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب فوراً سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے۔ عمران بھی سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا تھا۔ اس کی نظریں بدستور اس حرکت کرتی ہوئی چٹان پر جمی ہوئی تھیں جو کچھ دیر ابھرتی رہی پھر سائیڈ کی طرف میکانکی انداز میں کھسکتی چلی گئی۔ چٹان کے اپنی جگہ سے کھسکنے پر وہاں ایک اور سرنگ کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو اس سرنگ کے راستے سامنے والی سرنگ میں جایا جاتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے سرنگ کے دہانے سے ایک بڑی سی ٹیوب نکل کر اس طرف آتے دیکھی۔ ٹیوب اوپر سے گول اور نیچے سے چپٹی تھی اور بے حد چمکدار تھی جو آہستہ آہستہ سرنگ کے دہانے سے نکل کر اس دہانے کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ٹیوب کا سرا اس سرنگ کے دہانے سے آ کر مل گیا۔

''ہونہہ۔ تو اس کھائی کو پار کرنے کے لئے یہاں اس ٹیوب کا انتظام کیا گیا ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''شاید اس ٹیوب سے کوئی ہماری طرف آ رہا ہے''...... جولیا

نے کہا۔

''ہاں۔ سب پیچھے ہٹ جاؤ تا کہ آنے والے کو یہاں ہماری موجودگی کا علم نہ ہو سکے۔ ہمیں اسے ہر حال میں زندہ پکڑنا ہے''...... عمران کہا تو وہ سب دیواروں کے ساتھ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ وہ سب پیچھے ہٹتے ہوئے سرنگ کے تاریک حصے میں آ گئے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک نوجوان کو ٹیوب سے نکل اس طرف آتے دیکھا۔

''تم سب سائیڈ پر ہی رہنا۔ اسے میں خود قابو کروں گا''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لمبے قد والا آدمی تیز تیز چلتا ہوا آ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ سرنگ کے تاریک حصے میں آیا۔ عمران سائیڈ سے نکل کر اس پر چیتے کی سی پھرتی سے جھپٹا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے اس کی کنپٹی پر زور دار انداز میں مکا مار دیا۔ لمبا آدمی اس کے ہاتھوں میں بے ہوش ہو کر جھول گیا۔

''کیپٹن شکیل، صفدر۔ تم دونوں راستے کا دھیان رکھو۔ اگر اور کوئی اس طرف آئے تو اسے بھی زندہ پکڑ لینا''...... عمران نے کہا تو وہ دونوں سر ہلا کر آگے بڑھ گئے۔

''جوزف جوانا۔ ٹارچیں روشن کرو تا کہ میں اس کا منہ چیک کر سکوں۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے دانتوں میں بھی زہریلا کیپسول موجود ہو۔ مجھے ہر صورت میں اسے زندہ رکھنا ہے''...... عمران نے کہا تو

جوزف اور جوانا نے ٹارچیں نکالیں اور اس آدمی کے چہرے پر روشنی ڈالنے لگے۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس آدمی کا منہ کھولا اور پھر وہ اس کے دانتوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس آدمی کی ایک داڑھ میں اسے نیلے رنگ کا ایک کیپسول پھنسا ہوا دکھائی دیا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

باریک اور چھوٹے سے کیپسول کو وہ اس کی داڑھ سے نہیں نکال سکتا تھا اس لئے عمران نے اس آدمی کے جبڑے پر زور دار مکا مار دیا۔ مکے کی ایک ہی ضرب سے اس آدمی کا جبرا ٹوٹ گیا۔ عمران نے اس کے منہ میں ہاتھ ڈالا اور زہریلے کیپسول والی داڑھ کھینچ کر باہر نکال لی۔

''اب اسے باندھ دو''...... عمران نے اپنا ہاتھ اس آدمی کے لباس سے صاف کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف نے اپنے تھیلے سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور اس سے لمبے آدمی کو باندھ دیا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جوزف نے لمبے آدمی کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرا یا چوتھا تھپڑ کھاتے ہی نوجوان چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اسے ٹوٹے ہوئے جبڑے کی وجہ سے شدید تکلیف کا احساس ہوا تو وہ بری طرح سے چیخنے لگا۔

''تت۔ تت۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم اس سرنگ میں کیسے آ

گئے“...... اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ کیا تمہیں ہماری یہاں موجودگی کی توقع نہیں تھی“۔ عمران نے اس کا انداز دیکھ کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ قطعی نہیں“...... اس نے کہا۔

”تو پھر تم نے سرنگ کو سیلڈ کیوں کیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ تو میں نے ڈریگن ایجنسی کے لئے کیا تھا تاکہ اگر انہیں اس سرنگ کا پتہ چل جائے تو وہ اس میں داخل نہ ہو سکیں لیکن نجانے کیسے انہیں سرنگ کا پتہ چل گیا اور انہوں نے کھائی کی طرف آ کر سرنگ کا دہانہ میزائلوں سے اُڑا دیا۔ میں یہی دیکھنے آیا تھا کہ آخر انہوں نے سرنگ کا دہانہ کیوں اُڑایا تھا“...... نوجوان نے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”رر۔ رر۔ رچی“...... نوجوان نے کہا۔

”اور تمہارا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے“...... عمران نے کہا تو رچی بے اختیار اچھل پڑا۔

”بب بب۔ بلیک اسکارپین۔ کیا مطلب۔ کون سی بلیک اسکارپین“...... رچی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز

دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ عمران نے اچانک پاؤں اٹھا کر رچی کی گردن پر رکھا اور اس نے اپنے جوتے کا سرا اس کی گردن پر مخصوص انداز میں موڑ دیا۔ جیسے ہی اس نے جوتے کا سرا موڑا رچی کے حلق سے زوردار چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں اور وہ ذبح کئے ہوئے مرغ کی طرح تڑپنے لگا۔

”اب یاد آیا کچھ یا اب بھی بلیک اسکارپین کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم نہیں ہے“...... عمران نے اس کی گردن پر پیر کا دباؤ قدرے کم کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ گاڈ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ اس عذاب سے تو میری جان ہی نکل گئی تھی“...... دباؤ کم ہونے کے بعد رچی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ابھی تو میں نے پیر کا معمولی سا دباؤ ڈالا تھا۔ اگر میں نے زیادہ دباؤ ڈالا تو تمہارا بھیانک حشر ہو جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں یہ خوفناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ واقعی خوفناک عذاب ہے۔ بہت خوفناک“...... رچی نے چیختے ہوئے کہا۔

”اس عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جو پوچھا جائے اس کا صحیح جواب دے دو ورنہ......“ عمران نے غرا کر کہا۔ رچی نے چند لمحے عمران کی طرف دیکھا پھر اس نے منہ چلانے کی کوشش کی لیکن

دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے جبڑے سے وہ داڑھ ہی غائب ہے جس میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا تھا۔

"تم خودکشی نہیں کر سکتے ہو رچی۔ میں نے تمہارا جبڑا توڑ کر تمہارے منہ سے وہ داڑھ نکال کر پھینک دی ہے جس میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچی کا رنگ بدل گیا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ تم نے کیا کیا"...... رچی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تک تم میرے سوالوں کے جواب نہیں دو گے میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رچی کی گردن پر پیر کا دباؤ ڈال دیا۔ رچی ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہوا حلق کے بل چیخنے لگا۔

"بولو۔ جواب دو۔ میرے سوال کا۔ ورنہ......" عمران نے اس کی گردن سے پیر کا دباؤ کم کرتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا تعلق بلیک اسکارپین سے ہے لیکن تم بلیک اسکارپین کے بارے میں کیا جانتے ہو اور مجھ سے اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"...... رچی نے اسی انداز میں کہا۔

"سوال نہیں۔ صرف جواب"...... عمران نے جوتے کی نوک اس کی گردن پر دباتے ہوئے کہا۔

"ٹھ۔ٹھ ٹھیک ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو تم مجھ سے"۔

رچی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں بلیک اسکارپین کا خفیہ ٹھکانہ ہے جو ظاہر ہے کٹاؤ کی دوسری طرف موجود پہاڑیوں میں ہے۔ تم اس ٹھکانے پر ہی جانے کے لئے مشینی ٹیوب کا استعمال کرتے ہو۔ بولو درست ہے یہ یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم آخر ہو کون اور تمہیں ہمارے اس ٹھکانے کا کیسے پتہ چلا ہے"...... رچی نے جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے سرنگ اس کی دردناک چیخوں سے ایک بار پھر گونج اٹھی۔

"کہا تھا نا کہ سوال نہیں"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ بس کرو بتاتا ہوں"۔ رچی نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن سے پیر کا دباؤ کم کر دیا۔

"ہاں۔ اس طرف ہمارا ایک خفیہ ٹھکانہ موجود ہے"...... دباؤ کم ہوتے ہی رچی نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"اس ٹھکانے پر منشیات اور اسلحے کا ذخیرہ ہے۔ جسے جنگلوں کے راستے تابات، کافرستان اور دوسرے ممالک میں سمگل کیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ لیکن تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔ جنگل میں تو تم نے کہا تھا کہ تمہارا تعلق کاشائی دیوتا سے ہے۔ کیا یہ سب تمہیں کاشائی

دیوتا نے بتایا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ اب مجھے اس ٹھکانے کی لوکیشن، وہاں موجود مسلح افراد اور اسلحے کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔ اس بار تمہارے پاس آخری موقع ہے۔ اب اگر تمہارے منہ سے جھوٹ نکلا تو میں تمہارا بھیانک حشر کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''کاش تم نے میرے دانتوں سے زہریلا کیپسول نہ نکالا ہوتا تو تم مجھ سے کچھ بھی نہ اگلوا سکتے تھے''...... رچی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''جواب دو''...... عمران غرایا تو رچی نے اس کی غراہٹ سن کر لرزتے ہوئے اسے سپیشل سپاٹ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو وہاں مسلح افراد کی تعداد زیادہ ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ اس طرف جانے کی غلطی بھی مت کرنا ورنہ اس طرف جانے والے اجنبی آدمی کو بغیر کسی وارننگ کے گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ہم وہاں اکیلے نہیں جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... رچی نے چونک کر کہا۔

''تم ہمارے ساتھ چلو گے اور ہم جس طریقے سے جائیں گے ہم پر گولیاں برسانے والے خود ہی موت کا شکار ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''گولیاں برسانے والے خود ہی موت کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... رچی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس تم دیکھتے جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو''...... رچی نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''جوزف، جوانا اپنے بیگ اتارو اور تم سب یہاں آ جاؤ''۔ عمران نے پہلے جوزف، جوانا اور پھر اس نے اپنے باقی ساتھیوں سے کہا تو وہ سب تیزی سے اس کے قریب آ گئے۔ جوزف اور جوانا نے تھیلے نیچے رکھ دیئے۔

''سپیشل سپاٹ پر جانا ہمارے لئے مشکل ہو سکتا ہے۔ وہاں اسلحے کے بڑے ذخائر ہیں اس کے علاوہ یہ بتا رہا ہے کہ وہاں مسلح افراد کی بھی کوئی کمی نہیں ہے اور ٹھکانے کی حفاظت کے لئے انتہائی طاقتور سائنسی آلات لگے ہوئے ہیں جن سے ہمیں ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے بلیک اسکارپین تک پہنچنے کے لئے ہمارا اس ٹھکانے کے اندر جانا بے حد ضروری ہے اور سپیشل سپاٹ کے اندر جانے کے لئے میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ ہمیں اس ترکیب پر عمل کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کرانسی زبان میں بات کی تھی تاکہ اس کی باتیں رچی نہ سمجھ سکے۔

''ترکیب کیا ہے''...... جولیا نے پوچھا تو عمران اسے ترکیب

بتانے لگا۔

''دیکھ لو۔ اس میں بہت رسک ہے۔ اگر کسی ایک کی بھی گولی چل گئی تو ہمارے ٹکڑے اُڑ جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اگر ایسا ہوا تو پھر ان کا سپیشل سپاٹ بھی محفوظ نہیں رہے گا''......عمران نے کہا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جب ہم سپیشل سپاٹ میں داخل ہوں گے تو وہاں یقیناً ہمارے جسموں کو اسکین کیا جائے گا پھر تو وہ ہمیں کسی بھی صورت میں نقصان نہیں پہنچائیں گے کیونکہ ہمیں نقصان پہنچانے کا انہیں بھی زبردست خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''اس ٹھکانے کو ہم اپنے کنٹرول میں لے کر بلیک اسکارپین کو بھی اپنے سامنے آنے پر مجبور کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ کیسے''......صفدر نے پوچھا۔

''جیسا کہ رچی نے بتایا ہے کہ بلیک اسکارپین کا اربوں ڈالرز کا اسلحے اور منشیات کا اسٹاک اس سپیشل سپاٹ میں موجود ہے۔ اگر ہم بلیک اسکارپین کو اس سپاٹ کے اُڑانے کی دھمکی دے دیں تو وہ لامحالہ اس ٹھکانے کو بچانے کے لئے ہم سے بارگیننگ کرے گا اور ہم اسے یہاں آنے پر مجبور کر دیں گے۔ کیوں عمران صاحب''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم نے تو مجھے بلیک اسکارپین کو سامنے لانے کا ایک اچھا راستہ سمجھا دیا ہے۔ اب ہم واقعی بلیک اسکارپین سے بارگیننگ کر کے اسے سامنے آنے پر مجبور کر دیں گے''...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''بارگیننگ تب ہو گی نا جب ہم سپیشل سپاٹ کے اندر ہوں گے اور وہاں ہمارا ہولڈ ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''تو چلو۔ پھر سپیشل سپاٹ میں جانے کی تیاری کرو''......عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے اشارے پر جوزف اور جوانا انہیں بیگوں سے طاقتور بم نکال کر دینے لگے جنہیں وہ رسیوں کی مدد سے اپنے جسم پر باندھنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے لباسوں کے اوپر اپنی کمر، سینے، بازوؤں، کاندھوں اور ٹانگوں پر بھی بم باندھ لئے تھے۔ جب سب نے جسموں پر بم باندھ لئے تو انہوں نے ان بموں کو ایک دوسرے سے لنک کرنا شروع کر دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم سب کیا کر رہے ہو۔ تم اپنے جسموں پر بم کیوں باندھ رہے ہو''...... رچی نے انہیں جسموں پر بم باندھتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ابھی پتہ چل جائے گا تمہیں''......عمران نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن......'' رچی نے خوف بھرے لہجے میں کہنا چاہا۔

''کوئی لیکن ویکن نہیں۔ خاموش رہو تم''......عمران نے غرا کر

کہا تو رچی سہم کر خاموش ہو گیا۔

"اب سب کو ایک ایک چارجر دے دو"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے انہیں بیگوں سے چارجر نکال کر دے دیئے۔ عمران نے ان سب کے چارجرز کو بموں سے لنک کر دیا۔

"گڈ شو۔ اب سب کے انگوٹھے چارجرز کے بٹنوں پر رہیں گے۔ جس کا بھی انگوٹھا چارجر کے بٹن سے اٹھا اس کے جسم پر لگے ہوئے بم بلاسٹ ہو جائیں گے اور پھر کیا ہو گا یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے اس بار شوگرانی لہجے میں کہا تا کہ اس کی بات رچی بھی سن لے۔

"آخر تم سب کر کیا رہے ہو۔ کیا تم سب پاگل ہو گئے ہو"۔ رچی نے چیختے ہوئے کہا۔

"پاگل نہیں البتہ تم ہمیں سر پھرے کہہ سکتے ہو۔ سر پھرے جاسوس"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"سر پھرے جاسوس۔ کیا مطلب۔ کیا تم جاسوس ہو"...... رچی نے چونک کر کہا۔

"نہیں ہیں تو بن جائیں گے۔ خود کو جاسوس کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو رچی اسے گھور کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ پتہ نہیں تم کیا کہہ رہے ہو"...... رچی نے منہ بنا کر کہا۔

"جوزف اس کی ٹانگیں کھول دو"...... عمران نے کہا تو جوزف

نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے رچی کی ٹانگیں کھول دیں۔

"اب تم چپ چاپ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے غرا کر کہا اور اس کی غراہٹ سن کر رچی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب تم ہمیں لے کر آگے بڑھو گے۔ اگر تم نے کوئی چالاکی کی تو اپنا انجام یاد رکھنا"...... عمران نے کہا تو رچی نے خوفزدہ ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر بم بندھے ہوئے تھے جن کے ریموٹ ان سب کے ہاتھوں میں تھے۔

وہ سب رچی کے ساتھ چلتے ہوئے ٹیوب میں آئے اور پھر وہ اس ٹیوب میں چلتے ہوئے سرنگ کے دوسرے دہانے کے قریب پہنچ گئے جو بند تھا۔ اس سرنگ کی سائیڈ میں ایک کنٹرول پینل لگا ہوا تھا۔ کنٹرول پینل دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ سرنگ کا دہانہ اس پینل سے ہی کھولا جاتا ہے۔

"چلو دہانہ کھولو"...... عمران نے کہا تو رچی نے بغیر کسی تعرض کے پینل کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بہتر ہوتا کہ یہ بم تم رچی کے جسم پر باندھ دیتے اور ہم اسے یرغمال بنا کر یہاں لے آتے"...... جولیا نے کہا۔

"بلیک اسکارپین کے افراد اپنے سینڈیکیٹ کو تحفظ دینے کے لئے اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر میں نے اس کے دانتوں سے کیپسول نہ نکالا ہوتا تو یہ ہمارے قابو میں نہ آتا اور اگر ہم اس کے جسم پر بم باندھ دیتے تو یہ بم بلاسٹ کر کے خود کو اُڑا

لیتا لیکن ہمیں یہاں تک نہ لاتا۔ ہم سب کے جسموں پر بم دیکھ کر
یہ نفسیاتی طور پر ہمارے کنٹرول میں آ گیا ہے اسی لئے یہ بغیر کسی
ہچکچاہٹ کے ہمیں یہاں تک لے آیا ہے اور سرنگ کا دہانہ کھول رہا
ہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے
سرر کی آواز کے ساتھ سرنگ کا دہانہ کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی سرنگ کا
دہانہ کھلا سامنے دو مسلح افراد دکھائی دیئے۔ رچی کے ساتھ وہاں
دوسرے لوگوں کو دیکھ کر مسلح افراد نے فوراً مشین گنیں سیدھی کیں
لیکن دوسرے لمحے ان کی نظریں ان افراد کے جسموں پر بندھے
ہوئے بموں پر پڑیں تو ان کے چہروں پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔ وہ
فوراً سائیڈ میں لگے ہوئے ایک پینل کی طرف بڑھے جیسے وہ سرنگ
کا دہانہ بند کر دینا چاہتے ہوں لیکن اسی لمحے جوانا نے مشین پسٹل
سے ان پر فائرنگ کر دی اور وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل اچھل کر
وہیں گر گئے۔ جوانا نے بیگ سے ایک مشین پسٹل نکال کر پہلے ہی
ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔

''چلو۔ اندر چلو جلدی''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے
سامنے کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ دوسری طرف بہت بڑا خلاء تھا
جو ایک پہاڑی کو اندر سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔ وہاں سیاہ لباسوں
میں ملبوس بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ ہر طرف بڑے بڑے
گتے اور لکڑیوں کے بنے ہوئے باکس پڑے تھے جنہیں ایک جگہ
سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے سیاہ لباس والے لفٹروں کا

ستعال کر رہے تھے۔ فائرنگ کی آواز سن کر وہاں موجود افراد بری
رح سے چونک پڑے اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں بم بردار افراد
پڑیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑے۔

''ہر طرف پھیل جاؤ اور اگر کوئی شرارت کرے تو خود کو بلاسٹ
ر لینا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود افراد میں
ل سی مچ گئی۔ ہر شخص اپنا کام چھوڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا
۔ وہاں مسلح افراد بھی موجود تھے۔ انہوں نے فوراً پوزیشنیں
نبھال کر مشین گنوں کے رخ ان کی جانب کر لئے تھے لیکن ان
ے جسموں پر بندھے ہوئے بموں کو دیکھ کر ان میں سے کسی میں
ں ان پر گولی چلانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

عمران چھوٹی بڑی راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے کارخانے
ں آ گیا جہاں بڑی بڑی مشینیں چل رہی تھی۔ ان مشینوں کو
انے کے لئے ہیوی جنریٹرز چل رہے تھے جن کی تیز آوازوں
ے ہال گونج رہا تھا۔ مشینوں میں فولادی اور شیشے کی بنی ہوئی بڑی
ی ٹیوبیں لگی ہوئی تھیں جن میں سبز رنگ کا پاؤڈر پھسلتا ہوا سائیڈ
ی دیواروں کی طرف جا رہا تھا۔ خاصی صاف ستھری جگہ تھی جہاں
ین پاؤڈر بنانے کا ایک بڑا کارخانہ لگا ہوا تھا اور وہاں بے شمار
راد کام کر رہے تھے۔ بم بردار افراد کو دیکھ کر ان سب کے بھی
سان خطا ہو گئے تھے اور وہاں موجود مسلح افراد نے عمران پر گنیں
ان لیں۔

''سنو۔ میرے ساتھ چھ افراد ہیں۔ ہم سب یہاں اپنے جسموں پر بم باندھ کر داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے جسموں پر کلاسٹر بم بندھے ہوئے ہیں جو ایٹم بم کی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی ایک کے جسم کے بم بلاسٹ ہوئے تو ہمارے ساتھ ساتھ نہ تم بچو گے اور نہ تمہارا یہ ٹھکانہ اور بلاسٹنگ ہوتے ہی یہاں موجود اسلحے کا ذخیرہ بھی بلاسٹ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم جہاں ہو وہیں کھڑے رہو۔ ہمارے ہاتھوں میں جو چارجر ہیں اگر ان سے ہمارے انگوٹھے ہٹے تو سب کچھ ایک پل میں ختم ہو جائے گا اس لئے شرارت سے بھی کوئی ہم پر فائر کرنے کی کوشش نہ کرے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود افراد میں سراسیمگی پھیل گئی۔

''کیا چاہتے ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو''...... ایک آدمی نے خوف بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سب کو کھیل تماشہ دکھانے آئے ہیں ہم''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کھیل تماشہ۔ کیا مطلب''...... اس شخص نے چونک کر کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کا انچارج کون ہے۔ رچی تو ہمارے قبضے میں ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ یہاں کا انچارج نہیں ہے۔ بولو کون ہے یہاں کا انچارج''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں ہوں یہاں کا انچارج''...... اسی شخص نے کہا جو عمران

سے بات کر رہا تھا۔

''اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا تو اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر وہ شخص پیچھے کھسک گیا۔

''زونگی۔ میرا نام زونگی ہے''...... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ بم دیکھ کر اس کی حالت بے حد پتلی ہو گئی تھی۔ وہاں موجود ہر شخص انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''او کے۔ تو تم میرے ساتھ چلو۔ مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اکیلے میں۔ کک۔ کک۔ کیوں''...... زونگی نے گھبرا کر کہا۔

''چلو۔ ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا تو زونگی کا رنگ زرد ہو گیا۔

''ٹھیک ہے چلو''...... اس نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور ایک طرف مڑ گیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں چارجر پر انگوٹھا رکھے مسلح افراد کے درمیان سے گزرتا ہوا اس کے پیچھے بڑھتا چلا گیا۔ مسلح افراد نے دیکھ لیا تھا کہ جیسے ہی انہوں نے اس آدمی پر گولی چلائی اس کا انگوٹھا چارجر کے بٹن سے ہٹ جائے گا اور انگوٹھا ہٹتے ہی اس کے جسم پر لگے تمام بم پھٹ پڑیں گے جس کے نتیجے میں سپیشل سپاٹ کی تباہی یقینی تھی اس لئے وہ ایسا کوئی رسک نہیں لے رہے تھے اور اسے راستہ دینے کے لئے سائیڈوں میں ہٹتے جا رہے تھے۔ عمران بڑے اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

زونگی اسے لے کر اپنے کیبن میں آ گیا۔ عمران نے کیبن کا جائزہ لیا اور زونگی کی طرف غور سے دیکھنے لگا جو اس کی جانب بے بس اور خوف بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

”دیکھو زونگی میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ میں یہاں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تم مجھ سے تعاون کرو گے تو تمہارے ساتھ ساتھ یہاں موجود تمہارے تمام ساتھیوں کی جانیں بچ جائیں ورنہ ہم تو مریں گے اور ہمارے ساتھ خواہ مخواہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بھی مرنا پڑے گا“۔ عمران نے ایک کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کیا تعاون چاہتے ہو تم“...... زونگی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”بلیک اسکارپین کے بارے میں بتاؤ مجھے“...... عمران نے کہا تو زونگی بے اختیار چونک پڑا۔

”بلیک اسکارپین۔ کیا مطلب“...... زونگی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کہاں ہے بلیک اسکارپین“...... عمران نے پوچھا۔

”میں نہیں جانتا“...... زونگی نے جواب دیا۔

”جانتے نہیں یا بتانا نہیں چاہتے“...... عمران نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ سچ ہے۔ میں بلیک اسکارپین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ وہ میرا ماسٹر ہے اور میں اس کے حکم کا تابع ہوں اور بس“...... زونگی نے کہا۔

”کیا تم نے اسے کبھی نہیں دیکھا“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ نہ وہ میرے سامنے کبھی آیا ہے اور نہ میں اس کے سامنے گیا ہوں“...... زونگی نے کہا۔ عمران نے محسوس کیا کہ زونگی سچ بول رہا ہے۔

”تمہارا اس سے رابطہ تو ہوتا ہو گا“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میرا ڈائریکٹ ماسٹر سے کبھی رابطہ نہیں ہوا“...... زونگی نے کہا۔

”تو پھر تم سے کون بات کرتا ہے۔ کس کے حکم پر تم اسلحہ اور منشیات کی سپلائی کرتے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”شائی لاگ۔ میں اس کے حکم پر عمل کرتا ہوں اور وہی مجھے مال کی سپلائی اور کوانٹیٹی کے بارے میں احکامات دیتا ہے“۔ زونگی نے کہا۔

”ہونہہ۔ کہاں ہے شائی لاگ“...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

”اس کے شہر میں بے شمار ٹھکانے ہیں۔ وہ بے شمار کلبوں کا مالک ہے۔ کبھی وہ کسی کلب میں ہوتا ہے تو کبھی کسی اور میں وہ کسی بھی کلب میں ایک ہی روپ میں نہیں ملتا۔ اس کے بے شمار روپ

ہیں اور الگ الگ نام“...... زونگی نے کہا۔

”کیا اس سے تم فون پر رابطہ کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر“......عمران نے پوچھا۔

”دونوں ذریعوں سے رابطہ ہوتا ہے۔ کبھی فون پر اور کبھی ٹرانسمیٹر پر“......زونگی نے جواب دیا۔

”کیا وہ کبھی خود آیا ہے“......عمران نے پوچھا۔

”وہ اکثر یہاں کا وزٹ کرتا رہتا ہے اور بعض اوقات وہ سپلائی کے لئے احکامات دینے خود ہی یہاں آ جاتا ہے“۔ زونگی نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تو پھر تم اس سے رابطہ کرو“......عمران نے کہا تو زونگی بے اختیار چونک پڑا۔

”رابطہ۔ مگر......“ زونگی نے ایک بار پھر ہکلاتے ہوئے کہا۔

”اس سے رابطہ کرو اور میری اس سے بات کراؤ۔ ابھی“۔ عمران نے کہا تو زونگی تذبذب کے عالم میں اسے دیکھنے لگا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ وہ جانتا تھا کہ جب شائی لاگ کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود چند بمبار سپیشل سپاٹ میں گھس آئے ہیں تو وہ اس کا بھیانک حشر کر دے گا۔

”بے فکر رہو۔ میں اسے بتا دوں گا کہ میں یہاں کن راستوں سے پہنچا ہوں اور یہاں تک آنے میں میری کس نے مدد کی ہے۔

تمہیں اس معاملے میں وہ کچھ نہیں کہے گا۔ میں اس کے سامنے رچی کا نام لے دوں گا“......عمران نے اس کے چہرے پر موجود تذبذب کی وجہ سمجھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں اس سے“......زونگی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اس نے سامنے پڑی ہوئی میز کا دراز کھولا اور پھر اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا اور پھر وہ عمران کی جانب خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی اس نے کال دینی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ ایٹ ایٹ کالنگ فرام ایس ایس۔ اوور“۔ اس نے بار بار یہی فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

”یس ایس ایل اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”باس۔ ایس ایس خطرے میں ہے۔ اوور“...... زونگی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”خطرے میں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے“...... دوسری طرف سے شائی لاگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”لاؤ ٹرانسمیٹر مجھے دو“...... عمران نے زونگی سے کہا تو زونگی پریشانی کے عالم میں آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر عمران کی

طرف بڑھا دیا۔

''بولو۔تم خاموش کیوں ہو گئے ہو اوور''...... دوسری طرف سے شائی لاگ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا کریں بھائی۔ اس بے چارے کے سامنے کچھ ایسے افراد آ گئے ہیں جن کی وجہ سے اس کی سٹی گم ہو گئی ہے۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''کون ہو تم۔ اوور''...... شائی لاگ کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ عمران نے ٹائیگر کی آواز پہچان لی تھی۔ ٹائیگر کے اس انداز میں جواب دینے کا مطلب تھا کہ وہ کسی ایسی جگہ تھا جہاں وہ کھل کر بات نہیں کر سکتا تھا یا پھر اس کے ساتھ کوئی تھا۔

''میں وہ ہوں جسے اپنی بھی خبر نہیں۔ اوور''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہو تم۔ میری زونگی سے بات کراؤ۔ فوراً''...... شائی لاگ نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے بھائی۔ تمہیں میری آواز پسند نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ لو زونگی ڈونگی سے کر لو بات۔ اوور''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور ٹرانسمیٹر زونگی کی طرف بڑھا دیا جو حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''یس باس زونگی سپیکنگ۔ اوور''...... زونگی نے کہا۔

''کون ہے یہ۔ تم نے کیسے ٹرانسمیٹر دیا تھا۔ نانسنس۔ اوور''۔ شائی لاگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ یہ لوگ سپیشل ٹنل سے یہاں آئے ہیں اور انہوں نے سپیشل سپاٹ پر ہمیں یرغمال بنا لیا ہے۔ اوور''...... زونگی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یرغمال بنا لیا ہے۔ کیا مطلب۔ اوور''...... شائی لاگ نے چونکتے ہوئے کہا تو زونگی نے سپیشل سپاٹ پر بموں سے لدے افراد کے بارے میں اسے بتانا شروع کر دیا۔

''اوہ گاڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہیں سپیشل ٹنل کا راستہ کیسے مل گیا اور وہ سیکورٹی کی نظروں میں آئے بغیر سپیشل سپاٹ میں کیسے پہنچ گئے۔ اوور''...... شائی لاگ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا تو زونگی نے اسے ریچی کی آمد اور پھر زمینی کٹاؤ میں ریڈ ڈریگن کے حملے کے بارے میں ساری تفصیل بتانی شروع کر دی جسے سن کر شائی لاگ خاموش ہو گیا تھا۔

''کیا سپیشل سپاٹ اب ان کے کنٹرول میں ہے۔ اوور''۔ چند لمحوں کے بعد شائی لاگ کی پریشان کن آواز آئی۔

''یس باس۔ ہم ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ان کے ہاتھوں میں چارجر ہیں جن پر انہوں نے انگوٹھے رکھے ہوئے ہیں جیسے ہی چارجر کے بٹنوں سے ان کے انگوٹھے ہٹیں گے ان کے جسم پر بندھے ہوئے بم چارج ہو جائیں گے اور یہاں

خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اوور“...... زونگی نے کہا۔

”کیا چاہتے ہیں یہ لوگ۔ اوور“...... شائی لاگ نے پوچھا۔

”یہ آدمی مجھ سے آپ کے اور ماسٹر کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اوور“...... زونگی نے کہا۔

”ہونہہ۔ میری بات کراؤ اس سے۔ اوور“...... شائی لاگ نے غصیلے لہجے میں کہا تو زونگی نے ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا۔

”میری بات غور سے سنو مسٹر شائی لاگ یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ اس وقت میں نے اور میرے ساتھیوں نے بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس سپاٹ پر تمہارا بے شمار اسلحہ موجود ہے۔ اگر ہم میں سے کسی ایک نے خود کو اُڑا لیا تو بلیک اسکارپین کا یہ سپیشل سپاٹ لمحوں میں راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس راکھ میں یہاں موجود منشیات بھی ختم ہو جائے گی اور بلیک اسکارپین کو کھربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اوور“...... عمران نے اس بار سنجیدگی سے اور انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ تم چاہتے کیا ہو یہ بتاؤ۔ اوور“...... شائی لاگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم فوراً یہاں آ جاؤ۔ جب تم یہاں آؤ گے تو تمہیں بتا دیا جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک گھنٹے تک تمہارا انتظار کریں گے۔ ایک گھنٹے کے بعد نہ ہم ہوں گے اور نہ بلیک

اسکارپین کا سپیشل سپاٹ اور اس سارے نقصان کے ذمہ دار صرف تم ہو گے۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے کہا اور اس نے جملہ مکمل ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اوور اینڈ آل کہا اور رابطہ منقطع کر دیا اور ٹرانسمیٹر زونگی کی طرف اچھال دیا جسے اس نے ہوا میں ہی دبوچ لیا۔ عمران نے اپنے دونوں پیر اٹھا کر زونگی کی میز پر رکھے اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی جیسے اب اسے سوائے شائی لاگ کے یہاں آنے کا انتظار کرنے کے اور کوئی کام نہ ہو۔

روزی راسکل اس آواز کو سن کر رک گئی تھی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ جس شخص نے اسے آواز دی تھی وہ اس کا جاننے والا تھا۔ یہ آدمی ان افراد میں سے تھا جن کی مدد سے روزی راسکل شوگران پہنچی تھی اور جن کی اطلاع پر اس نے ریڈ ڈریگن کے لئے کام کرنے والی لڑکی لی چان کو ہلاک کر کے اس سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا۔ وہ آدمی پستہ قد لیکن کسرتی جسم کا مالک نوجوان تھا۔ جو غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیوروں والی وردی پہن رکھی تھی۔

''ہوگو چن تم یہاں''...... روزی راسکل نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ یہیں رکیں میں ٹیکسی لاتا ہوں پھر ہم ٹیکسی میں بات کریں گے''......ہوگو چن نے کہا۔ روزی راسکل کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ جلدی کرو۔ میں یہاں خطرے میں ہوں''۔ روزی راسکل نے کہا تو ہوگو چن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں کے بعد روزی راسکل کے قریب ایک ٹیکسی رکی۔ اس میں ہوگو چن بیٹھا ہوا تھا۔

''آئیں مادام''...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل تیزی سے ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی ہوگو چن نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

''تم یہاں اور ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں''...... روزی راسکل نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کے لئے یہاں موجود تھا مادام''...... ہوگو چن نے مسکرا کر کہا۔

''میرے لئے۔ کیا مطلب''...... روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

''جب مجھے معلوم ہوا کہ شائی لاگ آپ کو ہوٹل شن شان سے اغوا کر کے لے گیا ہے تو میں بے حد پریشان ہوا اور میں نے فوری طور پر آپ کی تلاش شروع کر دی۔ میری کوشش تھی کہ میں جلد سے جلد شائی لاگ تک پہنچ کر اس بات کا پتہ لگا سکوں کہ اس نے آپ کو کہاں رکھا ہے۔ مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ کہیں وہ آپ کو ہلاک نہ کر دے۔ میں نے شائی لاگ کے گرد اپنے آدمی لگا دیئے تھے جو مجھے شائی لاگ کے بارے میں ایک ایک پل کی خبر دے

رہے تھے۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ آپ کو شائی لاگ نے کسی بلائنڈ ٹنل میں قید کر دیا تھا اور آپ وہاں سے بھاگ نکلی ہیں۔ آپ وہاں سے شائی لاگ کی رہائش گاہ پہنچ گئی تھیں جہاں آپ نے شائی لاگ کے محافظوں کا مقابلہ کیا اور پھر آپ کو گولیاں مار دی گئیں۔ پہلی اطلاع یہی تھی کہ آپ ہلاک ہو چکی ہیں لیکن اس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ آپ ابھی زندہ ہیں اور شائی لاگ نے آپ کو علاج کے لئے بلیوسن ہسپتال میں ایڈمٹ کرا دیا ہے۔ میں فوری طور پر بلیوسن ہسپتال پہنچ گیا اور جب میں نے اپنے ذرائع سے پتہ کیا تو میں کنفرم ہو گیا کہ واقعی آپ اسی ہسپتال میں ہیں۔ آپ کو علاج کے لئے ایک پرائیویٹ روم میں رکھا گیا تھا لیکن آپ کی حفاظت کے لئے بلیک اسکارپین نے وہاں ٹائٹ سیکورٹی کا بندوبست کیا تھا۔ وہ ہر آنے جانے والے کی چیکنگ کرتے تھے اور کسی کو بھی اس روم کی طرف نہیں جانے دیتے تھے جس میں آپ تھیں۔

میں اپنی ہر ممکن کوششوں میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سے میں اس روم تک پہنچ جاؤں جہاں آپ کو رکھا گیا تھا اور پھر میں آپ کو وہاں سے نکال کر لے جاؤں۔ لیکن میں اپنے مقصد میں کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ میرا چونکہ ہسپتال کے قریب رہنا ضروری تھا اس لئے میں یہاں ایک ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں موجود رہا تاکہ یہاں آنے والے مریضوں کے ذریعے آپ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر سکوں۔ مجھے اس بات کا بھی علم تھا

کہ آپ کی زندگی شدید خطرے میں ہے اور آپ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے۔ جب تک آپ کو ہوش نہ آ جاتا اس وقت تک میں آپ کو یہاں سے نکال کر نہیں لے جا سکتا تھا۔ اس لئے مجھے ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں یہاں رکنا پڑا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ جیسے ہی مجھے پتہ چلے گا کہ آپ کو ہوش آ گیا ہے تو میں فوری طور پر اپنے آدمیوں کو بلا کر ہسپتال پر ریڈ کر دوں گا اور آپ کو بلیک اسکارپین کے مسلح افراد سے بچا کر نکال لے جاؤں گا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب میں ہسپتال کا راؤنڈ لگانے اندر گیا تو مجھے پتہ چلا کہ آپ ایک نرس کا لباس پہن کر کمرے سے فرار گئی ہیں۔ چنانچہ میں باہر آ گیا تاکہ جیسے ہی آپ مجھے باہر کہیں دکھائی دیں میں فوری طور پر آپ کی مدد کر سکوں اور اب جب میں نے آپ کو اس طرف آتے دیکھا تو میں نے فوراً آپ کو پہچان لیا‘‘...... ہوگو چن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’گڈ شو۔ تم نے واقعی خود کو میرا وفادار ساتھی ثابت کیا ہے ہوگو چن۔ میں تمہاری اس وفاداری سے بے حد خوش ہوں اور میں تمہیں اس کا انعام ضرور دوں گی‘‘۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا

’’آپ زندہ ہیں اور میں آپ کو یہاں سے نکال لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میرے لئے یہی انعام ہے مادام‘‘۔ ہوگو چن نے پر خلوص لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"پھر بھی تم انعام کے مستحق ہو کیونکہ میں نے تمہیں جس کام کے لئے ہائر کیا تھا وہ تم پورا کر چکے ہو۔ تمہارے ذریعے میں لی چان سے وہ چیز حاصل کر چکی تھی جس کے لئے میں یہاں خصوصی طور پر آئی تھی۔ اس کے باوجود تم نے جس طرح مجھے بچانے کے لئے تگ و دو کی ہے اور میرے لئے یہاں ایک ٹیکسی ڈرائیور کے میک اپ میں رہے ہو یہ تمہارا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے اور روزی راسکل اپنے سر پر کسی کا احسان نہیں رکھتی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"یس مادام۔ میں آپ کے بارے میں سب جانتا ہوں۔ آپ کے ساتھ کام کر کے مجھے بے حد لطف آتا ہے"...... ہوگو چن نے کہا۔ وہ جیسے ہی ایک سڑک کی طرف مڑا اس کی نظریں اچانک ایک کار پر پڑیں اس کار کو دیکھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ریڈ ڈریگن کے آدمی ہمارے پیچھے ہیں۔ شاید انہوں نے آپ کو پہچان لیا ہے"۔ ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے پلٹ کر ونڈ سکرین سے پیچھے آنے والی ایک سفید کار کو دیکھا جس کی ونڈ سکرین کی سائیڈ پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ڈریگن بنا ہوا تھا۔

"یہاں کوئی ایسا اڈہ ہے جہاں پرائیویٹ ہیلی کاپٹر ملتے ہوں"۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

"یس مادام۔ یہاں ایک پرائیویٹ ایئر سروس کلب ہے۔ بلیو

مون ہیلی کاپٹر سروس"...... ہوگو چن نے کہا۔

"تو وہیں چلو اور کیا تمہارے پاس کوئی اسلحہ ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"یس مادام۔ پچھلی سیٹ کے نیچے ایک مشین گن موجود ہے"۔ ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے اٹھ کر سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو اسے وہاں سے ایک مشین گن مل گئی۔ مشین گن لوڈڈ تھی۔ وہ اب ہائی وے پر پہنچ گئے تھے۔ ہوگو چن نے کار ایک موڑ کی طرف موڑی تو روزی راسکل نے اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالا اور پیچھے دیکھنے لگی اور پھر جیسے ہی اس نے موڑ سے سفید کار کو مڑ کر اپنے پیچھے آتے دیکھا اس نے مشین گن کی نال باہر نکالی اور دوسرے لمحے زور دار تڑتڑاہٹ کے ساتھ پیچھے آنے والی سفید کار قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک پر الٹتی چلی گئی۔ روزی راسکل نے اس کا سامنے والا ایک ٹائر برسٹ کر دیا تھا۔ اسی لمحے سائیڈ سے ایک اور ویسی ہی سفید کار نکلی اور تیزی سے ٹیکسی کی طرف بڑھنے لگی۔

"اوہ مادام۔ ہیلی کاپٹر کا اڈہ تو ابھی دور ہے۔ ریڈ ڈریگن فورس یہاں آ گئی تو یہ ابھی ہمیں گھیر لیں گے"......ہوگو چن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ یہ ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے"...... روزی راسکل نے کہا۔ سفید کار تیز رفتاری سے اس کی سائیڈ پر آ گئی اور دوسرے لمحے روزی راسکل نے مشین گن اوپر کی اور ٹریگر دبا دیا۔

گولیاں سٹیئرنگ پر بیٹھے ہوئے ڈرائیور اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے آدمی کو چاٹ گئیں اور کار تیزی سے گھومی اور پھر سڑک پر ترچھی ہو کر ایک خوفناک دھماکے سے ایک درخت سے ٹکرا کر الٹتی چلی گئی۔

ہوگو چن فل رفتار ٹیکسی اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ سڑک پر دوڑنے والی عام کاریں سامنے سے ہٹ کر سائیڈوں میں ہوتی جا رہی تھیں۔

''ہوگو چن''...... روزی راسکل نے سیٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... ہوگو چن نے کہا۔

''کار سیدھے اڈے میں لے جا کر اس جگہ روکنا جہاں کوئی ہیلی کاپٹر کھڑا ہو۔ راستے میں مت رکنا چاہے تمہارے سامنے کوئی دیوار ہی کیوں نہ آ جائے''۔ روزی راسکل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... ہوگو چن نے کہا اور تیزی سے کار دوڑانے لگا۔ اگلے چوک کے قریب پہنچ کر اس نے کار تیزی سے دائیں طرف موڑ دی۔ اس قدر تیز رفتاری سے کار موڑنے کی وجہ سے کار ایک سائیڈ سے اٹھی اور دو وہیلز پر دوڑتی ہوئی موڑ کاٹ کر ایک بار پھر دھم سے سڑک پر سیدھی ہوئی اور ہوگو چن کے چہرے پر خوف ابھر آ گیا۔

''گڈ شو ہوگو چن۔ گھبراؤ مت۔ میں تمہارے ساتھ ہوں''۔

روزی راسکل نے کہا۔ اس نے ہوگو چن کا بدلتا ہوا چہرہ دیکھ لیا تھا اور سمجھ گئی تھی کہ یہ خطرناک ٹرن ہوگو چن سے اتفاقاً ہی ہوا ہے ورنہ وہ دانستہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے روزی راسکل نے اسے فوری طور پر حوصلہ دیا تھا۔ دو کاروں کے بعد ریڈ ڈریگن فورس کی کوئی اور کار ابھی تک ان کے پیچھے نہیں آئی تھی۔ روزی راسکل کے لئے یہ بات حیران کن نہیں تھی کہ ریڈ ڈریگن اس کے پیچھے کیوں لگی ہے۔ اس نے ریڈ ڈریگن کے ایک ٹاپ ایجنٹ کو ہلاک کیا تھا اسی وقت سے ریڈ ڈریگن یقینی طور پر اسے ہر طرف تلاش کرتی پھر رہی ہو گی اور روزی راسکل کو ابھی تک موقع نہیں ملا تھا کہ وہ اپنا میک اپ بدل سکے۔

''یس۔ یس مادام''...... ہوگو چن نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

''اچھا ایک منٹ کار روک دو''...... روزی راسکل نے اس کے لہجے میں خوف کا عنصر محسوس کرتے ہوئے کہا تو ہوگو چن نے کار سائیڈ پر روکنے کے لئے انڈیکیٹر دینا شروع کر دیا۔

''تم ادھر میری سیٹ پر آ جاؤ''...... کار کے رکتے ہی روزی راسکل نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ ہوگو چن نے سر ہلایا اور وہ بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ دوسرے لمحے روزی راسکل اس کی جگہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھی اور ہوگو چن پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ جیسے ہی ہوگو چن پچھلی سیٹ پر بیٹھا روزی راسکل نے

کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ کار اچھل کر آگے بڑھی تھی جیسے روزی راسکل کار نہیں بلکہ جیٹ جہاز چلا رہی ہو اور پھر کار واقعی پوری رفتار سے کسی جیٹ جہاز کی طرح سڑک پر جیسے اُڑتی چلی گئی۔ سامنے بے شمار گاڑیاں تھیں۔ روزی راسکل اس قدر مشاق انداز میں ان گاڑیوں کے دائیں بائیں سے کار نکال لے جاتی کہ پیچھے بیٹھے ہوئے ہوگو چن نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

''اڈہ کہاں ہے''...... روزی راسکل نے پوچھا۔

''اگلے چوک پر دائیں طرف براؤن رنگ کا ایک پھاٹک ہے۔ ساتھ ہی بڑی سی گرین عمارت ہے۔ اس پھاٹک سے ہم سیدھے ہینگرز تک پہنچ سکتے ہیں جہاں ہیلی کاپٹر اور چھوٹے طیارے کھڑے ہوتے ہیں''...... ہوگو چن نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوک اب قریب آ رہا تھا۔ اچانک سڑک کے کنارے پر کھڑی سفید رنگ کی ایک کار روزی راسکل کی کار کی طرف لپکی۔ اس کار کی ونڈ سکرین کی سائیڈ پر بھی ریڈ ڈریگن کا نشان بنا ہوا تھا۔ روزی راسکل نے اسے قریب آتے دیکھا تو اس نے اچانک سٹیئرنگ وہیل گھما دیا۔ اس کی کار کی سائیڈ سفید کار کی سائیڈ سے ٹکرائی اور ماحول زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے سفید کار مڑ کر سڑک کی دوسری طرف نشیب میں اترتی چلی گئی۔ روزی راسکل نے کار سیدھی کی اور دائیں طرف موڑ کر سامنے موجود براؤن گیٹ کی طرف لے آئی۔ گیٹ کھلا ہوا تھا

اور ایک کار اندر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ روزی راسکل نے دانتوں پر دانت جمائے اور اس نے کار کی رفتار یکلخت بڑھا دی۔ کار انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی پھاٹک سے گزر کر خوفناک دھماکے سے اندر جاتی ہوئی کار سے ٹکرائی اور وہ کار ایک جھٹکے سے ترچھی ہوئی اور روزی راسکل سائیڈ سے کار نکال کر لے گئی اس کی کار کی سائیڈ دوسری کار سے رگڑ کھاتی ہوئی آگے بڑھی اور وہ کار الٹ گئی۔ روزی راسکل اسی رفتار سے کار آگے بڑھا لے گئی۔ دوسرے لمحے اس کی کار رن وے کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ پھر روزی راسکل نے رن وے کے آخری حصے پر ایک پلیٹ فارم پر ایک بڑا ہیلی کاپٹر کھڑا دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ ہیلی کاپٹر کے گرد پانچ افراد کھڑے حیرت سے کار کو اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔

''ہوشیار ہوگو چن۔ ہمیں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے''۔ روزی راسکل نے کہا اور کار لے کر ہیلی کاپٹر کے پلیٹ فارم پر پہنچ گئی۔ اس کی بات سن کر ہوگو چن سیدھا ہو گیا۔ روزی راسکل نے پلیٹ فارم کے پاس کار روکی اور پھر فضا اچانک مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ ہوگو چن نے روزی راسکل کی پچھلی سیٹ پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھا کر اس کی نال کھڑکی سے نکالتے ہوئے پلیٹ فارم پر کھڑے افراد کو نشانہ بنایا تھا اور پانچوں افراد اس کی گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے۔

"گڈ شو۔ آؤ جلدی"...... روزی راسکل نے چیخ کر کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اچھل کر باہر آئی اور تقریباً اُڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کے پلیٹ فارم پر چڑھتی چلی گئی۔ چند ہی لمحوں میں وہ پائلٹ سیٹ پر تھی۔ ہوگو چن نے بھی ہیلی کاپٹر کے اندر آنے میں دیر نہیں کی تھی۔ روزی راسکل نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی اسے سٹارٹ کیا اور پھر اسے تیزی سے اوپر اٹھانے لگی۔ اس نے فیول ٹینک کا میٹر چیک کیا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ فیول ٹینک فل تھا۔

"مشین گن لے کر دروازے کے پاس رہو۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر ہماری طرف آئے تو اس کے فیول ٹینک پر فائر کھول دینا"۔ روزی راسکل نے کہا تو ہوگو چن نے سائیڈ کی کھڑکی کھول لی اور باہر دیکھنے لگا۔

روزی راسکل ہیلی کاپٹر بلندی پر لائی تو یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کہ اڈے کے محافظ دور سے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کرتے ہوئے اس طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ نزدیک آتے روزی راسکل نے ہیلی کاپٹر موڑا اور اسے تیزی سے ایک طرف اُڑائے لے گئی۔ اسے اڈے سے دور جاتے دیکھ کر ہوگو چن کے چہرے پر بھی اطمینان آ گیا۔

"اس قدر زخمی ہونے کے باوجود آپ نے بے حد بہادری اور دلیری سے کام لیا ہے مادام"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل

مسکرا کر رہ گئی۔

"تابات کی طرف جانے والی سڑک کون سی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ اور سنو میں نے جلد سے جلد اس ہیلی کاپٹر کو چھوڑ دینا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم کسی سڑک کے کنارے ہیلی کاپٹر اتار کر وہاں سے کوئی کار حاصل کریں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر میں رہے تو پرائیویٹ سروس والے ہیلی کاپٹر ہائی جیک ہونے کی اطلاع ایئر فورس کو دے دیں گے اور اگر ایئر فورس نے ہمیں گھیر لیا تو پھر ہمارا زندہ بچنا ناممکن ہو جائے گا"...... ہوگو چن نے کہا اور پھر وہ روزی راسکل کی رہنمائی کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ ان پہاڑیوں میں ایک پتلی سڑک بل کھاتی ہوئی جا رہی تھی۔

"مادام۔ اس سڑک کے کنارے پر ہیلی کاپٹر اتار دیں۔ یہاں سے ہم آسانی سے کوئی کار حاصل کر لیں گے"...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم کرنی شروع کر دی اور پھر ایک پہاڑی کے عقب میں لا کر اس نے ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر لینڈ کر دیا۔ نیچے آتے ہوئے ایک سائیڈ پر اسے لکڑیوں کے تختے کا بنا ہوا ایک خوبصورت کاٹیج دکھائی دیا۔ باہر ایک لمبے قد کا شوگرانی کھڑا تھا جو سر اٹھائے ہیلی کاپٹر کو نیچے آتا دیکھ رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو شونگی ہے۔ ہاکا شونگی"...... ہوگو چن نے کاٹیج کے پاس کھڑے شوگرانی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاکا شونگی۔ کیا مطلب"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"یہ شوگران کے ایک اسمگلر کا بیٹا ہے مادام۔ لیکن یہ یہاں کیا کر رہا ہے"...... ہوگو چن نے کہا۔ روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نکل آیا۔ ہوگو چن بھی باہر آ گیا۔ روزی راسکل کچھ سوچ کر کاٹیج کے پاس کھڑے نوجوان کی طرف بڑھنے لگی جو بدستور اپنی جگہ کھڑا تھا۔ ابھی روزی راسکل اس کے قریب پہنچی ہی تھی کہ سائیڈ کی چٹانوں سے دو مسلح افراد نکلے اور انہوں نے یک لخت مشین گنیں روزی راسکل اور ہوگو چن پر تان لیں۔

"خبردار۔ وہیں رک جاؤ ورنہ بھون دیں گے"...... ایک آدمی نے چیخ کر کہا۔

"ہاکا۔ میں ہوگو ہوں۔ ہوگو چن"...... ہوگو چن نے کاٹیج کے پاس کھڑے شوگرانی کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو شوگرانی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہوگو چن۔ تم یہاں"...... نوجوان نے اس کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ مادام ساؤ ہیں میری باس اور مادام یہ میرا دوست ہاکا شونگی ہے"...... ہوگو چن نے پہلے ہاکا شونگی اور پھر روزی

راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ روزی راسکل کو وہ مادام ساؤ کے نام سے ہی جانتا تھا۔ ہاکا کے اشارے پر مشین گن برداروں نے مشین گنوں کی نالیں نیچے کر لی تھیں اور وہ دونوں اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ ہاکا نے ہوگو چن سے بے حد گرمجوشی سے ہاتھ ملایا تھا۔

"کچھ کہنے سننے سے پہلے اس ہیلی کاپٹر کو یہاں سے ہٹا دو شونگی۔ ہمارے پیچھے ریڈ ڈریگن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے وہ یہاں پہنچ جائیں پھر میں تمہیں ساری تفصیل بتاتا ہوں"۔ ہوگو چن نے کہا۔

"ریڈ ڈریگن۔ اوہ۔ لی چن اس ہیلی کاپٹر کو فوراً کہیں دور چھوڑ آؤ اور تم دونوں آؤ میرے ساتھ۔ بے فکر رہو۔ میرے ہوتے ہوئے ریڈ ڈریگن فورس تو کیا یہاں فوج بھی نہیں آ سکتی"...... ہاکا نے پہلے اپنے ایک ساتھی سے اور پھر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور کیبن کی طرف مڑ گیا۔ روزی راسکل کو اس ہاکا کا اطمینان اور بے خوفی پسند آیا تھا۔

"کیا یہ تمہارا کاٹیج ہے"...... ہوگو چن نے ہاکا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں جب بھی شہری زندگی سے بور ہو جاتا ہوں اور اپنے کاموں سے تھک جاتا ہوں تو ریسٹ کرنے کے لئے ان ویران پہاڑیوں میں آ جاتا ہوں"...... ہاکا نے کہا اور ہوگو چن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاکا انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا

جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔

”بیٹھو۔ میں تمہارے لئے کچھ پینے کے لئے لاتا ہوں“۔ ہاکا نے کہا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

”کیا ہم اس پر اعتماد کر سکتے ہیں“...... روزی راسکل نے ہاکا کو باہر جاتے دیکھ کر ہوگو چن سے پوچھا۔

”آپ بے فکر رہیں مادام۔ ہاکا ہماری فیلڈ کا آدمی ہے اور میں نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق شوگران کے بڑے اسمگلر گروپ سے ہے اور یہ خود بھی اسمگلر ہے۔ یہ ہمارے بہت کام آ سکتا ہے“...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔ کچھ دیر کے بعد ہاکا تین گلاس اور ایک بوتل لے کر اندر آ گیا۔

”سوری۔ میں شراب نہیں پیتی“...... روزی راسکل نے کہا تو دونوں حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا میں آپ کو لیمن جوس لا دوں مادام“...... ہاکا نے کہا۔

”ہاں۔ یہ مناسب رہے گا“...... روزی راسکل نے کہا تو ہاکا ایک بار پھر باہر نکل گیا۔

”مادام۔ کیا آپ واقعی شراب نہیں پیتیں“...... ہوگو چن نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”موڈ ہو تو پیتی ہوں ورنہ نہیں۔ یہ آدمی ہمارے کس کام آ سکتا ہے“...... روزی راسکل نے پوچھا۔

”ہم اس کی مدد سے تابات کے جنگلوں میں پہنچ جا سکتے ہیں

مادام۔ اس کی تنظیم بہت باوسائل ہے۔ اگر یہ آپ کو تابات کے شارلنگ جنگل تک پہنچا دے تو میں وہاں سے آپ کو کہیں بھی لے جا سکتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ اس سے یہ کام میں کرا لوں گا۔ ہم نے اگر اپنے طور پر تابات کے جنگلوں کی طرف جانے کی کوشش کی تو ریڈ ڈریگن اور دوسری فورسز ہمیں شاید چند کلو میٹر بھی آگے بڑھنے کا موقع نہ دیں“...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

”تو تم سمجھ گئے ہو کہ میں اب یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں“۔ روزی راسکل نے کہا۔

”یس مادام۔ جس کام کے لئے آپ یہاں آئی تھیں وہ کام آپ کر چکی ہیں اور اب آپ بلیک اسکارپین کے چنگل سے بھی نکل آئی ہیں اس لئے آپ کا یہاں رکنے کا مجھے کوئی جواز نظر نہیں آ رہا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہتی ہیں“...... ہوگو چن نے کہا تو روزی راسکل ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ کچھ دیر کے بعد ہاکا لیمن جوس کا ایک گلاس لے آیا اور اس نے گلاس روزی راسکل کو دے دیا۔ روزی راسکل لیمن جوس کے سپ لینے لگی جبکہ ہوگو چن اور ہاکا شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔

”تو آپ بلیک اسکارپین کو ڈاج دے کر نکلی ہیں مادام“۔ ہاکا نے اچانک روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر

نہ صرف روزی راسکل بلکہ ہوگو چن بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تمہیں کیسے پتہ ہے کہ یہ بلیک اسکارپین کو ڈاج دے کر آئی ہیں''...... ہوگو چن نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو ہاکا بے اختیار مسکرا دیا۔

''میں نے مادام ساؤ کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ زخمی تھی اور بلیک اسکارپین نے علاج کے لئے انہیں بلیو سن ہسپتال میں رکھا ہوا تھا۔ ان کے لباس سے صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ وہاں سے کیسے فرار ہوئی ہیں۔ پھر جیسا کہ تم نے بتایا کہ تمہارے پیچھے ریڈ ڈریگن ہے تو میں نے باہر جا کر ریڈ ڈریگن میں موجود اپنے ایک مخبر سے رابطہ کیا۔ جس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسی لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں جس نے ان کے باس فوشان کو ہلاک کیا تھا اور وہ کئی روز سے اسے پورے شہر میں تلاش کر رہے تھے۔ یہ چونکہ میک اپ میں تھی اس لئے ریڈ ڈریگن کی طرف سے ہر سڑک پر خصوصی طور پر ایسے کیمرے لگا دیئے گئے تھے جو میک اپ میں موجود مادام ساؤ کو چیک کر سکتے تھے اور کیمروں کا لنک ایک کمپیوٹرائزڈ مشین سے کر دیا گیا تھا تاکہ جیسے ہی سیکورٹی کیمرے مادام ساؤ کو مارک کریں اسی وقت ریڈ ڈریگن تک رپورٹ پہنچ جائے کہ مادام ساؤ کہاں اور کس سڑک پر ہے۔ اب انہیں رپورٹ ملی تو وہ فوری طور پر تمہارے پیچھے لگ گئے تھے اور تم

نوں نے ریڈ ڈریگن کی تین کاریں تباہ کی جن میں دس سے زائد دمی ہلاک ہوئے ہیں اور پھر تم دونوں ایک پرائیویٹ ہیلی کاپٹر روس کلب میں گھس گئے تھے جہاں تم نے زبردستی ایک ہیلی کاپٹر ئی جیک کیا اور اسے لے کر یہاں آ گئے''...... ہاکا نے تفصیل ناتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کے ساتھ ساتھ رہا ہو۔

''کافی تیز ہو''...... روزی راسکل نے کہا۔

''میری فیلڈ ہی ایسی ہے مادام کہ مجھے ہر بات فوری معلوم کرنی پڑتی ہے اور ہر طرف دھیان رکھنا پڑتا ہے''...... ہاکا نے کہا۔

''گڈ شو، مجھے تمہارا یہ انداز اچھا لگا ہے''۔روزی راسکل نے کہا

''اب آپ بتائیں کہ میں آپ کے کس کام آ سکتا ہوں۔ ہوگو میرا دوست ہے اور اس کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں اور وہ بھی بغیر کسی معاوضے کے''...... ہاکا نے کہا۔

''میں شوگران سے نکلنا چاہتی ہوں۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھے کون سی سرحد کراس کراتے ہو۔ اگر تم مجھے کافرستان پہنچا دو تو بھی ٹھیک ہے اور اگر پاکیشیا پہنچا دو تب بھی''...... روزی راسکل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ بتائیں آپ نے کہاں جانا ہے''...... ہاکا نے پوچھا۔

''کہا ہے نا کہ کہیں بھی''...... روزی راسکل نے کہا۔

''اگر میں آپ کو پاکیشیا پہنچا دوں تو''...... ہاکا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پاکیشیا پہنچ کر میں کہیں بھی نکل سکتی ہوں''۔

روزی راسکل نے سادہ سے لہجے میں کہا وہ اسے یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ بات ہوگو چن بھی نہیں جانتا تھا۔

"اوکے۔ پھر میں یہ کام آج ہی کر دوں گا۔ میرا مال آج پاکیشیا کی سرحد پر ڈلیور ہونے والا ہے۔ سامان کے ساتھ میں آپ کو بھی وہاں پہنچا دوں گا"...... ہاکا نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ خاصی حد تک چہرہ شناس تھی۔ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ہاکا واقعی ایک مخلص انسان ہے اور وہ جو کہہ رہا ہے وہی کرے گا۔

"آپ کے پیچھے چونکہ ریڈ ڈریگن اور بلیک اسکارپین لگی ہوئی ہے اس لئے آپ دونوں میک اپ کر لیں اور لباس بدل لیں۔ پھر میں خود آپ کو شارلنگ جنگل کی طرف لے جاؤں گا"...... ہاکا نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر ہاکا روزی راسکل کو ایک کمرے میں لے گیا اور اسے ایک جدید میک اپ کٹ دے دی اور ایک بڑی سی وارڈ روب کھول دی جس میں لیڈیز لباس موجود تھے۔ ان لباسوں کے بارے میں ہاکا شونگی نے بتایا تھا کہ یہ اس کی منگیتر کے ہیں جو اس کے ساتھ اکثر چھٹیاں گزارنے اس کاٹیج میں آتی رہتی ہے۔

"میں کار تیار کراتا ہوں۔ آپ تیار ہو کر آ جائیں"...... ہاکا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ روزی

ل نے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا حلیہ
ا چکا تھا۔ اس نے میک اپ کی مناسبت سے وراڈ روب سے
۔ لباس نکالا اور کمرے سے ملحق ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ کچھ
دیر میں وہ تیار ہو کر باہر آ گئی۔ اس نے کمرے سے باہر جا کر
و چن کو کمرے میں بھیج دیا تا کہ وہ بھی میک اپ اور لباس تبدیل
ر لے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کاٹیج سے نکل رہے تھے جہاں ہاکا
گی سیاہ رنگ کی بڑی اور جدید ماڈل کی ایک کار کے پاس کھڑا
ا۔

"گڈ شو۔ آپ تو واقعی باکمال ہیں مادام۔ ایسا شاندار میک کیا
ہے کہ اگر آپ کے جسم پر میری منگیتر کا لباس نہ ہوتا تو میں شاید
ا آپ کو پہچانتا"...... ہاکا نے روزی راسکل کا میک اپ دیکھ کر
ریف بھرے لہجے میں کہا تو روزی راسکل مسکرا دی۔

"آئیں۔ بیٹھ جائیں کار میں"...... ہاکا نے کہا تو روزی
اسکل کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی اور ہوگو چن سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا
بکہ ہاکا نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور کار آگے بڑھا دی۔

"اسلحہ ہے نا کار میں"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"یس مادام۔ بے فکر رہیں۔ مجھے ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے میں ہر وقت تیار رہتا ہوں"...... ہاکا نے مسکرا کر کہا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ بیس کلو میٹر

کے سفر کے بعد کار جب ایک موڑ مڑی تو ہاکا نے یکلخت کار
بریک لگا دیئے کیونکہ سامنے ریڈ ڈریگن فورس نے روڈ بلاک کر ر
تھا۔ وہاں دس سے زائد افراد موجود تھے جو آنے والی گاڑیوں
تلاشی لے رہے تھے۔

''فکر نہ کرو۔ یہ سب مجھے جانتے ہیں۔ میں ان سے نپٹ لو
گا۔ تمہارا نام ہوشان ہے اور مادام آپ میری منگیتر سی کاؤ ہیں''
ہاکا نے کہا تو روزی راسکل اور ہوگوچن نے اثبات میں سر ہلا د
روزی راسکل نے ریڈ ڈریگن فورس کو دیکھ کر سیٹ کے نیچے ہا
ڈالا تو اسے وہاں سے ایک لوڈڈ مشین پسٹل مل گیا۔ مشین پسٹ
دیکھ کر روزی راسکل کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے مشی
پسٹل اپنے نیچے رکھ لیا تاکہ ضرورت کے وقت وہ اسے استعمال
سکے۔

ان کی کار کے آگے دو کاریں تھیں۔ تقریباً دس منٹ کے ب
آگے والی کاریں کلیئر ہو کر آگے بڑھ گئیں تو ہاکا نے کار آگے بڑ
دی تو دو افراد تیز تیز چلتے ہوئے کار کی طرف بڑھے۔

''کیا بات ہے شین ون۔ آج یہاں کس لئے چیکنگ ہو رہ
ہے''...... ہاکا نے کھڑکی سے سر نکالتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مسٹر ہاکا تم یہاں''...... ایک نوجوان نے اسے دیکھ
چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ میرے دوست ہیں ہوشان اور یہ میری منگیتر سی ک

ہے''...... ہاکا نے کہا۔

''سوری مسٹر ہاکا۔ آپ کو اور آپ کے دوستوں کو ہم سب سے
اون کرنا پڑے گا۔ ہمیں دو مجرموں کی تلاش ہے جنہوں نے
ارے بہت سے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور ان دونوں مجرموں کو
لاش کرنے کے لئے بے حد سخت آرڈرز دیئے گئے ہیں''...... شین
ن نے اس بار روکھے لہجے میں کہا تو ہاکا کے چہرے پر تناؤ آ
گیا۔

''شین ون۔ کیا تم میری توہین کر رہے ہو''...... ہاکا نے انتہائی
صیلے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ میں مجبور ہوں۔ تمہارے ساتھیوں کے قد و قامت
ان مجرموں سے ملتے ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے اس لئے انہیں
باہر آ کر ہمارے چند سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے۔ ہم ان
کے میک اپ چیک کریں گے۔ یہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ یہی
م سب کے لئے بہتر ہو گا''...... شین ون نے اسی انداز میں کہا۔

''لیکن......'' ہاکا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''پلیز۔ اور آپ دونوں کار سے باہر آ جائیں''...... شین ون
نے پہلے ہاکا سے اور پھر جھک کر روزی راسکل اور ہوگوچن کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ہاکا۔ میں ایکشن کے لئے تیار ہوں''...... روزی راسکل
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل ہاتھ میں

لے لیا اور کار کا دروازہ کھولنے لگی۔ ہاکا نے اس کی بات سن کر
اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"جلدی کرو۔ فوراً باہر آؤ۔ ورنہ......" شین ون کے ساتھ
کھڑے دوسرے آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور روزی راسکل کار
دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

"میں چیکنگ کرا لوں پھر تم کرا لینا"...... روزی راسکل نے
ہوگو چن سے کہا تو ہوگو چن جو اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر با
نکلنے لگا تھا وہیں رک گیا۔

"نہیں۔ تم بھی باہر آؤ"...... شین ون نے کرخت لہجے میں
کہا۔ روزی راسکل کار سے نکل کر دروازے کے پاس ہی رک
تھی۔ اس کا گن والا ہاتھ سائیڈ پر تھا۔ اس کی نظریں وہاں مو
ڈریگن فورس کے افراد پر جمی ہوئی تھیں جو سڑک پر ہی موجود
اور سامنے کی طرف کھڑے تھے۔ ان کی پوزیشن چیک کرتے
روزی راسکل نے اچانک مشین پسٹل والا ہاتھ سیدھا کیا۔ اس
پہلے کہ شین ون اور اس کا ساتھی کچھ سمجھتے اچانک روزی راسکل
مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور وہ دونوں چیختے ہوئے اور لٹو
طرح گھومتے ہوئے گرے اور ساکت ہو گئے۔ فائرنگ کی آواز
کر سامنے کھڑے مسلح افراد چونک پڑے اور انہوں نے اپنی مشی
گنیں سیدھی کی ہی تھیں کہ روزی راسکل بجلی کی سی تیزی سے ا
کی طرف دوڑ پڑی اور دوڑتے دوڑتے اس نے سڑک کے دائ

بائیں کھڑے مسلح افراد پر مسلسل گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ مسلح
افراد اچھل اچھل کر گر رہے تھے۔ دو افراد نے گولیوں سے بچنے
کے لئے سڑک کی سائیڈ میں چھلانگیں لگائیں لیکن روزی راسکل
نے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور پھر وہ بھی گولیوں سے
چھلنی ہوتے چلے گئے۔

ان تمام افراد کو گولیوں کا شکار ہوتے دیکھ کر ہاکا نے کار ایک
جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ روزی راسکل سائیڈ میں آئی تو ہاکا نے
کار روک دی۔ روزی راسکل نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا
اور پچھلی سیٹ پر آ گئی۔

"چلو"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا اور ہاکا نے بجلی
کی سی تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ سڑک کے درمیان ایک کار
ترچھی کھڑی تھی ہاکا نے کار سائیڈ میں لاتے ہوئے اس کار کے
کنارے پر ٹکر ماری تو کار سڑک پر لٹو کی طرح گھومتی ہوئی الٹ گئی
اور ہاکا تیزی سے کار سائیڈ سے نکالتا لے گیا۔

"اب ہمیں رکے بغیر تیزی سے شارلنگ جنگل جانا ہے۔ اگر
دیر ہو گئی تو ریڈ ڈریگن فورس اس بار ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ لے کر
یہاں پہنچ جائے گی اور ہمیں ان سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ
نہیں ملے گی"...... ہاکا نے کہا اور پھر اس نے کار کو انتہائی برق
رفتاری سے اُڑانا شروع کر دیا۔ آگے جا کر وہ کار مین سڑک پر
لے جانے کی بجائے سائیڈ کے کچے راستے پر لے آیا اور پھر اس

نے کار پہاڑی راستوں پر دوڑانی شروع کر دی۔ دو گھنٹوں تک ان کا سفر پہاڑی راستوں پر جاری رہا۔ ایک متوازی سڑک پر آتے ہی روزی راسکل کو سامنے ایک جنگل دکھائی دیا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ شارلنگ جنگل ہے۔ خود کو جنگل کے قریب پہنچتے دیکھ کر اس کے چہرے پر گہرا اطمینان آ گیا۔ ابھی وہ جنگل کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں اپنے سروں پر ایک ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک ہیلی کاپٹر اپنے سروں سے گزرتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر دیکھ کر ہاکا اور ہوگو چن کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ روزی راسکل بھی ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔ ہیلی کاپٹر آگے جا کر مڑا اور پھر اس کی بلندی کم ہوتی ہوئی دکھائی دی اور وہ کار کی سائیڈ پر اڑنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کی ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی جہاں ایک شوگرانی کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس شوگرانی کی آنکھوں پر دوربین لگی ہوئی تھی اور وہ اسی کار کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”بلیک اسکارپین۔ یہ تو بلیک اسکارپین کا ہیلی کاپٹر ہے۔ میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں“...... ہاکا نے چونکتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر روزی راسکل اور ہوگو چن کے چہروں پر تناؤ سا آ گیا۔

”کیا اس شخص کو تم جانتے ہو جو ہمیں دوربین سے دیکھ رہا ہے“...... روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ بلیک اسکارپین کا رائٹ ہینڈ شائی لاگ ہے“۔ ہاکا نے کہا تو شائی لاگ کا سن کر روزی راسکل کا چہرہ غصے سے بگڑتا چلا گیا۔ شائی لاگ ہی وہ انسان تھا جس نے اسے اغوا کیا تھا اور سے ایک تاریک ٹنل میں ہلاک ہونے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل ان کی کار کے ساتھ ساتھ اڑ رہا تھا۔ اچانک ہیلی کاپٹر کے نیچے ایک خانہ کھلا اور وہاں سے ایک طاقتور مشین گن نکل کر ابھر آ گئی۔ مشین گن دیکھ کر روزی راسکل اور اس کے ساتھی چونک پڑے اور پھر انہوں نے مشین گن کو موو ہوتے دیکھا۔ مشین گن کی ال ان کی کار کی طرف گھوم رہی تھی۔

”کار روکو۔ جلدی روکو۔ وہ ہمارا نشانہ لے رہے ہیں“۔ ہوگو ن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو ہاکا نے اپنے جسم کی پوری اقت لگا کر کار کی بریکیں لگا دیں۔ کار چونکہ کچے اور ناہموار راستے پر دوڑ رہی تھی اس لئے جیسے ہی کار کو بریکیں لگیں کار کو ایک زور ار جھٹکا لگا اور کار ہوا میں اچھل گئی اور دوسرے لمحے ہوا میں الٹتی لی گئی۔ کار کے اچھلنے اور الٹنے کی وجہ سے روزی راسکل کو یوں حسوس ہوا جیسے اس کا دماغ کسی تیز رفتار طوفانی بگولے کی زد میں آ گیا ہو۔ دوسرے لمحے کار زور دار دھماکے سے وہاں موجود ایک ٹان سے ٹکرائی اور روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی اری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ اس کے دماغ پر یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا۔ اسے اتنا بھی موقع نہیں ملا تھا کہ وہ سر جھٹک کر دماغ میں چھانے والا اندھیرا دور کر سکے۔

ایک کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹائیگر اور مہوجنگ رک گئے۔ ٹائیگر کے اشارے پر مہوجنگ نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

''یس''...... دروازے کے پاس لگے انٹرکام سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''شائی لاگ ہوں ماسٹر''...... ٹائیگر نے انٹرکام کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ وہ مہوجنگ کے ساتھ شہر سے ہٹ کر ایک الگ تھلگ اور بڑی عمارت میں آیا تھا۔ اس عمارت میں بے شمار کمرشل آفس بنے ہوئے تھے۔ کار پارک کر کے مہوجنگ اسے پلازہ کے ٹاپ فلور پر لے آیا تھا اور پھر وہ اسے لے کر ایک آفس میں آ گیا جہاں ملٹی امپورٹ ایکسپورٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا۔

آفس خاصا شاندار تھا اور وہاں کام کرنے والے افراد اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں سے کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

آفس کے اختتام پر ایک الگ کیبن بنا ہوا تھا جس کے دروازے پر مینجنگ ڈائریکٹر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ مہوجنگ جب ٹائیگر کو لے کر مینجنگ ڈائریکٹر کے آفس کے دروازے پر رکا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ بلیک اسکارپین نے ڈاجنگ کے لئے امپورٹ ایکسپورٹ کا سائیڈ بزنس شروع کر رکھا ہے اور وہ اس بزنس کی آڑ میں اپنا سینڈیکیٹ چلاتا تھا۔ وہ چونکہ ایک معروف امپورٹر اور ایکسپورٹر تھا اس لئے شاید کسی کو آج تک اس بات کا شک نہیں ہوا تھا کہ اس کا تعلق بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ سے ہوسکتا ہے۔

''تم یہاں رکو۔ میں ماسٹر سے مل کر آتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھل گیا اور سامنے ایک وسیع کمرہ دکھائی دیا جہاں ایک جہازی سائز کی میز لگی ہوئی تھی اور میز کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم والا ادھیڑ عمر شخص بیٹھا دکھائی دیا۔ ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر زخموں کے خاصے نشان تھے۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی اور وہ غور سے ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔

''آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... ادھیڑ عمر نے کہا تو ٹائیگر اندر آ گیا۔

''بیٹھو''...... بلیک اسکارپین نے کہا تو ٹائیگر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مجھے خوشی ہے کہ تمہیں ریڈ نوٹ مل گیا ہے ورنہ میں اس کے لئے واقعی پریشان تھا'' ...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ مجھے اتفاقاً ہی اس کا پتہ چل گیا تھا ورنہ شاید ہم اسے ڈھونڈتے ہی رہ جاتے'' ...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کی نظریں کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کمرے کی دیواروں کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس کمرے میں ہونے والی بات چیت نہ باہر سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی تھی۔

''کیا دیکھ رہے ہو'' ...... بلیک اسکارپین نے اس کا کمرے کا جائزہ لینے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں ماسٹر'' ...... ٹائیگر نے فوراً سنبھل کر کہا۔

''کہاں ہے وہ ریڈ نوٹ'' ...... بلیک اسکارپین نے پوچھا تو ٹائیگر نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے ایک لفافہ نکال کر اٹھتے ہوئے بلیک اسکارپین کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک اسکارپین نے اس سے لفافہ لیا۔ لفافہ سیلڈ تھا اور قدرے پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا مطلب۔ لفافہ تو سیلڈ ہے اور یہ پھولا ہوا بھی ہے۔ کیا تم نے اسے کھولا نہیں تھا'' ...... بلیک اسکارپین نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے کھول کر چیک کیا تھا ماسٹر۔ اس میں اصلی ریڈ

نوٹ ہے۔ یہاں آتے ہوئے میں نے احتیاطاً لفافہ دوبارہ سیلڈ کر دیا تھا'' ...... ٹائیگر نے جواب دیا تو بلیک اسکارپین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک اسکارپین نے میز پر پڑا ہوا پیپر کٹر اٹھایا اور اس نے جیسے ہی لفافے کی سائیڈ کاٹی اسی لمحے لفافے سے گیس کا بھبکا نکل کر اس کی ناک سے ٹکرایا۔ بلیک اسکارپین نے غیر ارادی طور پر گیس سے بچنے کی کوشش کی لیکن اتنی دیر تک گیس اپنا کام کر چکی تھی۔ بلیک اسکارپین ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر وہ یوں کرسی پر گر گیا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور اس کا سر زور سے میز کے کنارے سے ٹکرایا۔

بلیک اسکارپین کو بے ہوش ہوتا دیکھ کر ٹائیگر اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے فوراً دروازے کو لاک کر دیا۔ دروازہ لاک کرتے ہی وہ واپس میز کی طرف آیا اور اس نے میز کے پیچھے آ کر بلیک اسکارپین کو اس کے کاندھوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور پھر اسے کرسی سمیت پیچھے گھسیٹ لیا۔ کرسی گھسیٹ کر ٹائیگر نے جیب سے ایک پتلی رسی کا بنڈل نکالا اور پھر وہ تیزی سے اسے باندھنے لگا۔

یہاں آنے سے پہلے ٹائیگر مہوجنگ کے ساتھ ایک بار پھر شائی لاگ کے پرانے ٹھکانے پر گیا تھا۔ اس نے چونکہ بلیک اسکارپین کو ریڈ نوٹ ملنے کی نوید سنائی تھی اس لئے اس کا انتظام کرنا ضروری

تھا۔ ریڈ نوٹ کی جگہ اس نے ایک لفافے میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول رکھ دیا تھا تاکہ جیسے ہی بلیک اسکارپین لفافہ کھولے وہ اس گیس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو جائے۔ فوری طور پر بلیک اسکارپین جیسے خطرناک انسان کو شکار کرنے کا یہ سب سے آسان اور بہترین طریقہ تھا جس سے ٹائیگر کو بلیک اسکارپین کی طرف سے مزاحمت کا بھی کوئی خطرہ نہیں تھا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ ٹائیگر نے بلیک اسکارپین کو لفافہ دیتے وقت دو انگلیوں کا دباؤ ڈال کر لفافے میں موجود کیپسول توڑ دیا تھا۔ جس سے لفافے میں گیس بھرنی شروع ہو گئی تھی اور لفافہ پھول گیا تھا۔ ریڈ نوٹ کے لالچ میں بلیک اسکارپین، ٹائیگر کے نفسیاتی داؤ میں آ گیا تھا اور لفافے سے نکلنے والی گیس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔

بلیک اسکارپین کو اس نے رسی سے مضبوطی سے باندھ دیا تھا۔ باندھنے کے بعد ٹائیگر نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی سپرے گن نکال اور پھر اس نے بلیک اسکارپین کے چہرے پر سپرے کرنا شروع کر دیا۔ اس نے بلیک اسکارپین کے سارے چہرے پر سپرے کیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد بلیک اسکارپین کے چہرے کی جلد پر اچانک بلبلے سے بننا اور پھوٹنا شروع ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بلبلے بنتے اور پھوٹتے دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے بلیک اسکارپین کا میک اپ چیک کیا تھا اور سپرے کرنے پر اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک اسکارپین میک

یں ہی ہے۔ سپرے سے بننے والے بلبلوں سے بھاپ نکل رہی تھی اور بلیک اسکارپین کے چہرے کا میک اپ اُڑتا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں بلیک اسکارپین کا چہرہ صاف ہو گیا۔

”ہونہہ۔ تو یہ ہے بلیک اسکارپین کا اصلی چہرہ“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔ بلیک اسکارپین شکل و صورت سے ایکریمی نژاد معلوم ہو رہا تھا جبکہ اس نے شوگرانی فرد کا میک اپ کر رکھا تھا۔ چند لمحے ٹائیگر اسے دیکھتا رہا پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس کا دہانہ بلیک اسکارپین کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور بند کر کے واپس جیب میں رکھ لی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک اسکارپین کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر بندھا ہوا ہے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ شائی لاگ تم۔ تم“...... بلیک اسکارپین نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے جیب سے ایک پتلا اور تیز دھار خنجر نکال لیا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس اور تم نے مجھے اس طرح باندھا کیوں ہے“...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہاری موت کا انتظام''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو بلیک اسکارپین بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا کیا تم شائی لاگ نہیں ہو''...... بلیک اسکارپین نے اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''شائی لاگ تو کب کا جہنم واصل ہو چکا ہے۔ اب تمہاری باری ہے مسٹر مارگ ٹام''...... ٹائیگر نے کہا اور مارگ ٹام کا سن کر بلیک اسکارپین بری طرح سے چونک پڑا۔

''مارگ ٹام۔ کون مارگ ٹام''...... بلیک اسکارپین نے کمال مہارت سے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''وہ مارگ ٹام جو چند سال پہلے ایکریمین بلیک سینڈیکیٹ کا چیف ہوا کرتا تھا اور اس کے خلاف ایک ایجنسی نے فل آپریشن کرتے ہوئے ایک ہی دن میں اس کا سارا سینڈیکیٹ ختم کر دیا تھا۔ اس آپریشن میں یہ اطلاعات بھی تھیں کہ بلیک سینڈیکیٹ کا بگ باس مارگ ٹام بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب تمہیں زندہ اور شوگران میں بلیک اسکارپین کے روپ میں دیکھ کر مجھے بھی واقعی حیرت ہو رہی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے دیکھ کر۔ کیا مطلب۔ میرا مارگ ٹام سے کیا تعلق''۔ بلیک اسکارپین نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا میک اپ صاف ہو چکا ہے مارگ ٹام۔ اب تم مجھ

سے اپنی اصلیت نہیں چھپا سکتے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو بلیک اسکارپین کا رنگ بدل گیا۔

''کک کک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تم نے میرا میک اپ صاف کر دیا ہے''...... بلیک اسکارپین نے اس بار ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ دیکھو''...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے چمکدار خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔ خنجر میں بلیک اسکارپین کو اپنا پورا چہرہ تو دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اس نے اپنے چہرے کا جو حصہ دیکھا تھا اسے دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی اس کا میک اپ صاف ہو چکا ہے۔

''ہونہہ۔ کون ہو تم اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں میک اپ میں ہوں اور میرا نام مارگ ٹام ہے''...... بلیک اسکارپین نے اس بار غرا کر کہا۔

''میرا تعلق بھی انڈر ورلڈ سے ہے اور میں ایک مرتبہ ایکریمیا آیا تھا تو میری تم سے وہاں ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے تمہارا اصلی چہرہ نہ دیکھا ہوتا تو مجھے شاید تمہاری اصلیت کا پتہ نہ چلتا لیکن اب تمہارا پول کھل چکا ہے۔ تم ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ تم ایکریمیا سے بھاگ کر شوگران آ گئے تھے اور یہاں آ کر تم نے اپنا روپ اور اپنا نام بدل لیا اور شوگران میں ایک نیا سینڈیکیٹ بنا لیا جو ایکریمی سینڈیکیٹ سے کہیں زیادہ فعال اور طاقتور ہے''...... ٹائیگر

نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ میں ایکریمی ایجنسی کے حملے میں زخمی ضرور ہوا تھا لیکن ایکریمی ایجنسی مجھے پکڑنے میں ناکام رہی تھی۔ میں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اپنے ایک ساتھی کو اپنا میک اپ کر دیا تھا جس کی لاش دیکھ کر ایجنسی یہی سمجھی تھی کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں اور پھر میں وہاں سے میک اپ میں فرار ہو کر شوگران پہنچ گیا۔ یہاں آ کر میں نے نئے سینڈیکیٹ کو تشکیل دیا اور اب میں اس سینڈیکیٹ کا چیف ہوں۔ میرے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں۔ آج پہلی بار میں برسوں کے بعد تمہارے سامنے اپنی اصلی شکل میں ہوں''...... بلیک اسکارپین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلی اور آخری بار''...... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو''...... بلیک اسکارپین نے چونک کر کہا۔

''ظاہر ہے۔ میں یہاں تم جیسے کرمنل کے خلاف کام کرنے آیا ہوں تو تمہیں ہلاک کر کے ہی جاؤں گا''...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ مت بھولو کہ تم اس وقت شیر کی کچھار میں ہو اور شیر کی کچھار میں آنے والا زندہ نہیں رہتا''...... بلیک اسکارپین نے غرا کر کہا۔

''شیر کی کچھار میں اگر کوئی شکاری داخل ہو جائے تو پھر شیر کو

بھی اس سے بچنے کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے''...... ٹائیگر نے زکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم کیا چاہتے ہو''...... بلیک اسکارپین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں یہاں تم سے ریڈ نوٹ حاصل کرنے آیا تھا لیکن مجھے اس ات کا علم ہو چکا ہے کہ ریڈ نوٹ تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس لئے ب تمہیں ہلاک کرنے کے سوا میرے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔ ٹائی لاگ پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے۔ تمہاری ہلاکت کے بعد شاید ی کوئی ہو جو تمہارے سینڈیکیٹ کو سنبھال سکے۔ اور کچھ نہیں تو میں باتے جاتے دوست ملک سے ایک خطرناک کرمنل ہی خاتمہ کر باؤں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... بلیک اسکارپین نے ی انداز میں کہا۔

''ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم پاکیشیائی ہو اور تم نے جو باتیں کی یں اس سے مجھے اس بات کا بھی یقین ہو گیا ہے کہ تم پاکیشیا یکرٹ کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران ہو یا پھر اس کے ثاگرد ٹائیگر''...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم واقعی ذہین ہو لیکن افسوس اب تمہاری ذہانت کام نہیں آئے گی۔ میرا تم سے کوئی مفاد نہیں ہے اس لئے اب تم ہٹی کرو''...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن مجھے ہلاک کر کے تمہیں کیا ملے گا"...... بلیک اسکارپین نے پریشانی کے عالم میں کہا جیسے اسے ٹائیگر سے جان چھڑانے کا کوئی راستہ نہ مل رہا ہو۔

"یہ بتاؤ کہ تم نے ریڈ نوٹ کیوں حاصل کیا تھا"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اس کی ضرورت تھی"...... بلیک اسکارپین نے کہا۔

"کیا ضرورت تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"سوری۔ میں تمہیں یہ نہیں بتا سکتا"...... بلیک اسکارپین نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ کرسی پر بندھا ہونے کے باوجود ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگا۔ ٹائیگر نے خنجر کے وار سے اس کی آدھی سے زیادہ ناک اُڑا دی تھی۔ بلیک اسکارپین کی کٹی ہوئی ناک سے خون ابل پڑا۔

"بتاؤ ورنہ میں ایک ایک کر کے تمہاری تمام اعضاء کاٹ دوں گا"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑ دو مجھے۔ تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے۔ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو تمہارا یہاں سے زندہ بچ کر نکلنا ناممکن ہو جائے گا"...... بلیک اسکارپین نے تکلیف کے باوجود بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے الفاظ ختم ہوئے ہی تھے کہ ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور بلیک اسکارپین کے منہ سے چیخوں کا نہ رکنے والا طوفان پھوٹ پڑا۔ ٹائیگر نے اس بار اس

ادایاں کان کاٹ دیا تھا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ اوہ گاڈ تم اس قدر ظالم
ء۔ رک جاؤ"...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر
ے خنجر مار کر اس کا دوسرا کان بھی اُڑا دیا۔ اب تو بلیک اسکارپین
ا حالت بے حد ابتر ہو گئی تھی۔ اس کا کرسی میں جکڑا ہوا جسم بری
رح سے لرز رہا تھا اور اس کے منہ سے مسلسل چیخیں نکل رہی
یں۔

"بتاؤ۔ ورنہ......" ٹائیگر نے ایک بار پھر خنجر اٹھا کر اس کی
نکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ تم اس طرح میری زبان نہیں کھلوا
تے"...... بلیک اسکارپین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر
رہ اس کی فلک شگاف چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار ٹائیگر نے
جر اس کی ایک آنکھ میں گھسیڑ دیا تھا۔ اس نے جھٹکا دے کر خنجر
ب اسکارپین کی آنکھ سے باہر کھینچا تو اس کا ڈھیلا اور غلیظ مواد بھی
ل کر باہر آ گیا۔ بلیک اسکارپین چند لمحے پھڑکتا اور چیختا رہا اور
روہ تکلیف کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے وہ بے ہوش ہو گیا
ا۔

اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر ٹائیگر کو غصہ آ گیا اس نے بلیک
کارپین کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند ہی لمحوں
ل بلیک اسکارپین کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے گلا

پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دیا۔

''بس کرو۔ فار گاڈ سیک بس کرو۔ اوہ گاڈ۔ میں خود کو ظالم اور بے رحم انسان سمجھتا تھا لیکن تم تو مجھ سے بھی زیادہ بے رحم اور درندہ صفت انسان ہو''...... بلیک اسکارپین نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم جیسے درندوں کے لئے میرے دل میں واقعی رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اب اگر تم اپنی دوسری آنکھ بچانا چاہتے ہو تو بتا دو ورنہ......'' ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''بب بب۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھ پر رحم کرو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا''...... بلیک اسکارپین نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''بولو جلدی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ریڈ نوٹ پر ایک بم کا فارمولا درج ہے۔ ایک ایسے بم کا جس کی طاقت ہائیڈروجن بم سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس بم کا نام ریڈیم بم رکھا گیا ہے۔ اس بم کو اگر بنا لیا گیا تو دنیا میں ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کا بس نام ہی رہ جائے گا۔ اس بم کی طاقت کے سامنے ایٹمی قوتیں بھی سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں گی کیونکہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے صرف مخصوص علاقوں تک تباہی پھیلائی جا سکتی ہے لیکن اگر ریڈیم بم فائر کیا جائے تو اس ایک بم سے بڑے بڑے ملکوں کو محض ایک لمحے میں تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے۔ میں ریڈیم بم کا فارمولا ایکریمیا کے لئے حاصل کرنا چاہتا

تھا''...... بلیک اسکارپین نے کہا تو اس کے آخری الفاظ سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔

''ایکریمیا کے لئے۔ کیا مطلب''...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ایکریمی ایجنسی جس نے میرے سینڈیکیٹ کے خلاف کام کیا تھا انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی بجائے زندہ گرفتار کر لیا اور پھر انہوں نے مجھے زندہ رہنے کا ایک آپشن دیتے ہوئے کہا تھا کہ میں اگر اپنا سینڈیکیٹ شوگران جا کر بنا لوں اور شوگران میں ان کے ایجنٹ کے طور پر کام کروں تو وہ مجھے موت کے گھاٹ نہیں اتاریں گے بلکہ شوگران میں میرے سینڈیکیٹ کو طاقتور اور فعال بنانے میں وہ میری ہر ممکن مدد کریں گے۔ مجھے بس اس سینڈیکیٹ کی آڑ میں شوگران کی جاسوسی کرنی ہے اور یہ کام کرمنلز بن کر ہی آسانی سے کیا جا سکتا تھا کیونکہ دوسرے ممالک کی بجائے شوگران میں جرائم پیشہ سینڈیکیٹ کی تعداد زیادہ تھی اور ان سینڈیکیٹس کی اعلیٰ حکام تک بھی رسائی تھی اور وہ ان سے بہت کچھ معلوم کر سکتے تھے۔ چونکہ میری جان بچ رہی تھی اور مجھے ایک طاقتور اور فعال سینڈیکیٹ کا سربراہ بنایا جا رہا تھا اس لئے میں نے ان کی بات مان لی اور انہوں نے پلاننگ کر کے مجھے شوگران شفٹ کر دیا اور پھر انہوں نے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ بنانے میں میری ہر ممکن مدد کی اور مجھے اس مقام تک پہنچا دیا کہ میں شوگران کے تمام سینڈیکیٹس کو

آسانی سے کنٹرول کر سکتا ہوں۔ مجھے شوگران میں بلیک سینڈیکیٹ چلاتے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے یہاں مختلف دھندے شروع کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے میری اعلیٰ حکام تک خاصی پہنچ ہو گئی ہے۔ میں نے کئی اداروں میں اپنے وفادار ایڈجسٹ کرا دیئے ہیں جو مجھے ہر قسم کی انفارمیشن فراہم کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ افراد ریڈ ڈریگن ایجنسی میں بھی موجود ہیں۔ ان افراد میں سے ایک نے مجھے یہ رپورٹ دی تھی کہ شوگرانی ایجنسی ریڈ ڈریگن کا سربراہ جس کا کوڈ نام ریڈ ڈریگن ہے ایک پرائیویٹ لیڈی ایجنٹ کو ایک اہم مقصد کے لئے کافرستان بھیج رہا ہے۔ جب میں نے اس ایجنٹ کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ ریڈ ڈریگن نے لی چان نامی ایک لڑکی کو کافرستان کے ٹاپ سائنس دان ڈاکٹر ساگر سے اس کے ایجاد کردہ ریڈیم بم کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے اور پھر جب ریڈیم بم کی تفصیلات میرے سامنے آئیں تو میں نے اس کے بارے میں ایکریمیا کو اطلاع دے دی۔ میں ایکریمیا کی اسی ایجنسی کے لئے کام کرتا ہوں جس نے میرے سینڈیکیٹ کے بخیئے ادھیڑے تھے۔ اس ایجنسی کا نام ٹران ایجنسی ہے اور اس کا سربراہ کرنل ٹران ہے۔ کرنل ٹران نے مجھے ہر صورت میں ریڈ نوٹ پر درج ریڈیم بم کا فارمولا حاصل کرنے کا حکم دیا اور میں نے فوری طور پر کرنل ٹران کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیا“۔ بلیک

اسکارپین نے کہا اور پھر وہ رکے بغیر ٹائیگر کو بتاتا چلا گیا کہ کس طرح سے اسے روزی راسکل کے بارے میں معلوم ہوا تھا اور کس طرح سے اس نے روزی راسکل سے ریڈیم بم کا فارمولا حاصل کیا تھا لیکن اس کے پاس جو ریڈ نوٹ پہنچا تھا وہ بلینک تھا۔ اس پر ریڈیم بم کا فارمولا نہیں تھا جس کا مطلب تھا کہ روزی راسکل نے انہیں ڈاج دیا ہے اور اصلی ریڈ نوٹ کہیں چھپا لیا تھا۔

”ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہاں تم محض اپنا سینڈیکیٹ نہیں چلا رہے ہو بلکہ ایکریمی ایجنٹ کے طور پر بھی کام کر رہے ہو“۔ ٹائیگر نے کہا تو بلیک اسکارپین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہاں۔ میں یہاں اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سے پاکیشیا اور شوگران کی دیرینہ دوستی کا خاتمہ کر سکوں اسی لئے میں شوگران اور پاکیشیا کے انڈر ورلڈ پر اپنا مکمل قبضہ چاہتا تھا لیکن افسوس کہ تم مجھ تک پہنچ گئے اور تم نے سب ختم کر دیا ہے“۔ بلیک اسکارپین نے کہا۔

”پاکیشیا اور شوگران کی دوستی اٹوٹ ہے۔ دونوں ممالک کی دوستی لازوال اور بے مثال ہے جو تم جیسے کرمنلز کی سازشوں سے کبھی نہیں ٹوٹ سکتی۔ اچھا ہوا جو تم نے مجھے یہ سب بتا دیا ہے۔ اب تمہاری موت میرے لئے اور زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔ جو شوگران اور پاکیشیا کی دوستی کا دشمن ہے وہ میرا اور میری پوری قوم کا دشمن ہے اور میں اپنے دشمن کو تو معاف کر سکتا ہوں لیکن اپنی قوم

کے دشمن کو نہیں''...... ٹائیگر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ بلیک اسکارپین کچھ کہتا ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ایک ہی وار میں بلیک اسکارپین کی شہ رگ کاٹ دی۔ بلیک اسکارپین کی گردن سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا۔ اس کی آنکھیں پھیلیں اور وہ کرسی پر بری طرح سے پھڑکنے لگا۔ چند لمحے وہ تڑپتا رہا پھر وہ ساکت ہو گیا۔ اسے ہلاک کرنے کے بعد ٹائیگر نے اسے کرسی سمیت نیچے ڈال کر میز کے پیچھے کر دیا تاکہ اگر کوئی کمرے میں داخل ہو تو اس کی نظریں ڈائریکٹ اس کی لاش پر نہ پڑسکیں۔

بلیک اسکارپین کو ہلاک کرنے کے بعد ٹائیگر اس کے آفس کی تلاشی لینا شروع ہو گیا۔ بلیک اسکارپین کے آفس کی تلاشی سے اسے ایسی بہت سے دستاویزات مل گئیں جن سے بلیک اسکارپین کی اصلیت ظاہر ہوسکتی تھی کہ وہ ایکریمین ایجنٹ تھا اور ایکریمیا نے شوگران میں جاسوسی کرنے کے لئے اس کا سینڈیکیٹ پننے میں اہم کردار ادا کیا تھا جس میں ایکریمین ٹران ایجنسی کا سربراہ کرنل ٹران کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ یہ ثبوت اگر شوگرانی ایجنسیوں کے ہاتھ آ جاتے تو وہ شوگران سے بلیک اسکارپین کا مکمل طور پر خاتمہ کر سکتے تھے۔ بلیک اسکارپین کے آفس کی خفیہ درازوں سے ٹائیگر کو ان تمام ٹھکانوں کے بھی ریکارڈ مل گئے جہاں شوگرانی فورسز کارروائیاں کر کے بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا مکمل صفایا کر سکتے تھے۔ ٹائیگر

نے تمام ثبوتوں کی مائیکرو کیمرے سے فلم بنائی اور پھر اس نے تمام ثبوت بلیک اسکارپین کی لاش کے پاس چھوڑے اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے لاک کھول کر احتیاط سے دروازہ کھولا اور آفس سے باہر نکلتے ہوئے اس نے دروازے کا اندر سے آٹومیٹک لاک کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ اب جب تک ندر سے لاک نہ کھولا جاتا یا دروازہ توڑا نہ جاتا کوئی بلیک اسکارپین کے آفس میں نہیں جا سکتا تھا۔ باہر ایک کرسی پر مہوجنگ بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

''کافی دیر لگا دی آپ نے باس''...... مہوجنگ نے اسے بلیک سکارپین کے آفس سے باہر آتے دیکھ کر کہا۔

''ہاں ماسٹر سے ڈسکس خاصی طویل ہو گئی تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب کہاں جانا ہے''...... مہوجنگ نے پوچھا۔

''شارلنگ جنگل''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ سپیشل سپاٹ پر جانا چاہتے ہیں''...... مہوجنگ نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ماسٹر نے ایک اہم کام کے لئے مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنے کا کہا ہے اس لئے ہمیں اب وہیں جانا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی شارلنگ جنگل میں ہیں اس لئے وہ جلد سے جلد عمران تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہ

اسے بلیک اسکارپین کی اصلیت بتا سکے۔

"پھر تو ہمیں پہلے اپنے ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا۔ ہیلی کاپٹر پر ہی ہم شارلنگ جنگل جا سکتے ہیں"...... مہوجنگ نے کہا۔

"ہاں چلو"...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہ ہیڈ کوارٹر سے ایک ہیلی کاپٹر میں سوار شارلنگ جنگل کی جانب اڑے جا رہے تھے۔ ایک گھنٹہ ہیلی کاپٹر میں سفر کرنے کے بعد جب وہ شارلنگ جنگل کے قریب پہنچے تو ٹائیگر نے ایک میدانی علاقے میں ایک سیاہ کار کو دوڑتے دیکھا۔

"یہ کون ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ایک خانے میں ایک دوربین پڑی تھی۔ ٹائیگر نے کچھ سوچ کر دوربین اٹھائی اور سائیڈ کی کھڑکی کھول کر وہ دوربین آنکھوں سے لگا کر سیاہ کار کو دیکھنے لگا۔

"ہیلی کاپٹر نیچے اس کار کے پاس لے چلو"...... ٹائیگر نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ہیلی کاپٹر نیچے لا کر کار کے اوپر سے گزار کر لے گیا اور پھر گھوم کر وہ کار کی سائیڈ پر آ گیا۔ ٹائیگر کی نظر سائیڈ پر بیٹھی ہوئی لڑکی پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے پہلی نظر میں ہی روزی راسکل کو پہچان لیا تھا۔ روزی راسکل کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی جبکہ ہیلی کاپٹر دیکھ کر روزی راسکل اور اس کے ساتھ موجود دونوں افراد پریشان ہو گئے تھے۔

اسی لمحے پائلٹ نے سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن پر ہاتھ مارا تو ہیلی کاپٹر میں زوں زوں کی تیز آواز ابھری۔

"یہ کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گن نکالی ہے باس"...... پائلٹ نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس سے کچھ کہتا اچانک اس نے کار کو بریکیں لگتے اور پھر اچھل کر ہوا میں بلند ہوتے اور الٹتے دیکھا۔ کار کی اچانک بریکیں لگنے کی وجہ سے کار کا توازن برقرار نہ رہ سکا تھا اور وہ اچھل کر ایک چٹان سے ٹکرائی اور الٹ گئی تھی۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے نانسنس۔ کیا میں نے تمہیں مشین گن نکالنے کا کہا تھا"...... ٹائیگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔

"سس۔ سس۔ سوری باس"...... پائلٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نیچے چلو جلدی۔ نجانے کون ہیں یہ لوگ۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے مشین گن نکلتے دیکھ کر وہ یہ سمجھے ہوں گے کہ ہم ان پر فائرنگ کرنا چاہتے ہیں جس سے بچنے کے لئے انہوں نے فوراً بریکیں لگا دیں اور وہ حادثے کا شکار ہو گئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس باس"...... پائلٹ نے کہا۔ چونکہ کار کھلے میدان میں الٹی تھی اور میدان سپاٹ تھا اس لئے پائلٹ کو وہاں ہیلی کاپٹر

اتارنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین سے لگے۔ ٹائیگر نے فوراً اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اُلٹی ہوئی کار کی جانب تیزی سے بھاگتا چلا گیا۔ کار کے نزدیک جا کر اس نے جب تینوں کو بے ہوش دیکھا تو اس نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ پچھلی سیٹ پر پڑی روزی راسکل کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کی حالت زیادہ خراب تھی جبکہ تیسرا شخص جو سائیڈ سیٹ پر تھا وہ بھی خاصا زخمی اور بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس دوران مہوجنگ بھی ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر آ گیا۔

''یہ سب تو شاید ہلاک ہو چکے ہیں''...... مہوجنگ نے کار میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ ابھی زندہ ہیں۔ انہیں کار سے نکالنے میں میری مدد کرو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن باس ہمیں ان کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم تو سپیشل سپاٹ جا رہے تھے''...... مہوجنگ نے کہا۔

''یہ ہماری وجہ سے حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔ ہم انہیں کہیں لے تو نہیں جا سکتے لیکن انہیں کار سے تو نکال سکتے ہیں تاکہ اگر کوئی اور یہاں آئے تو وہ انہیں کسی ہسپتال پہنچا دے''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھا اور کار کی دوسری سائیڈ پر آ کر پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھولنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد

اس نے دروازہ کھول لیا۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے وہاں پڑی ہوئی روزی راسکل کو اٹھایا اور باہر کھینچ لیا۔ اس نے روزی راسکل کو کار سے کچھ فاصلے پر زمین پر لٹا دیا۔ اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔ سیٹی کی آواز اس کے پاس موجود شائی لاگ کے سیل فون سے آ رہی تھی۔ سیل فون کی سکرین پر سپیشل سپاٹ اور سپیشل کال لکھا ہوا تھا۔

''سپیشل سپاٹ سے سپیشل کال ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ شاید زونگی کال کر رہا ہے''...... مہوجنگ نے کہا۔ ٹائیگر کال اٹنڈ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ اس کے ساتھ مہوجنگ تھا اس لئے وہ کال اٹنڈ کرنے پر مجبور تھا۔ ڈبل سسٹم فون کے بارے میں وہ بخوبی جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ فون کو ٹرانسمیٹر کے طور پر کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نے فوراً چند بٹن پریس کئے تو سیل فون کی سکرین تاریک ہوگئی اور ساتھ ہی سیل فون سے ایک آواز ابھرنا شروع ہوگئی۔ ٹرانسمیٹر کال کی وجہ سے سیل فون کان سے نہیں لگانا پڑتا تھا۔

''ہیلو ہیلو۔ ایٹ ایٹ کالنگ فرام ایس ایس۔ اوور''۔ اسپیکر سے ایک تیز آواز ابھری۔

''یس ایس ایل اٹنڈنگ۔ اوور''...... ٹائیگر نے کچھ سوچ کر شائی لاگ کے نام کا مخفف استعمال کرتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ایس ایس خطرے میں ہے۔ اوور''...... دوسری طرف

سے پریشانی کے عالم میں کہا گیا۔

''خطرے میں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے چونکنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''بولو۔ تم خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ اوور''...... ٹائیگر نے شائی لاگ کی طرح غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کیا کریں بھائی۔ اس بے چارے کے سامنے کچھ ایسے افراد آ گئے ہیں جن کی وجہ سے اس کی سٹی گم ہو گئی ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے ایک اور آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر ٹائیگر اچھل پڑا۔ یہ آواز عمران کی تھی۔ ٹائیگر نے سائیڈ میں کھڑے مہوجنگ کی طرف دیکھا جو ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''کون ہو تم۔ اوور''...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر سخت اور انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں وہ ہوں جسے اپنی بھی خبر نہیں۔ اوور''...... عمران نے جواب میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہو تم۔ میری زونگی سے بات کراؤ۔ فوراً''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے بھائی۔ تمہیں میری آواز پسند نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ لو زونگی ڈونگی سے کر لو بات۔ اوور''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''یس باس زونگی سپیکنگ۔ اوور''...... زونگی نے کہا۔

''کون ہے یہ۔ تم نے کسے ٹرانسمیٹر دیا تھا۔ نانسنس۔ اوور''۔ یگر نے شائی لاگ کے انداز میں غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ یہ لوگ سپیشل ٹنل سے یہاں آئے ہیں اور انہوں نے ل سپاٹ پر ہمیں یرغمال بنا لیا ہے۔ اوور''...... زونگی نے انتہائی شانی کے عالم میں کہا۔

''یرغمال بنا لیا ہے۔ کیا مطلب۔ اوور''...... ٹائیگر نے چونکتے ئے کہا تو زونگی نے سپیشل سپاٹ پر آنے والے افراد کے بارے اسے بتانا شروع کر دیا۔

''اوہ گاڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہیں سپیشل ٹنل کا راستہ کیسے مل اور وہ سیکورٹی کی نظروں میں آئے بغیر سپیشل سپاٹ میں کیسے گئے۔ اوور''...... ٹائیگر نے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا تو ا نے اسے رچی کی آمد اور پھر زمینی کٹاؤ میں ریڈ ڈریگن کے نے والے حملے کے بارے میں ساری تفصیل بتانی شروع کر

''کیا سپیشل سپاٹ اب ان کے کنٹرول میں ہے۔ اوور''۔ چند کے بعد ٹائیگر نے پریشان لہجے میں پوچھا۔ مہوجنگ بھی یہ باتیں سن کر بے حد ہراساں اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''یس باس۔ ہم ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کے ہاتھوں میں چارجر ہیں جن پر انہوں نے انگوٹھے رکھے

ہوئے ہیں جیسے ہی چارجر کے بٹنوں سے ان کے انگوٹھے ہٹیں گے ان کے جسم پر بندھے ہوئے بم چارج ہو جائیں گے اور یہاں خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اوور''...... زونگی نے کہا۔

''کیا چاہتے ہیں یہ لوگ۔ اوور''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''یہ آدمی مجھ سے آپ کے اور ماسٹر کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اوور''...... زونگی نے کہا۔

''ہونہہ۔ میری بات کراؤ اس سے۔ اوور''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر غصے سے ہونٹ کاٹ رہا تھا جیسے وہ زونگی کی باتیں سن کر واقعی پریشان ہو گیا ہو حالانکہ دل ہی دل میں وہ خوش ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی سپیشل سپاٹ میں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے وہاں موجود تمام افراد کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔

''میری بات غور سے سنو مسٹر شائی لاگ یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ اس وقت میں نے اور میرے ساتھیوں نے بلیک اسکارپین کے سپیشل سپاٹ کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس سپاٹ پر تمہارا بے شمار اسلحہ موجود ہے۔ اگر ہم میں سے کسی ایک نے خود کو اُڑا لیا تو بلیک اسکارپین کا یہ سپیشل سپاٹ لمحوں میں راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس راکھ میں یہاں موجود منشیات بھی خاک ہو جائے گی اور بلیک اسکارپین کو کھربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اوور''...... عمران کی اس بار سنجیدہ اور انتہائی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ٹائیگر کو خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے انداز سے

عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ہے اس لئے وہ بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

''ہونہہ۔ تم چاہتے کیا ہو یہ بتاؤ۔ اوور''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم فوراً یہاں آ جاؤ۔ جب تم یہاں آؤ گے تو تمہیں بتا دیا جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک گھنٹے تک تمہارا انتظار کریں گے۔ ایک گھنٹے کے بعد نہ ہم ہوں گے اور نہ بلیک اسکارپین کا سپیشل سپاٹ اور اس سارے نقصان کے ذمہ دار صرف تم ہو گے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس نے جملہ مکمل کرتے ہی ٹائیگر کا جواب سنے بغیر اوور اینڈ آل کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے باس۔ کون ہیں وہ لوگ اور انہوں نے سپیشل سپاٹ پر قبضہ کیوں کیا ہے''...... مہوجنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تم نے ساری باتیں سنی ہیں پھر مجھ سے پوچھ رہے ہو نانسنس''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''یس باس۔ لیکن......'' مہوجنگ نے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ اس لڑکی کو اٹھاؤ اور ساتھ لے چلو۔ اسے ہوش میں لا کر پوچھیں گے کہ یہ شارلنگ جنگل میں کیوں جا رہی تھی''...... ٹائیگر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لڑکی کو ساتھ لے جانا ہے لیکن......" مہوجنگ نے ایک بار پھر پریشان ہوتے ہوئے کہا اس بار ٹائیگر نے اس سے کچھ کہنے کی بجائے اسے انتہائی خونخوار نظروں سے گھورنا شروع کر دیا۔ اسے اس طرح خود کو گھورتے دیکھ کر مہوجنگ بری طرح سے کانپ اٹھا۔

"یس باس۔ میں لے چلتا ہوں اسے"...... مہوجنگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے بے ہوش پڑی ہوئی روزی راسکل کی طرف بڑھا۔ اس نے جیسے ہی روزی راسکل کو اٹھانے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھائے اسی لمحے روزی راسکل تڑپی اور ماحول مہوجنگ کی زور دار چیخ سے گونج اٹھا وہ ہوا میں اُڑتا ہوا کئی فٹ دور جا گرا۔ روزی راسکل کو شاید ہوش آ گیا تھا اس نے مہوجنگ کو قریب آتے دیکھ کر پوری قوت سے اس کے سینے پر ایک ساتھ دونوں ٹانگیں مار دی تھی۔

مہوجنگ کو ٹانگیں مارتے ہی روزی راسکل ایک جھٹکے سے اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ ٹائیگر بھی قریب ہی کھڑا تھا۔ روزی راسکل کو ہوش میں آتا دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا یہ اطمینان عارضی ثابت ہوا۔ روزی راسکل نے اٹھتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور اس نے ٹائیگر پر حملہ کر دیا۔ وہ بھوکی شیرنی کی طرح ٹائیگر پر جھپٹی تھی اور اس نے پوری قوت سے ٹائیگر کے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر روزی راسکل نے ایک بار پھر الٹی قلابازی

کھائی اور ٹائیگر کے اوپر سے ہوتی ہوئی اس کی گردن کے عقبی حصے پر دونوں ٹانگوں کی ضرب لگاتی ہوئی پیچھے چلی گئی۔ ٹائیگر کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ قدرے آگے کی طرف جھک گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتا روزی راسکل نے خود کو زمین پر گرا کر دونوں ٹانگیں نیم قوس میں گھماتے ہوئے ٹائیگر کی ٹانگوں پر مار دی۔ ٹائیگر لڑکھڑایا اور اچھل کر زمین پر گر پڑا۔ اسے گرتے دیکھ کر روزی راسکل یکلخت اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ ٹائیگر نے گرتے ہی خود کو سنبھالا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

"تم مجھ سے بچ نہیں سکو گے شائی لاگ"...... روزی راسکل نے ٹائیگر کی جانب خونی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اسے تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے ساتھ مہوجنگ تھا جس کی موجودگی میں وہ روزی راسکل کو اپنے بارے میں نہیں بتا سکتا تھا اور نہ ہی وہ اپنی اصل آواز میں اس سے بات کر سکتا تھا۔ وہ مہوجنگ کے ساتھ سپیشل سپاٹ تک پہنچنا چاہتا تھا ورنہ اب تک شاید وہ مہوجنگ کو ختم کر چکا ہوتا۔

"اپنی اوقات میں رہو لڑکی۔ پائلٹ کی غلطی کی وجہ سے تمہاری کار الٹ گئی تھی۔ میں تمہاری مدد کے لئے نیچے آیا تھا اور الٹا تم مجھ پر ہی حملہ کر رہی ہو"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"تم نے مجھے دھوکے سے اغوا کیا تھا شائی لاگ۔ تمہاری وجہ سے مجھے ہسپتال میں جو دن گزارنے پڑے ہیں میں ان دنوں کو

نہیں بھول سکتی اور اب تمہیں میرے ایک ایک زخم کا حساب دینا پڑے گا“...... روزی راسکل نے غرا کر کہا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پوری قوت سے ٹائیگر کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی۔ ٹائیگر ایڑی کے بل گھوما ہی تھا کہ روزی راسکل نے ہوا میں ہی اپنا رخ بدلا اور اس کی ایک ٹانگ پوری قوت سے ٹائیگر کے پہلو پر پڑی اور ٹائیگر اچھل کر سائیڈ میں جا گرا۔ روزی راسکل کو اس طرح مسلسل حملے کرتے دیکھ کر ٹائیگر کا دماغ سنسنا اٹھا وہ کروٹ بدل کر تیزی سے سیدھا ہوا۔ اسی لمحے روزی راسکل نے اچھل کر ایک بار پھر اس پر حملہ کرنا چاہا لیکن ٹائیگر نے خود کو حملے سے بچانے کے لئے اپنا جسم گھمایا اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ روزی راسکل کے کاندھے پر پڑی۔ روزی راسکل لڑکھڑائی ہی تھی کہ ٹائیگر نے چھلانگ لگائی اور اس کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ روزی راسکل کے اوپر سے گزرتے ہوئے ٹائیگر کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور ماحول روزی راسکل کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے لہراتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے اس کے سر کے اوپر سے گزرتے ہوئے دونوں ہاتھ روزی راسکل کے سر پر اس انداز میں مارے تھے کہ روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سر پچک گیا ہو۔

روزی راسکل ابھی چکرا ہی رہی تھی کہ ٹائیگر اس کے قریب آیا اور اس نے روزی راسکل کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اوپر

اٹھا لیا۔ ایک عورت اس پر حملے کر کے اس کی توہین کر رہی تھی اور ٹائیگر اپنی یہ توہین برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے روزی راسکل کی گردن پکڑ کر اسے پوری قوت سے اوپر کی طرف جھٹکا۔ روزی راسکل کے پیر زمین سے اٹھے تو ٹائیگر نے دوسرا ہاتھ اس کے پہلو پر رکھ کر روزی راسکل کو مزید اوپر اٹھایا اور اسے دونوں ہاتھوں سے چکر دیتے ہوئے کمر کے بل زمین پر پٹخ دیا۔ روزی راسکل کے حلق سے تیز چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگی۔ ٹائیگر نے ٹانگ اٹھا کر اس کے پہلو میں مارنی چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے دماغ میں کوندا سا لپکا۔ اسے یاد آ گیا کہ روزی راسکل پہلے سے ہی زخمی تھی اگر وہ اس پر کاری وار کرتا تو وہ وار روزی راسکل کے لئے خطرناک ہو سکتے تھے۔ روزی راسکل کو وہ اپنے بارے میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ یہ خیال آتے ہی وہ رک گیا اور روزی راسکل کو جیسے موقع مل گیا اس نے فوراً کروٹ بدلی اور وہ پوری قوت کے ساتھ ٹائیگر کی ٹانگوں سے ٹکرائی۔ ٹائیگر لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ روزی راسکل نے لیٹے لیٹے بھوکی شیرنی کی طرح ٹائیگر پر چھلانگ لگا دی۔ اس کی زوردار ٹکر ٹائیگر کے سینے پر پڑی اور ٹائیگر بری طرح سے لہراتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا جیسے اس نے نشہ کر رکھا ہو۔

اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر روزی راسکل فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ کھڑی ہوتے ہی روزی راسکل کا جسم تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور

پھر اس کی بیک کک پوری قوت سے ٹائیگر کے سینے کی طرف بڑھی لیکن اسی لمحے ٹائیگر کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے روزی راسکل کی گھومتی ہوئی ٹانگ پکڑ لی۔ اپنی ٹانگ ٹائیگر کے گرفت میں دیکھ کر روزی راسکل اچھلی اور اس نے دوسری ٹانگ ٹائیگر کو مارنے کی کوشش لیکن ٹائیگر اس کی ٹانگ چھوڑ کر فوراً پیچھے ہٹ گیا جس کے نتیجے میں روزی راسکل اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی لیکن گرتے ہی وہ حلق سے خوفناک آوازیں نکالتی ہوئی ایک بار پھر اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر اب قدرے حیرت دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا تم شائی لاگ ہو“...... روزی راسکل نے اس پر حملہ کرنے کی بجائے اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں کوئی شک ہے مجھ پر“...... ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ تم شائی لاگ نہیں ہو سکتے۔ تمہارے لڑنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم......“ روزی راسکل نے کہنا چاہا پھر وہ یکلخت چونک پڑی۔ ٹائیگر نے آئی کوڈ میں اسے اپنے بارے میں بتا دیا۔

”اوہ اوہ۔ لیکن......“ روزی راسکل نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سائیڈ میں کھڑے مہوجنگ کی طرف دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔ مہوجنگ کو دیکھ کر روزی راسکل خاموش ہو گئی۔ یہ جان کر کہ اس کے سامنے ٹائیگر کھڑا ہے روزی راسکل کے جسم میں سرشاری کی لہریں دوڑ گئی

تھیں اور اس کی آنکھیں یوں چمکنا شروع ہو گئی تھیں جیسے ہیرے چمک رہے ہوں۔

”میں یہاں اکیلا نہیں ہوں۔ عمران صاحب بھی یہاں ہیں“۔ ٹائیگر نے روزی راسکل سے آئی کوڈ میں کہا۔ عمران کے یہاں ہونے کا سن کر روزی راسکل کی مسرت اور بڑھ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آئی کوڈ میں ٹائیگر سے کچھ پوچھتی ٹائیگر نے اسے ایک اور اشارہ کیا۔

”تم زخمی ہو۔ میں تم پر ایک اور حملہ کرتا ہوں۔ تم فوراً بے ہوش ہو جانا تاکہ میں تمہیں اس جگہ لے جا سکوں جہاں عمران صاحب اور ان کے ساتھی موجود ہیں“...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب کیا ہوا۔ کرو حملہ مجھ پر۔ اب کھڑی سوچ کیا رہی ہو“۔ ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔ اس کی بات سن کر روزی راسکل جیسے غصے میں بھر گئی وہ غراتی ہوئی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھی تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور وہ روزی راسکل کے پہلو کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ روزی راسکل کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور روزی راسکل کے سر پر پڑا۔ اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں لیکن نہایت ہلکا ہاتھ رکھ کر روزی راسکل کو مارا تھا۔ روزی راسکل کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے اس کا سر کھل گیا ہو۔ وہ

اچھل کر گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی اور پھر وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔ اسے ساکت ہوتے دیکھ کر ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ اسی لمحے مہوجنگ کو جیسے ہوش آ گیا اس نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تیزی سے روزی راسکل کے پاس آ گیا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ روزی راسکل کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ماحول یکلخت مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اسے مشین پسٹل سے روزی راسکل پر فائرنگ کرتے دیکھ کر تیزی سے اس کا مشین پسٹل والا ہاتھ اوپر کر دیا تھا۔ مشین پسٹل سے گولیاں ضرور چلی تھیں لیکن ان کا نشانہ روزی راسکل نہیں بنی تھی۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ اگر اسے ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام میں پہلے ہی کر چکا ہوتا“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

”لیکن باس۔ یہ خطرناک لڑکی ہے۔ اس کا زندہ رہنا خطرناک ہوسکتا ہے“...... مہوجنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”اس نے جس انداز میں مجھ سے فائٹ کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ ہے۔ تربیت یافتہ لڑکی کا اس طرح اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ شارلنگ جنگل میں جانا خالی از علت نہیں ہوسکتا۔ میں اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شارلنگ جنگل کی طرف کیوں جا رہی تھی۔ اس لئے اس کا زندہ رہنا ضروری ہے“...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... مہوجنگ نے جھاگ کی طرح بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اب یہ بے ہوش ہو چکی ہے۔ اسے ہم اٹھا کر سپیشل سپاٹ پر لے جائیں گے۔ وہاں اسے باندھ کر میں اس سے اپنے طریقے سے پوچھ گچھ کروں گا“...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر جھکتے ہوئے روزی راسکل کو اٹھایا اور اسے لے کر ہیلی کاپٹر کی طرف چل پڑا۔ مہوجنگ نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنا شروع ہو گیا۔

ٹائیگر نے روزی راسکل کو ہیلی کاپٹر کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا اور خود بھی اچھل کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”تم آگے بیٹھو۔ میں اس کا دھیان رکھتا ہوں۔ اگر اسے دوبارہ ہوش آیا تو میں اسے خود ہی سنبھال لوں گا“...... ٹائیگر نے کہا تو مہوجنگ سر ہلا کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور ان کے بیٹھتے ہی پائلٹ نے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔

عمران بڑے اطمینان بھرے انداز بیٹھا زونگی کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر مایوسی اور خوف کے تاثرات واضح دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے جان چھڑانے کے لئے بہت سوچا تھا لیکن اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ وہ انہیں کسی طریقے سے بے ہوش بھی نہیں کر سکتا تھا۔

کچھ دیر پہلے عمران زونگی کے ساتھ باہر گیا تھا اور اس نے سپیشل سپاٹ کا مکمل معائنہ کیا تھا۔ معائنہ کرنے کے دوران اس نے جوزف اور جوانا کو اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ اس نے آئی کوڈز میں جوزف اور جوانا کو ایک کام کرنے کا پیغام دیا تھا جسے جوزف اور جوانا نے سمجھ لیا تھا۔ جوزف اور جوانا اپنا کام کرنے میں مصروف ہو گئے تھے اس دوران عمران نے زونگی کو باتوں میں الجھائے رکھا تھا تاکہ اس کی توجہ جوزف اور جوانا پر نہ جا سکے۔ جب جوزف اور جوانا نے اپنا کام ختم کرنے کا اسے اشارہ کیا تو عمران اسے لے کر

ایک بار پھر اس کے دفتر میں آ گیا اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر خود بھی اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

''نجانے باس کو آنے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے''۔ زونگی نے اپنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تم سے زیادہ مجھے اس کا انتظار ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں باس کا انتظار کیوں ہے''...... زونگی نے چونک کر کہا۔

''میں نے اس سے چھوہارے منگوانے ہیں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چھوہارے۔ کیا مطلب''...... زونگی نے چونک کر کہا جیسے وہ چھوہاروں کے بارے میں نہ جانتا ہو۔

''چھوہارے خشک کی ہی کھجوریں ہوتی ہیں جو بِد کی شکل میں نکاح کے بعد بانٹی جاتی ہیں۔ ہمارے ملک کی رسم کے مطابق اگر نکاح کے بعد چھوہارے نہ بانٹے جائیں تو نکاح پر شکوک کے سائے منڈلاتے رہتے ہیں۔ جیسے ہی چھوہارے بٹنا شروع ہوتے ہیں دور تک بیٹھے ہوئے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ نکاح شرعی طریقے سے پورا ہو گیا ہے اور دولہے میاں منکوحہ کو اپنے ساتھ لے جانے کا لائسنس حاصل کر چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کس ملک کے رسم کی بات کر رہے ہو تم''...... زونگی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اپنے ملک کی''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''کون سا ہے تمہارا ملک''...... زونگی نے پوچھا۔

''جہاں میں رہتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو زونگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کوئی نام تو ہو گا''...... زونگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''شادی سے پہلے ہم بچوں کے نام نہیں رکھتے۔ جب بچے ہوں گے تو پھر میاں بیوی اور ان کے بڑے مل کر بچوں کے نام رکھتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں بچوں کا نہیں۔ تمہارے ملک کا نام پوچھ رہا ہوں''۔ زونگی نے سر جھٹک کر کہا۔

''ملک کون سا ملک''...... عمران بھلا کہاں اس کے قابو آنے والا تھا۔

''جہاں تم رہتے ہو''...... زونگی نے کہا۔

''لیکن میں تو اپنے گھر میں رہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو زونگی کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

''تمہارا گھر کہاں ہے''...... زونگی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے ملک میں''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا تو زونگی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کیا تم پاگل ہو''...... زونگی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کس نے کہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باتیں تم پاگلوں جیسی کر رہے ہو''...... زونگی نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر میں پاگل ہوں تو تم مجھ سے بھی بڑے پاگل ہو۔ کیونکہ پاگلوں کی باتیں کوئی بڑا پاگل ہی سمجھ سکتا ہے''...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی''...... زونگی نے منہ بنا کر کہا۔

''چلو مان لیتا ہوں کہ تم بڑے نہیں چھوٹے پاگل ہو''۔ عمران نے کہا تو زونگی کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

''تمہاری شادی ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... زونگی نے کہا۔

''میری بھی نہیں ہوئی''...... عمران نے دانت نکال کر کہا تو زونگی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے مضبوطی سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ عمران کی کسی بھی بات کا جواب نہیں دے گا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہتا اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک کرخت چہرے والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر زونگی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... آنے والے نوجوان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ تھینک گاڈ آپ آ گئے"...... زونگی نے نوجوان کو دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران آنے والے نوجوان کو دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ ٹائیگر ہے اس نے شائی لاگ کا میک اپ کر رکھا تھا۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نہایت حسین لڑکی اندر آ گئی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ لڑکی روزی راسکل تھی۔

"ہم دونوں یہاں کبڈی کبڈی کھیل رہے ہیں۔ تم بھی کھیلنا چاہو گے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرے کھیل دوسرے ہیں"...... ٹائیگر نے بدلی ہوئی آواز میں کہا اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر زونگی چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ٹائیگر جو اس کے قریب کھڑا تھا اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر زونگی کی کنپٹی پر پڑا۔ زونگی کے منہ سے چیخ نکلی ہی تھی کہ ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور زونگی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گرتا چلا گیا۔

"ارے ارے۔ میرے سامنے تم اپنے آدمی کو مار رہے ہو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے باس کہ آپ مجھ پہچان چکے ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہ میں تمہیں پہچانتا ہوں اور نہ روزی راسکل کو

جو تمہاری طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہی ہے جیسے یہ ابھی تڑ سے گرے گی اور پٹ سے بے ہوش ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب"...... روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیسی بات ہے"...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ یہ بتائیں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کیوں۔ ٹائیگر مہاراج نے تمہیں کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا جس کی وجہ سے اس سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اسے تم نے ہی تو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا اور پھر تم ایسی غائب ہوئی کہ یہ بے چارہ تمہاری تلاش میں نجانے کہاں کہاں کی خاک چھانتا رہا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی یہ میرا پیغام پڑھ کر آیا تھا"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تمہارا پیغام پڑھ کر یہ تو پاگل ہی ہو گیا تھا کہ تم نہ جانے کس مشکل میں ہو۔ اس کے پر نہیں تھے ورنہ یہ اسی وقت اڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاتا اور تمہیں مشکل سے نکال لاتا"۔ عمران

نے کہا تو روزی راسکل ٹائیگر کی جانب عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کیوں ٹائیگر۔ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ کیا تم واقعی میری وجہ سے پریشان ہو گئے تھے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا اور وہ مشکل میں مجھ سے مدد مانگتا تو میں اس کے لئے بھی یہی سب کچھ کرتا جو میں نے کیا ہے"۔ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا کیا ہے تم نے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ایک پنتھ میں کئی کاج کر ڈالے ہیں۔ بلیک اسکارپین بھی ختم ہو گیا ہے اور اس کا رائٹ ہینڈ شائی لاگ بھی اور تم نے ہماری طرف سے شوگرانی حکومت کو بلیک اسکارپین کے ختم ہونے اور ان کے تمام ٹھکانوں کا ریکارڈ بھی فراہم کر دیا ہے تاکہ وہ اس تنظیم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"روزی راسکل تم بتاؤ۔ تم یہاں کس لئے آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں ریڈ ڈریگن اور اس کے رائٹ ہینڈ فوشان سے انتقام لینے کے لئے آئی تھی۔ ان کی وجہ سے مجھے بزنس میں بے

حد نقصان ہوا تھا۔ فوشان نے پاکیشیا آ کر مجھ سے ایک بزنس ڈیل کی تھی اور پھر میری رقم لے کر فرار ہو گیا تھا۔ میں اس کے پیچھے یہاں آئی تو میں نے یہاں ایک گروپ ہائر کر لیا جو فوشان کے بارے میں جانتا بھی تھا کہ وہ کون ہے اور وہ اس کی نگرانی بھی کر سکتا تھا۔ فوشان کی نگرانی کرنے والے میرے ایک ساتھی جس کا نام ہوگو چن ہے، نے بتایا کہ فوشان کسی لی چان نامی لڑکی سے ملنے ایئر پورٹ پہنچ رہا ہے۔ لی چان کافرستان سے کوئی اہم راز لے کر آ رہی ہے جسے فوشان اس سے لے کر ریڈ ڈریگن کو دے گا۔ چنانچہ میں نے ایک پلاننگ کی اور پھر میں نے ایئر پورٹ کے باہر فوشان کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ میرے لئے یہ بات بھی حیران کن تھی کہ فوشان کی ساتھی لڑکی کافرستان سے کون سا راز چوری کر کے لائی تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر میں وہ راز اس لڑکی سے حاصل کر لوں اور فوشان کو ہلاک کر دوں تو لی چان سے حاصل کئے گئے راز کے بدلے اس سے اپنی ساری رقم مع سود حاصل کر سکتی ہوں۔ میں نے مزید معلومات اکٹھی کیں تو مجھے پتہ چلا کہ لی چان نامی لڑکی کے ہینڈ بیگ میں ایک ریڈ نوٹ ہے اور یہ ریڈ نوٹ ریڈ ڈریگن کی جان ہے۔ میں نے فوری پلاننگ کرتے ہوئے لی چان کو ہلاک کیا اور اس کا ہینڈ بیگ بدلوا دیا اور اس کی جگہ دوسرا ہینڈ بیگ وہاں چھوڑ دیا جو وہاں آنے والا فوشان اٹھا کر لے گیا تھا۔ اس بیگ میں چارجر بم تھا۔ فوشان نے جیسے ہی بیگ کی زپ

کھولی بم بلاسٹ ہو گیا اور فوشان کے ٹکڑے اُڑ گئے۔ فوشان کو تو
میں ہلاک کر چکی تھی لیکن اس نے مجھے ریڈ ڈریگن کے کہنے پر دھوکا
دیا تھا جو شوگرانی ایجنسی کا چیف ہونے کے باوجود دولت کا رسیا تھا
اور وہ اپنے ایجنٹوں کی مدد سے دنیا بھر میں میری جیسی بزنس گرلز کو
لوٹنے کا کام کرتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں بھی معلومات
حاصل کر لی تھیں۔ اس نے خاص طور پر ایک پرائیویٹ ڈیٹکٹیو کے
ذریعے کافرستان سے ریڈ نوٹ حاصل کیا تھا جسے وہ کسی بھی ملک کو
فروخت کر کے بے پناہ دولت حاصل کرنا چاہتا تھا اور ریڈ نوٹ
میرے پاس تھا جس کے ذریعے میں ریڈ ڈریگن کو نچا سکتی تھی اور
اس کی ساری دولت ہتھیا سکتی تھی لیکن اس دوران مجھے شوگران کے
سینڈیکیٹ بلیک اسکارپین نے اغوا کر لیا''...... روزی راسکل نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ریڈ ڈریگن کے بارے میں مجھے پتہ
ہے وہ واقعی بے حد لالچی اور دھوکے باز انسان ہے''...... عمران نے
منہ بنا کر کہا۔

''تم نے بلیک اسکارپین کو جو ریڈ نوٹ دیا تھا کیا وہ نقلی تھا''۔
ٹائیگر نے پوچھا۔

''میں نے اسے کوئی نوٹ نہیں دیا تھا البتہ میں نے بیگ کے
خفیہ خانے سے ایک ڈبیہ نکال کر اس میں سے ریڈ نوٹ نکال کر
اس کی جگہ بلینک ریڈ پیپر رکھ دیا تھا ہو سکتا ہے کہ وہی بلینک پیپر

اس کے ہاتھ آیا ہو''...... روزی راسکل نے کہا۔

''تو پھر اصلی ریڈ نوٹ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے پاس ہے''...... روزی راسکل نے کہا اور اس نے
اپنے بازو کا کپڑا ہٹایا اور پھر کہنی کے پاس اس نے ایک چٹکی بھری
تو اس کے بازو پر چپکی ہوئی سکن کلر کی جھلی اترتی چلی گئی۔ جھلی اتار
کر اس نے نیچے سے سرخ رنگ کا ایک رائس پیپر نکالا اور عمران کی
طرف بڑھا دیا۔ عمران رائس پیپر غور سے دیکھنے لگا۔ رائس پیپر پر
انتہائی باریک پرنٹڈ تحریر تھی جسے کسی عدسے سے ہی پڑھا جا سکتا
تھا۔ فارمولا کوڈ میں لکھا گیا تھا جو ایک ہی باریک رائس پیپر پر سما
گیا تھا۔ اسے جب ڈی کوڈ کیا جاتا تو اس کی ایک مکمل فائل بنائی
جا سکتی تھی جو کئی صفحات تک محیط ہو سکتی تھی۔

''جانتی ہو اس ریڈ پیپر پر کیا لکھا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ریڈ ڈریگن اس کے لئے پاگل ہوا جا رہا تھا لیکن کاغذ
کا یہ ٹکڑا میرے کسی کام کا نہیں تھا اور نہ میں نے یہ جاننے کی
کوشش کی تھی کہ اس پر کیا تحریر ہے''...... روزی راسکل نے کہا۔

''اس پر ریڈیم بم کا فارمولا تحریر ہے۔ ریڈیم بم ایک ایسا بم
ہے جو کافرستان خفیہ طور پر بنا رہا تھا اور اس بم کے مقابلے میں
ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی طاقت بھی زیرو ہو جاتی ہے۔ یہ دنیا کا
نیا اور انتہائی خوفناک بم ہے''...... عمران نے جواب دیا اور ریڈیم
بم کا سن کر ٹائیگر اور روزی راسکل کے چہروں پر شدید حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ تو کیا کافرستان ریڈیم بم بنا چکا ہے''...... ٹائیگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ کام ڈاکٹر ساگر کر رہا تھا جسے لی چان نے ہلاک کر دیا تھا اور چونکہ اس بم کا موجد ہلاک ہو چکا تھا اور اس کا فارمولا بھی چوری کر لیا گیا تھا اس لئے کافرستان کا پراجیکٹ ادھورا رہ گیا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''گڈ شو پھر تو یہ فارمولہ پاکیشیا کا ہے۔ اب پاکیشیا ریڈیم بم بنا کر کافرستان کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کا کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ یہ سوچنا حکومت یا پھر سائنس دانوں کا کام ہے۔ مجھے جب اس بم کی خبر ملی تو میں نے ہر صورت ریڈ نوٹ کی شکل میں موجود فارمولا حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مجھے بلیک اسکارپین کے اس ٹھکانے کے بارے میں بھی اطلاع مل گئی تھی اور میں جان بوجھ کر یہاں آیا تھا کیونکہ یہاں بے شمار اسلحہ اور گرین پاؤڈر کی شکل میں بلیک اسکارپین کی دولت کے انبار تھے۔ میرا پلان تھا کہ میں اس سپاٹ پر قبضہ کر کے بلیک اسکارپین کو اپنے سامنے آنے پر مجبور کر دوں گا۔ بلیک اسکارپین اپنی دولت کو بچانے کے لئے یہاں ضرور آتا اور میں اس پر قابو پا کر اس سے ریڈ نوٹ حاصل کر لیتا اور پھر اس کے اصل ٹھکانے پر جا کر

اس کا میک اپ کرتا اور اس کا سارا سینڈیکیٹ ختم کر دیتا۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا کام تم نے کر دیا ہے۔ شوگران سے کم از کم بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ تو ختم ہو گیا ہے اور ہم یہاں سے جاتے جاتے شوگرانی حکومت کو بلیک سینڈیکیٹ کی حقیقت کا تحفہ بھی دے کر جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں نے جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر اس ٹھکانے پر میگا پاور بم لگا دیئے ہیں۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ باہر جاتے ہی ہم چارجر کے ذریعے اس ٹھکانے کو تباہ کر دیں گے تا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں مسکرا دیئے۔

''میں شائی لاگ کے روپ میں آپ کو یہاں سے نکال کر لے چلتا ہوں۔ باہر ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ ہم اس ہیلی کاپٹر سے تابات کے جنگل سے نکل کر پاکیشیا کی سرحد تک جا سکتے ہیں''۔ ٹائیگر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تو چلو۔ اب یہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے باہر آ کر شائی لاگ کے انداز میں اعلان کیا کہ اس کے دشمنوں کے سربراہ سے مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے۔ بھیانک موت کو ٹلتے دیکھ کر بھلا کون خوش نہ ہوتا۔

ٹائیگر ان سب کو لے کر ہیلی کاپٹر میں آ گیا۔ اس نے مہوجنگ کو بھی وہیں چھوڑ دیا تھا۔ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور پائلٹ انہیں لے کر ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع ہو گیا۔ وہ بھی ان افراد کو دیکھ کر ڈرا ہوا تھا جنہوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ رکھے تھے۔

''پاکیشیا کی سرحد کی طرف چلو''...... ٹائیگر نے کہا تو پائلٹ چونک پڑا۔

''پاکیشیا کی سرحد۔ کیا مطلب''...... پائلٹ نے چونک کر کہا اور دوسرے لمحے اس کا رنگ فق ہو گیا۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کے پہلو سے لگا دیا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں باس''...... پائلٹ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چلو چپ چاپ ورنہ......'' ٹائیگر نے غرا کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ ہیلی کاپٹر پاکیشیا کی سرحد کی طرف اُڑاتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور آئے ہوں گے کہ عمران کے اشارے پر جوزف نے ایک ڈی چارجر نکال کر اسے دے دیا۔ عمران نے ڈی چارجر آن کیا تو اس پر سرخ رنگ کا ایک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ عمران نے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو جلتا بجھتا بلب بجھ گیا۔ اسی لمحے انہیں عقب میں ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ ان سب نے چونک کر دیکھا تو انہیں پیچھے بہت

دور ایک آتش فشاں سا پھٹتا ہوا دکھائی دیا۔ جہاں سے آگ کا طوفان آسمان کی جانب بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر وہاں لاتمناہی دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

''اب اپنے جسموں سے نقلی بم اتار دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور روزی راسکل چونک پڑے۔

''نقلی بم''...... روزی راسکل نے حیرت سے کہا۔

''تو اور کیا۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ میں اپنے اور اپنی ہونے والی بیگم کے جسم پر اصلی بم باندھ کر خودکشی کروں گا۔ حرام موت مروں گا۔ ارے یہ تو میں نے سپیشل سپاٹ پر قبضہ کرنے کے لئے کیا تھا تاکہ سب یہی سمجھیں کہ ہم بمبار ہیں اور ہم واقعی خود کو اُڑا کر ان کا سپیشل سپاٹ تباہ کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور روزی راسکل، عمران کی ذہانت پر اس کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

''تم میری بہن جیسی ہو۔ تم میری طرف ایسی نظروں سے نہ دیکھو۔ ایسی نظروں سے مجھے دیکھنے کا حق صرف تنویر کی بہن کے پاس محفوظ ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر ان کے کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ پائلٹ ان کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے ان سب کے ہنسنے کی وجہ سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

ختم شد